دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون تحمید حکیم و مہرا کی | کہ جسنے کن سے سب حکمت بنا کی

جو ہے خلاق جملہ عالمین کا | جو ہے مالک سمٰوات و زمین کا

نرالی صنعتین اوس نے بنائین | انوکھی حکمتین سب کو دکھائین

بہی حیوان اور جملہ نباتات | ہے سب مخلوق اوسکی اور جمادات

وہی ہر ایک ذی روح کا ہے خلاق | ہر اک ذی نفس کا ہے وہ ہی رازق

شجر کو بیج سے ہے وہ اگاتا | وہ پہل پہول سے ہی پہر پہنچاتا

وہی قطرہ سے ہی انسان کرتا | وہ طفلکو جوان ذیشان کرتا

ہر اک شے اوسکی قدرت کا نشان ہے | ہر اک ذرہ مین وحدت کا بیان ہے

اوسی کے حکم سے دنیا کے سب کام | ہیں ہر لحظہ و ہر دم پاتے انجام

اوسی نے اس جہان کا کارخانہ | بنایا ہے عجب اسرارخانہ

اوسی نے بھیج کر پیغمبرون کو | ہدایت کی بہت سی گمرہون کو

کرتا پا دین ہدایت کے وہ سیاہ | نہ ہون کونین میں برباد گمراہ

پس از تمہید و تحمید الٰہی | لکھون وصف شہ عالم پناہی

محمد مصطفٰے سردار کونین | امام انبیا و جد حسنین

وہی ہیں فخر ابراہیم و آدم | وہ ہیں لاریب شاہ ہر دو عالم

وہ خاتم ہیں تمامی انبیاء کے — وہی محبوب ہیں رب العلا کے

ہوئے ہیں امتوں پر جتنے سردار — کیا احمد کو حق نے اونپہ مختار

ہوں لاکھوں بار تسلیم و تحیات — کروڑوں بار رحمت اور صلوات

ہوں اس محبوب رب العالمین پر — اوسی مطلوب ذات احدیت پر

اور اسکی آل اور احباب پر بھی — ہر اک اتباع اور اصحاب پر بھی

پس از تعریف سردار رسولان — ہے کرتا ہے عرض یہ احمد علیخان

کتابیں طب کی جو میں نے لکھی ہیں — طبیبوں نے بخوبی دیکھ لی ہیں

نیا نسخہ جواب زیر قلم ہے — یہ کیفیت تمام اوسکی رقم ہے

مشیر اطفال رکھا نام اس کا — الٰہی کر تو نیک انجام اس کا

کہ ہے متعلق حالات اطفال — ہے بالتفصیل ونکے علل کا حال

کہیں لکھا طریقہ پرورش کا — کہیں پر انتظام اونکی خورش کا

پڑھانے کا کہیں لکھا طریقہ — کہیں پر ہے خوش اخلاقی سلیقہ

کہ ہمدردی ہو پیدا اونکے دلمیں — محبت ہووے اونکی آب و گل میں

بنالیں غیر کو وہ اپنا ہمدم — شریعت کو رکہیں سب پر مقدم

رعونت اونکے دلسے دور ہووے — ضلالت میں نہ کوئی عمر کھووے

دعا ہر بار حق سے ہے یہ ہر دم — خدایا کر اسے مقبول عالم

وصلے اللہ علی خیر الانام — وعترتہ و آلہ الکرام

حمد بیحد اور ثنائے لاتعد کے لائق وہی صانع بیچون وچرا ہے کہ جسنے إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا فرمایا ہے اوس صانع اکمل کی کمالیت ہے کہ ایک قطرہ آب سے کیسی کیسی لطیف اور پاکیزہ صورتیں پیدا کی ہیں جنکے نظارہ سے آنکھوں کو ٹھنڈک دلکو فرحت روح کو راحت حاصل ہوتی ہے اوس عزیز حکیم

مطلق کی قدرت کا ادراک انسان ضعیف البنیان کی عقل و فکر سے باہر ہے یہ اوسکی
شان کے شایان ہے کہ اعضائے ملایم کو ہڈیوں کے صندوق سے مضبوط بنا کر عالم
ظہور میں لایا ہے مزاج کے مطابق شیر یا درو غیرہ معتدل و موزون اغذیہ کی تجویز سے
جسم کی پرورش کا سامان بنایا ہے یہ خاصہ اوسی خداوند لایزال کے جملہ اسرار کبریائی
میں سے ہے کہ ولادت سے کچھ عرصہ پہلے بچہ جنین کہلاتا تھا امیروں کی طرح رحم کی رنگین
دلکش شاہی محل میں بڑے آرام سے بیفکر ہو کر بیٹھا تھا مضبوط قلعہ کی حفاظت سے بیرونی
صدمات کا خیال ذرہ بھی اوسکے دل میں نہ تھا اوسکے تمام امور صرف ماں کے ذریعہ سے
انجام پاتے تھے اوسکے خون کی صفائی خون مادر کے وسیلہ سے ہو جاتی تھی صرف اوس قلب
کے ذریعہ دوران خون کے انجام پانے سے سانس لینے کی چنداں ضرورت ہی نہ تھی پھیپھڑے
بالکل مصمت اور اپنی مخصوصہ فعل سے معطل تھے اور جنین کی پرورش فقط ماں کی خون سے ہوا
کرتی تھی اور بادی النظر میں غذا کی عدم ضرورت کے باعث آلات الہضم بالکل بیکار تھے
حواس خمسہ کی معطل پائے جانے سے سوچ و بچار کا موقع ہی نہ تھا اگر جنین کی حالت میں بعض
اعضا اپنی مخصوص جگر اور گردے ہی تھے جب رحم مادر سے جنین کا قطع تعلق ہوا اور دنیا میں
ظہور کیا تو اپنی اپنی مخصوصہ فعل میں تمام کے کل اعضاء مصروف ہو گئے چنانچہ فعل تنفس کے
ذریعہ پھیپھڑوں نے باد سموم دخانیہ (کاربانک ایسڈ) کو خارج اور باد نسیم (اوکسیجن) کو جذب
کرنا شروع کر دیا۔ دل کی بندشوں کے کھل جانے سے دوران خون کے جملہ آلات اپنی اپنی
کام میں مصروف اور تمام معدہ امعا اور جگر وغیرہ آلات الغذا بھی اپنی مخصوصہ کام میں
مشروع ہو گئے مختلف غدود وہاں سے رطوبات ترشح ہونے لگے اسیطرح جو عورت کچھ
عرصہ پہلے حاملہ کے نام سے پکاری جاتی تھی بچہ پیدا ہونے کے بعد چند ہی لمحہ میں زچہ
کہلانے کی مستحق ہو گئی جس عورت کی بیچینی حالت اور دردناک آواز سنکر گھر کے تمام
آدمی بیچین اور پڑوس کی عورتیں دعائے خیر کی التجا کر رہی تھیں اب بچہ کے پیدا ہوتے
ہی وے سب کے سب بچہ اور زچہ کی مبارکباد کا غل مچا رہی ہیں۔ غرض خداوند تعالی
کا ہر ایک فعل ہماری عقل و فکر سے باہر ہے ؎ گلستان کند آتشش بر خلیل

گروہی باتش بردزاب نیں + صانع باکمال کی قدرت کاملہ کی ماہیت کا ادراک انسان کی طاقت سے باہر ہے ؎ نہ ادراک درکنہ ذاتش رسد + نہ فکرت بغور صفاتش رسد + لغت سرورکائنات خلاصہ موجودات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت مین فقط اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا دیس کافی ہے - حمد وصلوٰۃ کے بعد عاجز ناتوان مبتلی بعصیان زبدۃ الحکما ڈاکٹر حکیم احمد علیخان مالک رسالہ تکمیل الحکمتہ لاہور عرض پرداز ہے کہ عرصہ دراز سے دل میں خیال پیدا ہورہا تھا نیز اکثر لوگون کی درخواستین اس بارہ مین بکثرت آئین کہ بچون کی پرورش وحفاظت اور تعلیم وتادیب غیرہ امورضروریہ میں مفیدہ ہدایات اور کارآمد اصول کا لکھنا ضروری ہے کیونکہ ذرہ بھر کی بے احتیاطی سے بڑی بڑی تکالیف کا اٹھانا پڑتا ہے اور ناواقفیت قواعد کے باعث ہزار ہا ننھے ننھے بچے ننھی جانیں چھوٹی عمر مین تلف ہوجاتی ہیں چنانچہ مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدا ہونے کے بعد برابر پانچ سال تک نصف حصہ اولاد کا ملک الموت کے حوالہ ہوتا ہے پس جب اس بحث کو بنظر غور دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ علمی نقص کی باعث بچون کی حفظ صحت وغیرہ امورضروریہ کے متعلق نہ عمل کرنے پر ہے خرابیاں ظہور میں آرہی ہیں جس سے ملک کی بربادی اور قوم کا تنزل روز بروز ترقی پر ہے کیونکہ اولاد کی صحت اور تنومندی پر قوم کی ترقی پائی جاتی ہے صنعت زراعت تجارت علمیت اور فضیلت میں ملک نامور ہوجاتا ہے پس تربیت اولاد کی اصول کو مدنظر رکھنا ہر ایک صاحب اولاد خصوصًا عورتون کا عین فرض ہے تاکہ کسی قسم کی خرابی ظہور مین نہ آوے اگرچہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تمام اعضا اپنے مفوضہ فعل کے سرانجام مین سرگرم ہوجاتے ہیں لیکن ننھے اور کمزور ہونے کے باعث ذرہ سی بے احتیاطی سے فورًا مضمحل اور خراب ہوجاتے ہیں پس جبتک کل اعضا پورے طور پر مضبوط نہو جاوین ہر ایک امر مین ورثا کی احتیاط شد ضروری ہے کیونکہ پیدایش کے وقت بچہ کے جسم کی حرارت عزیزی ۹۸ درجہ پر ہوتی ہے پس اس صورت میں بیرونی ہوا کی حرارت کا درجہ پچاس ساٹھہ درجہ تک ہونا ضروری ہے ورنہ زیادہ سردی کے باعث بچہ بیمار ہوجاتا ہے - نیز ماں کے

پیٹ میں بچہ کے پہیپہڑے سرد ہوا سے بالکل محفوظ ہوا کرتے ہیں اگر ولادت کے بعد سرد ہوا کے استنشاق سے بچہ کو محفوظ نہ رکھا جاوے تو وہ فوراً بیمار ہو جاتا ہے پس بچہ کی پہیپہڑوں کو معتدل ہوا میں رکھنا خاص ورثا کا کام ہے ـ نیز بچہ کے نازک اور کمزور اعضاء کو سختی اور نرمی سے پکڑنا یا نرمی و آہستگی سے اوٹھانا سراسر ورثا پر موقوف ہے ـ نیز بچہ کے الات الغذا کی حفاظت بھی موقوف علیہ فقط ورثا ہی ہیں کیونکہ بے احتیاطی کی صورت میں کہلا پلا کرا و نمیں فتور پیدا کرنا یا غذا کو مناسب طور پر دیکر ٹھیک اندازہ پر رکھنا خاص ورثا کا کام ہے ـ اگرچہ بچہ کی ذات میں نشو و نما کی طاقت اور تعلیم کا مادہ پہلے ہی سے موجود ہے مگر ابتدای پیدائش سے کامل بلوغت تک زیادہ تر ورثا کی امداد کا محتاج ہے اگر پرورش اور سلسلہ تعلیم کو حاجت کے موافق باقاعدہ قایم کیا جائیگا تو رفتہ رفتہ بچہ قوی تندرست سعادتمند اور لایق جوانمرد ہو جائیگا ورنہ اوسکی صحت اور چال چلن کے نقص کا ذمہ وار ورثا ہی قرار دی جائینگے اکثر تواریخ کی کتب میں تحریر ہے کہ یونان میں ترقی اور عروج کے وقت اگر کوئی بچہ تلف ہو جاتا تو اوسکی نعش کو رات کے وقت پوشیدہ طور پر دفن کرتے تاکہ ورثا پر بیوقوفی ـ بے عقلی اور غفلت کا دہبہ عائد حال نہو اگر عدم واقفیت کے باعث یہ کہا جاے کہ موت اور زندگی کا مدار کلیتہً قادر مطلق کے قبضہ اقتدار مین ہے جسمین کیسیکو چون چرا کا دخل ہی نہین ہے تو اوسکے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بیشک خدا تعالے کی صفت میں ان اللہ یفعل مایشاء وارد ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہے لیکن یہ امر زیادہ تر غور طلب ہے کیونکہ اگر کوئی کام عمدہ ظہور میں آوے تو ہم بیساختہ یہی کہینگے کہ ہماری عمدہ تدبیر سے ہوا ہے اور بگڑ جانے کی صورت میں تقدیر کے حوالہ کر دینگے اگر خداوند تعالے کی قدرت کاملہ پر پورا پورا یقین ہو تو ہر ایک امر کو اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہئیے اگر ادب کا لحاظ ملحوظ خاطر ہو تو اس بیت پر عمل کیا جاوے ؎ نیکی کنی من نہ بکردہ ام + کہ بدرا حوالت بخود کردہ ام ـ بھلائی کو اپنی حسن تدبیر سے منسوب کرنا اور برائی کو خدا کے ذمہ لگانا خاکس

گستاخی کا مقام ہے غرض تقدیر اور تدبیر کا سلسلہ ختم ہونیوالا نہیں ہے لہذا اس کو
نظر انداز کرکے اصل مطلب کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم اسباب میں
ہر ایک امر کا اصل سبب دریافت کرنا ضروری ہے چنانچہ جب بعض مقامات کی بیشتر
اموات معائنہ کیئے جاتے ہیں نیز روزمرہ کا تجربہ مد نظر رکھا جاتا ہے تو صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں بچے بکثرت تلف ہوتے ہیں اسکا اصل سبب دریافت کرنا نہایت
ضروری ہے کیونکہ ماں باپ اور ورثا میں سے کوئی ایسا بے رحم اور ظالم نہیں ہے جو اپنی
اولاد پر بیجا ظالمانہ کارروائی کو روا رکھے اگر بعض ان کی نالائقی میں ماں بچہ کو مار ڈالتی ہے
یا کسی وجہ سے باپ اولاد کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے تو یہ ایک مستثنیٰ امر ہے ورنہ
ہر حال میں والدین اپنے عزیز پیارے بچہ کی صحت اور درازی عمر کے خواہاں نازیبا
مکروہ امور اور خراب قبیح عادات کے معالج ہوتے ہیں باوجود اس محبت قلبی کے قیام
میں بچوں کا زیادہ تلف ہونا کوئی دوسرا سبب معلوم ہوتا ہے جس پر ہماری غور اور
ہمارا تفکر کرنا عین فرض ہے پس اکثر خاندان کی حالات پر غور کرنے سے چند امور خیال
میں آتے ہیں جنکی پابندی سے بچے ضعیف اور کمزور ہوکر راہی ملک عدم ہوتے ہیں
یا اعلے تعلیم سے محروم رہتے ہیں یا بدچلن ہوکر آوارہ ہو جاتے ہیں **امر اول**
ہمارے ہاں بچوں کی صحت اور انکی بہتری کیلئے کوئی انتظام ہی نہیں ہے جنکے قواعد
پر عمل کیا جاوے اگر کسی کتاب میں ٹوٹے پھوٹے چند قواعد ہیں بھی تو نامکمل ہونے کی وجہ
سے اونپر مطلقاً غور نہیں کیجاتی صرف عورتوں اور دایوں سے چند الٹی سیدھی تدبیریں عوام میں رائج
ہیں اور انہی پر عمل کیا جاتا ہے حالانکہ وہ سراسر فضول اور مضر صحت ہیں اور ناواقفیت
کے باعث عمدہ عمدہ باتوں کے سمجھانے سے لوگ سمجھتے بھی نہیں ہیں کیونکہ اس اہم کام
کو صرف عورتوں کی سپرد اس خیال پر کیا جاتا ہے کہ ماں اپنی عقل اور محبت سے خود ہی
بچہ کو پال لیگی مگر اس قسم کی تعلیم کے نہ پائے جانے سے وہ مجبور ہیں حالانکہ اولاد کی
پرورش حفاظت تربیت اور چال چلن کا نیک و بد ہونا سراسر ماں کی واقفیت پر
موقوف ہے جسقدر دنیا میں قابل تعظیم بڑے آدمی ہوئے ہیں اور عزت کے مستحق ٹھہرے ہیں

صرف مان کی بدولت ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ تر ہم صحبت کی وجہ سے باپ کی نسبت
مان کا اثر اولاد پر زیادہ پڑتا ہے - وہ مائیں نہایت ہی مبارک ہیں جنہون نے اپنی
اولاد کی تربیت کا حق پورا پورا ادا کیا ہے لیکن یہ قواعد مفیدہ اوس وقت کارگر
ہوسکتے ہیں کہ جب عورتونکو اس قسم کی تعلیم دیجائے یا ملک کے ہمدرد واقف کار کچھ
عرصہ تک تحریر و تقریر سے کوشش کرتے رہیں تاکہ مفید خیالات کا انفکاک اور
مفید قوانین کی خوبی دلون مین جگہ پکڑ جائے - **امر دوم** بہت تہوڑے آدمی ہیں جو
بچہ کی پرورش اور تعلیم کے قواعد سے بخوبی واقف ہیں مگر وہ دولت اور عزت کے
حاصل کرنے میں اسقدر غرق ہیں کہ بچونکی پرورش اور تعلیم تو بجائے خود رہی اونکو
اپنے خاص تن و بدن کی بہی ہوش مطلقا نہین ہے نہ کہانے پینے کا شوق رکہتے ہیں
نہ پہننے کا ذوق نہانے دہونے کی چندان پرواہ ہی نہین ہے شب و روز اسی فکر مین غلطان
اور پیچان رہتے ہیں کہ کسی طریقہ سے ہم بڑے مالدار ذی حشمت ہوجائیں معزز اور نیکنام
کہلائیں **بعض اصحاب** صاحب لیاقت واقف کار ایسے مفلس ہوتے ہیں کہ مایحتاج
الیہ کا مہیا کرنا بہی اونکو دشوار ہوتا ہے پہر کہا گنجائش ہوی اور کہا تہوڑی پرورش اور تعلیم
پر کہان سے روپیہ لا کر صرف کرین اور عمل کرنے کے لئے وقت نکالیں - **بعض صاحبون**
کی واقفیت اسقدر زیادہ وسیع ہوتی ہے کہ اگر بچون کی پرورش اور تعلیم پر لکہنے دینا
شروع کردین تو اونکے فقرہ فقرہ پر خوشی کی تالیان سر ہوتی ہیں اگر واعظ کرنے کو
منبر پر بیٹھ جاوین تو تمام حاضرین آمنا و صدقنا کہتے ہین قلم مین اسقدر زور اور طاقت ہے
کہ پڑہنے والون کے منہ سے بیساختہ سبحان اللہ نکلتا ہے مگر یہ سب باتیں لکہنے اور
کہنے کو ہیں عمل کے لئے کچھ بہی نہین ہے **ع** واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند - **بعض اصحاب** باوجود واقفیت کے دنیا
کے جہگڑون اور عقبے کی اندیشون مین یا دایم المریض ہونیکی وجہ سے ذرہ بہر بہی فرصت
نہین پاتے کہ بچونکے فرض کو کماحقہ ادا کرسکیں اسکی پوری کرنیسے بالکل معذور ہین
بعض اصحاب واقفیت مین کماحقہ لیاقت رکہتے ہیں مگر ارادہ مین نہایت کمزور

اور بزدل پائے جاتے ہیں نہایت قلیل سد راہ سی بول بہی نہیں سکتے بعض اصحاب
طریقہ پرورش کی واقفیت کی علاوہ صاحب ثروت اور مالدار بہی ہوتے ہیں دلیرانہ ہونے
کے باعث خود کرنے اور دوسرون سے کرانے کو بہی مستعد ہوتے ہین مگر اکیلا ان سے تنہا کیا
کرسکتا ہے کیونکہ تمام کنبہ کے لوگ اور خاندان کے آدمی اوسکے برتاؤ کو حقارت کی
نظر سے دیکھتی ہین اگر بچہ کے کہانے پینے مین کسی خلاف قاعدہ کو اوسنے روک دیا
تو غائب ہونے کی صورت مین اندر بڑہیون نے اور باہر نوکرون نے اوسکی حکم کی تعمیل
مین ذرہ بہر بہی خیال نہیں کیا کیونکہ وہ اوسکی عادی نہین ہین اگر مجبورًا نوکرون اور
گہر والون نے رعب مین آکر اوسکے حکم کی تعمیل بہی کی تو دوست بہائی بندون اور
پڑوسیون کا کیا کرین اور یہ بہی غیر ممکن ہے کہ ہر ایک شخص سے قطع تعلق کیا جاوے
ہماری ملک کے ہر ایک فرد بشر اتفاق کی صورت میں ہمخیال ہونا محال ہے یہ عالی رتبہ صرف
اہل یورپ کا ہی حصہ ہے کہ وے سب نہین تو اکثر کہانے پینے پہننے رہنے سونے جاگنے
وغیرہ قواعد حفظ صحت کی پابندی مین امیر و غریب حسب حیثیت سب کے سب متفق الرائے
ہیں ہمارے ہان ان باتون سی کلہم بے پرواہ اور بے غرض ہیں جب دو مختلف عادت
کے آدمیون کا اتفاق رہنے سہنے کا ہوتا ہے تو اختلاف عادت کی باعث صحت اور چال چلن مین
ضروری فرق پڑجاتا ہے جس سے بچون پر اسکا مضر اثر بہت جلد ہوجاتا ہے یا جب
بڑی بچے بدخصلت اور نامہذب بچون کے ..... ساتہہ کہیلتے ہیں تو اونمین بد عادات
کی تاثیر فورًا ہوجاتی ہے خواہ اونکے والدین کیسی ہی نیک تعلیم میں کوشش کرین -
کبہی نہیں سدہر سکتے پس مذکورۃ الصدر قباحتون کو مدنظر رکہہ کر جو کچہہ رطب و یابس تہجہ
میں آیا حوالہ قلم کیا الحمدللہ کہ نیازمند کے ہاتہہ سے یہ مشکل و اہم کام بتاریخ ۱۰ ذیقعدہ
سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو انجام پایا اور اسکا نام مشیر الاطفال رکہا اس
..... مین پرورش اور تعلیم اطفال کے علاوہ بچونکی مخصوصہ امراض کو بہی بوضاحت
تمام بیان کیا ہے اور علاج بہی دیسی انگریزی دونون قسم کے مجربہ مخفیہ صدریہ نسخجات
بحسن ترتیب نہایت سلیس عام فہم اردو عبارت مین لکہا ہے نو ایجاد قواعد بہی درج کئے ہیں

تاکہ کم علم عورتونکو بھی دقایق اصول کے سمجھنے اور مرض کی تشخیص و علاج کرنے میں کسی قسم کی وقت پیش نہ آوے - اپنے بچونکی تعلیم و تربیت خود آپ کر لیوین اور کسی مرض کے ظاہر ہونے ہی حکیم کے آنے تک خود ہی اوسکا تدارک کر سکین - حتی المقدور زمانہ حال کے موافق مفیدہ قواعد اور عام فواید کے تحریر کرنے میں فروگذاشت نہیں کی تاکہ بچونکے امور ضروریہ میں یہ کتاب عمدہ دستور العمل ہو جاوے اگرچہ مینے اپنی ناقص عقل سے موافق کام میں کمی نہیں کی مگر پھر بھی کہین سہو و خطا ہو گیا ہو تو مین اوسکے لئے معافی کا خواستگار ہون - وما توفیقی الا باللہ - اب شناخت کو الیف کے لحاظ سے اسکو چند باب میں بیان کیا جاتا ہے اور ہر ایک باب میں چند فصلیں ہیں -

باب اول طریق پرورش اطفال

اسمین چند فصلیں ہیں **فصل اول اصلاح ناف** دایہ کو چاہئے کہ بچہ کی پیدا ہوتی ہی اوسکو داہنی یا بائیں کروٹ پر کر دے تاکہ اوسکی آنکھ ناک وغیرہ کسی عضو میں فاسد رطوبت لگ کر موجب خرابی کا نہو نیز بچہ کے حلق میں انگلی کو آہستہ آہستہ داخل کر کے منہ کی لیدار شے کو خارج کرے اور عوام میں اسکا نام گلا کرنا ہے بعد ازان نال کو کاٹ جاوے مگر اس وقت پر اس امر کا ضرور خیال کیا جاوے کہ بچہ خوب رو رہا ہو - کہ وہ نحیف البدن اور ہزال مفرط بھی نہو اگر اس قسم کی صورت وقوع میں آوے تو نال کاٹنے کے پہلے زچہ کیطرف سے خون کو بخوبی سوت کر نال کے راہ بچہ کی ناف مین داخل کیا جاوے کیونکہ بچہ مان کے خون سے ہی پرورش پاتا ہے - اگر اس ترکیب سے بچہ کے جسم میں طاقت نہ آوے تو نال کاٹنے کے بعد والدہ کیطرف کے نال کا خون لیکر چار پانچ قطرات بچہ کو چٹاوین اور نال باندھنے کے لئے ریشم کا ڈورہ یا فتیلہ عمل مین لاوین اگر نال موٹی اور چکنی معلوم ہو تو باندھنے سے پیشتر اوسکو بخوبی دبا دین تاکہ اوسکی رگین مسدود ہو جاوین ورنہ جریان خون کا احتمال زیادہ ہے **عمل قطع نال** بچہ کی ناف سے تین انگشت مضموم کا فاصلہ چھوڑ کر فیتہ یا مضبوط تاگا یا ریشم کے ڈورے سے جو چھ سات تار سے تیار کی گئی ہو خوب کس کر دینا ہے

گرہ سے باندہیں اور اسیطرح نال کے دوسری طرف کو جو والدہ کے شکم میں ہے تین انگشت مضموم کا فاصلہ چہوڑکر گرہ دیں پہر ان دونوں بندہنوں کے درمیان سے تیز اور گول نوک کی مقراض یا قلمتراش سے کاٹ دیں اور یہی طریق آجکل زیادہ تر مروج ہے کیونکہ تیز اوزار کا زخم دونوں کناروں کے باہم ملجانے سے جلد اچہا ہو جاتا ہے اور بچہ کو بہی کسی قسم کی تکلیف کا احتمال نہیں ہے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ انگلی پر تیز چاقو کے لگ جانے سے درد چنداں معلوم نہیں ہوتا اور پانی کے ساتھ تر رکھنے سے آرام بہی جلد ہو جاتا ہے جب لکڑی سے ہاتھ پاؤں کچل کردہ سا زخمی ہو جاتے ہیں تو اوسکی تکلیف عرصہ دراز تک رہتی ہے نیز اصعب مشکل اچہا ہوتا ہے بعض حکما کی رائے ہے کہ نال کو کند چہری یا کند مقراض سے کاٹ دیا جاوے یا سرکندی یعنی کانی کو چیرکر یا بانس کی کینچی بناکر نال کو کاٹنا بہتر ہے کیونکہ بار بار زور سے چہری کے پہیرنے سے اذیت زیادہ ہوتی ہے جس سے عضلات کو چک سکڑکر شرائین کی منہ کو بند کر دیتی ہیں اور جریان خون کا احتمال نہیں رہتا نیز اس سے بچہ طاقتور اور تنومند رہتا ہے اگر دونوں انگشت سبابہ پر نال کو لپیٹ کر توڑا جاوے تو اور بہی زیادہ فایدہ ہے اس سے ٹوٹی ہوئی رگیں سکڑکر خون کو بند کر دیتی ہیں غرض عمل قطع کے بعد دوبارہ ملاحظہ کیا جاوے اگر خون کے دوبارہ جاری ہو جانیکا احتمال ہو تو اوسپر دوسرا بند لگا دیں بعد ازاں ململ کا ٹکڑا چار یا پانچ انچ لمبا اور تین انچ چوڑا لیکر نال کے چاروں طرف لپیٹ دیں اور تاگے سے باندہکر اوپر اوسکے روئی لگاویں اور دوبارہ تاگے سے باندہ دیں اور نال کے سری کو منہ کیطرف کرکے پیٹ پر فلالین کی پٹی سے باندہیں کیونکہ فلالین پر رال تہوک اور پانی کے ٹپکنے کا خوف چنداں نہیں ہوا کرتا اور زیادہ کسکر نہ باندہیں۔ پہلے گرہ کے لگانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بچے کا خون خارج نہ ہوسکے اور زچہ کیطرف دوسرے ڈورہ کے باندہنے سے اول میں خون جمع ہو جاتا ہے جس سے اوسکی مقدار بڑہجاتی ہے اور خون بآسانی خارج ہوتا ہے علاوہ ازیں توام بچہ کی صورت میں اگر دوسرا بند نہ لگایا جاوے تو جنین ثانی کے مرجانے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے کیونکہ دونوں بچے ایک دوسری کی تہوڑی دیر بعد پیدا ہوا کرتے ہیں اور پیدایش

کے پیشتر معلوم نہیں ہو سکتا کہ شکم میں ایک بچہ ہی یا دو ہیں - اگر نال کاٹنے کے بعد ناف کو سینک دیا جاوے تو زیادہ تر مناسب ہے اور قطع نال کے بعد ایک نرم ملائم کپڑا لیکر اسمین سوراخ کرین اور ناف کی اوپر رکھکر نال کو سوراخ کے راہ باہر نکال دین اور کپڑے سے لپیٹ کر اوپر ایک لمبی پٹی اسطرح باندھیں کہ اس سے ناف پر قدرے دباؤ پہونچے تاکہ بچہ کے روتے وقت ناف مین مادۂ صغیرہ نہ آجاوے - نیز ناف پر کپڑے کا ٹکڑا روغن سفید یا روغن زیتون میں تر کرکے رکھ دین اور کپڑے کو ہمیشہ تیل سے تر رکھیں جب پانچ چھ روز کے بعد نال خشک ہو کر خود بخود گر جاوے تو ناف کے خفیف زخم پر زنک آئنٹمنٹ یا بورک آئنٹمنٹ یا صدف سوختہ یا فلالین یا باتات کی راکھ چھڑک دین تاکہ بہت جلد خشک ہو جائے

سفوف دم الاخوین - انزروت کی چھڑکنے سے نیز فایدہ ہوتا ہے نال کے متعلق ہو جائے سے فوراً سوپ پلاسٹر یا بچہ بلاسٹر کو لگا کر بند کر دین کیونکہ بعض اوقات پندرہ روز بلکہ تین ہفتہ تک نال خشک نہیں ہوتی اور نہ گرتی ہے اس صورت مین نال کو قصداً جدا نکرین اس سے تکلیف بچہ کے علاوہ جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے اگر بچہ تو ٹنے کے باعث نال کو ناتھہ سے کھینچکر علیحدہ کیا جائے تو پیٹ کی آنتین ناف کے راہ سے اوپر کو ابھر آتی ہیں جسکو سونڈہ بڑھنا کہا جاتا ہے اور بچہ کے روتے وقت زیادہ باہر نکل آتی ہے - اس صورت میں پیٹ پر فلالین کی پٹی باندھیں تاکہ زمانہ بچپن مین ہی سونڈ دبجائے ورنہ بعد مین علاج پذیر نہیں ہو سکتی اور فلالین کی پٹی کو برابر دو تین ماہ تک باندھے رکھیں بعد ازان ہر روز نہ اسمین سے ایک ایک انچ پاٹتے جاوین آخر کار ایک ہی دن مین کل پٹی کو علیحدہ کر دینا پٹی کی جلد تر کھولنی سے سونڈ کے دوبارہ نکل آنیکا اکثر خوف رہتا ہے اور جسقدر پٹی زیادہ عرصہ تک بند ہی رہتی ہے اوسیقدر اچھی ہے - اگر بچہ کو کھانسی شروع ہو جائے تو تاحت پر دوبارہ پٹی باندھیں اگر آرد جو - گاؤ کے گوبر اور بکری کی مینگنان مساوی الوزن لیکر ضماد کے طور پر استعمال کیجاوین تو اکثر فایدہ ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** نانخواہ کرویا ہر ایک ایک درم سفیدی بیضہ سنگ پشت سوختہ ہر ایک ۲ عدد سب کو ملا کر طلا کرین اگر اس سے فایدہ کی صورت نمایان نہو تو کپڑے کی رفادہ چند تہ بنا دین اور مقام ماؤف پر

رکھکر پٹی سے باندھ دیں یا سرسہ کی پوٹلی بناکر ناف پر رکھیں اور پٹی سے باندھیں ۔
سینہ کی تختی کا باندھنا بھی فایدہ مند ہے اگر نال کے گرنے میں قدرے دیر ہو جائے تو
روغن کاربالک اسٹر لگائیں یا مرہم اوکسائڈ آف زنک کا طلا کریں اگر مقام ناف پر ورم
ہو جائے تو جوشاندہ نیم سے صاف کرکے تخم کتان کی لوپری باندھیں بعدازاں مرہم [illegible]
رونگ جراحت - کتہ سفید - گل ارمنی - دم الاخوین وغیرہ مندمل دوبہ کو باریک کرکے ناف
پر چھڑکیں **فصل دویم تنفس مصنوعی** جب درد کی زیادتی اور تکلیف کی زیادہ
برداشت کے باعث حاملہ کی خلاصی دیر میں ہوتی ہے تو اس صورت میں بچہ نہایت
کمزور اور نحیف البدن ہو جاتا ہے جس سے تنفس کے ذریعہ ہوائی تازہ کو استنشاق بخوبی
نہیں کرسکتا - کبھی بچہ کے سر سے آنول کے دب جانے سے خون بخوبی صاف نہیں ہو سکتا -
جس سے بچے کا جسم پھیکا اور چہرہ پتلا پڑ جاتا ہے اور زیادہ کمزوری کے باعث کسی قسم
کی حرکت کے نہ واقع ہونے سے ناتجربہ کار دایہ اور بے سمجھ عورتیں بچہ کو مردہ جانکر ایک کونہ
میں پھینک دیتی ہیں اور اس بیوقوفی کی وجہ سے ہزارہا بچے زندہ درگور کئے جاتے ہیں
اور اس سے ہمارے ملک کا زیادہ نقصان ہے - اگر کوئی تجربہ کار ہوشیار دایہ بچہ کا ہانپنا
معلوم کرلیتی ہے تو اس قسم کی ناقص تدبیریں عمل میں لاتی ہے کہ جس سے بچہ کی صحت میں
زیادہ تر خلل برپا ہو جاتا ہے چنانچہ بعض بیوقوف دائیاں آگ جلاکر نال پر رکھ دیتی ہیں
حالانکہ یہ عمل نہایت ہی خوفناک ہے یا اپنے منہ میں مرچ سیاہ چباکر بچہ کے ناک اور منہ
میں پھونک دیتی ہیں جس سے فایدہ کے بجائے سراسر نقصان پہونچتا ہے - بعض دائیاں اسی
قسم کی دیگر تدبیریں عمل میں لاتی ہیں پس والدین بچہ پر لازم ہے کہ ایسی بیہودہ تدابیر
کو ہرگز کرنے نہ دیں کیونکہ گو ظاہر میں بچہ مردہ معلوم ہوتا ہے مگر اسمیں قدرے قلیل
جان ضرور ہوتی ہے اگر برابر تین گھنٹہ تک بھی جسمی افعال معطل رہیں تو بھی سعی کرنے
سے باز نہ رہیں اکثر امید زندگی کی ہو سکتی ہے اس موقع پر جو مصنوعی تنفس کی کارآمد
تدبیریں عمل میں لائی جاتی ہیں انکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے حسب موقع ہر ایک عمل کو درجہ
بدرجہ نمبروار آزمائیں - نیز حالت مذکور کے واقع ہونے سے نال کے کاٹنے میں تاخیر

کرین تاکہ بہیپہڑون کی معطل صورت میں نال کے ذریعہ خون کی آمد و رفت قایم رہے جب تک بہیپہڑی اپنے معوضہ کام میں مصروف نہ ہوجاویں یا نال کی حرکت ضربانی بالکل موقوف نہ ہوجاوے نال کا قطع تعلق ہرگز نہ کرین بلکہ قطع کے عوض اجراے تنفس کی دیگر تدابیر عمل مین لاوین اور مصنوعی تنفس کی تدبیرین یہ ہیں **تدبیر اول** بچہ کے منہ میں انگلی ڈال کر رال وغیرہ رطوبات کو خارج کرکے منہ کو بخوبی صاف کرین ناک کی صفائی بہی کرین بعد ازان زبان کو پکڑکر قدری باہر کیطرف کہینچ کر بچہ کے منہ میں زور سے پہونکین نیز اوسکے سینہ پشت اور چوتڑون پر آہستہ آہستہ تہپکیان دین سینہ اور پشت پر برانڈی کی مالش کرین منہ پر سرد پانی کے چہینٹے دو تین بار دین اور پہر پر سرد پانی کا ترارا کرین تاکہ تشنج کے پیدا ہونے سے ہوا تازہ کو بچہ اندر میں کہینچے اور رونا شروع کرے **تدبیر دویم** اگر تدبیر اول سے صورت فایدہ کی نمایان ہو تو ایک کشادہ منہ کے ظرف مین سرد پانی بہر دین اور اوسمین بچہ کو برابر گلے تک ڈبو کر جلدی سے باہر نکالین اس سے اکثر بچہ چونک پڑتا ہے۔ **تدبیر سویم** اگر دوسری تدبیر سے بہی مطلب براری حاصل ہو تو دو برتن فراخ منہ کے لیکر ایک میں گرم پانی اور دوسرے میں سرد پانی بہر دین مگر پانی زیادہ گرم نہو پہر بچہ کو ایک بار سرد پانی مین اور دوسری بار گرم پانی میں گردن تک غوطہ دیکر نکالین اسطرح تین چار دفعہ کرنے اور منہ پر سرد پانی چہڑکنے سے بچہ اندر کیطرف ہوا تازہ کہینچنے لگتا ہے اور رونا شروع کردیتا ہے **تدبیر چہارم** یہ ترکیب فایدہ مین سریع الاثر ہے اور طریقہ اسکا یہ ہی کہ دایہ اپنے دونون پاؤن پہیلا کر پاؤن کے پنجہ کو ملاوے اور بچہ کو پنڈلیون پر بٹہاوے اور پسلیون پر اپنے دونون ہاتہ رکہے مگر بہت زور سے نہ دباوے پہر بچہ کے منہ سے اپنا منہ لگاکر پہونکے اور پہونکنے کے بعد نہایت نرمی کے ساتہ بچہ کی پسلیون کو ہاتہ سے فوراً دباوے اس عمل کے چند بار کرنے سے بچہ رونا شروع کردیتا ہے کیونکہ پہونک کے مارنے سے بچہ سانس کہینچتا جاتا ہے اور برآمدگی دم کے وقت چہاتی دبتی ہے پس چند کرت کے عمل سے بچہ کے اندر ہوا کی آمد و رفت شروع ہوجاتی ہے **تدبیر پنجم** بعض اطبا کا قول ہے کہ بچہ کی زبان کو باہر نکال کر اپنے منہ سے یا چہوٹی دہونکنی کے ذریعہ

سے ہوا تازہ پہونچاوین یہ تدبیر بہی اچہی ہے لیکن دہونکنی کی نسبت انسان کے منہ کی ہوا
بہتر ہے **تدبیر ششم** بائین ہاتہہ کی ہتہیلی پر بچہ کو پیٹہہ کے بل لٹاکر سر کو ساعد کی
باہر جہکاوین اور داہین ہاتہہ سے سینہ کو بار بار آہستگی سے دبائین اور ہر بار ہاتہہ کو
اٹہاوین جیسے کہال کی دہونکنی ہوا کے بہرنے سے پہولتی ہے اور ہوا کے نکل جانے سے
پچک جاتی ہے اور اسی کے موافق بعینہ پہیپہڑے کا حال ہے کیونکہ سانس کے اندر جانے سے
سینہ ابہر آتا ہے اور ہوا کے باہر نکل جانے سے چہاتی دب جاتی ہے کبہی بچہ کے حلق
مین قثاطیر یا کوئی دوسرا نابیدار آلہ داخل کرکے اوسکی راہ سے بچہ کے اندر ہوا پہونچائی جاتی ہے
اور پسلیون کو دبایا جاتا ہے جس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے غرض وہی تدبیر عمل مین لاوین
جو غریق کے واسطے اختیار کیجاتی ہے اور جبتک حرکت قلب موقوف نہو ہادی غریق کی تدبیرین
بار بار عمل میں لاوین اور برابر نصف گہنٹہ تک اس عمل کو جاری رکہین الغرض جب سانس کے
نہ آنے سے بچہ کی زندگی سے مایوسی معلوم ہو تو بہی تدابیر مذکورہ پر عمل کرنے سے باز نہ رہین
شاید کہ کوئی تدبیر کارگر ہوجائے اگر بچہ کے سانس نہ آنے سے ناف میں حرکت ضربان معلوم
نہو تو نال کو کاٹ کر بچہ کی زبان کو باہر نکالین اور تدابیر غریق عمل میں لاوین ص اس سے
بہی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اس موقع پر نال کاٹنے کی ہدایت اسواسطے کی گئی ہے کہ
نال کے کاٹنے کی ممانعت صرف اس لئے تہی کہ اوسکے ذریعہ سے بچہ کے بدن مین ہوا اور
خون آتا تہا مگر جب اوسکی حرکت موقوف ہوگئی تو اوسکے سالم رکہنے کی ضرورت باقی نہ
رہی پس تعلق نال کا قیام بالکل بیفایدہ ہے بلکہ تدابیر مذکورہ کو عمل مین لانا ضرور چاہیے

فصل سویم غسل بچہ اور اوسکا صاف ستہرا رکہنا

اس بات سے ہر ایک شخص بخوبی واقف ہے کہ جلد سے تمام جسم پوشیدہ ہے اور جلد مین
نہایت باریک بیشمار سوراخ پائے جاتے ہین جن سے ایام گرما مین پسینہ بکثرت
خارج ہوتا ہے علاوہ ازین جلد کی اور بہی بہت سی کام ہین جسکا معلوم کرنا خاص طبیب کا ہے
اور وہ یہ ہین کہ تیزاب کی قسم کے مواد نیز دوسرے قسم کے خارجی مادے جسم میں پیدا ہوکر
مسامات سے وقتاً فوقتاً خارج ہوتے رہتے ہین اور عدم اخراج کی صورت مین موجب امراض

ص جو علاج غریق کا اوپر [illegible] مین بیان ہوا ہے

کا ہوجاتی ہیں تینہ پھیپھڑون کی مانند جلد کے ذریعہ سے خراب ہوا جسم سے خارج ہوتی ہے
اور باد نسیم جو زندگی کا باعث ہے برابر منجذب ہوتی ہے جب مواد ردیہ قابل اخراج مسامات
کے منہ پر جم جاتی ہیں تو مادہ نسیم کے انجذاب میں رکاوٹ ہوجاتی ہے جس سے قوت
مدبرہ پھیپھڑون اور گردون سے زیادہ کام لیتی ہے تاکہ اخراج اور جذب کے فعل کو پورا
کرے آخرکار گردون [illegible] ان کو فعل کی زیادتی سے کئی قسم کی خرابیان ظہور مین
آتی ہین خصوصًا [illegible] بچون میں بہت جلد ظاہر ہوتا ہے جس سے وہ زیادہ
بیمار ہوجاتی ہیں [illegible] اخراج مواد موذیہ کے لئے مساموں کا انتظام پوری طور پر کرنا اشد
ضروری ہے اور یہ انتظام طور پر پورا ہوتا ہے کہ بچہ کو آہستہ آہستہ ملکر غسل دیا کریں
تاکہ مساموں کے منہ پر میل کا اجتماع نہ پایا جاوے چنانچہ ولادت کے بعد دایہ کو چاہئے
کہ بچہ کو اپنے پاؤن کی پنڈلی اور پنجہ کے جوڑ پر اوندھا کرکے اس ترکیب سے لٹاوے کہ پنجہ
کے جوڑ پر بچہ کا کلیجہ اور دوسرے تمام پر سینہ اور شکم علیحدہ علیحدہ رہے بعد ازان
فلالین کا ٹکڑا تیل مین تر کرکے بچہ کے جسم کو آہستہ آہستہ مرطوب کرین پھر مین یا گیہون
کا آرد پانی مین ملا کے لگادین اور کنکنا پانی جسکی گرمی ۸۸ سے ۹۲ درجہ تک ہو اور
ہاتھ کے ڈالنے سے نہ گرم اور سرد معلوم ہو چھالون کو حل کرین زان بعد اسمین فلالین
کا ٹکڑا بھگوکر بچہ کے بدن پر نرم نرم مالش کرین اور اسفنج کے ٹکڑا کو پانی مین بھگوکر دوبار
کر نہلادین اسفنج کی عدم موجودگی مین ٹونٹی دار لوٹہ سے نہلادین اور دھار کے ڈالنے سے
بچہ کو طاقت آتی ہے اور اسفنج کے بھگوئے ہوئے کپڑے سے بدن کو ملنا نیز مفید ہے
جس سے بدن بخوبی صاف ہوجاتا ہے اور زیادہ نرم ہونے کی وجہ سے بچہ کے
نازک جسم کو ذرہ بھر بھی تکلیف نہین ہوتی بلکہ آرام معلوم ہوتا ہے مگر فلالین یا اسفنج
مستعمل کو دوسرے بچہ پر استعمال نکرین ورنہ ایک بچہ کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے
بلکہ اسی مستعمل کپڑے کو جلا دینا بہتر ہے نیم گرم پانی کے بھرے ہوئے برتن مین بچہ کو ایک
منٹ تک بٹھلانا فائدہ مند ہے اور نہلانے کا برتن چینی کا ہو تو بہتر ہے اور اتنا بڑا
ہوکہ اسمین برابر چار یا پانچ سیر تک پانی سما جاوے اور چوڑا اتنا ہوکہ اسمین بچہ لیٹ سکے

نہلاتے وقت ٹب مین بچہ کو آہستہ آہستہ بٹھلاوین یکبارگی بٹھلانے سے بچہ ڈر جاتا ہے
بایان ہاتہہ چوتڑ کے نیچے رکھین پیٹھ اور سر کو بازو پر سہارا دین سر کو ہمیشہ پانی سے اوپر
رکھین سب سے پہلے سر کو بھگوئین اور فلالین کے ٹکڑے سے میل کو چھڑا دین بغل گھٹنے
اور پیٹھ خوب صاف کرین پھر ٹونٹی دار لوٹہ سے دھار باندہ کر تمام جسم کو دھووین کمر اور پیٹھ
پر تریڑا دین اس سے بچہ کے جسم مین طاقت آتی ہے پھنسیان پھوڑے سے بھی کم پیدا ہوتے
ہین اور نہلاتے وقت اس بات کی بھی احتیاط رکھین کہ منہ ناک ور کان مین پانی نہ جائے
ورنہ امراض چشم اور امراض گوش کے ہو جانے کا احتمال رہتا ہے مگر آنکھ کا چیپڑ اور کان
کی میل کا صاف کرنا ضروری ہے۔ سرد پانی کو طاقتور سمجھکر بچہ کو غسل دینا نہایت بیرحمی
ہے اس سے آنکھین دُکھنے لگتی ہین ناک بند ہو جاتی ہے۔ پھیپڑی مین تکلیف زیادہ ہوتی ہی
دست لگ جاتے ہین زیادہ گرم پانی سے نہلانا بھی مناسب نہین ہے اس سے بچہ کمزور
سست الوجود اور بیمار ہو جاتا ہے۔ کنوئین ندی وغیرہ تالاب یا نہون یا بارش کا پانی بہت ہلکا
ہوتا ہے اور اوسکے دستیاب نہونے سے گنگا پانی یا سرد اور گرم پانی ملاکر نہلانا چاہئے
سماق جلد اور صحت کے جوشاندہ سے بھی غسل دینا فایدہ مند ہے۔ عام دائیون کا قاعدہ ہی
کہ موسم سرما مین جوشاندہ اجوائین اور موسم گرما مین صرف سادہ نیمگرم پانی سے غسل دیا
کرتے ہین۔ جب نہلانے سے فراغت پاوین تو نرم کپڑے یا ملایم فلالین سے بچہ کے تمام
جسم کو بخوبی خشک کرین خصوصاً ران اور بغل وغیرہ مقامات کو جہان پانی کے قطرات
رہجانے کا خیال ہو بخوبی پونچہ کر خشک کرین ورنہ پانی کے رہجانے سے زخمون کے
ہو جانے کا احتمال ہے نرم ملایم رومال سے کانون کو بھی صاف اور خشک کرین ورنہ غفلت
کی صورت مین کانون کے اندر میل کے بھر جانے سے پیپ پڑجاتی ہے اور بچہ کو تکلیف
زیادہ ہوتی ہے کبھی بہراپن کی کیفیت بھی ہوجاتی ہے گرم خشک ملایم تولیہ مین لپیٹ
دیتے ہین تاکہ تولیہ پانی جذب ہوجاوے کثیف پارچہ نہو ورنہ جسم کے گیلا رہنے سے خارش
اور پھنسیون کے نکل آنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے بچہ کے جسم کو تولیہ سے رگڑنا بالکل
مناسب نہین اور بدن خشک کرنے کے بعد چہاتی پیٹ پیٹھ اور ہاتہہ پاؤن کو آہستہ آہستہ

ملکر گرم کریں مگر دیر تک فضول مالش نکریں ملایم کپڑے کا کرتہ پہنا دیں اور [illegible]
کی چوڑی پٹی باندھیں تاکہ بچہ کا سڈول اور گول رہے من بعد پیالی روئی [illegible]
یا رچہ کی گود میں بچہ کو لٹا دیں تاکہ والدہ کی حرارت سے اوسکو آرام پہنچے [illegible]
رحم مادر میں بچہ تھا تو اوسکا جسم اوسکی گرمی کا زیادہ محتاج تھا [illegible]
سے احتمال ضرر کا ہے اسی خیال پر بعض ناواقف والدیان [illegible]
ہیں جس سے اوسکے جسم پر آبلے نکل آتے ہیں بعض اوقات تکلیف کی زیادتی سے [illegible]
بھی ہو جاتے ہیں اسلئے بچہ کے جسم کو آگ سے سینکنا مناسب نہیں ہے [illegible]
کو آگ سے گرم کرکے صرف ناف کی سینک کیجائے تو [illegible]
برابر چالیہ کامل تک ہر روز دوپہر کے وقت [illegible] بچہ کو [illegible] برابر غسل کرانا
واجب ہے بشرطیکہ کوئی بیماری شامل حال نہو صحت اور تندرستی کے [illegible]
اشد ضروری ہے اس سے بیماری اور سستی [illegible]
عقل بڑہتی ہے اس سے زیادہ بچہ کو مضبوط کرنے والی کوئی شے دنیا میں نہیں ہے [illegible]
کے وقت صرف جسم کو پونچھ دینا کافی ہے - نہلاتے وقت جلدی اور غسل کی عمدگی پر [illegible]
خیال رکھنا ضروری ہے - زیادہ دیر تک بچہ کو پانی میں رکھنا مناسب نہیں ہے اس سے
بچہ زیادہ تنگ ہو جاتا ہے بلکہ بڑی عمر کا لڑکا اکثر روتا اور ضد کرتا ہے کہ نہلانا دشوار
ہو جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ بچپن سے ہی اوسکی طبیعت کو نہلانے کی عادت ڈالدیں -
ہر روز بالوں میں کنگھی پھیرا کریں منہ ناک کان اور آنکھوں کو دہلایا کریں تاکہ صفائی کا شوق
اوسکو ہو جاوے اور بڑا ہو کر بھی نہانے کے کام کو دشوار نہ سمجھے غسل دیتے اور کپڑے پہناتے
وقت نہایت محبت سے پیش آویں طبیعت کو کھیل کود اور تماشہ سے بہلاتے رہیں تاکہ غسل
کرنا اور کپڑے پہنا اوسکو بار نہ گزرے رونے اور ضد کرنے سے باز رہے تکلیف برداشت کرنے کی
عادت پڑ جائے کیونکہ اسکا اثر برابر جوانی تک رہتا ہے جس سے جوانی کی تکلیف اور رنج
چنداں معلوم نہیں ہوتی ورنہ ادنی سے تکلیف میں کھانا پینا اور عیش و عشرت کے سامان سب
کے سب غارت ہو جاتے ہیں اگر بچہ دبلا ہو بدن پر پھنسیاں ہوں تو گلیسرین سوپ کو کام

میں لاوین نہلانے کی بعد سفوف نشاستہ یا اوک ایڈ اف زنک نرم حصوں پر چھڑک دین - دودہ پلانے سے پہلے نہلانا اچھا ہے اس سے بھوک بڑھتی ہے اسلائی معدہ پر نہلانا ہاضمہ مین فتور اور دردشکم ہوتا ہے پیشاب پاخانہ کے بعد بھی گرم پانی سے صاف کرین میلا کچیلا رکھنا مناسب نہیں ہے چلہ کے بعد موسم گرما میں ہر روز دو دفعہ اور سرما میں تیسرے چوتھے روز غسل دین پہلے بدن پر تیل لگانا اور بیسن ملنا بہتر ہے چند روز کے بعد بچہ کو کچھے پانی سے غسل کرنے کا عادی کرین مگر کچھ دنون تک کچھ اور کچھ پانی کو ملا کر غسل کرا دین اور بتدریج تازہ کنوئیں کا پانی استعمال کرا دین کیونکہ دفعتاً سرد پانی کے غسل سے سردی ہو جاتی ہے اگر بچہ زیادہ لاغر اور کمزور ہو تو ماشہ نمک کو پانی میں حل کرکے نہلا دین اس سے دُبلا پن دور ہو جاتا ہے اور نہلاتے وقت بچہ کو کھڑا نہ کرین ورنہ نرم استخوان کے باعث انکے ٹیڑھا بنیگا ہو جانے کا زیادہ احتمال ہے بعض تجربہ کار حکما کہتے ہیں کہ گرم پانی سے بچہ کو نہلانا بہتر ہے اس سے بچہ بیمار نہیں ہوتا اور بعض سرد پانی سے غسل کرانا بہتر خیال کرتے ہیں کیونکہ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے بعض نیم گرم پانی کو اچھا جانتے ہیں جب بچہ کی عمر قدرے زیادہ ہو اور موسم بھی گرم ہو تو گرم پانی مین سرد پانی ملا کر نیم گرم کرکے استعمال کرین اور رفتہ رفتہ تازہ پانی سے نہلانے کی عادت ڈالین - ڈاکٹر بلیک صاحب کا قول ہے کہ پانی نہ زیادہ گرم ہو اور نہ زیادہ سرد بلکہ اوسکی حرارت جسم کی حرارت سے قدرے کم اور خفیف ہو یہ قول قابل اعتبار ہے موسم سرد میں نیز کمزور بچہ کو سرد پانی سے غسل ہرگز نہ دین اور گرم پانی کے عادی کو دفعتاً سرد پانی سے نہ نہلا وین بلکہ رفتہ رفتہ عادت کو بدلین اکثر بچہ لنگا یول و براز بار بار نکلتا رہتا ہے اس لئے پوتڑون کو بار بار بدلدیا کرین بلکہ بچہ مین اس قسم کی معمولی وقت پر عادت ڈالین کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت فوراً اشارہ سے بتلا دیا کرے پس تمام عمر تک اس عادت کے قایم رہنے سے تندرستی رہتی ہے

فصل چہارم عام صفات نوزائیدہ بچہ

پیدائش کے وقت بچہ کا وزن کم از کم ۲ سیر اور زیادہ سے زیادہ ۵ سیر اور بحساب اوسط ۳ سیر تک ہوتا ہے اور وزن کی کمی بیشی والدہ کی عمر پر زیادہ موقوف ہے چنانچہ بیس سے انتیس برس تک عورت کی عمر کے موجب بچہ کا وزن زیادہ ہوتا ہے بعد میں جو

بچہ پیدا ہوتا ہے اوسکا وزن گھٹتا جاتا ہے پہلونٹی کا بچہ سب سے ہلکا ہوتا ہے اور بچہ کے قد کی طوالت
کا تعلق بھی ماں کی عمر پر موقوف ہے چنانچہ پچیس ۲۵ سے اونتیس ۲۹ برس کی عورت کے بچہ کا
قد و قامت کم از کم ۱۷ انچ زیادہ سے زیادہ بائیس ۲۲ انچ اور بحساب اوسط ۳۵ر۱۹ انچ تک ہوتا ہے
۱۶ انچ سے کم اور ۲۲ انچ سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا - اول سال مین بچہ ۶ سے ۷ انچ تک بڑھتا ہے
چوتھے سال سے سولھوین برس تک فی سال ۲ انچ بڑھتا ہے سولھوین سے سترھوین برس تک تین انچ
سترھوین سے بیسوین سال تک ایک انچ بڑھتا ہے - ابتدا مین بچہ کا معدہ بہت ہی چھوٹا
ہوتا ہے اور حد سے زیادہ غذا کے کھانے سے بیمار نہیں ہو سکتا دل اور دماغ بہت بڑا پایا جاتا
ہے مگر دماغ میں فاسفورس بہ نسبت جوانون کی کم ہوتا ہے اور بیوقوف بچہ کے دماغ مین
فاسفورس کی مقدار بہت ہی کم پائی جاتی ہے بچون کے گردے اور جگر بھی دوسرے اعضا
کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہیں بعض دفعہ لڑکیون مین بظر (کلی ٹورس) اس قدر زیادہ
ہوتا ہے کہ پیدائش کے وقت لڑکی کو لڑکا تصور کیا جاتا ہے - پیدائش کے چوبیس ۲۴ گھنٹہ بعد
جسمی حرارت بحساب اوسط ۴ر۱۰۰ درجہ تک ہوتی ہے - اڑتالیس گھنٹہ کے بعد ۹۸ء۶
اور قدرے اختلاف کے ساتھ یہ برابر چند روز تک یہی حالت رہتی ہے مگر پھر ۹۸ سے ۵ر
۹۹ تک اور بحساب اوسط ۹۹ درجہ پر صحت کی حالت مین ہو جاتی ہے - پیدائش کے وقت
تنفس کی حرکت فی منٹ کم از کم بہتر اور زیادہ سے زیادہ ۹۴ اور بحساب اوسط ۸۳ تک
ہوتی ہے اور چار منٹ کے بعد کم از کم ۱۴۰ زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ اور بحساب اوسط ۱۶۰ تک ہوتی ہے
چار سے بیس گھنٹہ کے اثنا مین کم از کم ۸۰ زیادہ سے زیادہ ۱۱۲ اور بحساب اوسط ۱۰۱
تک ہوتی ہے لیکن مذکورہ الصدر جملہ صفات تمام بچون مین یکسان نہیں پائی جاتی ہیں بعض
کی بناوٹ اسقدر ناقص ہوتی ہے کہ پیدائش کے پہلے ہی بچے تلف ہو جاتے ہیں بعض
کے اعضا میں خلقی نقص پایا جاتا ہے جسکی اصلاح غیر ممکن ہوتی ہے بعض بچوں میں
موروثی امراض کا مادہ موجود ہوتا ہے بعض بچے خاندانی اور ملکی خاصیت وغیرہ خصوصیت
کے سبب نہایت کمزور اور نحیف البدن پیدا ہوتے ہین الغرض بچہ کی جسمی بناوٹ
مین پیدائشی اختلاف کے علاوہ ارضی اور سماوی آفتون کے سبب بہت سی بچے

ہون تو حکیم واقفکار فن جراحی کی طرف رجوع کراوین کیونکہ اس وقت تک یہ نقص تھوڑی تدبیر سے آسانی
سے رفع ہو سکتا ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو اسکا علاج بند باندہ کر حکیم واقف جراحی کی ذریعہ
اس نقص کو جلد رفع کرین ورنہ بچہ کے تلف ہو جانیکی زیادہ تر احتمال ہے

فصل ششم آسایش بچہ

جب سب کام دایہ فارغ ہو جاوے تو زچہ بچہ
دونون کو ایسے مکان مین سلا دین جہان ہوا زیادہ سرد نہو اور نہ زیادہ روشنی پائی جاوے
تاکہ ... نقصان نہ ہو جاوے اور روشنی کی زیادتی سے بچہ کی آنکھ کو
نقصان پہنچتا ہے جب دونون خوب گہری نیند سو چکین تو بچہ کو زچہ کی چھاتی سے
لگا دین اور پستان مادر اوسکے منہ مین دیدین تاکہ وہ اوسکو پکڑ کر چوسے اور کھینچے اسمین
دو فواید مقصود ہین **فائدہ اول** چوسنے سے حلمتی الثدی نکل آتی ہین نیز پستان
کی سختی کم ہو جاتی ہے **فائدہ دویم** بچہ کے چوسنے سے پستانون کو قدرے اذیت ہوتی
ہے جس سے بچہ کے رحم کا تشنج اور جریان خون کی زیادتی ہوتی ہے نیز خراش کی زیادتی
سے پستانون مین دودھ زیادہ اوتر آتا ہے اگر اس حالت مین دودھ نہ پلایا جاوے تو مجری اللبن
کے انسداد سے دمل کے پیدا ہونے کا زیادہ احتمال ہے

فصل ہفتم ذکر ملینات

ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین بچہ کو جنم گھٹی کا رواج بکثرت ہے جسمین عموماً بادیان
شبت مرچ سیاہ پوست ہلیلہ زرد صبر فلوس خیارشنبر وغیرہ ملین دافع ریاح
ادویات داخل کیجاتی ہین اور پانی مین جوش دیکر تھوڑا تھوڑا کرکے بچہ کو پلایا
جاتا ہے پیدایش کے بعد بعض عورتین بچہ کا منہ صاف کرکے بچہ کو فوراً قدرے شہد
انگلی پر لگا کر چٹا دیتی ہیں یا تالو پر مل دیتی ہیں تاکہ معدہ کا تنقیہ ہو کر دودھ ہضم کرنے
کے قابل ہو جاوے اور اس قسم کی اصطلاح مین تالو اوٹھانا کہتے ہین ڈاکٹری اصول کے
موافق ملین ادویات کی چندان ضرورت ہی نہین ہے مواد نکال لینے کے لئے صرف ماں
کا دودھ ہی کافی ہوتا ہے کیونکہ زچہ کے دودھ مین تلیین کی تاثیر پائی جاتی ہے
لیکن زیادہ عرصہ تک ماں کی چھاتیوں مین خصوصاً پہلونٹی عورت مین دودھ
کے نہ اوترنے سے بامر لاچاری بیس پچیس قطرات روغن بید انجیر کا استعمال کراتی

ہیں جس سے سبز سیاہ رنگ کا فضلہ خارج ہوتا ہے اور پیٹ کی صفائی بخوبی ہو جاتی ہے
جنم گھٹی کا دینا بُرا سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے بچہ کو مروڑ پیدا ہو جاتے ہیں اسمین کچھ
شک نہیں ہے کہ بچہ کی امعا کا فضلہ خارج ہونا ضروری ہے خواہ ماں کے دودھ سے ہو خواہ
روغن بیدانجیر کے استعمال سے مگر جنم گھٹی کا رواج ایسا مستحکم ہو گیا ہے کہ اوسکے
نہ دینے کی حالت میں اگر بچہ اتفاقیہ طور پر بھی بیمار ہو جاوے تو فوراً کہا جاتا ہے کہ
گھٹی کے نہ دینے سے بچہ بیمار ہو گیا ہے پس اس قسم کے رواج کو دفعۃً توڑنا محال ہے
لیکن جون جون سمجھ آتی جاویگی جنم گھٹی کے نقصان اور روغن بیدانجیر کے فوائد
خود بخود زن و مرد پر روشن ہوتے جاوینگے اب بسبب رواج جنم گھٹی کی چند ترکیبین لکھی
جاتی ہین **نسخہ** ۲ ماشہ روغن بیدانجیر مین قدرے شہد ملاوین اور بچہ کو چٹاوین
دیگر مجرب جسکے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** بادیان پودینہ
مروڑ پھلی برگ سنا فلوس خیارشنبر نمک سیاہ زیرہ سفید ہر ایک چار سرخ زنجبیل
پت پاپڑہ سہاگہ بریان ہر ایک ۲ سرخ عناب ولایتی ۲ عدد سبکو ملا کر آدہ پاؤ
پانی مین جوش دین اور نصف رہجانے پر صاف کرین اور بقدر چمچہ بچہ کو پلاوین **دیگر**
مجرب بادیان گل بنفشہ ترنجبین مویز منقے فلوس خیارشنبر اصل السوس ہر
ایک ماشہ قند سیاہ ۴ تولہ سبکو ملا کر جوش دین اور بقدر ایک چمچہ بچہ کو پلاوین
دیگر مجرب برگ سنا ۴ ماشہ اجواین ۴ سرخ پوست ہلیلہ زرد ۲ ماشہ سبکو
اودہ پاؤ پانی مین جوش دین نصف رہجانے کے بعد ہاتھ سے مل کر صاف کرین اور
نبات سفید بقدر ایکتولہ داخل کرکے شیرین کرین اور بقدر ایک تولہ کپڑے کی بتی کیساتھ
چٹاوین اور جنم گھٹی کا صرف ایک دفعہ دینا کافی ہے بار بار کی استعمال سے بچہ کمزور
ہو جاتا ہے اور ماں کی چھاتیون سے دودہ کھینچ نہیں سکتا جس سے بچہ اور نیز ماں دونوں
کو تکلیف ہوتی ہے البتہ قبض کی شکایت مین جنم گھٹی کا کبھی کبھی دینا مناسب ہے

فصل ہشتم تجویز اغذیہ مولود

جس ذی روح بچہ کی پرورش شیر مادر سے ہوتی ہے اوسکے لئے قانون قدرت نے پہلے ہی سے دودہ کا سامان مہیا کر دیا

اور جون جون عورت مین بچہ جننے کا زمانہ قریب آیا جاتا ہے توں توں شیر کے آلات مکمل ہوا کرتی ہین حتی کہ استقرار حمل سے بچہ دان کے عصبی تعلق کے باعث پستان مین بہی تغیر شروع ہوجاتی ہین چنانچہ حمل کے دوسرے مہینہ کے شروع مین پستانون مین جلن اور خفیف سا درد پیدا ہوجاتا ہے حجم کے زیادہ ہوجانے سے دبانے وقت سختی معلوم ہوتی ہے بہٹنیان بہی بڑہتی ہین نازک کمزور یا دموی مزاج عورتونکو اجتماع خون کے باعث سوزش اور عصبی درد بہی ہوتا ہے دوسرے مہینہ کے اخیر اور تیسری مہینہ کے شروع مین دودہ کی بناوٹ شروع ہوجاتی ہے اور دبانے سے سفید رطوبت دودہ کی مانند نکل آتی ہے آٹہوین مہینہ مین دودہ بخوبی بنتا ہے بچہ پیدا ہونے کے بعد برابر چار روز تک دودہ غلیظ القوام ہوتا ہے جسمین سفید لیکدار چربی کے دانے بکثرت پائے جاتے ہین اس قسم کے دودہ کو ہندوستانی زبان مین کیلی اور پیوسی اور پنجابی زبان میں بوہلے کہتے ہیں اور اسمین ملین تاثیر کی موجودگی سے بچہ کو دست لگ جاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ دودہ پتلا اور رقیق القوام ہوتا جاتا ہے جسمین بچہ کی پرورش کے کل اجزا موجود ہوتے ہیں ازان بعد جون جون بچہ کی عمر زیادہ پائی جاتی ہے دودہ کی مائیت کے کم ہوجانے سے گاڑہا ہوتا جاتا ہے بچہ کی عمر کے زیادہ ہونے سے دودہ کے مقدار بہی زیادہ ہوتی جاتی ہے ابتدا مین معدہ اور انتڑیون کے چھوٹا ہونے سی بچہ کی قوت ہاضمہ بہت ہی کم ہوتی ہے بہوک اور لعاب دہن بہی کم پیدا ہوتے ہیں کم از کم دانت بہی نو مہینہ کے بعد نمودار ہوتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کی غذا نہایت ہی ہلکی سریع الہضم ہونی چاہئے ورنہ قوت ہاضمہ کے فتور سے بچہ ہمیشہ چلاتا بے چین و بے آرام رہتا ہے نیند کم آتی ہے پیچش اور انتفاخ شکم کی موجودگی سے کبہی قولنج کبہی اسہال شروع ہوجاتے ہین بار بار پاخانہ اور متواتر قے کے آنے سے روز بروز بچہ کمزور لاغر اندام ہوتا جاتا ہے اور یہی کئی تکالیف عاید حال ہوجاتے ہیں بہت دبلا پتلا اور زیادہ نڈہال ہونے کے باعث آخر ہلاک ہوجاتا ہے
نوزاد بچہ کی بہوک اور رطوبت لبلبہ کی پیدائش اکثر دو مہینہ کے بعد ہوتی ہے جو خاص قوت ہاضمہ کا لب لباب اور جوہر ہے اور اسکے بغیر نشاستہ اجزا بالکل ہضم نہیں ہوسکتی

اسلیئے ۳ ماہ سے کم عمر بچہ کو نشاستہ دار اغذیہ سے سخت پرہیز چاہیئے ورنہ احتمال بیماری کا ہے
دانت کے نکلنے سے تہوک اور رطوبت لبابیہ کی پیداوار ٹہیک ٹہیک ہو جاتی ہے پس اس سے
پہلے نشاستہ دار اشیا کا کہلانا بیشک مضر صحت ہے غرض زندگی کے ابتدا میں غذا کی خرابی سے
بہت سی خطرناک امراض پیدا ہو جاتی ہین اور افاقہ کی عدم موجودگی میں بیشمار مشکلات کا
عبور کرنا پڑتا ہے۔ اسلیئے قواعد حفظ صحت کی پابندی سے جسم کی حرارت غریزی کو قایم رکہنا
اشد ضروری ہے بچہ کی پوری بالیدگی اور عقل و نمو کا پیدا کرنا سراسر غذا۔ ہوا۔ روشنی اور حرارت
پر موقوف ہے مگر غذا کا انتظام سب سے مقدم ہے جس سے ہمت اور طاقت پیدا ہوتی ہے اور
جسم سے مختلف افعال صادر ہوتے ہین اسی غذا سے بچون کی نئی ساختین اور بناوٹین
تیار ہوتی ہین۔ انڈا دودہ گوشت گیہون وغیرہ نائیٹروجن کی قسم کی غذا سے بچہ کے
دماغ اعصاب عضلات اور غدود وغیرہ کی ساخت تیار ہوتی ہے اور انکے سوا بچہ ہمیشہ کمزور
اور نحیف البدن رہتا ہے اور بالیدگی میں نقصان پایا جاتا ہے۔ روغن چربی وغیرہ
ہائیڈرو کاربنس قسم کی اشیا کا استعمال بہی انکے ساتھ نہایت ضروری ہے کیونکہ انکا خرچ
دماغ۔ اعصاب اور ہڈیوں وغیرہ میں زیادہ تر ہوتا ہے اور اسی سے حرارت غریزی کی پیدایش
زیادہ ہوتی ہے اور انکی عدم استعمال سے بچہ کی کل بناوٹین ناکمل رہجاتی ہین دودہ میں
روغنی اجزا کی مقدار کا زیادہ ہونا بچونکے لیئے زیادہ تر مفید ہے اس سے کیفیت احتراق
کی پیدا نہیں ہوتی اور مانع احتراق کے باعث وہ بہت ہی بڑہتے اور پہولتے ہیں اور
ہاضمہ بہی قوی ہو جاتا ہے روغنی اجزا کی ضرورت جوان آدمی کے لیئے ۲۴ گہنٹے مین
بقدر ۵ تولہ اور دس سال بچہ کے لیئے ۲ تولہ ضروری ہے اگر مصنوعی غذا کے دینے کا اتفاق
پڑے تو اسمین بہی مانع احتراق اجزا کا شامل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ بچہ کی صحت
مین فرق نہ آوے نشاستہ اور غذا ہی شیرین وغیرہ کاربوہائڈروجینس کی قسم سے بچہ زیادہ
بڑہتا اور پہولتا ہے۔ قیام صحت کے واسطے نمکیات کا استعمال بہی ضروری ہے چنانچہ
فولاد۔ چونہ۔ جوکہار۔ سجی۔ فاسفیٹ آف لائم وغیرہ ارضی اجزا سے بچہ کی استخوان
کی مرمت ہوتی ہے جسم کی ساخت کا پانچوان حصہ صرف پانی کے استعمال سے حاصل

ہوتا ہے جسکی ضرورت بچونکو زیادہ ہوا کرتی ہے پس کیمیاوی طریقہ کے امتحان سے بخوبی
ثابت ہوگیا ہے کہ ان پانچون قسم کے اجزا اعالدہ کے دودہ مین موجود ہوتے ہین جس سے
بچہ کی پرورش مین اصول قدرت کے موافق ہوتی ہے اور بچہ کے چہوٹے سے شکم مین شیر
مادر ہی بخوبی ہضم ہوتا ہے جس سے ہڈی گوشت اور اعضا کی ترقی بخوبی ہوتی ہے جسم کی
خوبصورتی اسی پر موقوف ہے اور دانت نکلتے وقت چندان تکلیف نہین ہوتی ہے اور بڑی
عمر مین نہایت بانکی جوان شاہ زور ہو جاتے ہین دنیا مین وہ بچے بڑے خوش نصیب ہین
جنکو مان کا دودہ برابر چہہ مہینہ تک پیٹ بہر کر ملتا ہے اور جن بچونکو شیر مادر پیٹ بہر کر نہین
ملتا انکی تر و تازگی مین ضرور ہی فرق پڑ جاتا ہے جیسا پودی کے لئے پانی درکار ہے ویسا ہی
بچہ کے پرورش کیلئے دودہ مادر کے استعمال انعمت غیر مترقبہ مین سے ہے جسمین نمک وغیرہ مقوی
چیزون کے اجزا پائے جاتی ہین حیف ہی انپے عقل و بے رحم عورتونپر جو بچونکو دودہ پلانے سے
دریغ کرتی ہین جو عورتین حسن کے خراب ہونے کی خیال پر بچون کو دودہ نہین پلاتین وہ قاعدہ
قدرتی کو توڑ رہی ہین اور زیادہ تر تکلیف اوٹہاتی ہین چنانچہ ستسقیہ کی حالت مین دودہ
کی طغیانی اور امتلاع بکثرت ہو جاتا ہے جس سے چہاتی پہول کر درد کرنے لگتی ہے جسکی زیادتی سے
عورت زیادہ بیقرار اور بے صبر ہو جاتی ہے مواد کے پیدا ہونے سے صورت ونبل کی ہو جاتی ہے
اور عدم اندمال کی حالت مین ناسور بکثرت پیدا ہو جاتے ہین جو برسون تک ستاتے ہین یہ لوگونکا
محض بیہودہ خیال ہے کہ دودہ کے زیادہ پلانے سے عورت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے اور بڑہاپا جلدی
آجاتا ہے حالانکہ اصل مین زیادہ کمزوری اور جلد تر بوڑہی ہونیکا باعث عورت کا جلدی حاملہ
ہو جانا ہے جو دودہ کے نہ پلانے سے بہت جلد حاملہ ہو جاتی ہے اور دودہ کے پلانے سے کم
از کم دس مہینہ تک حاملہ نہین ہو سکتی علاوہ ازین دودہ کے نہ پلانے سے عورت کو دیگر آفات کا مقابلہ
بہی کرنا پڑتا ہے اور چند فوائد سے محروم رہتی ہے چنانچہ فوائد یہ ہین جب وضع حمل کے بعد زچہ
اپنے بچہ کو دودہ پلاتی ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے جسکا سکڑنا ضروری ہے اور ایام رضاعت
مین تندرست ہی زیادہ رہتی ہے دودہ پلانے والی عورتونکو پستان پر سرطان کی بیماری
بہی بہت کم ہوتی ہے اگر شاذ و نادر ہو جاوے تو بہت جلد رفع ہو جاتی ہے اور چندان تکلیف

بہی نہین ہوتی پس دودہ نہ دینے کی حالت مین ماں کی تکلیف کے علاوہ بچہ کو بہی سخت صدمہ پہونچتا ہے چنانچہ اس قسم کی دایہ کا ملنا نہایت مشکل ہوتا ہے جسکے بچہ کی عمر ٹہیک اوس بچہ کی برابر ہو جسکو دودہ پلانا چاہتی ہے اکثر دونون بچونکی عمر مین فرق ہوتا ہے پس اس صورت مین دودہ کے نہ موافق آنے سے بچہ کو بدہضمی ہوجاتی ہے اور دستون کے متواتر آنے سے بچہ سوکہکر کانٹا سا ہوجاتا ہے اور طرح طرح کی امراض مین مبتلا ہونے کے باعث اکثر دایہ اجل کی گود مین آرام پاتا ہے اکثر حیوانات میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب بچہ کو دودہ دینے کے لئے چھوڑا جاتا ہے تو حیوان مادہ پہلے اوس بچہ کو سونگتی ہے بعد ازان اپنے بچہ کے معلوم ہونے پر بخوشی اوسکو دودہ پلاتی ہے ورنہ اپنے پاس بہی نہین آنے دیتی کیونکہ وہ نہین چاہتی کہ میرا دودہ دوسرا بچہ پی جائے جو اوسکے بچہ کے لئے موافق ہے پس حیوان بے تمیز تو قانون قدرت کی پابندی مین ذرہ بہر بہی کوتاہی نہین کرتا مگر حضرت انسان کی فعل پر نہایت افسوس ہے کہ باوجود تمیز رکہنے کے قانون قدرت کی خلاف ورزی مین اپنے پاؤن پر خود ہی کلہاڑی مارتا ہے اور اپنی جان عزیز پر کہیلتا ہے - بچہ کی عمر مین اختلاف ہونے کے علاوہ دایہ کو اسقدر محبت نہین ہوتی جو ماں کو اپنے بچہ سے ہوا کرتی ہے بدین وجہ ممکن نہین ہے کہ بچہ کی صحت اور بیماری مین دایہ مثل مادر مہربان کی تمام تکالیف کو خوشی سی برداشت کرسکے اور اس بے پروائی کی وجہ سے بچہ اکثر امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے اور کمزوری کے باعث ادنی مرض کی برداشت کے نہونے سی آخر موت کے پنجہ مین گرفتار ہوجاتا ہی چنانچہ ڈاکٹر ونٹر صاحب نے امریکہ اور انگلنڈ کے تحقیقات کے معائنہ سے ثابت کیا ہے کہ جو بچے دایہ کے دودہ سے پلتے ہین بہ نسبت اون بچون کی جو اپنی ماں کی دودہ سے پرورش پاتے ہیں زیادہ تلف ہوتے ہین اور دایہ کی عدم دستیابی مین بچہ کی پرورش صرف مصنوعی غذا پر کیجاتی ہے جو زیادہ تر مضر صحت ہے کیونکہ ہمارے ملک کے عام آدمی اس امر سے ہرگز واقف نہین ہیں کہ کون سی غذا ثقیل اور بچہ کو مضر صحت ہے اور کون سی غذا زود ہضم اور بچون کو موافق ہے اور جو دو چار عورتون نے کہہ دیا وہی دودہ ولیا مٹہائی وغیرہ دیدی خواہ اسہال پیچش اور بدہضمی وغیرہ شکایات مین بچہ مبتلا ہوکر مرجائے خواہ مریض ہوجائے اور

جو عورتین واقف کار ہیں اونسے بھی مصنوعی غذا کے تیار کرتے وقت اکثر بے احتیاطی ہو جاتی
ہے اگرچہ ہزارہا احتیاط بھی کیجاوے مگر پھر بھی بچونکو مصنوعی غذا مثل شیر مادر کی موافق
نہین ہوتی جس سے اکثر بچے بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین الغرض بچہ کو مان کے دودھ
پلانے سے مان اور بچہ دونون کو از حد تکلیف ہوتی ہے پس مان کا فرض ہے کہ اپنے
بچہ کو خود دودھ پلایا کرے اور بلا معقول وجہ و شدید ضرورت دوسری دایہ کے حوالہ کرکے یا مصنوعی
غذا کہلا کر بے زبان معصوم بچہ پر ظلم روا نہ رکھے اور نہ اپنی جان کو بیفایدہ تکلیف
دے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے غذا کی قواعد کو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل پنجم وقت مقررہ پر والدہ کی دودھ کی مقدار کو مد نظر رکھنا ضروری ہے

اس بات کا مقرر کرنا بڑا مشکل امر ہے کہ ۲۴ گہنٹہ کے اندر بچہ
کو کسقدر دودھ کا پلانا کافی ہوسکتا ہے کیونکہ قوی بچہ دودھ کی مقدار زیادہ پی
سکتا ہے اور ہضم بھی بخوبی کرسکتا ہے کمزور بچہ کو دودھ کی کم مقدار کافی ہوتی ہے
پس اس صورت مین بچہ کا معدہ خود ہی بتا سکتا ہے کہ اسکو کسقدر دودھ پلانا چاہیئے
جب دودھ کے زیادہ پینے سے معدہ بھر جاتا ہے تو منہ کے راستہ باہر نکال دیتا ہے اگر
بھوک کے باقی ہونے پر دودھ پلاتے وقت بچہ کو پستانون سے علیحدہ کیا جاوے
تو وہ ادہر ادہر منہ مارتا ہے اور اپنے انگوٹھے کو چوستا ہے اور زیادہ روتا ہے
اور بچہ کے بشرہ سے بے چینی کے آثار معلوم ہوتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بچہ
ابی بھوکہا ہے۔ مگر اکثر محققین نے تجربہ کے بعد بحساب اوسط یہ اندازہ کیا ہے کہ
صحت کی حالت مین عموما ۲ گہنٹہ مین دونون پستانون سے قریبا تین سے ۶ اونس تک
چھاتیون سے دودھ کی مقدار خارج ہوتی ہے اور ۲۴ گہنٹہ مین ۳۸ سے ۴۲ اونس
تک دودھ پیدا ہوسکتا ہے ابتدا ایام مین بنسبت اخیری ایام کے دودھ کم پیدا
ہوتا ہے اور دودھ کے پیتے وقت چھاتیون کو بچہ بالکل خالی نہین کرسکتا۔ پہلے
ابتدائی ہفتہ مین دودھ کی مقدار قریبا ۱۲ اونس تک روزانہ ہوتی ہے اور بچہ کی ڈیڑھ سال
عمر تک دودھ کی مقدار بڑھتے بڑھتے ۴۰ اونس تک ہو جاتی ہے ابتدا مین [illegible]

پیدایش سے یہ اصول قایم کیا گیا ہے کہ بچہ حسب عمر دس ہی تا بیس ماہ تک عورت کا دودھ پلایا
جاوے پس اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ برابر ہفتہ عشرہ تک بچہ کی خواہش
پر جو زچہ کو معلوم ہوتی ہے دودھ پلایا کرین بعد ازان چار چار گھنٹے کے بعد رات
اور دن مین دودھ پلاوین تاکہ پیا ہوا دودھ بخوبی ہضم ہوجاوے اور ایک مہینہ گزر
جانے پر رفتہ رفتہ رات کے اوقات مین بھی اسطرح تبدیل کرین چنانچہ رات کے ۱۰ بجے
تک دودھ پلا کر والدہ سے علیحدہ سلاوین تاکہ چند گھنٹہ تک آرام کرنے سے دنکا تکان
رفع ہوجاوے اور طبیعت کے درست رہنے سے چاہتی ہین دودھ عمدہ پیدا ہو پھر صبح کے
چار پانچ بجے بچہ کو دودھ پلاوین اس ترکیب کو برابر چہ سات مہینہ تک قایم رکھین
اگرچہ ابتدا مین قاعدہ مذکور سے کسیقدر تکلیف ہوا کرتی ہے مگر تین چار روز کے
بعد عادت پڑجاتی ہے اس صورت مین اشتہا کے صادق پیدا ہونے سے دودھ
بخوبی ہضم ہوجاتا ہے اور پاپخانہ بدستور آیا کرتا ہے اور بار بار نہ رونے اور نہ ضد
کرنے سے بچہ کا مزاج چڑچڑا نہین ہوتا - مان کی قوی اور تندرست ہونے مین برابر
کئی مہینہ تک بچہ کی پرورش کے واسطے صرف والدہ کا دودھ بھی کافی ہوا کرتا ہے
اور مان کی کمزور حالت مین دودھ کی کافی مقدار کے نہ پیدا ہونے سے اوسکے ہمراہ
دوسری دودھ کو حسب ترکیب مجوزہ حکما پلایا کرتے ہین اگر بچہ نازک مزاج ضعیف
الجسم اور کمزور پایا جاوے تو قاعدہ مذکور کی پابندی مین ذرہ تاخیر کرین - اسکے برخلاف
صورت مین بدہضمی کے ہوجانے سے پاپخانہ قبض یا دست لگ جاتے ہین بعض اوقات
زیادہ تکلیف کے باعث بچہ تلف بھی ہوجاتا ہے نیند کے خراب ہوجانے سے زچہ کے
دودھ کی خاصیت بدل جاتی ہے کبھی کم یا بالکل خشک ہوجاتا ہے اسصورت مین آٹھ
روز کے بجا مہینہ بیس روز تک بچہ کو حسب خواہش طبعی دودھ پلاوین اور برابر ڈیڑھ دو
مہینہ تک اس دستور کو قایم رکھین اگر زچہ کا دودھ استعمال کے قابل ہو تو بامر لاچاری
دوسرا دودھ اسی ترکیب سے دین بہرحال بچہ کی قوت اور حال کا خیال مدنظر رکھ کر
دو چار روز پہلے یا پیچھے دودھ پلانے کا وقت ضرور مقرر کرین کیونکہ تعین اوقات

سے تین چار گھنٹہ کی فاصلہ پر بچہ کو دودہ بخوبی ہضم ہوجاتا ہے اور وقت پر دودہ کی خواہش بخوبی ہوتی ہے اور پاخانہ صاف بلا تکلیف آتا ہے بدہضمی سے بچہ محفوظ رہتا ہے ہماری ملک مین اکثر بچہ کے بیمار ہوجانے اور زچہ کی طبیعت کے بگڑجانیکا سبب منجملہ اسباب مین سی ایک یہ بہی ہے کہ بچہ کو وقت مقررہ پر دودہ نہین پلایا جاتا خاص ہندوستان مین اس بات کا زیادہ تر رواج ہی کہ بچہ کو عورتین ہر وقت دودہ پلایا کرتی ہیں بلکہ اکثر عورتون کا قاعدہ ہے کہ بچہ کو شب و روز اپنی چہاتی کے ساتھہ لگا لی رکہتی ہین اور روتی وقت فوراً چہاتی سے لگاکر دودہ پلانا شروع کردیتی ہین اور اصل سبب رونے کا مطلقاً معلوم نہین کرتین حالانکہ بچہ کے رونے کی بہت سی اسباب ہیں چنانچہ زور سے نہلاتے وقت بچہ کو تکلیف کے پہنچنے - رنگ دار زرد صابون کے استعمال سے خراش کے ہونے تنگ کپڑون کے پہنانے - ناف پر پٹی کے کس کر باندہنے وغیرہ اس قسم کی بے احتیاطی سے بہی بچہ زیادہ روتا ہے پس اسصورت مین دودہ کے زیادہ پلائے جانے سے ہاضمہ مین فتور پیدا ہوتا ہے جس سے بچہ زیادہ روتا اور چلاتا ہے پہر بہی عدم واقفیت کے باعث بار بار دودہ پلائی جاتی ہین گویا جلتی آگ پر تیل ڈالتی ہیں جو بدہضمی کے باعث ماں اور بچہ دونون کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور یہ نہین جانتی کہ جسطرح دوسرے اعضا آرام کی صورت مین درست رہتی ہیں اسیطرح پیٹ بہی آرام سے صحیح و سالم رہتا ہے اور معدہ کے ہر وقت پر رہنے سے آرام کی صورت مفقود ہوجاتی ہے اس لئے زچہ پر لازم ہے کہ بچہ کے دودہ پلانے اور سلانے وغیرہ امور ضروریہ مین وقت کی پابند رہی تاکہ جملہ کام ٹہیک وقت پر سرانجام پاوین - پہلے مہینہ کی عمر مین ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۱۶ سے ۲۴ اونس تک - دوسرے مہینہ مین ۲۰ سے ۲۶ اونس تک تیسرے مہینہ مین ۲۴ سے ۳۲ اونس تک - چوتہے مہینہ میں ۳۲ سے ۳۵ اونس تک اسکے بعد ۳۵ سے ۴۵ اونس تک یا اس سی زائد ۶۰ اونس تک دودہ پلا سکتی ہیں یعنی ابتدا مین پیدایش کے دو ہفتہ بعد ڈہائی ڈہائی گہنٹہ مین ۱ سے ۲ اونس تک دودہ پلاوین اور ایک مہینہ کے بعد ہر تین گہنٹہ کے بعد تین تین اونس دین دودہ کے مقدار معدہ کی طاقت اور مزاج کے

موافق حال ہفتہ وار بڑہاوین اور اسی طریقہ کو برابر رات کے دس بجے تک جاری رکہین اور باقی چہہ گہنٹہ مین والدہ کو چاہئیے کہ خاطر خواہ نیند کرے کیونکہ رات کے وقت دودہ کے پلانے سے بچہ اور زچہ دونون کی نیند مین بڑا اثر ہوتا ہے جس سے زچہ کے دودہ مین بہی فرق پڑجاتا ہے جب بچہ ایک مہینہ کا ہوجاوے تو آہستہ آہستہ دودہ کا وقت بڑہا کر تین تین گہنٹہ کے وقفہ سے دودہ پلایا کرین اور بتدریج رات کے وقت دودہ کا پلانا موقوف کردین چنانچہ دس بجے کے بعد رات کو دودہ بالکل نہ پلاوین پھر صبح کو قریب ۵ بجے پلاوین پس قاعدہ مذکور کے مطابق دودہ کے پلانے مین بچہ کو پورے طور پر آرام ملتا ہے اور دودہ کے بخوبی ہضم ہوجانے سے بچہ مست نیند مین سوجاتا ہے اور کہیلتا کودتا نظر آتا ہے اور پاخانہ کی رنگت مین ذرہ بہر بہی تبدیلی واقع نہین ہوتی اب زیادہ تر آسانی کے لئے نقشہ حسب ذیل مین دیا جاتا ہے تاکہ کسی قسم کی وقت پیش نہ آوے

عمر	کتنے وقفہ سے دودہ پلایا جاوے	چوبیس گہنٹہ مین کتنی دفعہ دودہ پلایا جاوے	فی دفعہ کتنا دودہ پلایا جاوے	رات مین کس وقت دودہ پلایا جاوے	کیفیت
اول ہفتہ مین	دو گہنٹہ	۱۰ دفعہ	۴ تولہ	نصف شب ایک بجے	رات کے وقت سوئے ہوئے بچہ
تین چار ہفتہ مین	״	״	۲ سے ۳ تولہ	تین یا پانچ بجے	یا ان کو جگانا مناسب نہین ہے ۔
پانچوین ہفتہ سے ... ہفتہ تک	۲ گہنٹہ	۸ دفعہ	۲ چہٹانک	سیر ...	اوقات مذکورہ کا حساب بخوبی یاد
سویم مہینہ سے ششم مہینہ تک	۳ گہنٹہ	۶-۷ دفعہ	۳-۴ چہٹانک تک	۱۲ چہٹانک	رکہنا چاہئے تاکہ رات کی وقت برابر ۸ گہنٹہ کامل سونے کا وقت ملجاوے

برابر دن بہر دودہ کے پلانے سے عورت زیادہ کمزور ہوجاتی ہے دودہ کے مقدار بہی گہٹ جاتی ہے غدود اللبن کو آرام کے نہ ملنے سے دودہ بہی خراب ہوجاتا ہے ۔ اور دودہ کے زیادہ پلانے سے بچہ کو ذرہ بہر بہی فایدہ حاصل نہین ہوتا بلکہ بدہضمی کے باعث نفخ شکم ہوجاتا ہے آخر اس زاید دودہ کو بچہ خود بخود پہینکدیتا ہے ۔ غرض بچہ کے حق مین خاص دودہ کا استعمال کرنا گویا حیوانی غذا کا کہلانا ہے جس سے جیسی بناوٹین بسہولیت تیار ہوسکتی ہین اور جو معصوم بچے صرف نباتی غذا پر پرورش

پاتے ہیں اونکا جسم نہایت نرم پپلے رنگ پر ہوتا ہے غرض بچہ کی غذا اس قسم کی ہوکہ جسمین حیوانی اور نباتی دونون قسم کے اجزا پائے جاوین۔

فصل دہم دیگر امور مین وقت کی پابندی جب بچہ دو تین مہینہ کا ہوجاوے تو اوسکو مقرر وقت پر سلاوین پاخانہ کرانے کی عادت ایک وقت مین ڈالین نیز نہلانے مین بہی وقت کی پابندی کرین غرض ہر ایک بات کو بقاعدہ رکہین تاکہ خواہش کے وقت حاجت کے پورا ہونے سے بچہ خوش رہے اس سے مان اور بچہ دونون کو آرام ملتا ہے ورنہ بچہ کے دن بہر سوے رہنے سے رات کیوقت نہ بچہ آپ سوتا ہے اور نہ مان کو سونے دیتا ہے اور مقررہ وقت پر پاخانہ کے آنے سے والدہ کو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے کیونکہ حاجت پاخانہ کے وقت اشارہ کنایہ یا حرکت مخصوصہ سے اپنی مان کو بتلا دیتا ہے جس سے بچہ کے رولنے اور کپڑون وغیرہ کے دہونے سے والدہ چہوٹ جاتی ہے نیز بچہ کو صفائی کی عادت ہوجاتی ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو عادت بچہ کو طفولیت مین ہوجاتی ہے اوسکا اثر عمر بہر قایم رہتا ہے العادت الا یزول الا بالموت۔ نیز بچون کو کہلانے پلانے اور نہلانے وغیرہ امور مین قاعدہ پر رکہنا چاہیے تاکہ وقت پر خواہش کے پورا ہونے سے بچہ خوش رہے۔

فصل یازدہم بچہ کو کسطرح دودہ پلایا جاے نہی بچہ کی تندرستی اور زچہ کی صحت کا مدار دودہ کے باقاعدہ پلانے پر پایا جاتا ہے اگر اسمین کسی طرح کا فتور اور بدانتظامی پائی جاتی ہے تو دونون بیمار ہو جاتے ہین اور عمدہ طریق یہ ہے کہ نوزاد بچہ کو فورا کپڑی پہنا کر اندہیری مکان مین سرد ہوا سے محفوظ کرکے سلادین جب کچہہ عرصہ کے بعد زچہ سوکر اوٹہے تو بچہ کو چہاتی سے لگادے تاکہ بہٹنی کو منہ مین ڈال کر چوسے اس سے بہٹنی بڑہتی ہین اور دودہ پیدا ہوتا ہے اکثر پہلوٹھی زچہ مین وضع حمل کے تیسری چوتہے بعد دودہ پیدا ہوتا ہے اس صورت مین دوسرے کا دودہ پلوایا کرین اور پستانون مین کافی مقدار شیر کی پیدا ہوتے پر بچہ کو صرف والدہ ہی کا دودہ پلادین بعض اطبا کا قول ہے کہ پیدائش سے سہ پہر تک بچہ کو دودہ نہ پلایا جاوے چنانچہ بچہ رو کر اپنی خواہش کو ظاہر کرے

کیونکہ رونے سے حلق فراخ ہوتا ہی بعض کی رائی ہی کہ بچہ کو ماں کی دودہ پلانے مین بہت جلدی کیجاوی لیکن ان دونوں رایوں کے درمیان ڈاکٹر کارنر صاحب کا فیصلہ بہت مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب بہت سی جانورون کے بچے پیدا ہونے کے بعد برابر ۲ گہنٹہ تک کچہ نہین کہاتے نیز قدرتی قاعدہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد کچہ عرصہ تک دودہ نہین اوترتا اس سے باسانی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد برابر سات آٹہہ گہنٹہ تک بچہ کو دودہ نہ دیا جائی اس عرصہ مین بچہ بہوکہہ سے نہین روتا پس ان مختلف رایوں کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غسل دینے اور کپڑے پہنانے کے بعد بچہ کو علیحدہ لٹا دین تاکہ زچہ آرام سے سو رہی جب سات آٹہہ گہنٹہ کے بعد زچہ اوٹھے تو بچہ کو چہاتی سے لگا دی تاکہ چہاتیوں کے سخت ہونیسے بہٹنیکو کہنچکر بڑہا دے اور بچہ کے چوسنے سی چہاتیونکو دودہ کے پیدا کرنے کی اشتعال ہو نیز اس سے زچہ کا رحم جلد تر سکڑ جاتا ہے لیکن دودہ پلانے سے پہلے ماں کو چاہیے کہ حلمتی الثدی کی نوک کو نرم کپڑے سی دہو ڈالے اور دودہ پلانے کے بعد بہی ایسا کرے اور شام و صبح صابون سے دونوں پستان کو اچہی طرح دہویا کرے ورنہ دودہ پلانے کے بعد جمے ہوئی دودہ سے مجری اللبن کے مونہہ بند ہو جاتے ہیں جس سے سوزش کے ہو جانے کا احتمال ہے بعض اوقات زخم بہی پڑ جاتے ہیں اور جمی ہوئی دودہ کے پینے سے بچہ کے پیٹ میں فتور پیدا ہو جاتا ہے دونوں پستانون کا دودہ باری باری سے پلا دین ایک ہی پستان کا دودہ پلانا مناسب نہین ہی اس سے دوسری طرف کا دودہ خشک ہو جاتا ہی یا دودہ کے اجتماع سے ورم نکل آتا ہے علاوہ ازین ایک ہی پستان کے دودہ پلانے سے بچہ بہینگا ہو جاتا ہے اور اوس جانب کے جسم مین بچہ کو بل پڑ جاتا ہے جس طرف کا دودہ پلانا مدنظر ہو اوسی ہاتہہ پر بچہ کو اٹہا دین اور نیز دودہ کے پلاتے وقت والدہ کو قدری سامنے کیطرف جہک جانا چاہیے تاکہ پستان کی نوک کو بچہ منہ مین آسانی سے پکڑ سکے اور دوسرے ہاتہہ کی انگلیوں سے پستان کو تہام رکہی اگر بچہ کمزور ہو تو پستان کو انگلیون سے دبا دی تاکہ دودہ کے کہینچتے وقت بچہ کو زیادہ زور نہ لگانا پڑے اور دہار کی تیزی بہی کم ہو ورنہ دودہ کی دہار بہت تیز اور جلد جلد

لگانے سے بچے کا دم گھٹنے لگتا ہے اور قے ہوتی ہے اور دودھ پلانے کی بہتر صورت یہ ہے
کہ بچہ کو داہنی کروٹ پر لٹا کر اور خود عورت بھی لیٹ کر دودھ پلادے یا دونون زانون سیدہا بیٹھ
کر بچہ کو اپنی گود مین داہنے پہلو پر اسطرح لٹادی کہ بچہ کے پاؤن عورت کی داہنی ہاتھہ
کے نیچے رہین کیونکہ بائین کروٹ پر بچہ کو لٹا کر دودھ پلانے سے معدہ پر جگر کا بوجھ زیادہ
پڑتا ہے اور دودھ پلانے کے بعد بھی بچہ کو داہنی کروٹ پر لٹادین تاکہ جگر کے بوجھ
سے معدہ محفوظ رہے ورنہ بدہضمی کے ہونے سے بچہ بیمار ہوجاتا ہے —

فصل دوازدہم زچہ کی قیام صحت پر بچہ کی تندرستی کا مدار — یہ بات
ظاہر ہے کہ زچہ کی تندرستی پر دودھ صحیح وسالم پیدا ہوتا ہے مگر اسکی عدم واقفیت
سے کہانے پینے مین بے انتظامی پیدا ہوجاتی ہے جس سے بچہ کی غذا خراب دودھ سے
ہوتی ہے اور بہت جلد بیماری مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اس بارہ مین چند قواعد کا بیان کرنا
نہایت ضروری ہے تاکہ اونکی پابندی سے زچہ کا دودھ نہایت عمدہ اور زیادہ پیدا ہو اور
اسکی استعمال سے بچہ تندرست اور توانا رہے **قاعدہ اول** زچہ کی تندرست حالت مین
وہی غذا استعمال کیجاوے جو وضع حمل سے پیشتر تہی اور اصلی اشتہا کے زیادہ ہوجانے پر
دودھ چاول لپا وغیرہ لطیف ہلکی سریع الہضم غذا کی مقدار بڑہاوین زیادہ ...... ثقیل
غذا سے پرہیز کرین **قاعدہ دویم** روزمرہ اجابت کا آنا والدہ بچہ کے لئے اشد ضروری ہے اور
قبض کی صورت مین روغن بید انجیر دودھ مین یا شحم حنظل بقدر ۸ گرین اکسٹراکٹ اف ہین
۲ گرین دونون کو ملا کر دین معجون سنا بھی مفید ہے اور دیگر نباتی مسہلات کی استعمال
سے بھی حاجت رفع کرین اگر بچہ پر بھی مسہل کا اثر پیدا کرنا منظور خاطر ہو تو مگنیشیا سلفاس
ایپسم سالٹ - گلابر سالٹ وغیرہ نمکین مسہل کو استعمال مین لاوین **قاعدہ سویم** موسم
اور ملک کے موافق روزانہ سرد یا گرم پانی سے غسل کرین پردہ نشین عورت کو چاہیے کہ
گہر کا کاروبار خود اپنے ہاتھہ سے کیا کرے عام عورتین کہلے میدان مین صبح وشام بنیادہ
ہواخوری کرین مگر تکان کی حد تک نہو رات کو سویرے سوجاوین تاکہ علی الصبح خود بخود
نیند ٹوٹ جاوے طبیعت کو ہمیشہ خوش وخرم رکہین خصوصًا دودھ کے پلاتے وقت نہایت

ضروری ہے کیونکہ بحالت توحش بے چینی - غصہ - غم - رنج - اور خوف ...... کی حالت مین بچہ کو دودھ پلانا بچہ کے لئے نہایت مضر صحت ہے جس سے بچہ فوراً مرض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے بچہ کے پیٹ مین درد ہوتا ہے سبز رنگ کے دست آنے لگتے ہیں اس صورت مین تا وقتیکہ عوارضات مذکورہ دور نہ ہو جاوین بچہ کو دودھ ہرگز نہ پلاوین اور اشد ضرورت کی صورت مین دوسری تندرست عورت کے سپرد کرین چڑچڑے مزاج مین دودھ پتلا اور کم ہو جاتا ہے جس سے بچہ کو دست آتے ہیں یا قبض ہو جاتا ہے غصہ کی صورت مین دودھ پلانا بچہ کے شکم مین پیچش ہوتی ہے سبز رنگ کے دست آتے ہین رنج و غم کی صورت مین دودھ نہایت کم ہو جاتا ہے پس مذکورۃ الصدر باتون کا علم زچہ کے لئے نہایت ضروری ہے تاکہ اونکے بچے ناگہانی صدمات سے محفوظ رہین **قاعدہ چہارم** ایام رضاعت مین حیض کے آجانے سے مخصوصہ ایام تک دودھ کی خاصیت بدل جاتی ہے جسکی استعمال سے بچہ کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے دست وقے کے شروع ہو جانے سے بچہ نہایت نحیف البدن ہو جاتا ہے اگر وضع حمل کے چند روز بعد حیض کا آنا شروع ہو جائے تو اس صورت مین دودھ نہایت خراب ہو جاتا ہے اور قابل پینے کے نہین ہوتا اگرچہ سات مہینہ کے بعد آوے تو چندان مضر صحت نہین ہوتا - ایام رضاعت مین جماع سے قطعی پرہیز چاہئے ورنہ جماع کے چند گھنٹہ بعد دودھ پلایا جاوے جس سے بچہ تندرست رہتا ہے - اس سے صحت بخوبی قایم رہتی ہے

فصل سیزدہم چند صورتون مین بچہ کو شیر مادر پلانا منع ہے

سلبق مین لکھا گیا ہے کہ بچہ کو خود مان ہی دودھ پلاوے مگر چند ایسی صورتین ہین کہ انمین بچہ کو مان کا دودھ پلانا قطعی منع ہے اور وہ یہ ہین **صورت اول** اکثر ایک شبانہ روز بلکہ پہلوٹھی زچہ مین برابر تین دن تک دودھ نہین اوترتا اور عموماً بچہ جننے کے ۴۸ گھنٹہ بعد زچہ کو حمے لبنی ہو جاتا ہے جسمین لرزہ درد سر اور تشنگی زیادہ پائی جاتی اگر کوئی خاص سبب نہو تو بلا علاج پسینہ آکر بخار ٹوٹ جاتا ہے اور دودھ اوتر آتا ہے مگر جب تک دودھ نہ اترے دودھ پلانے سے عورت مجبور ہے - اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی چھاتی سے بچہ کو بہت جلد لگایا جاوے تو بے چینی کے وقت دودھ نہ اوترنے

سے بچہ روتا اور چلاتا ہے جس سے ماں کو دودہ پلانے کی خواہش اور بچہ کو دودہ پینے کی رغبت بڑہتی ہے پس اس کشمکش سے زچہ کی نیند اچٹ جاتی ہے بیخوابی اور بےچینی کے سبب بچہ کے ساتھہ زچہ بھی رونے لگ جاتی ہے بار بار اوٹھتی بیٹھتی ہے آخرکار ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ ولادت کے بعد تک دودہ کے نہ اترنے سے زچہ کو بیخوابی اور اضطرابی رہتی ہے جس سے اوس کے حواس خمسہ میں فتور پڑ جاتا ہے بعض کو جنون بھی ہو جاتا ہے پس اس صورت میں جبتک دودہ نہ اترے بچہ کی پرورش دوسرے طریق سے کرنی نہایت ضروری ہے

صورت دویم جب عصبی قوت زایل ہو جائے یا ضعف و ناتوانی یا رنج اور افسوس جوش غضب اور اندیشہ یا بات سے خوف و وہم زیادہ ہو جاوے یا عوارضات کے لاحق ہونے سے بچہ جننے کے بعد عورت کو جنون ہو جائے تو مزاج اصلی کے بگڑ جانے سے دودہ خراب ہو جاتا ہے اور مقدار میں بھی کم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی خاصیت بدلجاتی ہے اس صورت میں بھی بچہ کو دودہ ہرگز نہ پلاویں اور مریضہ کا علاج کسی حکیم حاذق سے کراوین **صورت سویم** کبھی بعد دودہ کی وجہ سے پستانوں کے سوراخ بند ہو جاتے ہیں اور چھاتیوں میں دودہ کے زیادہ اوترانے سے پستان زیادہ تنجاتے ہیں پس اس حالت میں بچہ کو دودہ پلانا منع ہے اور اسکی اصلاح اسطرح پر ہو سکتی ہے کہ گرم پانی میں کپڑا بھگو کر نچوڑیں اور تکمید کریں اور بیل گرم پانی بہر دین اور جلدی سے پانی پھینک کر اوسکو پستان پر لگا دیں کہ دودہ چپک جاوے اور دودہ نکل آوے اگر اس سے وقت معلوم ہو تو مٹی لگاکر دودہ کو خارج کریں یا کسی قوی اور توانا لڑکے کو چھاتی سے لگا دیں کہ وہ دودہ کو چوس لے یا خود دایہ چوس کر دودہ کو نکال دے پس ان ترکیبوں سے چھاتیوں کا تناو رفع ہو جاتا ہے اگر دوران خون کی تیزی سے دودہ بکثرت پایا جاوے تو حکیم حاذق سے مشورہ لیں اور روغن بید انجیر کے استعمال سے قبض کشائی کریں اور غذا میں زیادہ احتیاط رکہیں اور پرہیز مد نظر رہے جبتک وقت رفع نہو بچہ کو دوسری تندرست عورت کا دودہ پلا دیں

صورت چہارم اگر ضعف و نقاہت یا کسی سابقہ مرض کی وجہ سے دودہ اسقدر کم ہو کہ بچہ کی پرورش کافی طور پر نہیں ہو سکتی یا زچہ کا دودہ اسقدر رقیق القوام

پانی کی طرح ہو کہ جس سے بچہ کا پیٹ نہیں بھرتا اور نہ بچہ موٹا تازہ ہوتا ہے بلکہ روز بروز دبلا پتلا ہوتا جاتا ہے بعض عورتیں ایام رضاعت میں دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہیں یا دودہ کے پلانے سے سر میں چکر آتے ہیں اور دونوں شانوں کے درمیان درد ہونے لگتا ہے راتکو پسینہ بکثرت آتا ہے کوتہ دمی بھی ستاتی ہے پس ان حالتوں میں دودہ پلانے کے قابل عورت نہیں سمجھی جاتی پس اس صورت میں بچہ کی پرورش کے لئے دوسرے طریق اختیار کئے جاویں اور زچہ کا علاج حسب دستور کریں چنانچہ کمزوری کی صورت میں حفظان صحت کی پابندی کریں شوربا۔ آش جو اور دودہ وغیرہ شیر افزا چیزیں دیں۔ مٹھا دلیا بکثرت کہلادیں برگ بید انجیر کے جوشاندہ سے روزانہ دو دفعہ پستانوں کو دہونا اور اسکی گرما گرم پتونکو باندہنا دودہ کے اوتارنے میں سریع الاثر ہے صورت پنجم شیر زچہ کے عمدہ ہونے کی تعریف یہ ہے کہ پتلا سفید رنگ یا کسیقدر نیلاہٹ پر ہوتا ہے ذایقہ میں شیریں پایا جاتا ہے اس کے نہایت باریک بے شمار ذرات ہوتے ہیں اگر اوسکو کچھ عرصہ تک رکھ دیں تو اوسپر بالائی سی جم جاتی ہے پانی میں ڈالیں تو دفعتاً تہ نشین نہیں ہوتا بلکہ پانی کو قدرے گدلا کر دیتا ہے اس قسم کے دودہ سے بچہ روز بروز فربہ اور ترو تازہ ہوتا ہے پس جب زچہ کے دودہ میں مذکورۃ الصدر صفات نہ پائی جاویں وہ دودہ قابل استعمال کے نہیں ہوتا بلکہ اسکے پینے سے اسہال و پیچش ہو جاتی ہے نفخ و درد شکم اور قے کی شکایت پائی جاتی ہے پس اس صورت میں حکیم حاذق کے مشورہ سے دودہ کی اصلاح کریں اور جبتک زچہ کے دودہ کی خاصیت اور اوسکا مزاج درست نہو جاوے بچہ کی پرورش کسی دوسری دایہ سے کراویں اگر دودہ کی کمی کا احتمال ہو تو دودہ پلانے کے قبل . . . . بچہ کا وزن کریں پس دودہ پلانے کے بعد ۳ ماہ سے کم بچہ کا وزن ۳ اونس سے زاید نہیں ہوتا اور بڑے بچہ کا وزن قریباً ۴ اونس ہوتا ہے صورت ششم جب بھٹنی کے دبی ہوئی حالت میں دودہ کو بچہ بخوبی چوس نہیں سکتا یا پستانوں میں درد ہوتا ہے یا بھٹنے پھٹ گئے ہوں یا اونمیں زخم ہو جاویں تو ان جملہ وجوہات میں دودہ پلانے میں نہایت تکلیف ہوتی ہے

پس اسصورت مین زچہ کا علاج باقاعدہ کراوین تاوقتیکہ پورے طور پر صحت نہو بچہ کی پرورش
کی تدبیر کسی دوسرے طریق سے کرین بلکہ بھٹنون کی دبی ہوئی حالت مین عورت کو چاہئیے
کہ ولادت سے دو مہینے پیشتر انگلی اور انگوٹھی کی مدد سے بھٹنی کو کھینچکر آہستہ آہستہ بڑہایاکرے
یا بریسٹ پمپ کا استعمال کرے اگر چھونے سے تکلیف معلوم ہو تو برانڈی یا ٹکچر فنائیڈ
اسپرٹ مین مساوی الوزن پانی ملاکر چھاتیون پر لگاے اس سے پستان سخت ہوجاتی ہین
اور ایسا کرنے سے تکلیف نہین ہوتی اگر ایام رضاعت مین پستان کی نوکین چھل جاوین
اور دراڑین پڑجاوین تو اونپر نائٹریٹ آف سلور کی قلم لگادین اس سے زخم بہت جلد
اچھا ہوجاتا ہے اگر پستان کے ایک حصہ مین دنبل یا سرطان نمودار ہو اور دودہ بہی
نکلتا ہو تو بچہ کو اس پستان مادر کا دودہ ہرگز نہ پلاوین بلکہ بچہ کو دوسری تندرست عورت کے
حوالہ کرین صورت ہفتم جو عورت عیش وعشرت مین زیادہ مصروف اور اپنے بچہ
سے بے پرواہ رہتی ہے اور اوسکی سیرچشمی ونفسانیت کا اثر بہی کم ہوتا ہے تو وہ بہی اس خدمت
کے لایق نہین ہے اس صورت مین مجبوراً بچہ کی پرورش کا انتظام کسی دوسری تدبیر سے
کرنا چاہئیے ورنہ بچپنے کے اثر سے بچہ خراب ظہور مین آتا ہے صورت ہشتم اگر عورت
کو فالج مرگی سودا ضعف اعصاب تپ دق آتشک جنون اور سل وغیرہ عصبی امراض
موجود ہو تو دودہ پلانے کے قابل زچہ نہین ہوتی بچہ کو دوسری عورت کا دودہ
پلانا چاہئیے کیونکہ ان صورتون مین ماں کی بیماری کا اثر بچہ کے جسم مین سرایت کرجاتا ہے
ایسے والدین کی اولاد معمولی وقت سے پیشتر ہی لایق وفایق ہوکر کاروبار دنیوی مین
مشغول ہوجاتی ہے نیز کم سنی مین شادی کیجاتی ہے جسکی بدولت عالم شباب مین کمزوری
اور پژمردگی زیادہ ہوجاتی ہے آخرکار مرض سل مین مبتلا ہوکر راہی عالم جاودانی
ہوتی ہے علاوہ ازین ماں کو زیادہ کمزور ہوجانے سے بیماری زیادہ بڑہجاتی ہے
پس اسصورت مین دودہ کے بدل دینے سے مزاج موروثہ کسی قدر بدلجاتی ہے نیز اس
قسم کے بچہ کو صاف وتازہ ہوا مین رکھین اور ہاضمہ کے خراب ہوجانے پر کسی دانا اور
لایق حکیم کا علاج کرین اگر بچہ نے اپنے باپ سے خنازیری مزاج حاصل کیا ہے تو اس صورت

مین والدہ کا دودھ مضر صحت نہین ہے **صورت نہم** خنازیری مزاج کے جسمین ڈہال اور ذہنی قوی سست ہڈیان موٹی جلد چکنی ملایم بال کثر بھورے اور باریک ہوتے ہین اوپر کے ہونٹ موٹے آنکھین بڑی اور نیلگون چہرہ زرد ہوتا ہے اور اکثر بد ہضمی کی شکایت رہتی ہے اور گردن کے زیرین حصہ کی غدود جاذبہ متورم ہوکر زخمی ہوجاتی ہین اور اکثر دیگر امراض کے علاوہ سل کا عارضہ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین جب بچہ نے اپنے باپ کے ورثہ سے یہ مزاج حاصل کی ہے مگر مان قوی اور تندرست ہے تو بچہ کو دودھ پلا سکتی ہے اگر اس قسم کی مزاج مان مین پائی جاوے تو وہ دودھ پلانے کے ہرگز قابل نہین ہے کیونکہ اس مین دو قباحتین ہین اول دودھ کے پلانے سے عورت کمزور اور نحیف البدن ہوکر راہی ملک عدم ہوتی ہے **دوم** جب بچہ کا موروثی مزاج خنازیری ہے تو والدہ کے دودھ پینے سے کہ مثلاً سل وغیرہ عوارضات مین مبتلا ہوکر بہت جلد تلف ہوجاتا ہے اگر ایسے والدہ کی بجائے تندرست دایہ کا دودھ بچہ کو پلایا جاوے ہاضمہ کی شکایات کو رد کیا جاوے صاف و تازہ ہوا کھائی جاوے اور حفظ صحت کی پابندی پورے طور پر کیجاوے تو ممکن ہے کہ مثلاً تپ دق اور سل وغیرہ امراض کی قابلیت جو بچہ نے اپنے والدین سے حاصل کی ہے وہ اوسکی مزاج سے بالکل رفع ہوجاتی ہے اور بچہ بالکل صحیح سالم ہوکر عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے اگر دودھ پلانے کے ایام مین اتفاقیہ طور پر کوئی بیماری ہوجاوے تو حکیم حاذق سے مشورہ لین اور بچہ کی پرورش دایہ کے دودھ سے کرین **صورت دہم** اکثر ایام رضاعت مین اتفاقیہ طور پر اگر عورت کو حیض آنا شروع ہوجائے تو جبتک عورت حیض سے پاک نہ ہوجاوے بچہ کو دودھ ہرگز نہ پلاوین کیونکہ حیض کے آنے سے دودھ خراب ہوجاتا ہے نیز ایام رضاعت میں حمل قرار نہین پاتا اور محتاط لوگ احتیاط بھی زیادہ کرتے ہین اگر ایسا موقعہ بھی ہوجائے تو بچہ کو دایہ کے سپرد کرین کیونکہ حمل کی صورت مین اسقدر طاقت نہین ہوتی جو پیٹ اور گود کے دونون بچون کی پرورش کرسکے ورنہ دبلا ہونے کے باعث بچہ زیادہ مرجاتا ہے نیز اس صورت مین مرض حدبہ کے ہوجانیکا احتمال ہوسکتا ہے پس ایسے موقعہ پر فاسق کرین

کا استعمال زیادہ تر مفید ہے **انتباہ** جب مریض کو دوا نہ کہلانا اور صحیح وسالم آدمی
کو شوقیہ طور پر دوا کا استعمال کرنا نقصان کرتا ہے ویسا ہی مان کا دودہ بچہ کو بلا
سبب نہ پلانا یا دودہ پلانے کے قابل حالت مین دودہ کا استعمال کرنا دونون کو
ضرر رسان ہی بدین وجہ جب اس قسم کی صورتین پیش آوین تو ضرور ہی بچہ کی پرورش
شیر مادر کے سوا دوسری طریق سے اختیار کیجاوے **فصل چہارم تجویز دایہ** جب
بچہ کو شیر مادر پلانا مناسب نہ سمجہا جاوے تو دایہ کا دودہ پلانا ضروری ہے مگر ہمارے
ملک مین عدم واقفیت اور افلاس کے سبب اسطرف چندان خیال ہی نہین ہے
اور اکثر یہان دستور ہے کہ بچہ کی مان کیسی ہی مریض اور کمزور حالت مین ہو اپنے
بچہ کو خود ہی دودہ پلاتی ہے اور ضرورت کیوقت بہی دایہ کا مقرر کرنا بالکل رواج
نہین ہے اہل اسلام کی نسبت اہل ہنود کو کفایت شعاری زیادہ تر مدنظر ہے
باوجودیکہ دیہات کی نسبت شہر کے لوگ زیادہ مالدار اور ذی تمیز ہوتے ہین مگر اکثر
ضرورت کیوقت اپنے لخت جگر اور قرۃ العین بچہ کو ایسے دایہ کے سپرد کرتے ہین
جو چہوٹی قوم کی بدسلیقہ اور دیہات کی جاہل عورت ہوتی ہے جسکا اکثر نتیجہ خراب
ظہور مین آتا ہے اور دودہ پلانے والی کی نقص سے سینکڑون بچے سخت امراض مین مبتلا
ہو کر عالم شباب سے پیشتر ہی مسافر راہ عدم ہو جاتے ہین پس اس صورت مین بچہ کو کسی
مرضعہ کے سپرد کرنے سے پہلے بخوبی امتحان کیا جاوے کہ وہ دودہ پلانے کے قابل ہے یا نہین
تاکہ پیچہے اپنی لخت جگر کے غم مین خون جگر پینا نہ پڑے اسلئے دایہ کے اوصاف اور
اوسکے امتیازونکا لکہنا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ حکیم حاذق اور ڈاکٹر تجربہ کار کے
ملاحظہ کی چندان ضرورت باقی نہ رہے خود مرد صاحب تمیز دیکہہ بہال کر شناخت کر لے
اور بعض مخفی باتونکا انکشاف کسی ہوشیار عورت کے ذریعہ سے دریافت کرے
اب مختلف کوائف کے لحاظ سے دایہ کے مسئلہ کو چند ہدایات مین بیان کیا جاتا ہے
تاکہ کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **ہدایت اول اوصاف دایہ** اسمین
چند امور قابل لحاظ ہین **امر اول** حتی المقدور شریف خاندان مین سے دایہ

مقرر کیجاوی کیونکہ دوسری عورتون کی نسبت اسمین پرورش کا طریقہ اور حفظ صحت
کی پابندی کا سلیقہ زیادہ تر موزون ہوتا ہے مگر اس قسم کے گھرانون کی عورتین خواہ
کیسی ہی مصیبت زدہ ہون اس کام کو ہرگز قبول نہین کرتین اگر مجبوراً دوسری قسم
کی دایہ کو تلاش کرنا پڑتا ہے امر دویم دایہ گری کے قابل وہ عورت ہوسکتی ہے
جو جوان بیس پچیس سال کے مابین صحیح الجسم تندرست ہو گردن قوی سینہ فراخ
گوشت اور عضلات سخت رکھتی ہو اور ایک دو بچہ کی مان بہی ہوچکی ہو اس قسم کی
دایہ کا دل و دماغ نہایت قوی ہوتا ہے حرارت غریزی کی زیادتی سے اسمین رطوبات
فضلیہ بہت کم پیدا ہوتے ہین پہوڑے پہنسی اور عظم الطحال کی عدم موجودگی سے
چہرہ کا رنگ چمکیلا ہو گردن مین کنٹھ مالا کی گلٹیان بالکل نہون اس سے کم عمر عورت
پرورش کے طریقہ سے واقف نہین ہوتی اور دودہ بہی کافی نہین رکھتی اور زیادہ
عمر کی عورت بہی اس کام کو خاطر خواہ سرانجام نہین دیسکتی اور اسکا خراب معدہ بچہ کی پرورش
کے قابل نہین ہوتا جب عمر دایہ کی بابت سوال کرین تو اوسکے بیان کو اپنی قیافہ
سے ملادین امر سویم دایہ کے بچہ کی عمر زچہ کے بچہ کی عمر کے برابر ہو اور ایک دو
مہینہ سے زیادہ فرق نہو کیونکہ اگر دایہ کا بچہ چہوٹا ہوتا ہے تو دوسری بچہ کی پرورش
کیواسطے اوسکا دودہ کافی نہین ہوتا اسمین مائیت شیر کی زیادتی سے دودہ بہت
پتلا ہوتا ہے اور چکنائی کی کمی سے رفتہ رفتہ بچہ کمزور اور لاغر ہوکر بیمار ہوجاتا ہی
اور بڑی بچہ کی صورت مین دایہ کا دودہ بہی گاڑہا ہوجاتا ہے جسکو چہوٹا بچہ ہاضم نہین
کرسکتا بعض جگہہ دیکہا گیا ہے کہ کمینہ کسی عورت کے بچہ کو ضایع ہوی یا دودہ
چہڑائے ہوئی کئی ماہ و سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور وہ معصوم بچہ کو اوس عورت کی چہاتیون
سے لگادیتی ہین اور تحریک کی باعث دودہ کے اوتر آنے سے جوش ہوکر اوسی عورت
کا دودہ پلایا جاتا ہے جو اخر الامر ناموافق آنے کے باعث بچہ ہلاک ہوجاتا ہے —
امر چہارم دانت اور مسوڑون کی مضبوطی سے دایہ کا ہاضمہ درست پایا جاوی کیونکہ
زبان مسوڑون اور دانتون کے خراب ہوجانے سے بدہضمی زیادہ پائی جاتی ہے جب

جب زبان کے صاف ہونیسے منہ سے بدبو نہین آتی تو اس سے قوت ہاضمہ قوی معلوم ہوتی
ہے گندہ دہن اور بغل گندگی متعفن بوسے بچہ کا دماغ پراگندہ ہوجاتا ہے امر پنجم
دایہ خندہ پیشانی خوش خلق متحمل مزاج خوش رنگ باتمیز نیک سیرت نیک خصلت خوش
پوشاک صفائی کی خواہان عزت دار رہے تاکہ بچہ کو اوس سے نفرت نہو اور بچہ کو بہی پاک و صاف رکہ
سکے خوش طینت اور نیک سیرت بچہ کو بناوے اور بچہ کے ورثا کی ہدایت کو بخوشی
تسلیم کرے غرض بد عورت کے دودہ سے بچہ بدمزاج بدخلق ہوجاتا ہے اور بدتمیز عورت
کی بدعادات کا اثر بچہ مین سرایت کرجاتا ہے جسکی اصلاح بعد مشکل ہوسکتی ہے۔ امر
ششم جس دایہ کا وضع حمل نوین مہینہ مین طبعی طور پر ہوا ہو اور وضع حمل کے وقت
زیادہ تکلیف بہی نہوا ور بچے بہی زیادہ زندہ رہتے ہون وہ بیشک رضاعت کے قابل ہے
امر ہفتم کہانے پینے پر زیادہ حریص نہو اور نہ نیند کرنے مین زیادہ غافل ہو کیونکہ حریص
ہونے مین ہر ایک چیز کے کہاجانے سے بچہ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے خواب غفلت
سے بچہ کے پیشاب و پاخانہ کی احتیاط بخوبی نہین کرسکتی جس سے پیشاب کئے ہوئے
پوتڑے یون ہی پڑے رہینگے اور یہ بہی احتمال ہے کہ آرام سے سونے کی غرض سے
بچہ کو خفیہ طور پر افیون کہلا دیوے امر ہشتم خوبصورت خوش آواز مرغوب الصوت
دایہ کا ہونا بہی ضروری ہے کیونکہ کریہ الصوت سے بچہ کے دل پر برا اثر پیدا ہوتا ہے
اور کریہ الصوت سے بچہ کو خوف معلوم ہوتا ہے اور اوس سے نفرت کرتا ہے امر نہم
دایہ مغلوب الشہوت نہو ورنہ ایام رضاعت مین ہم بستری کے باعث اندام نہانی کے
اشتعال سے دودہ خراب ہوجاتا ہے کیونکہ پستان اور رحم مین اعصابی تعلق زیادہ
ہوتا ہے امر دہم ایام رضاعت مین حیض نہ آتا ہو اور نہ دایہ حاملہ ہو کیونکہ حیض کا آنا
اور حمل کا ہونا دودہ کی خرابی کا باعث ہے جسکے پینے سے بچہ کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے
اور سبز رنگ کے دست آتے ہیں دودہ کی مقدار بہی بہت جلد کم ہوجاتی ہے اور جو عورت
اس کام کو از سر نو کرتی ہے وہ صحیح صحیح حال بتلا دیتی ہے مگر جو عورتین دایہ گری کا کام
ہمیشہ سے کیا کرتی ہین اگر اونکو حیض نہ آتا ہو تو بہی آنا بیان کرتی ہیں کیونکہ وہ سمجہتی ہین

کہ حیض کے آنے سے دودہ بڑہتا ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے لیکن حقیقت مین یہ دودہ بچے
بچہ کے لئے سراسر مضر صحت ہے جس دایہ کے پستان مین حمل کے ساتھ ہو جانے سے
دودہ پیدا ہو گیا ہو وہ بہی دایہ گری کے قابل نہین ہے امر یاز دہم دایہ بہت موٹی اور
جسیم نہو اور نہ زیادہ دبلی پتلی ہو کیونکہ فربہ پن کی صورت مین دودہ کم پیدا ہوتا ہے نیز
اس قسم کے دودہ سے بچہ کند ذہن ہو جاتا ہے اور دبلاپن کی صورت مین دودہ کے دینے
سے عورت زیادہ لاغر اور نحیف البدن ہو جاتی ہے جسمین خون کے سرخ کیسے کم ہو جاتے
ہیں اور دودہ کے رقیق القوام ہونے سے بچہ کی نشو و نما مین فتور پڑ جاتا ہے امر دوازدہم
دایہ کا عصبی مزاج ہونا بہی مناسب نہیں ہے ورنہ ذرہ سی خوف سے عورت سہم جاتی ہے دل
دہڑکنے لگتا ہے ہاتہہ و پاؤن کانپتے ہیں جس سے دودہ خراب ہو جاتا ہے اور بچہ بہی تشنجی
امراض مین مبتلا ہو جاتا ہے امر سیز دہم امراض جلدیہ آتشک کنٹھ مالا سرطان
سل اور جنون وغیرہ خون کے خراب کرنے والی کسی مرض مین یا کسی جلدی بیماری مین
مبتلا نہو بدن پر پھنسیون کے ہونے سے جلدی امراض صاف معلوم ہو جاتی ہیں جسم پر تانبہ کے
رنگ کے دہبے ہونے سے آتشک کا ہونا ثابت ہوتا ہے بعض عورتین بظاہر موٹی تازی
معلوم ہوتی ہیں لیکن خنازیری مزاج کے باعث دودہ پلانے کے قابل نہین پائی جاتیں۔
دایہ کے خاوند کا بہی ملاحظہ کرین کہ با تمیز ہے یا نہ تیز آتشک اور سوزاک مین تو مبتلا
نہیں ہے اور امراض مذکورہ مین سے اگرچہ مرض جنون موروثی مرض ہے اور والدین
کے ارث مین سے پہونچتا ہے لیکن دایہ کا مجنون ہونا بہی اچہا نہیں ہے کیونکہ مجنون عورت
کے دودہ سے گو بچہ کو جنون نہیں ہوتا تاہم وحشت اور پریشانی مین بچہ ضرور مبتلا ہو جاتا ہے
اور نیز مجنون دایہ کو نیند کے کم آنے سے دودہ مین خرابی پیدا ہو جاتی ہے علاوہ ازین جنون
کی حالت مین بچہ کو ضرر پہونچانے کا احتمال ہو سکتا ہے امر چہاردہم صاف پستان
پستانون کی خلقت تین قسم پر کی ہے ایک کی چہوٹی چہر موٹی اور نوک پتلی ہوتی ہے ارتفاع
اور بلندی مین بہی کم ہوتی ہیں اس قسم کی چہاتیاں دودہ پلانے اور بیماری کی باعث
سے بہت دبلے ہونے اور کم سنی کے ایام مین معدوم ہو جاتی ہین اور سینہ صاف معلوم ہوتا ہے

دودہ بہی کم پیدا ہوتا ہے پس اس قسم کی دایہ دودہ پلانیکے قابل نہین ہی دویم بہت
زیادہ بڑے پستان بہی ہون جو عورت کے جسم پر موزون معلوم نہین ہوتی پس اس قسم
کے پستان ایام رضاعت مین زیادہ سست ڈہیلے اور پیٹ پر زیادہ لٹک جاتے ہیں اس قسم
کی چہاتی دودہ پلانیکے قابل نہین ہوتی مگر اول قسم کی نسبت اچہی ہے البتہ چربی کی زیادتی
سے دودہ کم پیدا ہوتا ہے سویم اگر کلائی اور خوردی مین متوسط جیسے موٹی اونچائی مین گہٹی
ہوئی گدی گدی اور قائم الجسم پائی جاوے بہٹنی بہی ٹہیک ہوئی نوکدار ہون تو اس قسم
کی چہاتی دودہ پلانیکے قابل سمجہی جاتی ہے کیونکہ اس ہیئت کی چہاتی اپنی اصلیت کو
نہین چہوڑتی نہ کبہی پستان ڈہیلے ہوتے ہیں اور نہ معدوم ہوتے ہیں اور چہوٹی بہٹنی
بچہ کے منہ سے بار بار نکل جاتی ہے جس سے بچہ پریشان خاطر ہوتا ہے امر یازدہم
دایہ کی دودہ کو چینی کے صاف پیالہ یا صاف گلاس مین رکہہ کر ملاحظہ کرین اگر دودہ رقیق القوام
سفید رنگ قریب بہ نیلگون ذایقہ مین شیرین بے بو ثابت ہو اور کچہہ عرصہ کے بعد اوسپر
بالائی تیرنے لگے اور پانی مین ڈالنے سے فوراً تہ نشین نہو بلکہ پانی تہوڑے گدلا ہو جاوے
تو اس قسم کا دودہ نہایت عمدہ قابل تعریف ہے ورنہ خراب امر دوازدہم ہم عمر کے
علاوہ دایہ کے بچہ کی تندرستی اور اوسکے ہاتہہ و پاؤن اور جسم کا بہی ملاحظہ کرین
کیونکہ اگر عام صحت کے سبب اوسکا بچہ موٹا تازہ اور تندرست ہے خارش وغیرہ کوئی
متعدی جلدی مرض نہین رکہتا تو بیشک اوسکی مان دودہ دینے کے قابل ہے ورنہ ایسا
بچہ ایسے دایہ کے سپرد نکرین کیونکہ ممکن نہین ہے کہ وہ اپنی بچہ کو بالکل علیحدہ کردی
اور نہ علیحدہ کرنے کی صورت مین وہی مرض دوسرے بچہ کو بہی ہو جاویگا اور جس دایہ
کا بچہ بغیر بیماری کے لاغر دبلا گوشت ملایم پتلا ناک بہتی ہوئی اور رنگ زرد پایا جاوے
تو وہ عورت بہی دودہ پلانیکے قابل نہین ہے ورنہ دوسرا بچہ بہی ویسا ہی ہو جاویگا
نیز دایہ کو تماکو بہنگ چرس گانجہ وغیرہ مسکرات کی عادت نہو نیز پیش کردہ دایہ سے
دریافت کیا جاوے کہ کتنے بچے زندہ ہین اور کتنے بچے کس عارضہ سے مر گئے ہین اور
کتنے اسقاط ہوئے ہیں اگر اسقاط کا ہونا اور بچون کا زیادہ مرنا معمولی امراض کے بغیر

معلوم ہو تو مادہ آتشک کی موجودگی سی دودہ پلانے کے قابل دایہ نہ سمجھی جاشے اگر مریے ہوئے بچہ کا حال دریافت کرتے وقت دایہ آبدیدہ ہوجاے تو وہ بہی دودہ پلانے کے قابل نہیں ہے کیونکہ رنجیدہ اور غمگین حالت مین دودہ خراب ہوجاتا ہے اگر دایہ کے خاندان مین کوئی موروثی مرض پائی جاوی تو دودہ کے ذریعہ سے اوسکا اثر بچہ پر موثر ہونا ممکن ہے اور موروثی امراض کا ذکر کئی بار ہوچکا ہے انتباہ بعض چالاک عورتین نوکری کے لالچ سے دودہ چڑہاکر ملاحظہ کرانے کو آتی ہین اور بعض دائیان ملاحظہ کے وقت غیر کا بچہ دکہلا دیا کرتی ہین اس صورت مین بچہ کو اپنے سامنے دودہ پلاکر پہر معلوم کرین کہ کتنا دودہ ہے بلکہ دو تین تین چار دفعہ اپنے روبرو دودہ بچہ کو پلواکر دائی کی چہاتی کا ملاحظہ کرین نیز بچہ کی لبون پر خیال کرین کیونکہ بعض عورتین مناسب مقدار مین بچہ کو افیون کہلا دیتی ہیں اور نشہ افیون کی باعث دودہ نہیں پی سکتا اگر چار پانچ مرتبہ دودہ پلانے کے بعد ہی بچہ چہاتیون کی تلاش کرے یا کوشش سے دودہ کو چوسے یا چہاتیونکو بار بار چہوڑ کر روئے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ دودہ کی کافی مقدار موجود نہین ہے اور بچہ کی عدم موجودگی مین پستانون کو موجودہ دودہ سے خالی کرکے چند گہنٹہ کے بعد معاینہ کرین اگر دوبارہ چہاتیون مین دودہ جمع ہوجائے تو بہتر ورنہ دایہ گری کے قابل نہین ہے اور دوسری صورت مین اپنے موجودہ بچہ کو دودہ پلانے کی ہدایت کرین اگر پستان کیطرف رجوع کرنیمین بچہ تامل کرے تو اوسکا بچہ نہ سمجہنا چاہئے بعض دایہ دودہ کی کمی مین کچہ چیزین بازار سے خرید کر پوشیدہ طور پر بچہ کو کہلا دیا کرتی ہیں اس صورت مین والدین کو ہوشیاری زیادہ تر درکار ہے ہدایت دوم متعلقہ دایہ جب ملاحظہ دایہ دودہ بچہ وغیرہ امور کے بعد مرضعہ قابل خدمت دایہ گری کے سمجہی جاوے تو اوسکو ملازمت کے سلسلہ مین داخل کرکے مفصلہ ذیل ہدایات کا پابند کرین اور خود بہی دایہ کی احتیاط رکہین اول علی الصبح سوئے ہوے بچہ سے اوٹہکر اور حوائج ضروری سے فارغ البال ہوکر منہ ہاتہ دہوئے اور اپنی چہاتی کو موسم گرما مین سرد پانی سے اور موسم سرما مین نیمگرم پانی سے صاف کرے تاکہ پستانونکا چیپا پسینہ اور میل دودہ کے ہمراہ بچہ کے منہ مین نہ چلی جاے اس سے

دودہ بہی خوب اوترآتا ہے نیز دہ ہوسلتے وقت چہاتیونکو دباکر رات کا لیٹا ہوا دودہ قدرے
نکالدیوی بعدازان بچہ کے بیدار ہونیکے خیال مین مستعد بیٹہی جب بچہ نیند سے ذرہ سا آنکہ
کہولکر کلبلاوے تو فوراً کشادہ پیشانی سے مسکراکر اور دو تین تملق اور لاڈ کی باتین حسب دستور
مستورات سناوی اس برتاوے سے بچہ ہمیشہ ہنستا اوٹہتا ہے اگرچہ اوٹہا میرا دولہا
اوٹہا میرا بنا وغیرہ اس قسم کے تملق کے کلمات کو ابتدا مین ننہے بچے نہین سمجہ سکتے لیکن
دس بیس مرتبہ کے کہنے سے ایسے عادی ہوجاتے ہیں کہ جس روز اس قسم کا برتاؤ نہ کیا
جاوی بلا تامل رودیتے ہیں اور ہنسنے مسکرانے کا نام تک نہین لیتی اور جو عورتین اس
امر کی تمیز نہیں کرتین اونکے بچے ہمیشہ روتے اوٹہتے ہیں دویم بیدار ہونے کے بعد
بچہ کے منہ مین پستان دیکر شُشکار مقررہ کے قاعدہ سے پاخانہ اور پیشاب کراوین
تاکہ جاگتے ہی اوسکو پاخانہ کرنے کی عادت ہوجاوی اور پاخانہ کے وقت شُشکار کی
عادت بہت عمدہ ہے کیونکہ بچہ شُشکار کے بغیر پیشاب و پاخانہ نہیں کرسکتا اور بول براز
کے بعد منہ و ہاتہ دہوکر شکم سیر دودہ پلاوے بعدازان پوتڑے سمیت اوسکو اسطرح
اوٹہاکر سینہ سے لگاوی کہ بچہ کا سر بائین کہنی کے جوڑ کے متصل ہو اور ہتہیلی چوتڑ کے
نیچے پائی جاسکے پہر دائین ہاتہ سے بچہ کے بائین ہاتہ و بازو اور پاؤن کو سہارا
دیوی تاکہ نیچے نہ لٹکے بعدازان مکان کے صحن کشادہ یا چہت پر ٹہل قدمی کرے جب
بچہ سوجاوی یا دایہ خود تہکجاوی تو بچہ کو چارپائی پر سلاکر خود خانہ داری کے کام میں
مصروف ہوجاوے اور جب بچہ قدرے بڑا ہوجاوی تو کندہے یا سینہ سے لگاکر
باہر کشادہ میدان مین ہواخوری کرے اس سے دائی کا دودہ بڑہتا اور تازہ ہوتا ہے
گہر کے اندر بند رہنے سے دودہ خراب ہوجاتا ہے دس گیارہ مہینہ کے بچہ کو گاڑی
مین بٹہلاکر ہواخوری کراوین اس سے دایہ اور بچہ کی صحت قایم رہتی ہے سویم جب بچہ
کو چارپائی پر لٹایا جاوی تو خود بہی اوسکے پاس اسطرح لیٹ جاوے کہ بچہ کے منہ
مین پستان کی بہٹنی ہو اور پستان کو اپنے ہاتہ سے تہام رکہے تاکہ بچہ کے ہاتہون پر
اوسکا بوجہ نہ پڑے اور دوسری طرف کا دودہ پلاتے وقت بچہ کی اوڈہنی کروٹ بدلکے

اور اونچی ہوکر بچہ کے سینہ پر سوار نہو جاوی اس سے بعض اوقات مری کے بجا ئے حنجرہ میں دودہ کے چلے جانے سے بچہ کو اچہوا آجاتا ہے نیز دایہ کی تنفس کی خراب ہوا بچہ کے اندر چلی جاتی ہے جس سے احتمال نقصان کا ہے اگر گود مین لٹا کر دودہ پلانے کے قابل بچہ ہوجاوے تو بچہ کے سر والی زانون کو ذرہ اونچا رکہے اور بچہ پر خود نہ جہک جاوے اسمین دایہ کی تکلیف کے علاوہ بچہ کو اچہوا آجانیکا زیادہ احتمال ہے اور دونون پستان کا دودہ باری باری مساوی طور پر پلاوے نہ ایک کا کم اور دوسرے کا زیادہ پلاوی اس سے دونون پستان مین یکسان دودہ پیدا ہوتا ہے ورنہ ایک پستان مین دودہ کے زیادہ جمع ہونے سے دمبل کے پیدا ہوجانے کا احتمال ہے چہارم دودہ پلانے کی غرض سے سوتے ہوئے بچہ کو ہرگز نہ جگاوی اس سے نظام عصبی مین فرق آجاتا ہے مگر اس قسم کی عادت ڈالے کہ صبح کے وقت بچہ ضرور ہی بیدار ہوجاوی پہر چاہئے تمام ہی دن سویا رہے - اور برابر تین چار ہفتہ تک حسب الطلب بچہ کو دودہ پلایا کرین اشتہا اور طلب کا معلوم کرنا بچہ کے رونے پر موقوف ہے مگر بعض اوقات کسی دوسری تکلیف سے بہی بچے رویا کرتے ہیں مگر بہوک کی صورت مین دودہ کے پلانے سے فوراً خاموش ہوجاتے ہیں جب ڈیڑہ دو مہینہ کا بچہ ہوجاوے تندرست اور تنومند بہی ہو تو دودہ پلانے کا وقت مقرر کرین کم از کم اور زیادہ سے زیادہ چار گہنٹہ کا وقفہ دین اور جون جون وقفہ کا عادی ہوتا جاوے تون تون عمر کی زیادتی مین وقفہ کی مدت زیادہ کرتے جائین اسصورت مین تداخل کے نہونے سے بچہ اور دایہ دونون کو آرام ہوتا ہے بچہ کے اعصاب اور نشو و نما کا انتظام بخوبی ہوتا ہے اور صحت دایہ کے قایم رہنے سے دودہ صالح پیدا ہوتا ہے ہدایت سویم غذا اور لباس دایہ متعلق - قواعد حفظان صحت کے موافق کہچڑی دال نخشکہ یا پاؤ روٹی کو شوربا گوشت بہیڑ بکری گائے گوشت پرندہ اور دودہ مین بہگو کر یا ساگودانہ یا دلیا کی غذا تجویز کرین کہی پلاؤ گوشت روٹی بہی دین انگور منقی بادام وغیرہ سریع الہضم جید الکیموس مقوی غذا اور کہی مصالحہ دار طعام بہی موافق ہاضمہ دین لیکن یک بیک عمدہ غذا زیادہ مقدار مین نہ دین تاکہ ہاضمہ خراب نہو جاسے بچہ جب چار مہینہ کا ہوجاے

تو ایک وقت شوربا روٹی دوسرے وقت کہچڑی وغیرہ معمولی غذا دین اور موسم کے موافق کپڑے پہنا کر صبح و شام ہوا خوری کرائین نیز بچہ کو گود مین لیکر ادہر اودہر چلی پہرے تاکہ بچہ کا کہانا ہضم ہوجائے موسم گرما مین روزانہ اور موسم سرما مین تیسری چوتہی روز ضرور غسل دین تاکہ پسینہ کی بو رفع ہو جائے اور گھر کا کاروبار بہی اپنے ذمہ لے تاکہ چلنے پہرنے اور کاروبار کی محنت سے اوسکے فضلات تحلیل ہوتے رہین دودہ بہی صاف اور عمدہ رہے نیز دایہ کو ناراض بالکل نہ کیا جائے اگر اوس سے قدرے قصور سرزد ہو تو معاف کرین کیونکہ غصہ اور فکر سے دودہ خراب ہوجاتا ہے جسین زہریلہ تاثیر پیدا ہوجاتی ہے جب کسی سبب سے زچہ یا دایہ غصہ مین ہو یا کسی وحشت ناک خبر کے سننے سے طبیعت غمگین ہو تو اس حالت مین بچہ کو دودہ ہرگز نہ پلائین ورنہ تشنج وغیرہ مہلک امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے

ہدایت چہارم احتیاط دایہ دایہ کو اس امر مین زیادہ تاکید کیجاوے کہ سلاتے وقت بچہ کے آلہ تناسل کو جنبش نہ دے اگر اتفاقاً تندی پیدا ہوجاوے تو اوسکو گود مین لیکر اودہر اودہر ٹہلاوے تاکہ اوسکی تندی رفع ہوجائے کیونکہ اس مذموم بدعادت سے جلق کی بنیاد قایم ہوجاتی ہے بلکہ سلاتے وقت تہپکین خوش الحانی اور نرم آواز گیت گائین یا گہوارہ مین ڈالکر آہستہ آہستہ ہلائین تاکہ بچہ کو جلدی نیند آجائے تیسرے چوتھے روز بوقت خواب بیخبری کیحالت مین بچہ کے گہونگٹ اور قلفہ کو اوپر چڑہا کر تیل لگا دین اور نیچے کو اوتار دین اس سے قلفہ مین میل نہین جمتی اور نہ ناسور ہوتا ہے اور یہ حرکت بیداری کی حالت مین بالکل نہ کیجائے اگر بچہ قدرے بڑا ہوجاوے تو بچہ کو اس قسم کی تعلیم کرین کہ آلہ تناسل کو ہاتھ سے بالکل نہ چہوئے اگر اتفاق سے چہو جائے تو فوراً ہاتہون کو دہلوا دین پیشاب اور پاخانہ کے وقت آلہ تناسل کو چہوڑنا تو درکنار نیچے آنکھ کر کے بہی نہ دیکھے جب چہ سات برس کا ہوجاوے تو پیشاب اور پاخانہ کے وقت خفیہ طور پر دیکہین کہ ہدایت کے موافق کاربند ہے یا نہین اور فرق کی صورت میں ڈانٹ دین اور چہونے کی مذمت کرین اور نیز بوقت مقررہ پر دودہ پلایا جائے ہر وقت دودہ پلانا مناسب نہین ہے اگر بے وقت بچہ روئے تو اوسکا اصل سبب معلوم کرین اور نہ بچہ کو افیون کہلائین اور نہ کسی ایسی جگہ پر لیجائین

کہ جہان وہ خوف زدہ ہو جائے اور نہ مہیب آواز سے للکارا جائے اس سے بچہ سہم جاتا ہے (۱) کڑوی تیل کا کاجل کورے برتن مین تیار کر کے روزانہ بوقت شب بچہ کی آنکھ مین ڈالین اس سے پپوٹے زیادہ فراخ ہونے سے بصارت تیز ہو جاتی ہے اور پلکین بہی اینٹھین نہین جیسے نرم یعنی اور آنکھہ زیادہ فربہ معلوم ہوتی ہے جن لوگون مین اس قسم کا دستور نہین ہے اونکے بچونکی پلکین کم لمبی اور شمار مین کم ہوتی ہیں اور نیز بے رونق معلوم ہوتی ہین چہہ سات برس کے بعد کاجل کے بجاے سرمہ کا استعمال کرین نسخہ سرمہ اصفہانی ۴ تولہ مروارید ناسفتہ مامیران - کف دریائی - سنگ بصری سپید سوختہ رتن جوت ہر ایک ۶ ماشہ سبکو ملا کر کہرل کرین بعد ازان پانچ عدد ہلیلہ زرد پاؤبہر پانی مین بہگو کر جوش دین جب نصف رہجاوے تو صاف کر کے ادویہ مذکورہ کو شامل کر کے پیسین تاکہ پانی کلہم خشک ہو جاوے ازان بعد آدہ پاؤ گلاب مین کہرل کر کے پارچہ بیز کرین اور بوقت خواب آنکہون مین استعمال کرین (۲) ہفتہ مین ایکدفعہ غسل کے پہلے بچہ کے تمام بدن اور سر پر تیل کی مالش کر کے نہلا دین جب بچہ دس بارہ برس کا ہو جاوے تو بوقت خواب اوسکے سر مین روزمرہ تیل کی مالش لازم رکہین اور کنگہی کرین خصوصًا جو بچہ علم وغیرہ کوئی کام سیکہتا ہو اس سے دماغ کو طاقت آتی ہے اور ہر ایک شئے کو بآسانی ذہن نشین کر لیتا ہے اور دماغی محنت سے تکان نہین ہوتا اگر بال نہون تو بہی سر پر تیل کی مالش کرنی ضروری ہے (۳) روزمرہ بچونکے دانتون پر منجن ملا کرین اس سے دانت مضبوط ہو کر بڑہاپے تک قایم رہتے ہین نسخہ منجن سپاری چہالیہ ۴ حصہ پوست بادام ۲ حصہ پہٹکری ایک حصہ سبکو جلا کر باریک کرین بعد ازان قدرے نمک اور مرچ سیاہ شامل کر کے بوقت صبح دانتون پر ملین (۴) والدہ کو چاہیے کہ ہمیشہ بچہ اور دایہ کی نگران حال رہے ہر روز کسی نہ کسی بات کی ہدایت کرتی ..... رہے اگر ہدایت کے موافق دایہ عمل نکرے تو ایسی طور پر فہمایش کرین کہ دایہ کو غصہ نہ آوے بعض اوقات ایک دو مہینہ کے بعد دودہ کے کم ہو جانے پر پوشیدہ طور سے بچہ کو کوئی خراب شئے کہلا دیتی ہے جس سے وہ بیمار ہو جاتا ہے بعض مرضعہ دودہ کی زیادتی سے بچہ کو بار بار دودہ

پلاتی ہین علاوہ ازین اور چیزین بہی کہلا دیتی ہین تاکہ بچہ خوب فربہ ہو مگر امتلا ہوجانے
سے بچہ کو دست و قے شروع ہوجاتے ہین بعض دفعہ حیض کے آنے سے دودہ کی مقدار
گہٹ جاتی ہے اور اوسکی خاصیت بہی بدل جاتی ہے پس اس صورت مین حیض کی تاریخ
کو دریافت کرین اگر دودہ پلانے کے ابتدا حالت میں بچہ بہت چہوٹا ہو تو احتمال ضرر کا ہے
دائی کو فوراً بدل دین سات آٹہہ مہینہ کے بعد آئے تو چندان مضر صحت نہین مگر ایام
حیض مین دودہ دایہ کے عوض کوئی مصنوعی غذا سے بچہ کی پرورش کرین اکثر دائیون
کا دستور ہوتا ہے کہ اپنے آرام طلبی اور نیند کے لئے بچہ کو افیون کہلا دیتی ہیں تاکہ بچہ
ضد نہ کرے - اگر رات کی بیداری سے دائی تہک جائے تو دن کے وقت ایک دو گہنٹہ
سونے کی اجازت دین -

فصل شانزدہم دایہ کے عدم دستیابی میں بچہ کو چارپایہ کا دودہ پلاوین

وہ بچے بہت ہی بدقسمت ہین جنکو مان یا دایہ کا دودہ دستیاب نہین ہوتا کیونکہ بچہ
دوسرا دودہ خواہ کتنا ہی پلایا جاوے بچہ کے بدن مین پورے طور پر طاقت نہین آتی
بلکہ دست لگ جاتے ہیں تے آتی ہے تشنج کے باعث ہاتہہ و پاؤن ٹہڑے ہوجاتے
ہین کبہی بیہوشی بہی ہوجاتا ہے اور دیگر بیماریان بہی ستاتی ہین اگر ظاہر مین بچہ کا
وزن بڑہجاوے اور موٹا تازہ معلوم ہو تو پہر بہی چربی کی زیادتی سے طاقت نہین آتی
ننہے بچہ کے لئے سب سے بہتر مان کا دودہ ہی دوسرے درجہ پر دایہ کا دودہ اگر دلخواہ دایہ
نہ ملے یا دایہ رکہنے کی حیثیت نہ ہو تو ناچاری چارپایہ کا دودہ دیا جاتا ہے بلکہ ہلکا کرکے
پلانا نہایت ضروری ہے تاکہ بچہ کو ہضم ہوجائے اکثر جن جانورونکا دودہ بچونکو پلایا جاتا ہے
اونکے دودہ کی ماہیت کسیقدر شیر مادر کے موافق ہونی چاہئے اب دودہ کے اجزا اور اونکی
کیفیت نقشہ کے طور پر بحساب فیصدی لکہی جاتی ہے کہ دودہ کی اصلیت ملاحظہ سے بخوبی
روشن ہوجائے عورتونکی دودہ کا وزن متناسبہ ۱۰۲۲ اور ۱۰۳۷ ہونا چاہئے
دیکہو نقشہ مجوزہ ڈاکٹر بیک ... کوپرل صاحب نمبر ۱ صفحہ ۵۰

اجزاے موجودہ شیر عورت	وزن متناسبہ
پانی	۸۸۹٫۰۸
شکر	۴۳٫۶۴
جبنیت وغیرہ	۳۹٫۲۴
مسکہ	۲۶٫۶۶
اجزائے نمکین	۱٫۳۸
اجزاے ثقیل	۱۱۰٫۹۲
میزان کل	۱۰۰۰٫۰۰

عموماً عورت کے دودہ کا وزن سیر سے دو سیر تک روزانہ ہوتا ہے۔ سفید رنگ کی عورت مین دودہ کی پیدائش گندم گون کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ گندم گون عورت کے دودہ مین ثقیل اجزا بہ نسبت سفید رنگ عورت کی زیادہ ہوا کرتی ہین۔

نقشہ دویم بابت ماہیت شیر مجوزہ ڈاکٹر ورنوشیش صاحب و بیک کویرل صاحب

دودہ	وزن متناسبہ	ہزار حصہ مین		ماہیت اجزائے ثقیل			
		سیال	اجزائے ثقیل	شکر	مسکہ	بالائی اجزائے جبنیہ	اجزائے نمکین
عورت	۱۰۳۲٫۶۷	۸۸۹٫۰۸	۱۱۰٫۹۲	۴۳٫۶۴	۲۶٫۶۶	۳۹٫۲۴	۱٫۳۸
گائی	۱۰۳۳٫۳۸	۸۶۴٫۰۶	۱۳۵٫۹۴	۳۸٫۰۳	۳۶٫۱۲	۵۵٫۱۵	۱٫۶۴
گدہی	۱۰۳۴٫۵۷	۹۰۸٫۱۲	۹۱٫۸۸	۵۰٫۴۶	۱۱٫۵۳	۳۵٫۶۵	۵٫۲۴
بکری	۱۰۳۳٫۵۳	۸۴۴٫۹۰	۱۵۵٫۱۰	۳۶٫۹۱	۵۶٫۸۷	۵۵٫۱۴	۶٫۱۸
بہیڑ	۱۰۴۰٫۹۸	۸۳۲٫۳۲	۱۶۷٫۶۸	۳۹٫۴۳	۵۴٫۳۱	۶۹٫۷۸	۷٫۱۶

نقشہ سویم مجوزہ ڈاکٹر وسین گالٹ صاحب۔

دودہ	فیصدی پانی	بالائی البیومن	مکھن	شکر	اجزائے نمکین
عورت	۸۸٫۹	۳٫۹	۲٫۶	۴٫۳	۰٫۱
گائی	۸۶٫۶	۴٫۰	۴٫۰	۴٫۸	۰٫۶
گدہی	۹۰٫۳	۱٫۹	۱٫۰	۶٫۴	۰٫۴
گہوڑی	۹۰٫۹	۳٫۳	۱٫۲	۳٫۴	۰٫۵
بکری	۸۴٫۹	۶٫۰	۴٫۲	۴٫۴	۰٫۵
بہیڑی	۸۶٫۵	۴٫۵	۴٫۲	۵٫۰	۰٫۸
کتیا	۷۷٫۹	۱۵٫۸	۱۱٫۵	۲٫۱	۱٫۶

اجزائے شیر	شیر عورت	شیر گاؤ	شیر خر	شیر بز	شیر بہیڑ
جبنیت	۲٫۰۲	۴٫۴۸	۱٫۸۲	۵٫۵۲	۴٫۵۰
دہنیت	۳٫۰۵	۳٫۱۴	۱٫۱۱	۴٫۸۰	۴٫۲۰
شکر	۶٫۵۰	۴٫۴۷	۵٫۰۸	۴٫۳۸	۵٫۰۰
نمک	۰٫۴۵	۰٫۶۰	۰٫۳۴	۰٫۵۲	۰٫۶۸
مائیت	۹۷٫۹۸	۸۷٫۲۰	۹۰٫۱۵	۸۵٫۵۰	۸۵٫۶۲

خداوندتعالیٰ نے دودہ ایک ایسی شے بنائی ہے کہ جسمین تمام اجزائے پرورشی پائی جاتی ہین چنانچہ جبنیت کے ذریعہ سے بالائے بنتی ہے جسم کی نشو ونما اور پرورش مین نہایت عمدہ فایدہ بخش چیز ہے دہنیت دیعہ سے چربی پیدا ہوتی ہے شکر سے جسم کی حرارت عزیزی قایم رہتی ہے کلورائیڈ آف پوٹاس فاسفٹ آف لایم فاسفٹ آف ایرن ۔ فاسفٹ آف سوڈیم وغیرہ اقسام نمک سے نظام عصبی اور ہڈیونکا وجود قایم ہوتا ہے پانی غذا کا بدرقہ ہے پس اس لحاظ سے سب جانورون کے دودہ کی اجزا یکسان ہوتی ہین مگر مقدار مین فرق ہوتا ہے ۔ انسان کے بچہ کو ایسے حیوان کا دودہ موافق آسکتا ہے جسکے اجزا کی مقدار بہی عورت کے دودہ کے قریب تر ہو پس دودہ کی ماہیت پر خیال کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے دودہ سے زیادہ تر مشابہ گدہی کا دودہ ہے کیونکہ یہ قریب قریب شیر مادر کی خاصیت رکہتا ہے اور جبنیت کی پٹکیان کے باریک بننے سے کمزور بچے اوسکو بخوبی ہضم کرسکتے ہین گدہی کا دودہ بہت میٹہا ہوتا ہے جسکو کمزور بچے بغیر نبات کے برغبت پی جاتے ہیں البتہ مکہن چربی وغیرہ اس قسم کے اجزا کی کمی سے مقدار مین ماں کی دودہ سے دوچند زیادہ کرنا پڑتا ہے اس صورت مین قدرے قلیل بالائی آمیز کرنی پڑتی ہے جس سے سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے اگر اسمین کچہہ نقص ہے تو صرف قدرے تلین ہونے کا ہے جس سے بچہ کی بالیدگی مین فتور پڑجاتا ہے نازک مزاج ہونے کے باعث بچہ ہمیشہ سفید پیلے رنگ پر رہتا ہے مگر آب زلال آہک کے ملانے سے اس قسم کا نقص دور ہوسکتا ہے اور استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دس روز کی عمر تک دودہ کے

مساوی گرماگرم پانی ملاکر بچہ کو پلادین بعدزان برابر تین چار ہفتہ تک دو حصے دودہ مین ایک حصہ
گرم پانی ملاکردین بعدازان خالص دودہ دینا شروع کرین مگر پلاتے وقت گرم پانی پر رکھکر
قدرے گرم کرین اور حسب ضرورت دودہ تازہ لیکر قدرے نیمگرم پانی ملاکر پلادین اور ایسا
دودہ ہرگز نہ پلادین جسمین پانی ملاہوا گھنٹہ دو گھنٹہ گزر گیا ہو۔ اس قسم کے دودہ کی استعمال سے
معدہ مین فتور پیدا ہوجاتا ہے اور باسی دودہ بھی بچہ کے لئے نہایت مضر ہے اگر ہر وقت
تازہ دودہ کا دستیاب ہونا مشکل معلوم ہو تو دودہ کو قدرے جوش دیکر رکھ دین اور پلاتے
وقت نیمگرم پانی ملاکر دین اگر گدہی کے دودہ کا حاصل کرنا مشکل معلوم ہو یا بچہ کا فتور ہو
توحسب طریق بالا گائی کا دودہ پلادین اگرچہ جبنیت کی زیادتی سے پانی ملاکر دینے سے بھی دیر
مین ہضم ہوتا ہے مگر ضرورت کے وقت دس روز کی عمر تک ایک حصہ دودہ مین دو حصہ
نیمگرم پانی ملاکر دین اس سے زیادہ پانی ملاکر دینا ضرر رسان ہے جس سے قے دست آتے ہین
گائے کے دودہ مین شیرین اجزا کی کمی سے قدرے چینی سے شیرین کرین اور شیشے یا روئی کے
پہوہے کی ذریعہ پلادین اور برابر چہہ مہینہ کی عمر تک اس طریقہ کو جاری رکھین بعدزان خالص
دودہ کو چینی سے شیرین کرکے دیا کرین مگر چہہ مہینہ کے پہلے خالص دودہ گائی کا ہرگز استعمال
نکرین البتہ کمزور حالت مین ماں کی دودہ سے زیادہ مقدار مین دیا جاتا ہے جس سے بچہ کی
پرورش بخوبی ہوتی ہے گائی کے دودہ مین جبنیت کی زیادتی کے علاوہ ڈاکٹرون کا قول ہے
کہ اسکی پہیپہڑون مین خنازیری مادہ پایا جاتا ہے بکری اور بہیڑ کا دودہ گائی کے دودہ کی نسبت
زیادہ تر مفید ہے اور اسکے دینے کی ترکیب بھی ہے جو گائی کے دودہ مین بیان کی گئی ہے
کیونکہ انکے دودہ مین بھی جبنیت زیادہ دہنیت کم ہوتی ہے جس سے شروع مین پانی کی مقدار
زیادہ کرنی پڑتی ہے بعدزان رفتہ رفتہ پانی کی مقدار کم کرتے جاوین اور چہہ ماہ کے بعد
خالص دودہ مین قدرے چینی ملاکر دین مگر بہیڑ کے دودہ مین جبنیت کی زیادتی سے زیادہ
ترثقیل ہوتا ہے جسکو بچہ ہضم نہین کرسکتا اور دستون کے آنے سے عوام کا خیال ہے کہ
یہ قابض مین ہوتا ہے اور اکثر قبض کی حالت مین دیا کرتے ہیں بکری کے دودہ مین
بھی جبنیت زیادہ ہوتی ہے جس سے وہ بھی دیر مین ہضم ہوتا ہے علاوہ برین ہر سک اسد

تو دو حصہ دودہ مین ایک حصہ پانی ملاکر دین

موجودگی سے اسمین ایکخاص قسم کی بو ہوتی ہے جسکو بچہ پسند نہین کرتا انتباہ ابتداء عمر مین شیر حیوانات سے بہتر کوئی مصنوعی غذا نہین ہے بعض ناواقف اور بیوقوف عورتین سمجہتی ہین کہ صرف دودہ مین پرورش کی طاقت نہین ہے جسکے معاوضہ مین بچون کو ساگودانہ - ارارو ٹ اور شوربا وغیرہ اس قسم کی اشیا پلاتے ہین اور بدہضمی کے ہوجانے سے بچہ کی شکم مین درد رہتا ہے اسہال شروع ہوجاتے ہین بلکہ بدہضمی کے دائمی ہونیسے ہمیشہ حکیمون کا تختہ مشق رہتا ہے اگر کسی قسم کا دودہ بچہ کو موافق نہو تو بامر لاچاری ارارو ٹ ساگودانہ چاول کی دو چہاتاک مین ۲ ماشہ ملائے اور مقدر سے نمک شکر ملا کردین چونکہ اس سے بچہ کے عضلات ڈہیلی ہوجاتے ہین اسلئے چند ماہ کے بعد ملائی کو موقوف کرکے ساگودانہ یا دودہ مین آب گوشت ملادین اور اس قسم کی مصنوعی غذا کو صافی سے ضرور چہان لیا کرین کیونکہ بروز دندان کے پہلے اس قسم کی غذا مجبوراً دیجاتی ہے جسمین کمال احتیاط اور ہوشیاری درکار ہے اور جب کوئی مصنوعی غذا بچہ کو کہلانی منظور ہو تو استعمال غذا کے وقت ہمیشہ بچہ کا سر دائی کے ہاتہون پر اونچا کیا جاوے تاکہ حنجرہ مین غذا کے جانیکا احتمال رفع ہوجائے اور غذا کے بعد بچہ کو اوچہالنا یا گود مین کہکر ہلانا باعث بدہضمی کا ہے بلکہ برابر نصف گہنٹہ تک بچہ کو لٹا رکہین تاکہ غذا بخوبی ہضم ہوجائے -

فصل ہفتم جانورون کے دودہ کی مقدار اور اوسکے انہضام کا انتظام ضروری

ہے جبتک بچہ ایک مہینہ کا ہو ہر گہنٹہ مین دس دفعہ اور ہر دفعہ ۱ سے ۲ اونس تک شیر آبخیز دیا کرین اور دو مہینے کے بچہ کو ۸ دفعہ فی گہنٹہ ۱۰ اونس - تین مہینہ کے بچہ کو ۷ دفعہ فی دفعہ ۴ اونس اور چار مہینہ کے بچہ کو ۶ دفعہ فی دفعہ ۱ اونس دودہ پلادین اور آہستہ آہستہ معدہ کی طاقت بڑہاتی جاوین چنانکہ دودہ اور پانی بحصہ مساوی ہوجاوین اور طاقت ہاضمہ کے زیادہ ہونے پر دودہ دو حصہ اور پانی ایک حصہ کرین اور چینی کی مقدار بہی زیادہ کردین اگر دودہ کی چینی مل جائے تو بہتر ہے اس سے پیشاب تیز آب نہین بنتا اور دودہ مین قند سیاہ ہرگز نہ ملادین ورنہ اوسکے سڑجانے سے پیٹ مین درد ہوتا ہے اور بہت چینی بہی نہ ڈالین - والدہ کو چاہئے کہ کسی قسم کا دودہ چکہکر اوسکے موافق شیرین کرے اور کبہی چینی کی جگہ قدرے نمک ملا کر استعمال کیا جا

تو زیادہ تر فایدہ مند ہے کیونکہ دودہ مین نمک کے ملانے سے بچہ کے پیٹ مین کرم پیدا نہین
ہوتے اور دودہ بہی جلدی ہضم ہوجاتا ہے اور اس ترکیب کو برابر چہہ مہینہ تک جاری
رکہین بعد ازان پانی ملانا موقوف کردین اور خالص دودہ دین اگر دودہ کے پلاتے وقت
لٹمس پیپر کو ڈال کر دودہ کی تیزابی خاصیت کو دیکھ لیا جاوے تو نہایت بہتر ہے کیونکہ
تیزابی خاصیت کی زیادتی سے کاغذ مذکور سبز ہوجاتا ہے اور خاصیت کہاری کے دودہ مین
ہرگز نہین پائی جاتی پس اسصورت مین پانی کے عوض لایم واٹر داخل کرکے استعمال کراوین
کیونکہ اس سے دودہ کی جبنیت پہٹ جاتی ہے اور ترشی کی تیزی بہی رفع ہوجاتی ہے ترکیب
لایم واٹر (آب آہک) ایک روغنی برتن مین صاف سرد پانی بقدر ۲ بوتل
بہر دین اور چونا آب رسیدہ بقدر ۲۰ تولہ داخل کرکے حل کرین اور ڈہانپ دین اور
تین چار گہنٹہ کے بعد صاف پانی کو نتہار لین پہر کاک والی بوتل مین بہر کر رکہہ دین
تاکہ ہوا کے اندر جانیسے بہت جلد خراب نہوجاوے اگر روزمرہ تازہ بناکر استعمال کیا جاوے
تو سب سے بہتر ہے اور دو سے پانچ تولہ تک دودہ مین ملاکر استعمال کرسکتے ہیں اگر ایک
آونس دودہ مین ۵ گرین بائی کاربونٹ آف سوڈا شامل کرکے بچہ کو دودہ پلایا جاوے
تو نیز بہتر ہے کیونکہ اس سے دودہ کی باریک پہٹکیان بنتی ہین جس سے دودہ لطیف ہوجاتا ہے
کانڈنسڈ ملک کا استعمال بہی زیادہ تر مفید ہے تاکہ دودہ متعفن نہو اور گائے کے دودہ
کی نسبت اسکی جبنیت زیادہ تر سریع الہضم ہوتی ہے نیز ہر ایک وقت تیار ہوسکتا ہے
مگر ابتدا مین ہر ایک بچہ کو مہینہ کی عمر تک ایک حصہ کانڈنسڈ ملک میں ۱۴ حصہ پانی
ملا کر دین بعد ازان اسکی طاقت کو زیادہ کرتے جاوین چنانکہ ایک حصہ مین ۱۰ یا ۸ حصہ
پانی ملایا کرین اس سے بچہ بہت جلد موٹا اور تر و تازہ ہوجاتا ہے مصنوعی دودہ کا استعمال
بہی زیادہ تر فایدہ مند ہے ترکیب دودہ کو کچہہ عرصہ تک علیحدہ جگہ پر رکہہ دین
اور ٹہر جانے پر اوسکے اوپر سے بالائی کو اوتار دین بعد ازان اس اوتاری ہوی دودہ
کے دو حصہ کرین اور ایک حصہ مین تہوڑے انگوری سرکہ شامل کرکے جبنیت کو علیحدہ کرین
اور اس ماء الجبن کو دوسرے حصہ مین داخل کرین اور بچہ کو روز بروز تیار کرکے پلاوین

اسکی خاصیت شیر مادر کے قریب قریب ہے **طریقہ تفریق** - گائی - بکری - بہیڑی عورت اور گدہی کے دودہ کی جبنیت مین زیادہ فرق پایا جاتا ہے جسکی تصدیق اسطرح پر کیجاتی ہے کہ گای اور عورت کے دودہ کو علیحدہ علیحدہ دو شیشہ کی نالی مین داخل کرکے چند قطرے انگوری سرکہ شامل کرین اور ۱۰۰ درجہ کی حرارت مین رکھہ دین اس سے عورت کے دودہ مین بہت خفیف سی تبدیلی واقع ہوتی ہے اور قریبًا رقیق ہی رہتا ہے اور نہایت لطیف و باریک پہٹکیان بنتی ہین علی ہذا القیاس گدہی اور گہوڑی کی دودہ کے اوصاف بہی قریبًا مشابہ شیر عورت کے ہوتے ہین برخلاف شیر گاؤ کہ اوسکی بڑی بڑی موٹی پہٹکی بنجاتی ہین اور بہت کم حل ہوتی ہین بکری بہیڑی کے دودہ کا بہی تقریبًا یہی حال ہے تیزآب نمک تیزآب گندہک تیزآب شورہ کے شامل کرنے سے بہی یہی کیفیت جوش دیئی ہوئی دودہ مین بہت کم پیدا ہوتی ہے اور احتراق بہی بہت کم پیدا ہوتا ہے اگر گائے کے دودہ پینے سے بچہ کے دستون مین دودہ کی پہٹکیان پائی جاوین تو اس صورت مین آشجو یا لائم واٹر یا دوان حصہ ملا کر پلانا فایدہ مند ہے اس سے دودہ کی پہٹکیان متفرق ہو جاتی ہین اکثر حکما کا دستور آشجو کی استعمال مین یہ ہے کہ پہلے ہفتہ مین آشجو رقیق اور گائی کا دودہ چار چار ڈرام شکر شیرہ اگرین سبکو ملا کر شب و روز مین دو دو گہنٹہ کے بعد دیا کرتے ہین پہر مہینہ مین آشجو رقیق ۵ ڈرام دودہ گاؤ ۶ ڈرام شکر شیرہ اگرین سبکو ملا کر دو دو گہنٹہ کے بعد برابر رات کے دس بجے تک دیا کرتے ہین دوسرے مہینہ مین آشجو ۶ ڈرام شیر گاؤ ۸ ڈرام پانی ۳ ڈرام بالائی شیر ۲ ڈرام شکر شیر ۳۰ گرین سبکو ملا کر اڑہائی اڑہائی گہنٹہ کے وقفہ مین دیتے ہین تیسری مہینہ مین شیر گاؤ ۱۲ ڈرام آشجو ۶ ڈرام پانی ۶ ڈرام بالائی شیر ۲ ڈرام شکر شیر ۳۰ گرین سبکو ملا کر تین تین گہنٹہ کے بعد استعمال کرتے ہین چوتہی مہینہ مین شیر گاؤ ۱۲ اونس آشجو ۶ ڈرام پانی ایک اونس بالائی شیر ۲ ڈرام شکر شیر ۴۵ گرین سبکو ملا کر تین تین گہنٹہ کے وقفہ مین دین پانچوین مہینہ مین شیر گاؤ ۱۸ ڈرام آشجو ۶ ڈرام پانی ۱۰ ڈرام بالائی شیر ۵ ڈرام شکر شیر ڈرام سبکو ملا کر تین تین گہنٹہ کے بعد دین چہٹے مہینہ مین شیر گاؤ ۲۰ ڈرام آشجو ۶ ڈرام

پانی ۱۰ ڈرام بالائی شیر ۵ ڈرام شکر شیر ایک ڈرام سکو ملا کر تین گہنٹہ کے وقفہ مین دیا کرین ساتوین مہینہ مین جب دانت نکل آوین اور غدود بزاق کا فعل قایم ہوجاوے تو کسی دوسرے غلیظ القوام شے کا بہی استعمال کرین اگر آب ہنیر شیر مین قدرے پانی کاربونٹ آف سوڈا داخل کیا جاوے تو سریع الہضم ہونیکے باعث زیادہ تر فایدہ مند ہے اگرچہ اس سے دودہ قدرے بدذایقہ ہوجاتا ہے مگر فایدہ ہونے پر بدمزگی چندان معلوم نہیں ہوتی ۔ جوش دیے ہوئے دودہ کا استعمال کرنا متعدی امراض سے بہی محفوظ رکہتا ہے کیونکہ جوش سے دودہ کی ثقالت قدرے کم ہوجاتی ہے نیز زہریلے متعدی مواد موجودہ شیر ہلاک ہوجاتے ہین اور دیگر کدورتین بہی زایل ہوجاتے ہین

فصل ہشتم انتظام خوراک جانوران

جس جانور کا دودہ بچہ کو پلایا جاوے اوسکی خوراک کا بندوبست کرنا ضروری ہے کیونکہ بہت سی بہوکے جانور سڑی ہوئی چیزین کہا جاتی ہین جس سے دودہ خراب ہوجاتا ہے اور اس قسم کے دودہ سے بچہ کو دست لگ جاتے ہین پس جانور مقررہ کو دانہ چارہ اپنے روبرو کہلاوین اور نوکرون کے بہروسہ پر نہ چہوڑین چارپایہ کو صاف ستہرا رکہنا اور صاف پانی پلانا نہایت ضروری ہے اور دودہ بہی ایک ہی جانور کا ہو بہت جانورونکا دودہ بچہ کو نہ پلایا جاوے اگر کسی ہیطار (سلوتری) کو دکہلایا جاوے تو نیز بہتر ہے جانور کے بچہ کی عمر بہی شیرخوار بچہ کی عمر کے قریب قریب ہو سال ڈیڑہ سال کے بچہ والی مادہ کا دودہ نوزادہ بچہ کو پلانا مناسب نہین ہے گائے کو کہلی یا کوئی دوسری ثقیل غذا نہ دین بکری کو معمول سے زیادہ دانہ کہلایا جاوے اس خیال پر کہ وہ دودہ زیادہ دے بلکہ اوسکو ہمیشہ معمولی غذا دین جانور کو گھر مین باندہ رکہنا بہی مناسب نہین ہے بلکہ کہلے میدان مین پہرانا اور چرانا چاہیے کیونکہ گنجان آبادی مین تازہ اور صاف ہوا کے نہ دستیاب ہونے سے گائے کے پہیپہڑون مین خنازیری مادہ پیدا ہوجاتا ہے اگر گدہی کا دودہ دینا منظور خاطر ہو تو اوسکو گہر مین باندہ کر کہانے پینے کی احتیاط کرین اور اوسکے بچہ کا منہہ بلندہ کر کچہہ عرصہ تک روزانہ باہر پہرا دین ۔ اور دودہ بہی اپنے روبرو دوہا کرین یا اس کام کیلئے کوئی معتبر آدمی مقرر کرین گوجر اور ہیر کی زبان پر ہرگز اعتبار نکرین کیونکہ

اکثر وہی لوگ طمع نفسانی کے باعث پانی ملاکر دودہ کے مقدار زیادہ کر دیتے ہیں۔ نشاستہ
کہریا مٹی وغیرہ اس قسم کے اشیا کو شامل کر کے دودہ کو غلیظ القوام بنادیتے ہین اور اس
قسم کا دودہ بچہ کے نازک معدہ کو مضر ہوتا ہے جس سے وہی بیمار ہوجاتے ہیں۔ بچہ کو ہمیشہ
تازہ بتازہ دودہ دینا زیادہ تر فایدہ مند ہے مگر گاے کے دودہ مین اس بات کی احتیاط بعید
مشکل ہے کیونکہ وہ صرف صبح و شام کے وقت ہی دودہ دیتی ہیں البتہ یہ بات بکری اور
گدہی کے دودہ مین ہو سکتی ہے اگر جبنیت کی زیادتی سے گاے کے دودہ مین پہلی ہی
سی پانی ملاکر بچہ کو وقتاً فوقتاً پلایا کرین تو معدہ مین ہضم کے ہونے سی بڑی بڑی چکی اور
موٹی موٹی پٹکیان بنجاتا ہے جس سے بچہ بیمار ہوجاتا ہے پس اسکی اصلاح اسطرح ہوسکتی ہے
کہ صرف دودہ کو تہوڑی گرم کیے رکہہ دین اور بوقت ضرورت نیم گرم پانی شامل کر کے بچہ کو پلادین
اس سے دودہ بگڑتا نہین ہے اور ہضم ہوجانے سے آنتون مین خراش پیدا نہین ہوتی۔

فصل نوزدہم طریق استعمال شیر جانور مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو
تین طریق پر بیان کیا جاتا ہے **طریق اول** دودہ کو کسی برتن مین ڈالکر بچہ کو
پلانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس ترکیب سے دودہ کو بچہ بعید مشکل پی سکتا ہے اگر زبردستی
سے پلایا جاوے تو منہ مین دودہ کی زیادہ مقدار کے چلے جانے سے احتمال ہے کہ معدہ کا
کچہہ حصہ تنفسہ مین داخل ہوجاے اور اچہو کی بار بار تکلیف اور دم بند ہونے سے بچہ تلف
ہوجاتا ہے اور اسمین دوسری قباحت یہ ہے کہ تہوک کے بغیر ملا ہوا دودہ معدہ مین
داخل ہوتا ہے اور عدم انہضام کی صورت مین بچہ کو بدہضمی ہوجاتی ہے اگر بچہ ہوشیار
ہو تو چمچہ کی عدم موجودگی سے اوسکو ہدایت کرین کہ تہوڑا تہوڑا گہونٹ گہونٹ کر کے پیوے
مگر برتن کے کنارے تیز نہون **طریق دویم** چمچہ کے ذریعہ بچہ کو دودہ پلانا بہ نسبت اول
طریق کی کسیقدر بہتر ہے تہوک کی آمیزش کے بغیر معدہ مین ہضم نہین ہوتا اور بدہضمی کا باعث
ہوتا ہے جس سے درد شکم اور مرض اسہال مین بچہ مبتلا ہوجاتا ہے **طریق سویم** بوتل
کے ذریعہ بچہ کو دودہ پلانا سب سے بہتر ہے جس سے بچہ چوس کر دودہ پیتا ہے اس صورت مین
دودہ کے ساتہہ تہوک کے مل جانے سے ہاضمہ بخوبی ہوتا ہے اور اس کام کے لیے سبکا

بوٹل اور فیڈنگ بوٹل مخصوص کی گئی ہے اور یہ آلات بہت کم قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہین
اور یہ مختلف شکل کی ہوتی ہین جنکی چوڑی بوتل شیشہ یا بلور کی ہوتی ہے اور انکی منہ پر
ربڑ کی نالی لگی ہوتی ہے جسکا سرا ہٹنی کی صورت پر ہوتا ہے اور بچہ منہ مین لیکر ہر ایک وضع
پر سے چوس سکتا ہے مگر اسمین بہی یہ قباحت ہے کہ ربڑ کی نالی بہت جلد ٹوٹ کر خراب
ہو جاتی ہے اور صاف بہی بخوبی نہین ہو سکتی پس قباحات مذکورہ کے باعث آجکل دودہ
پلانے کے لئے لنگر نما فیڈنگ بوٹل زیادہ تر پسند کیجاتی ہے اسمین پینچ کے ذریعہ کاک لگایا
جاتا ہے جو ہر طرف گہوم سکتا ہے اور نالی بہی اسکی ساتہہ نہین ہوتی صرف منہ پر ربڑ کی ہٹنی ہوتی
ہے اور ہر ایک حصہ اسکا بخوبی صاف ہو سکتا ہے بوتل کی عدم موجودگی مین پانی ملی ہوئے
دودہ کو کسی پیالے مین داخل کرکے اوسمین کپڑے کی ایک لمبی سی بتی چہوڑدین اور بچہ کے منہ مین
بتی مذکورہ کو لگادین اسمین دو فواید ہین ایک یہ کہ اشتہا کے قایم ہونے تک بوتل یا بتی
کو چوستا رہتا ہے دوئم فایدہ یہ ہے کہ چوستے وقت منہ مین تہوک پیدا ہوتا ہے جو دودہ کے
ساتہہ ملجانے سے ہاضمہ کو مدد ہوتی ہے بچہ کو دودہ پلاتے وقت چند احتیاط کا مدنظر رکہنا
نہایت ضروری ہے اگرچہ یہ احتیاطین ظاہر مین خفیف معلوم ہوتی ہین مگر کسی احتیاط
کو فروگذاشت کرنا مناسب نہین ہے ورنہ کہانسی زکام بحۃ الصوت نفخ شکم بخار وغیرہ
عوارضات کے لاحق ہونے سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور وہ احتیاطین ذیل مین درج ہین

احتیاط اول دودہ مستعملہ کی حرارت شیر مادر کے مطابق ہو جسکا درجہ حرارت ۹۶ سے
۹۸ تک ہوتا ہے اور یہ بات اسطرح پر حاصل ہو سکتی ہے کہ استعمال کے وقت جتنا دودہ بچہ
پی سکے اتنا ہی بوتل مین بہر دین بعد ازان حسب اندازہ مقررہ کہولتا ہوا پانی شامل کرین
اور پہلے نالی کی سرے کو خود والدہ چوس کر دیکہلے کہ دودہ باسانی چڑہتا ہے یا نہین نالی کے اوپر
ہمیشہ دودہ رہے تاکہ ہوا کو بچہ نہ چوسے اور نہ بچہ کو خالی بوتل چوسنے دین ورنہ پیٹ مین
ہوا کے بہرجانے سے نفخ شکم ہو جاتا ہے اور ایک مرتبہ کا دودہ دس منٹ مین پلادین اگر بچہ
جلدی کرے تو دو دو منٹ کا وقفہ دیکر پلادین اور سال کی عمر کے بعد بوتل کو چہڑا کر گہونٹ گہونٹ
کرکے دودہ پلاسکتی ہین اگر بڑے بچہ کو خالص دودہ پلانا منظور خاطر ہو تو پہلے گرم پانی

پر دودہ کو اتنی دیر تک رکھین کہ شیر گرم ہو جاوی بعد بچہ کو پلا دین تازہ بتازہ دوہتی وقت دودہ کو فوراً پلانا زیادہ تر مفید ہے اگر دودہ پینے کے بعد بچہ پر اودہی چہا جاوے اور سویا ہو بچہ بار بار رجاگ پڑے۔ بدہضمی کے باعث دست جاری ہو جاوین یا قبض پائی جاوے تو معلوم کرنا چاہیئے کہ غلیظ القوام کے باعث بچہ دودہ کو ہضم نہین کر سکتا اور دودہ کے زیادہ پتلا ہونے مین پیٹ کی نہ بہرنے سی بچہ ہمیشہ رویا کرتا ہے چلاتا ہے ہاتہہ پاؤن مارتا ہے نیند مین بہی پستانون کو چوسے بغیر نہین رہسکتا اس صورت جانور کو بدل دین دودہ کی زیادہ غلظت مین قدرے اشیحو ملا کر پلا دین اس سے پیٹ مین دودہ پتلا ہو کر ہضم کے قابل ہو جاتا ہے ایک دو گرین سوڈا کی استعمال سے نیز فایدہ ہو سکتا ہے احتیاط دویم صبح کا بنایا ہوا دودہ کو پہینکدین کیونکہ بنایا ہوا دودہ رکہنے سے تہوڑی دیر بعد خصوصاً موسم گرما مین بہت جلد خراب ہو جاتا ہے جو استعمال کے قابل نہین رہتا احتیاط سویم دودہ پلانے کے بعد بوتل اور ربڑ کی چوچی اور چمچہ کو سوڈا سے ملکر گرم پانی سے بخوبی صاف کرکے رکہین ورنہ ربڑ کی نالی اور بوتل کے ادہر ادہر دودہ کے لگی رہنے سے اسمین ترشی آجاتی ہے دودہ کا برتن بہی صاف ستہرا ہو گرد و غبار سے بچا کر سرد جگہ مین دہانپ کر رکہین تاکہ مکہی مچہر سے محفوظ رہے اگر بوتل پیالی یا چمچہ مین خراب دودہ کا ایک قطرہ بہی پایا جاوی تو تمام دودہ بگڑ جاتا ہے بعض اوقات بوتل کے کاک کی دراز مین دودہ لگ جاتا ہے اور تازہ دودہ کو خراب کر دیتا ہے اسلئے شیشہ کا کاگ ہونا چاہیئے اگر گرمی یا برتن کی میل سے دودہ مین بدبو پائی جاوی تو اس قسم کا دودہ ہرگز نہ پلاوین ورنہ پیٹ مین درد ہوتا ہے جس سے شب و روز بچہ روتا چلاتا ہے دست شروع ہو جاتی ہین اور دودہ کے نہ ہضم ہونے سے بچہ روز بروز زیادہ کمزور ہوتا جاتا ہے جسکا علاج بعد مشکل ہوتا ہے آخر الامر کمزوری کے باعث بچہ رہا ہے ماک عدم ہوتا ہے باوجود خود کردہ خرابی کے باعث پڑوس کی عورتین کہتی ہین کہ بچہ کو دودہ موافق نہین ہے یا جہلا عورتین بوتل کے ذریعہ سے دودہ پلانے کی برائیان بیان کرتی ہین یا نظر گذر دیوی - اور مسان کا خلل جانتی ہین اور یہ کوئی نہین سمجہتی کہ بچہ کا بیمار ہونا ہماری کاہلی کا نتیجہ ہے احتیاط چہارم

بچہ کو لٹاکر دودہ پلانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس صورت مین حنجرہ کیطرف دودہ کے چلی جانے سے اچہو ہونے اور دم گہٹنے کا اندیشہ ہے بہتر یہ ہے کہ دودہ کے پلاتے وقت بچہ کو گود مین اسطرح پر لیا جاے کہ سر ذرہ اونچا رہے احتیاط پنجم دودہ پلانے کے بعد بچہ کو داہنی کروٹ پر برابر نصف گہنٹہ تک دایہ کی گود مین یا ہنڈولی پر لٹائین ششم کہین دودہ پلاتے ہی بچہ کو اوچہالتی یا پالتی مین ڈال کر ہلانے اور دوسری قسم کی حرکت دینے سے ہضم مین فتور ہوکر موجب بیماری کا ہوتا ہے کیونکہ افعال الاعضا سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ تناول طعام کے بعد کچہہ دیر تک آرام کرنیسے غذا جلد تر ہضم ہو جاتی ہے ورنہ ہضم مین ضرور فتور پیدا ہو جاتا ہے —

فصل ہشتم بزور دندان کے بعد غذا کا انتظام

بزور دندان اور فعل غدود بزاق کے قایم ہونے پر بتدریج غلیظ القوام اشیا کا استعمال ضروری ہے کبہی کبہی یخنی گوشت اور بالای شیر کہلادین گندم بریان کا دلیا بہی مفید ہے سال بہر کے لڑکے کو بہی کا پہول اور آلو باریک کرکے کہلایا جاسکتا ہے اور دبلی بچہ کے لئے ارا روٹ کو دودہ مین تیار کرکے دین اس سے بچہ موٹا ہو جاتا ہے چربی زیادہ ہو جاتی ہے اگر اسمین قدرے نمک ملایا جاوے تو زیادہ فایدہ مند ہے اور یہ مصنوعی غذا فایدہ مین زیادہ تر سریع الاثر ہے ترکیب جالے الوپس تازہ گودہ ڈبل روٹی کو سایہ مین خشک کرکے برابر آٹھ گہنٹہ تک سرد پانی مین بہگو دین بعد ازان بخوبی نچوڑین تا کہ اوسمین سے کل خراب اور ترش اجزا نکل جاوین بعد ازان سوا سیر پانی مین ڈیڑہ گہنٹہ تک جوش دین تا کہ نشاستہ کے اجزا بخوبی پہوٹ جاوین بعد بالون کی چہلنی سے چہان لین یہ حریرہ نہایت چکدار صاف جہلی بنجاتا ہے اور صبح و شام ہمیشہ تیار کرکے بقدر ایکتولہ پاؤ بہر پانی اور تین اونس جوش کئے ہوئے دودہ مین ملادین اور قدرے نبات سے شیرین کرکے بوتل مین بہردین اور وقتاً فوقتاً نیم گرم کرکے بچہ کو دین یہ نہایت عمدہ قابل اطمینان سریع الہضم غذا ہے اور جون جون بچہ کی طاقت ہاضمہ بڑہتی جاوے تون تون دودہ کی مقدار بڑہاتی جاوین

.... اگر غیر منہضم حالت مین دودہ کی

پھٹکیان بچے کے پاخانہ میں نظر آدین تو کوئی دوسری غذا تبدیل کرین ترکیب دیگر
حریرہ ڈبل روٹی مذکورہ ۴ حصہ عرق گوشت خام ۱ حصہ بالائی شیر نصف حصہ سبکو ملا کر استعمال
کرین اس سے بچہ کی پرورش عمدہ طور پر ہوتی ہے جب ہاضمہ کی طاقت بڑھ جائے تو حریرہ
تیار کرکے دین ترکیب حریرہ مذکورہ ۴ حصہ عرق گوشت خام ۳ حصہ بالائی شیر نصف حصہ
نبات سفید پانچواں حصہ سب کو ملا کر بعضے استعمال کرا دین گرمی ہو تو بطرح عرق گوشت خام
بھی تازہ تیار کرین اور بالائی بھی تازہ شامل کرین اور گرم غذا میں عرق گوشت نہ ملا وین
ورنہ جم جانے کے باعث دیر مین ہضم ہوتا ہے ترکیب عرق گوشت خام گوشت
ران یا شانہ کو چربی وغیرہ پٹھون سے صاف کرکے باریک قیمہ بنا دین اب ران پانچ گنے
حصہ پانی مین بارہ گھنٹہ تک بھگو رکھین اور کپڑے سے چھان کر صاف کرین اور دودھ
مین ملا کر بچہ کو پلا دین یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی سریع الہضم غذا ہے جس سے باعث جسم کی تعمیر
اور زندگی کا قیام بخوبی ہو سکتا ہے اور جو بچے نا پختگی معدہ کے باعث دودھ کو بخوبی ہضم نہین
کر سکتے اسکو بخوبی ہضم کر لیا کرتے ہین اور بہت جلد مضبوط طاقتور اور تندرست ہو جاتے ہین غرض
قیام صحت کے لئے یہ ترکیب حکم اکسیر کا رکھتی ہے اور ۲۴ گھنٹہ مین صرف دو سے تین اونس
تک دینا کافی ہے اور الات الہضم کی قوی حالت مین عرق مذکور کی مقدار بتدریج زیادہ
بھی کر سکتے ہین حتے المقدور بچہ کی غذا تازہ اور درست ہونے کا خیال زیادہ رکھین سڑاند
اور ترشی سے بالکل مبرا پائی جاوے کیونکہ نازک معدہ کے باعث خمیر دار اور متعفن غذا کی استعمال
کا نتیجہ قبض نہین ہو سکتا ورنہ الات الہضم کی غشاے بلغمیہ پر برا اثر کے باعث نظام عصبی مین ضعف
پیدا ہو جاتا ہے بچہ کو شیر گاؤ دینے چونکہ اتفاق آتشکی وجہ یہ بھی ہے کہ بعض اوقات دودھ
مین دوہتے وقت تغیرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہین اور چھوٹی چھوٹی روغنی سبک
پھٹکیان علیحدہ ہو کر بالائی کے طور پر دودھ کی سطح پر آ جاتی ہین اور بادنسیم کے زیادہ جذب
ہونے سی باد شورجیہ مین ایک قسم کا احتراق پیدا ہو جاتا ہے جس سے خمیر اٹھتا ہے
اور ترشی کے پیدا ہونے سے بچہ کو دست اور اسہال لگ جاتی ہین جسکا اکثر نتیجہ خراب ظہور
مین آتا ہے اگر دودھ دوہنے کے بعد فوراً دودھ کو جوش دیا جاوے تو تغیر کے نہ پیدا

ہونے سے عرصہ دراز تک رہ سکتا ہے اور ترش بالکل نہین ہوتا دو سال کے پہلی مکھن اور گھی
کھلانا اچھا نہیں ہے کیونکہ رطوبت معدہ کے کمزور ہونے سے سرانڈ پیدا ہوجاتی ہے
کنڈیسنڈ نام کا جما ہوا دودھ ٹین کے ڈبونمین سوداگرون کی پاس بکثرت فروخت ہوتا ہے
اور دودھ کے پانی کو خشک کرکے کی خاص ترکیب سے طیار کیا جاتا ہے اور ولایت کے لوگ اس قسم کے
جمے ہوی دودھ کو سفر مین اپنی ساتھہ رکھتے ہین اور ضرورت کے وقت اسمین گرم پانی ملا کر چاء
وغیرہ چیزین بناتی ہین اور دودھ کی جگہ پیتے ہین اگر اس منجمد دودھ کے ایک چمچہ کو آدہ پاؤ
پانی یا اشیجو مین ملا یا جاوے تو خالص دودھ بنجاتا ہے اور جن بچونکو دودھ ہضم نہین
ہوتا انکی لئے یہ دودھ زیادہ تر فایدہ مند ہے اگر گائی کا دودھ ہضم ہوسکے تو یہ بہتر ہے - اگرچہ
منجمد دودھ کو بچہ زیادہ پسند کرتا ہے موٹا تازہ اور وزن مین بھی زیادہ ہوجاتا ہے مگر
چربی کی زیادتی سے اکثر سست الوجود ہوتا ہے اور چندان طاقتور بھی نہین ہوتا اور
ذرہ سی بیماری سے بچہ دبلا پتلا ہوجاتا ہے اگر ٹین کے ڈبہ کو کھولتے وقت اوس سے قدرے
بدبو آوی تو وہ دودھ خراب قابل استعمال نہین ہے **فایدہ عظیم** اگرچہ لڑکونکی غذا کا بیان عموما
بوضاحت کیا گیا ہے مگر ایام تعلیم مین لڑکون کی غذا کا لحاظ بھی نہایت ضروری ہے
چنانچہ مغز حیوانات گوشت لوا بٹیر مرغ بیضہ مرغ نیمبرشت - بھیڑ - گائی کا دودھ - مکھن
مغزیات مین سے اخروٹ پستہ مغز بادام - فواکہ مین سے سیب بھی - ترکاریونمین سے
گاجر - شلجم - شکر قند مصالحہ مین سے ادرک - مرچ سیاہ - زنجبیل انگریزی ادویہ مین سے فاسفٹ
آف آیرن اور دیگر مرکبات فاسفورس وغیرہ اس قسم کی غذا دین جس سے دماغ کی قوت
اور حافظہ کا ادراک تیز ہو بچونکو عام میوجات اور افیون وغیرہ مسکرات سے پرہیز کراوین
اکثر مائین اپنی بچون کو بہت دفعہ اور زیادہ ٹھوس ٹھوس کر کھلاتی ہین تاکہ جلدی
بڑا ہوجاوی جسکا نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے اس صورت مین بدہضمی کے باعث درد
معدہ - اسہال پیچش - تشنج - جلندہر وغیرہ امراض مین بچہ مبتلا ہوکر چلتا نظر
آتا ہے غرض دنمین چار دفعہ سے زیادہ کھلانا اور ہر ایک دفعہ مین اندازہ سے زیادہ
دینا نہایت سخت مضر صحت ہی بعض بچے پہلونکی زیادہ مشتاق ہوتے ہین اور بعض تلخ و ترش

عورتین بہی بچہ کی اشتیاق کے موافق پہل اور سبزی وغیرہ کہانیکو دیدیتی ہین جس سے
اونکے شکم مین قبض اور دیگر مختلف قسم کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اور شیرین اشیا
کے زیادہ کہلانے سے بروز دندان کے وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے اور شکم مین کرم پیدا
ہوجاتے ہین اور قدرسے میٹھی مٹہائی اور پکے پہل کہلانا چندان مضایقہ نہین ہے
بعض عورتین ایسی بیعقل اور بےپرواہ ہوتی ہین کہ اپنے آرام کی خاطر بچہ کو افیون
وغیرہ کوئی مسکرات کہلاکر سلادیتی ہین اور جب بچہ نشہ مین بیہوش ہوجاتا ہے تو
خود گہر کے کام مین یا اپنے بناؤ سنگار مین بیفکر ہوکر مصروف ہوجاتی ہین آخر کار
بچہ قبض وغیرہ امراض مین مبتلا ہوجاتا ہے جس سے اوسکی نجات بصد مشکل ہوتی ہے اور
والدین اوسکی زندگی سے مایوس ہوکر دست افسوس ملتے رہجاتے ہین پس والدین کو چاہئے
کہ مضر صحت اشیا کی استعمال سے بچہ کو محفوظ رکہین تاکہ مختلف امراض کے پنجہ مین مبتلا
ہوجاوے لیکن بچے مٹی کوئلہ وغیرہ اس قسم کی مضر صحت اشیا کہانے لگ جاتے ہین جس سے
کرمونکی تکلیف اکثر اکی خرابی وغیرہ مہلک امراض پیدا ہوجاتے ہین پس ان سے قطعی پرہیز
چاہئے

فصل بست و دویم زیادہ عرصہ تک دودہ کے پلانے سے بچہ اور زچہ دونون بیمار ہوجاتے ہین

اگرچہ سابق مین بیان کیا گیا ہے کہ اکثر عورتین ایام رضاعت مین تندرست رہتی ہین مگر
بعض اوقات ایام رضاعت مین مرضعہ زیادہ کمزور اور نحیف الجسم ہوکر جان بحق ہوجاتی ہے
جب اس حالہ مین غور وفکر کیا جاتا ہے تو اسکی اصلیت دو سبب پر پائی جاتی ہے جنکو
اس موقع پر بیان کرنا ضروری سمجہا جاتا ہے اول روزمرہ کا مشاہدہ صاف بیان کر
رہا ہے کہ عرصہ دراز تک دودہ پلانے سے عورتین جلدتر کمزور اور ناتوان ہوجاتی ہے جسکے
باعث صدہا اقسام کے آلام مین مبتلا رہتی ہے جیسا کہ اہل غربا مین قاعدہ ہوا کرتا ہے
کہ استقرار حمل کے خوف سے برابر ۱۸ مہینے یا دو برس یا اس سے بہی زیادہ عرصہ تک بچہ
کو دودہ پلایا کرتی ہین حالانکہ وضع حمل کے بعد اکثر برس نہایت چودہ مہینہ مین خون حیض
شروع ہوجاتا ہے جس سے دودہ کی مقدار کم اور خاصیت مین تبدل وتغیر پیدا ہوجاتا ہے اور دودہ
بچہ کی پرورش کے قابل نہین رہتا دویم نہایت ضعیفی اور لاغری کی حالت مین

بچہ کو دودھ پلانا ناتوانی کی زیادتی کا باعث ہے جسکی دودھ پلاتے وقت عورت کو ضعف
معلوم ہوتا ہے کہ پیٹھ گری جاتی ہے بھوک کم لگتی ہے معدہ کا مقام دبا ہوا سا ہے بائین
پسلی مین درد معلوم ہوتا ہے قبض کے ہونے سے دوران سر درد رہتا ہے کانون مین
سناٹے پیدا ہو جاتے ہین زیادہ پست ہمت اور ضعیف ہو جاتے ہین دم پھولنے مین زیادہ
تکلیف ہوتی ہے خشک کھانسی آتی ہے ذرہ سے حرکت سے دل دھڑکنے لگتا ہے رات کو
وقت پسینہ زیادہ کثرت سے آنے سے مریضہ نہایت دبلی پتلی ہو جاتی ہے چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے
پاؤن کو گٹھنے متورم ہو جاتے ہین ابصارت مین فرق پڑ جاتا ہے کمال ضعف کے باعث
سے ہاتھہ پاؤن کانپتے ہین اس صورت مین جہانتک ہو سکے دودھ کے چھڑانے مین
کوشش کرین ورنہ دودھ کی اصل خاصیت کی بدل جاتی اور مقدار مین گھٹ جانے کے
باعث دودھ کافی پرورش کے نہین رہتا جس سے بچہ روز بروز لاغر اور ناتوان ہو جاتا ہے
خون کی قلت سے چہرہ پھیکا ہو جاتا ہے عضلات ڈھیلے اور نرم ہو جاتے ہین ہاتھہ
پاؤن دبلے پیٹ لٹکا ہوا معلوم ہوتا ہے دست بدبودار آتے ہین مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے
آخر مرض سل اور خنازیر مین مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر اس حالت سے پہلے ہی بچہ
کو کسی دوسری تندرست عورت کا دودھ پلایا جائے تو اکثر صورت فایدہ کی نمایان ہو جاتی

فصل بست و دوم تدبیر فطام

دودھ چھڑانے کا زمانہ بچہ اور عورت کی صحت
پر موقوف ہے جبتک بچہ کے دانت نہ نکلین دودھ کا چھڑانا مناسب نہین ہے اگر دانتونکے
نکل آنے پر بچہ دبلا ہو اور مرضعہ کی صحت بھی بخوبی قائم ہو تو دودھ ہرگز نہ چھڑاوین یا دودھ
کے دانت دیر سے نکلین اور بچہ بھی تندرست ہو تو کئی مہینون تک دودھ کا پلانا بہتر ہے
کیونکہ دانتونکا نہ نکلنا اس بات کی دلیل ہے کہ بچہ ہنوز شیر مادر کے سوا دوسری کسی غذا سے
پرورش پانے کے قابل نہین ہے اکثر دودھ چھڑانے کی طبعی مدت تیسری سال کا شروع ہے
مگر ایام فطام کے کچھ عرصہ پہلے دودھ کے ہمراہ منہ سے روٹی چبا کر یا دودھ مین بھگو کر یا کھچڑی
گداز یا شیر برنج وغیرہ سریع الہضم غذا کھلانے کی عادت ڈالین اور جون جون فطام
کے دن قریب پہونچتے جاوین دودھ مین تقلیل اور غذا مین تکثیر کرتے جاوین تاکہ بچہ کو دودھ

چھوڑاتے وقت معلوم ہو جیسے پہلے رات کا دودھ پلانا بند کیا جاوے اسکے بعد دن کا دودھ پلانا
بھی بتدریج کم کرتے جاوین اور بیرونی غذا پر رغبت زیادہ دین اس سے بے تکلیف دودھ
چھوٹ جاتا ہے اگر دودھ کے پینے پر بچہ ضد کرے اور بیرونی دودھ نہ لیوے تو کچھ عرصہ تک
بھوکا رکھین اس سے بیرونی غذا مجبوراً شروع کر دیگا اور پستان کے بھٹنی پر سوت اور
مصبر لگاوین تاکہ کڑواہٹ کی صعوبت سے دودھ پینے سے بچہ کو خود نفرت ہو جاوے اور دودھ
چھڑانے کا بہتر موسم فصل بہار اور خریف ہے موسم سرما اور گرما مین بالکل مناسب نہین ہے بعض
حکماء نے دودھ پلانے کی اجازت سال ڈیڑھ سال تک دی ہے کیونکہ اسکے بعد حیض کا آنا
شروع ہوتا ہے کم از کم دودھ پلانے کی مدت ۹ مہینہ تک قرار پائی ہے نو مہینے سے پہلے دودھ
چھڑانے سے بچہ کو اور سال ڈیڑھ سال سے زیادہ پلانے سے عورت کو ضرور تکلیف ہوتی ہے
چنانچہ حرارت غریزی کے کم ہو جانے سے بھوک گھٹ جاتی ہے کانون مین مختلف قسم کی آوازین
آتی ہین درد سر اور چھاتی مین درد اور دل دھڑکنے لگتا ہے سستی اور کمزوری کی زیادتی سے
کبھی غشی بھی طاری ہو جاتی ہے پس ان شکایات کی موجودگی مین دودھ کا چھڑا لینا نہایت
ضروری ہے ورنہ بچہ نہایت کمزور اور دبلا ہوتا ہے مزاج کے چڑچڑا ہونے سے ہمیشہ رویا
کرتا ہے ہاتھ پاؤن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہین لیکن قرین مصلحت قول یہ ہے کہ جب چھٹے مہینے
مین دانت نکلنے شروع ہو جاوین تو دودھ کے علاوہ بیرونی غذا بھی قدرے کھلاویا کرین جب
ڈیڑھ دو سال تک کل دانت نکل آوین تو دودھ چھڑا کر ایک چاول کا بھات یا ساگودانہ مع دودھ
گاؤ کو مقررہ وقت پر دینا شروع کرین اور دن بھر مین ۳ دفعہ سے زیادہ ہرگز نہ کھلاوین
کیونکہ زیادہ کھلانے سے بچہ کو بدہضمی ہو جاتی ہے دست لگ جاتے ہین پیٹ باہر کو نکل
آتا ہے گلا پتلا پڑ جاتا ہے جس سے بچہ بیڈول نظر آتا ہے اسلئے بچہ کو خواہش سے زیادہ غذا
ہرگز نہ کھلاوین بلکہ قدرے کم ہی دین بلا ورود دندان کے اثنا مین دودھ کا چھوڑانا مناسب
نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ضعف معدہ کے باعث ام الصبیان کے ہو جانے کا
احتمال زیادہ ہے اگر مسلول عورت کے بچہ کو کسی دوسری عورت کا دودھ پلایا جاوے
تو اسکو معمولی وقت سے زیادہ عرصہ تک دودھ پلانا چاہیئے بعض اوقات دودھ چھوڑانی

کے موقع پر زچہ کو خشک اور کم غذا کہلائی جاتی ہے اور مرطوب اشیاء سے قطعی پرہیز ہوا کرتی ہے تاکہ دودہ خشک ہوجائے اور اجتماع کی نوبت بدرتہ پہونچے اگر ۲۰ یا ۲۵ گرین کی مقدار میں آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو دن میں دو تین دفعہ کہلایا جائے تو اکثر دودہ کی پیدائش موقوف ہو جاتی ہے اس اثنا میں سڈلٹز پوڈر یا سلفٹ اف مگنیشیا یا سلفٹ آف پوٹاس وغیرہ نمکین جلاب کے استعمال سے شکم کی اصلاح کرین۔ اسپرٹ یا اوڈی کلون کو پانی مین ملاکر اوسمین کپڑے کا ٹکڑا تر کرکے پستانون پر مڑہ دین بعد ازان موم جامہ یا کٹا یا رچہ سے ڈہانپ دین اور پیاس کی صورت مین پانی کا استعمال بہت کم کرین رفع تشنگی کے لیے صرف پانی کے غرغرہ سے منہ کو تر رکہین ہو نیز منقی اکے دانے۔ رنگترہ کی قاشون کے استعمال سے تسکین کرین اگر تدابیر مذکورہ سے دودہ کے نہ خشک ہونے سی چہاتی پہول کر درد کرنے لگی اور مرضعہ کو بخار بہی ہو جائے تو اس صورت مین دودہ کو دبا کر بہنیک دین روغن کو گرم کرکے باہستگی مالش کرین اور چار پانچ منٹ کے بعد اس مرکب کی مالش پستانون پر کرین **نسخہ** لینی منٹ کمپونڈ صوپ ۱۰ اونس لاڈونم ۳ ڈرام دونون کو ملاکر استعمال کرین دیگر مجرب اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس دونون کو ملاکر اسمین کپڑے کا ٹکڑا مرطوب کرکے پستانون پر مڑہ دین ــ

فصل بست وسوم لباس بچہ بچون کے جسم کو دفعتاً گرمی اور سردی کے لگنے سے بچانا مکان اور موسم کے لحاظ سے کپڑے پہنانا نہایت ضروری ہین اکثر انہین بے احتیاطون کے باعث پہلے سال مین بچے زیادہ تلف ہو جاتے ہین پس اس صورت مین جوانون کی نسبت بچون کے لباس کا خیال زیادہ رکہنا چاہئے تاکہ اونکے جسمی حرارت قایم رہے اور موسمی تغیرات کا بد اثر اون پر موثر نہو کیونکہ بچونکو سردی کی برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے یہ بات بخوبی روشن ہے کہ جب ہم گرم مکان مین سی نکل کر یکا یک سرد جگہہ مین جائین تو کچہ نہ کچہ ضرور تکلیف ہوتی ہے پہر نوزائیدہ بچہ جو نہایت نازک اندام ہوتا ہے اور رحم کی گرم کوٹہری مین سے نکل کر اس قسم کی ہوا مین آتا ہے کہ جسکی حرارت پچاس ساٹہہ درجہ تک ہوتی ہے اسکا بندوبست نہ کرنے سی ممکن نہین ہے کہ بچہ صحیح وسالم رہے یہی وجہ ہے کہ گرم

پانی سے غسل دینے کے بعد بچہ کو روئی یا فلالین کی گدڑی مین لپیٹ کر سلایا جاتا ہے ۔ جن
لوگون کا یہ دستور ہے کہ پیدایش کے بعد سوتی کپڑے یا فلالین کی پٹی سے جسم کو پیٹ
دیا جاتا ہے اونکو چاہئے کہ ایک دو لپیٹ سے زیادہ لپیٹ نہ دین اور لپیٹ ذرہ ڈھیلا رکھین
کیونکہ کس کر باندھنے سے بچہ کو تکلیف اور سینہ کی تنگی سے تنفس مین دقت ہوتی ہے
اور تشنج ہونے لگتا ہے اور اس بندھن کو برابر تین مہینہ تک باندھے رکھین بعد ازان
بتدریج کم کرتے جاوین جن ملکون مین کرتہ پہنانے کا دستور ہے اونکو مناسب ہے کہ
ایسا تنگ کرتہ نہ پہناوین کہ بچہ کا سینہ اور شکم کس جائے یا جسم کے کسی حصہ پر دباؤ
پڑے اور دوران خون مین رکاوٹ ہوجائے یا پہنانے اور اتارنے مین بچہ کو تکلیف ہو یا
ہاتہ و پاؤن مارنے مین حرج ہو۔ آستین ایسی دراز ہو کہ ہاتھون کو ڈھانک لے ڈھیلی آستین
سے خون کی رفتار اور اعضا کی ترقی مین کسی قسم کی رکاوٹ نہین ہوتی اس سے اعضاء
دل پھیپھڑے بھی اچھی طرح پھیل کر اپنا فعل جاری کرسکتے ہین پیٹ پر دباؤ کے نہ پڑنے
سے ہاضمہ بھی درست رہتا ہے اگرچہ جسم کی ۹۸ درجہ حرارت کا قایم رکھنا سراسر پوشاک
پر موقوف نہین مگر اسباب کا جاننا ضروری ہے کہ اس غرض کے پورا کرنے مین کیسا لباس
اور کسقدر ہونا چاہئے چونکہ ہمیشہ ایک ہی موسم نہین رہتا اور ہر ایک بچہ کی طاقت
یکسان نہیں ہوتی اسلئے موسم اور طاقت کے موافق لباس مین کمی بیشی کیجاتی ہے چنانچہ
ننھے بچہ کو موسم گرما مین ململ نینسوکھ وغیرہ باریک ملایم ہلکے کپڑے کا کرتہ اور ٹوپی
کافی ہوتی ہے اور نیز متعدد کپڑے تیار کرین تاکہ جلد جلد تبدیل کرتے رہین چنانچہ
دنمین دو تین بار نہین تو ایک بار دنمین ہمیشہ غسل دیکر ضرور بدل دیا کرین سوتی کپڑا ا
سن کے کپڑے کی نسبت اچھا ہے کیونکہ پسینہ کو بخوبی جذب کرتا ہے اور بدن کی گرمی نکلتا
ہے باہر کی گرمی سے محفوظ رکھتا ہے اور کوٹ کے اوپر صدری کا پہنا بھی بہتر ہے
اور نازک کمزور بچے کیلئے ریشم کا کپڑا نہایت موزون ہے موسم سرما مین فلالین یا پشمینہ
اور روئی کے سادہ کوٹ اور دوسرے گرم کپڑے پہناوین اور کوٹ نہایت ہلکا پاؤن تک
لٹکتا ہوا ہو کپڑون کے نیچے گرم بنیان کے پہنانے مین سینہ اور شکم کو ضرور سردی سے بچاوین

کیونکہ ذرہ سی سردی کے لگنے سے بچہ کو فوراً زکام ہو جاتا ہے ہوا خوری کے وقت پاؤن مین
موزے اور اوپر گرم شال اوڑھ کر باہر لیجانا چاہئے لیکن قوی اور مضبوط بچہ کے لئے زیادہ کپڑے لادنے
کی چندان ضرورت نہین ہے لیکن کمزور اور نحیف البدن اور کہانسی کی شکایت مین پشمینہ
کا کنٹوپ فلالین اور روئی کا کُرتہ پہنانا مناسب ہے البتہ اسمین چیچک اور رگڑ کا احتمال
ہے جسکی اصلاح اندر کیطرف نرم کپڑے پہننے سے ہو سکتی ہے ریشمی یا اونی چادر سے زیریں
جسم کو چھپائے رکھین موسم برسات مین سردی اور گرمی کے یکسان ہو جانے سے زیادہ احتیاط
درکار ہے ہوا کے موافق کپڑا پہنانا زیادہ موزون ہے ساتوین آٹھوین روز کپڑے بدلتے
اور صاف کرتے رہین ورنہ ہر روز شام کو آگ کے سامنے خشک کر لیا کرین تاکہ پسینہ کے
خشک ہو جانے سے بدبو نکل جاوے پھر کپڑون کو تہ کر کے رکھ دیا جائے مگر کپڑون کو بدلتے
وقت اس بات کا ضرور خیال رکھین کہ سردی کے لگنے سے بچہ محفوظ رہے روئی دار کپڑے کی
بنسبت ریشمی یا اونی کپڑے کی پوشاک بہتر ہے کیونکہ روئی دار لباس کی میلا ہونے پر دھونے
کی دقت زیادہ ہوتی ہے اگر روئی دار کپڑا کے نیچے کوئی دوسرا کورتہ میل خور پہنایا
جاوے تو چندان مضایقہ نہین ہے نیز اس سے بدن کو رگڑ نہین ہوتی بچون کی گردن
بازو اور ہاتھ کا ڈھانکنا بھی ضروری ہے بڑے بچہ کے چوتڑ اور ٹانگین بھی ڈھکی رہین
دستانہ موزہ بھی پہنائین پائجامہ ایسا ہو کہ جسمین پاخانہ کا رستہ کھلا رہے -
پارچہ پوشیدنی کی مثل بچہ کے بستر پوتڑی (نہالچہ) وغیرہ کا بھی خیال رکھین نیز بالون
یا روئی کا بستر نرم گرم اور صاف ستھرا ہو میلا کچیلا اور کثیف نہ رکھین اس سے بچہ مختلف
امراض مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بستر کے اوپر نہالچہ ضرور ہو تاکہ بچہ کے پیشاب اور پاخانہ
سے بستر خراب نہو جائے پیشاب اور پاخانہ آلودہ ہوتے وقت فوراً بدل دین اور ایسے
غفلت نکرین کہ بھیگی ہوئی نہالچہ پر بچہ پڑا رہے بلا آلودگی بھی روز یا دوسرے روز تبدیل
کرنا اور تھوڑی دیر بعد اوسکو دھوپ مین سکھانا مناسب ہے نیز مرطوب کپڑے کے پہنانے
سے صحت مین فرق آجاتا ہے بدلتے وقت پوتڑہ کو دیکھ لین کہ اوسمین کوئی کیڑا یا کانٹا نہ
پایا جائے پوتڑون کو ہمیشہ صابون سے خوب دھویا کرین - اور اچھی طرح خشک کر کے بچھا دین

ورنہ نمی کے ہونے سے زکام کے ہو جانیکا احتمال ہے نیز بچہ کو برابر تین چار مہینہ تک قماط میں لپیٹ کر رکھیں اور اوٹھاتے وقت مع قماط اوٹھا دیں کیونکہ نوزاد بچے کے اعضا نہایت نرم ہوتے ہیں اور قماط میں لپیٹ کر رکھنے کی رسم زیادہ تر فارس میں مروج ہے اور یہ ایک سفید کپڑا ہوتا ہے جسمین بچہ کا تمام بدن لپیٹ کر ڈورا سے باندہ دیتے ہیں اور صرف منہ کھلا رکھتے ہیں غرض ایام طفولیت میں لباس ایسا ہونا چاہیئے کہ جس سے جسم کی حفاظت زیادہ ہو کیونکہ اس سن و سال کے جسم میں سرد ہوا وغیرہ سے نقصان کے قبول کرنے کی استعداد ..... زیادہ ہوتی ہے خصوصاً تبدیل موسم کے وقت یا باہر ہوا خوری کو لیجاتے وقت اس امر کا بہت ہی لحاظ چاہیئے موسم میں تغیر کے واقع ہونے پر بچون کی پوشاک میں بھی تبدیل کر دیجا دے ورنہ زکام کہانسی سینہ اور شکم کی امراض میں بچہ مبتلا ہو جاتا ہے نیز رات کے لئے ایک تہ بند بنا دیں جسمین آستین لگی ہون اور غلاف کیطرح نیچے تکیہ کے ڈوری ہون اور اس ڈوری کو پاؤن کے نیچے سے کہینچکر گرہ لگا دیں جس سے ٹانگیں ڈہک جاویں بچون کے سر کو سرد رکہنا زیادہ تر مفید ہے خصوصاً بروز دندان کے ایام میں نیز اس عمر میں سر کے نیچے بیشتر کے بالون کا تکیہ رکھنا نہایت موزون ہے جس سے دانت بآسانی نکل آتے ہیں مگر گرمیون میں لو اور جاڑون میں سردی سے بچانے کے لئے ٹوپی کا استعمال کرنا زیادہ فایدہ مند ہے اور ٹوپی کی اثنائی استعمال میں سر کا ننگا رکھنا مناسب نہیں کہ اس سے سر پڑ جاتا ہے اور بال خوبصورت ہوتے ہیں اس صورت میں سر کے ننگا رکھنے سے سردی گرمی ہو جاتی ہے ہمارے ملک کا دستور ہے کہ موسم سرما میں سر پر کنٹوپ ضرور پہناتے ہیں مگر ٹانگون کے کھلا رہنے کی کچھ پروا نہیں ہے جنکا چھپانا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ حصہ جسم کا دل سے زیادہ دور ہے اور وہان پر حرارت اصلی کا قایم رکھنا واجب ہے اور یہ غرض لباس کے پہننے سے اطرح پوری ہو سکتی ہے کہ جب بچہ کو کپڑے ٹہیک ٹہیک پہنائے جاویں اگر زمین مرطوب ہو یا ہوا شمالی اور شرقی چلتی ہو تو بچہ کو گھر سے باہر نہ نکالیں کپڑون پر گوٹا کناری لگانا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس قسم کا کپڑا گوٹا کے خراب ہو جانے کی باعث دہایا نہیں جاتا نیز گوٹا کی رگڑ سے اکثر جلد کی مرض

کے ہوجانیکا احتمال ہے اگر گوٹا کی جگہہ ریشمی بیل یا فیتہ لگایا جاوے تو چندان مضائقہ نہین ہی نیز بچونکے کپڑون کو سجی سے دہونا مناسب نہین ہی اس سے بچہ کے جسم پر پہنسیان نکل آتی ہین دہوبی کو بہی ہدایت کیجاوے کہ بچے کے کپڑون کو سجی سے نہ دہویا کرے اور کبہی کبہی امتحان بہی کرنا چاہئیے جسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ دہوئی ہوے کپڑے کو صاف پانی مین دہوکر نچوڑین پس شور جیت کے ہونے سے دہوبی کو ہدایت کرین ۔

فصل بست وچہارم بچون کو زیور پہنانا مناسب نہین ہے زیور کے پہنانے سے اکثر اعضائے کی نشو ونما مین فرق پڑجاتا ہے جیسے ہنسلی پتلی دبلی پائی جاتی ہین ہاتہہ پاؤن کمزور ہوجاتے ہیں دہاتی زیور مین سردی کی موجودگی سے اعضا سرد رہتے ہیں علاوہ ازین زیور کے لالچ سے بدمعاش لوگ بچہ کو چرا لیجاتے ہین زیور کو اتار کر جان سے مار دیتے ہیں اگرچہ اس قسم کے نقصانات روزمرہ مشاہدہ مین آرہے ہین مگر پہر بہی جہلا لوگ اس سے باز نہین آتے حالانکہ اس سے صرف خوبصورتی پائی جاتی ہے دوسرا کوئی فایدہ متصور نہین ہی بعض جہلا کا یہ بہی خیال ہے کہ بچونکو زیور پہنانے سے ہم دولتمند کہلاوین مگر ان دونون باتون کے حاصل کرنیکا آسان ذریعہ یہ ہے کہ بچون کے جسم اور لباس کی صفائی کو زیادہ مدنظر رکہین اسسے دولتمندی کے آثار خود بخود نمایان ہوتے ہیں کیونکہ میلے کچیلے بچہ کو خواہ کتنا ہی زیور پہنایا جاوے وہ صاف وپاک لباس والے بچہ کے مقابلہ مین بالکل حقیر معلوم ہوتا ہے اگر صرف دولتمندی ہی ظاہر کرنی مدنظر ہے تو بچہ کو عمدہ لباس پہناوین کہلائی نوکر رکہین ہاتہہ چلانے والی گاڑی خرید کرین جس سے سب لوگ سمجہین کہ یہ بچہ امیرزادہ ہے

فصل بست وپنجم ریاضت اطفال جب قاعدہ ورزش کے کرنے سے بچہ کا صحیح وسالم رہنا غیر ممکن ہے پس جسطرح بچونکے کہانے پینے اور پہننے وغیرہ امور کی بابت ورثا کو خیال ہوتا ہے ویسا ہی بچون کی ورزش کو مدنظر رکہنا مین فرض ہے جب ولادت کے بعد بچہ کے رونے اور سانس لینے سے تنفس کی ضرورت اور غذا کی حاجت ثابت ہوتی ہے تو اسیطرح ہاتہہ وپاؤن کے ہلانے سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ قیام

زندگی کی لئے ریاضت کی بہی نہایت ضرورت ہی اور قاعدہ کے موافق ریاضت کی نہ کرنیسے بچہ کا صحیح وسالم رہنا غیر ممکن ہی پس جسطرح بچے کے کہانے پینے وغیرہ حوائجات ضروریہ کی بابت ورثا کو خیال ہوا کرتا ہے ویسا ہی ریاضت کیطرف توجہ کرنی نہایت ضروری ہے اگرچہ ننہا بچہ ہر وقت ماں کی گود مین پڑا رہتا ہی مگر ماں کو کہڑی ہوکر کہلانے اور باہر لیجانے کو رو رو کر اشارے کرتا ہے اور گہر سے باہر نکلتے ہی رونا موقوف کر دیتا ہے اور ایک جگہ پر بیٹھ جانے سے پہر رونا شروع کر دیتا ہے پس اس صورت مین گود کے اندر ادہر ادہر ہلانے کبہی ایک کندہے سے دوسری کندہے پر رکہنے سے فوراً چپ کر جاتا ہے مگر گیند کیطرح اوپر کو اوچہالنا مناسب نہین ہے اس سی بچہ ڈرجاتا ہے کانپنے لگتا ہے اور دودہ پلانے کی بعد بچہ کو گود مین بآرام تمام رکہنا نہایت ضروری ہے ادہر ادہر ہلانے سی ہاضمہ مین فتور واقع ہو جاتا ہے جس سی بچہ پیا ہوا دودہ پہینک دیتا ہے۔ یہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ ننہے بچہ کی ریاضت سراسر کہلائی کے ہاتہون پر ہوا کرتی ہے کیونکہ تیسری مہینہ تک بیشتر بچہ کی کمر۔ پشت اور عضلات مین سیدہا بیٹہنے کی طاقت ہرگز نہیں ہوتی بلکہ تکیہ کے سہارا بغیر سر بہی اوٹہا نہین سکتا اور نہ ہی سہارا کے بغیر سیدہا بیٹہ سکتا ہے اس صورت مین بستر سے آہستہ بآرام اوٹہا کر نرم فرش پر دن مین دو تین دفعہ لٹا دین تیسری چوتہے ہفتے کے بعد پوشرون سمیت اوٹہا کر اپنی کلائی کے ساتھ چت لٹا ئین پوتڑا اور ران کو ہاتہ سے پکڑلین سر وجسم کو اپنی چہاتی اور بازون کی سہارا پر رکہہ کر زچہ خانہ مین پہرایا کرین اور باہر لیجانا مناسب نہین ہے۔ چلہ کے بعد صبح وشام بوقت مناسب صحن خانہ مین ادہر ادہر پہرا دین اور کچہہ عرصہ کی لئے باہر بہی لیجا سکتے ہیں۔ دو تین مہینہ کی عمر کے بچہ کو نرم بستر پر چہوڑ دین تاکہ اپنی مرضی کے موافق ہاتہ وپاؤن کو ہلاوے اس سی بچہ کا جسم ہلتا ہی اور اوسے آرام معلوم ہوتا ہے اعضا مین طاقت آتی ہے پیٹہ مین زور آتا ہے پاؤن کی نسین مضبوط ہوتی ہین پیا ہوا دودہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہی ایام برسات مین آسمان کے صاف ہونے پر جب مشرقی اور شمالی ہوا بہی نہ چلتی ہو تو باہر نکال سکتے ہیں دن بہر چارپائی پر پڑے رہنے سے ہاتہ پیر وغیرہ مین خون کا اجتماع ہو جاتا ہے جن سی کہانسی وغیرہ عوارضات کی تکلیف

عارض ہوجاتی ہے جب پانچ ماہ کے بعد رینگنے اور گھٹنوں کے بل بچہ چلنے لگتا ہے تو جسم کے
ہر ایک عضو میں طاقت آتی ہے پس اس صورت میں بچہ کو نرم بستر یا فرش یا ریتلی زمین
پر چھوڑ دیں تاکہ اپنی مرضی کے موافق ادھر ادھر چلے لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی
سخت ضرر رساں شئے اوسکے ہاتھ اور پاؤں میں چبھ نہ جائے۔ کرتہ وغیرہ لباس بھی
اسقدر کشادہ ہو کہ جس میں بچہ اپنے ہاتھ و پاؤں کو بخوبی حرکت دے سکے اور پہننے پہرنے
میں تنگ نہو نہ بچہ کو بے پروائی میں بٹھلا کر گھر کے کاروبار میں مصروف ہو اس صورت
میں بچہ کھلونوں سے کھیلتا ہوا فاصلہ کے کھلونا کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے اور نہ قابو
آنے کی صورت میں زمین پر گر پڑتا ہے چوٹ کھاتا ہے کبھی اپنی ماں کو دیکھ کر رو دیتا ہے
پس اس قسم کی غفلت ان کے لئے مناسب نہیں ہے نیز چارپائی پر اکیلا بٹھلا کر یا سلا کر
کہیں دور فاصلہ پر نہ جاوے۔ جب کچھ عرصہ کے بعد عضلات میں طاقت کے ہوجانے
سے چارپائی یا کرسی وغیرہ کے سہارے سے کھڑے ہونے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی
گرتا ہے کبھی پھر ہمت کر کے کھڑا ہوجاتا ہے اس حالت میں بچہ کی حفاظت نہایت
ضروری ہے تاکہ گرتے وقت کسی سخت شئے سے چوٹ نہ کھاوے مگر اس فعل سے اوسکو
باز رکھنا مناسب نہیں ہے پس اس قسم کی کثرت سے بتدریج کچھ عرصہ کے بعد سہارے کے
بغیر لڑکھڑاتا ہوا کھڑے ہونے کی قابل ہوجاتا ہے اور مشقت کے ساتھ ہنس ہنسکر
لوگوں کو یہ دکھلاتا ہے کہ اب میں خود بخود کھڑا ہوسکتا ہوں بعد ازاں چلنے پر مستعد
ہوجاتا ہے مگر شروع میں قدم اوٹھاتے وقت ڈرتا ہے اور سہارا ڈھونڈتا ہے
اور کچھ دن کے بعد بے سہارے دو چار قدم بڑھاتا ہے اور ادھر ادھر دیکھ کر ہنستا ہے
اور سمجھتا ہے کہ میں بھی چلنے والوں میں سے ہوگیا ہوں گر پڑ جانے کے بعد پھر کھڑا ہوکر چلتا ہے
غرض کچھ دنوں میں بلا مدد غیری چلنے پھرنے لگ جاتا ہے اس موقع پر مناسب ہے
کہ بچہ کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیں اس قسم کی حرکات قدرت خود بخود سکھلاتی جاتی ہے
اور زبردستی سے انگلی پکڑ کر چلنے پر مجبور کرنا مناسب نہیں ہے اور ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا
بھی موزوں نہیں ہے اس سے پاؤں کے ٹیڑھا ہوجانے کا احتمال ہے۔ ہاں جب وہ

کھڑا ہو کر چلنے کی کوشش کرے تو اوسکے دونون ہاتھون مین اپنی دونون ہاتھ کی انگلی
شہادت پکڑا دین کہ اوسکے سہارے سے وہ چل سکے۔ ہندوستان مین رواج ہے کہ لکڑی
کا ایک پیڑو بنایا جاتا ہے اور اوسکے چوکٹے مین چھوٹے چھوٹے تین پہئے لگائے جاتے
ہین اور ذرہ سی حرکت سے چلدیتا ہے اور بچہ اوسکے سہارے سے بآسانی چل سکتا ہے
اور احتیاط کا نہایت رکھین کہ گر جانے سے بچہ کو کہین چوٹ نہ لگ جاوے اور روز بروز
ورزش کی کثرت سے جب بچہ اپنی تمیز کامل پاتا ہے تو تن تنہا دوڑنے لگتا ہے اگر
قواعد مذکورہ کی پابندی پورے طور پر کیجاوے تو سات آٹھ مہینہ کی عمر مین بچہ چلنے لگ جاتا
ہے اور یہ جملہ باتین بتدریج ہوا کرتی ہین جب ریاضت کی کثرت مین جسم قوی اور طاقتور
ہو جاوے تو کھلے ہوادار میدان مین چلنے پھرنے کو دینے اور اوچھلنے کی اجازت دین اور
اور بچونکو میدان مین لیجا کر کھلانا نہایت عمدہ سلیقہ ہے کیونکہ ریاضت کی عادت سے کھائی
ہوئی غذا ہضم ہو جاتی ہے مختلف آب و ہوا کی برداشت بچہ بخوبی کر سکتا ہے مگر
بچہ کی طبیعت پر ریاضت کے چھوڑ دینے سے طاقت اور نشو و نما مین ترقی ہوتی ہے
پس مذکورۃ الصدر خوبی کے لحاظ پر پرورشا اور نوکرون کو ہدایت کیجاوے کہ بچہ کو ہمیشہ
گود مین مت رکھین۔ کیونکہ جو بچے ناز پروردگی صورت مین کھلائی کی گود مین ہر وقت
رہتے ہین برس دو برس کے عرصہ مین بھی پاؤن کے بل چلنا کیا بلکہ گھٹنون کے بل چلنے
اور کھڑے ہونے سے بھی معذور ہوتے ہین جب بچہ کے بڑے ہونے سے جسمی اعضا
مضبوط ہو جاوین تو گیند بلا۔ ڈنڈ۔ مگدر وغیرہ اس قسم کی ورزش کرا دین کہ جس سے
عام جسم مین طاقت آئے اگرچہ انمین سے بعض ورزش کی طریق سخت بھی ہین
مگر چونکہ لڑکون کی طبیعت کھیل کود کیطرف زیادہ تر مائل ہوتی ہے اور طبیعت کی خوشی
سے کرتے ہین اسلئے اس سے چندان نقصان نہین ہوتا۔ خون کی کثرت پر جسم کی
قوت و طاقت موقوف ہے اور خون کی عمدگی ساخت ریہ کی محتاج ہے اور پھیپھڑے کی
زیادہ جسامت اور قوی طاقت سے خون زیادہ صاف ہوتا ہے جس سے جسم کی پرورش
زیادہ ہوتی ہے پس اس اصول کے مطابق ابتدا ہی مین اس قسم کی کوشش کرنی چاہئے

کہ جس سے بہیپڑے کمزور ہہون ورنہ کسی کام کرنیکے قابل بچہ نہیں ہو سکتا اگر دیانت
طبع اور قوت حافظہ کے سبب علم وغیرہ کوئی کام سیکہہ بہی جائے تو ڈاکٹر سے صحت کا سارٹیفکٹ
ملنا بصد مشکل ہوتا ہے۔ اگر والدین کی امراض ششش کی باعث ابتداہی سے بچہ کا سینہ تنگ
اور پہیپڑے کمزور ہہون تو سینہ کو فراخ اور پہیپڑے کو طاقت ور بنانے کا طریقہ اختیار کرین
اور وہ یہ ہے کہ شہر سے باہر صاف زمین کے میدان مین لیجاکر اس طرح سے دو نشان
کہ سات آٹہہ گز یا طاقت بچہ کے موافق مناسب فاصلہ مقرر کر کے سرحدی پر لکیر کہینچدین
پہر حد معین کی ایک جانب کوئی شئی خوردنی از قسم شیرینی یا جو بچہ کو مرغوب طبع ہو
خود لیکر بیٹہہ جاوین اور بچہ کو ہدایت کرین کہ حد معین تک آہستہ آہستہ دوڑ کر بلا
قیام واپس چلا آوے اور واپس آنے پر ایک لقمہ شیرینی کا اوسکے منہ مین
ڈالین اور لقمہ کے کہانے تک داہین بائیں ہاتہہ کو خوب پہیلا کر باری باری سے سر کے
اوپرا ور نیچے لیجاوے یعنے جب دایان ہاتہہ سر سے اونچا ہو تو بایان ہاتہہ بائین سرین
کے باہر اور بائین ہاتہہ اونچا ہونے سے داہین ہاتہہ کو داہنی ران کے باہر لا دین
جب بچہ لقمہ کہا چکے تو پہر اوسی طریق پر حد معین تک جاوے اور مذکورۃ الصدر
تمام ترکیبین عمل مین لاوین یاد رہے کہ دوڑنے کی نرمی اور تیزی حد معین کی دوری
اور نزدیکی۔کمی اور زیادتی اور دوڑنے کی تعداد بچہ کی طاقت پر موقوف ہے اسلیئے
مرو عقیل و فہیم کی غور و تعمق درکار ہے ورنہ بجاے نفع کے سراسر نقصان ہے اگر دو
بچے قریب العمر ہون تو دونون ساتہہ ساتہہ دوڑین اور واپس آنے پر اسطرح دونون
کہڑے ہون کہ ایک کا منہ دوسرے کے مقابل جانب ہو اور دونون کی ... ملجاوے پہر دونون
لڑکے باہم انگلیون مین انگلیان پہنسا کر ایک ساتہہ ہاتہون کو باری باری سے اوپر
نیچے لیجاوین اور دونون بچون کے ملکر کرنے سے یہ کہیل ناگوار معلوم نہین ہوتی بلکہ
دونون لڑکے بڑی خوشی سے کرتے ہین اگر دونون لڑکے چہوٹے بڑے ہون تو بڑے
لڑکے کو چاہیئے کہ اونگلیان پہنسانے کے بجاے چہوٹے لڑکے کا پنجہ تہام لے اس طریق
سے پسلیون کے کریان کشادہ سینہ فراخ اور پہیپڑے پہولکر بڑے طاقتور ہو جاتے

ہیں پس اس ترکیبی علاج سے اوس مادہ سل کی استعداد بہی دور ہوجاتی ہے جو بچوں کو والدین
کے ورثہ سے ملی ہو بشرطیکہ اصل مرض کا ظہور نہ ہوا ہو اور دوسرے حفظان صحت کے قواعد
بہی ملحوظ خاطر رکہے جاویں - اگر بچہ دس سولہ برس کا بچہ ہوجاوے تو ایک پتلی لمبی چہڑی اتنی
لیں کہ دونوں ہاتہوں کے پہیلانے سے اوسکی سرے مٹہیوں میں آجاویں پہر اوسکو گردن
کے پیچہے لیکر دونوں مٹہیوں سے پکڑ کر باری باری سے اسطرح ہلاویں کہ جسطرح چہوٹے لڑکوں
کو خالی ہاتہہ ہلانے کی ہدایت کی گئی ہے - روغن ماہی مغز ناریل کے روزمرہ کہانے سے
بہی پہیپڑوں کو طاقت ہوتی ہے -

فصل بست و پنجم رہایش مکان - اگرچہ مکان کی رہایش کا بیان کتاب ممد
حیات میں عام طور پر بوضاحت تمام کیا گیا ہے مگر مختصر طور پر اس کتاب میں بہی ذکر کرنا
ضروری سمجہا گیا ہے اب مکان کی تعریف کے پہلے چند ضروری امور کا بیان کرنا فایدہ
مند معلوم ہوتا ہے تاکہ عمدہ مکان کے فواید اور خراب مکان کے نقصان بآسانی سمجہ میں آجاویں

امر اول یہ بات مدت سے بخوبی مانی گئی ہے کہ عالم دنیا کی بناوٹ اربعہ عناصر میں سے
ہے جسکا ایک عنصر ہوا کرہ زمین کو گہیر رہا ہے اور نئی تحقیقات کے موجب اور بہی
کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں چنانچہ یہ ہوا زمین سے ۴۵ میل تک پہیلی ہوئی ہے اور یہ مفرد نہیں
ہے بلکہ وزن کے اعتبار سے اسکے ننانوے حصہ میں سے ستتر حصہ باد متنفر جسے (نائٹروجن) اور
تئیس حصہ باد نسیم (آکسیجن) ہے اور ان مفردات مذکورہ کے علاوہ اوقات موسم کے
موجب کاربانک ایسڈ (باد سموم) اور امونیا بہی اسمیں کم و بیش شامل رہتی ہے بعض دفعہ
اشیائے نباتی اور حیوانی کے سڑنے سے دیگر مضر صحت اجزا بشکل ہوا اور حیوانات کے انڈے
یا جرم اور بعض چیزوں کی روشنی وغیرہ بہی خاص خاص جگہ کی ہوا میں مل جاتی ہیں -

امر دویم جہاں شریانوں کی شاخیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے وریدوں کی شاخیں شروع
ہوتی ہیں لیکن جب پرورش جسم کے لئے ہر حصہ جسم میں شریانوں کے ذریعہ خون شریانی
پہنچتا ہے تو وہی خون پرورش کے بعد سیاہ ہوکر اوردہ کے ذریعہ واپس لوٹتا ہے
اور غذا کا خلاصہ بہی وریدی خون میں شامل ہوجاتا ہے یعنی انسان تمام جسم کا ناکارہ

خون معہ خلاصہ غذا پھیپھڑون مین پہونچکر تنفس کی باد نسیم سے صاف و سرخ ہوجاتا ہے اور
باد سموم علیحدہ ہوکر سانس کے ذریعہ خارج ہوجاتی ہے اور تنفس کی آمد و رفت کا فعل جوانون
مین فی منٹ پندرہ سولہ دفعہ اور ایک برس کی عمر کے بچون مین چالیس پچاس دفعہ ہوتا ہے
پس پندرہ دفعہ کے حساب سے دن و رات مین بیس ہزار سولہ دفعہ پھیپھڑے اپنا کام کرتے ہین
اور ہر ایک معمولی تنفس مین بحساب اوسط جوان تندرست مرد مین ۳۰ سے ۴۰ کیوبک
انچ اور جوان تندرست عورت مین ۲۵ سے ۳۰ کیوبک انچ ہوا تبدیل ہوتی ہے اور
یہ تبدیلی باد نسیم کے جذب ہونے اور باد سموم کے اخراج سے ہوتی ہے جو ۲۴ گھنٹہ مین
تخمیناً ۱۰ چھٹانک باد نسیم خون مین جذب ہوتی ہے اور اسی قدر باد سموم خارج ہوتی ہے
اور ایک منٹ مین ۶ سے ۱۲ سیر تک پھیپھڑون سے خون گذر جاتا ہے **امر سویم**
باد نسیم (آکسیجن) بیرنگ بے ذائقہ بو لطیف مفرد ہے جو عالم دنیا کی کل ہوا مین پانچوان
حصہ پایا جاتا ہے اور پانی کے نو حصہ مین آٹھوان حصہ ہوتا ہے ارضی مرکبات مین
کل زمین کا تقریباً نصف وزن حیوانات و نباتات کی بناوٹ مین نصف سے بھی زیادہ
غرض اس عالم موجودات مین سب سے بڑا اور زیادہ حصہ باد نسیم کا ہے اور اسی کی سبب
سے ہوا مین مختلف چیزین جلتی ہین تمام ذی روح کی زندگی اسی پر موقوف ہے اگر عام
ہوا مین یہ نہو تو کوئی جاندار شے زندہ نہین رہسکتی **امر چہارم باد سموم**
یہ ایک ثقیل مفرد عام ہوا کی جزو ہے جو سیر کوئلہ اور سیاہ سینہ مین نیز مختلف چیزون
کے جلنے اور انسان کے سانس باہر چھوڑنے سے زیادہ پیدا ہوتی ہے انسان حیوانات
اور نباتات کی بناوٹ کا جزو اعظم حصہ ہے باد سموم کے اجزا روشنی آفتاب کے ذریعہ متفرق
ہوکر درختون مین جذب ہوجاتی ہین تاکہ اونکی پرورش ہو اور یہی باد نسیم خارج ہوتی ہے
جیساکہ ہم تنفس کے ذریعہ باد نسیم کو جذب کرتی ہین اور باد سموم کو نکالتی ہین - باد سموم
ذی روح کے لئے نہایت قاتل زہر ہے اگر کسی جگہ کی ہوا مین ایک جزو کا دسوان حصہ بھی
ہو تو وہ مکان رہنے کے قابل نہین ہوتا اکثر عوام مین مشہور ہے کہ بعض پرانے کنوؤن مین
جن بھوت رہتے ہین جس سے اوسمین جاتے ہی فوراً انسان مرجاتا ہے حقیقت مین اس

قسم کے کنوؤن مین کوئی جن بہوت نہین ہوتا بلکہ جس عمیق کنوؤن سے پانی نکالا نہین جاتا
اوسمین بادسموم کی موجودگی بکثرت ہوتی ہے جو ۳۲ درجہ کی سردی مین بشکل سیال ہو جاتی ہے
اگر اس خاصیت کے کنوؤن مین نیچے اوترنے کی ضرورت پیش آوے تو پہلے ایک روشن
مشعل رسی مین باندہ کر لٹکائین اور گُل ہو جانے کی صورت مین اوسمین آدمی کو ہرگز نہ جانے
دین کیونکہ مذکورۃ الصدر زہریلے ہوا کا خاصہ ہے کہ اسکی موجودگی مین کوئی شئی جل نہین
سکتی اگر مکان کے دروازہ کو بند کر کے کوئلے سلگا کر چند آدمی سو رہین تو صبح کو سب کے سب
مردہ پائے جاتے ہین کیونکہ کوئلے کے سلگانے سے ہوا زہریلے بکثرت خارج ہوتی ہے اور
بادنسیم کی عدم موجودگی سے ذی روح کی روح فنا ہو جاتی ہے الغرض جب ذی روح سانس
کو اندر کھینچتا ہے تو تازہ ہوا کی بادنسیم جزو پہیپہڑو مین داخل ہو کر خون کو صاف کرتی ہے
جسپر زندگی کا مدار ہے کیونکہ چار پانچ منٹ مین بادنسیم کے نہ پہونچنے سے انسان فوراً مر جاتا ہے
اور سانس کی برآمدگی سے بادسموم خارج ہوتی ہے جو زندگی کے لئے نہایت مضر ہے مستعمل
پانی نہایت کراہیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے حالانکہ یہ چندان مضر صحت نہین ہے لیکن
جو ہوا خون کو صاف کر کے سانس کے ذریعہ سے باہر آتی ہے دوسری دفعہ دم لینے کے قابل
بالکل نہین رہتی کیونکہ یہ ہوا تاثیر مین نہایت زہریلی ہے با وجود زہریلے ہونے کے
اس سے ذرہ بہر بہی نفرت نہین ہے اسی قاعدہ کے موافق تنگ و تاریک مکان مین تازہ ہوا
کی آمد و رفت کے نہ ہونے سے زہریلے ہوا پہیپہڑو مین داخل ہوتی ہے جسکے بد نتائج سے
انسان اور حیوان دونون بیمار ہو جاتے ہین آٹھ فیٹ عریض دس فیٹ طویل مکان کی
ہوا کو ایک آدمی تین گہنٹہ مین خراب کر دیتا ہے کیونکہ ایک شخص کے پہیپہڑون اور جلد
سے جو زہریلے مادہ خارج ہوتا ہے اوس سے ایک گہنٹہ مین ۳۱۰ مکعب فیٹ ہوا خراب
ہو جاتی ہے اگر اس قسم کے کمرہ مین دو تین آدمیون کو سوتا ہوا دیکھا جاوے تو اونکی بیمار
ہو لینے پر تعجب نہ کیا جاوے بلکہ اونکی تندرست رہنے پر زیادہ تعجب ہے اسمین ذرہ بہر بہی
شک نہین ہے کہ برآمدگی دم کی زہریلے ہوا کے سونگنے سے درد سر کمی اشتہا زکام اور
خون کی خرابی کے عوارضات اکثر عارض ہو جاتے مین اور طبیعت کی نازک ہو جانے سے

معدوم ہی ہیں ان سے بھی رہائی مشکل ہوتی ہے آخر کار تھوڑی تغیر سے سل وغیرہ مہلک امراض مین مبتلا ہو
مریض مرجاتے ہیں یہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ حکما اس بات پر متفق الرای ہین کہ سل کا عارضہ ہوا
کی خرابی سے زیادہ تر پیدا ہوتا ہے اور صاف ہوا مین سانس لینے سے اس کی بہت کچھ علاج ہین
جب ہم دیہات اور شہر کے باشندون کو دیکھا جاتا ہے تو خراب ہوا کی تاثیر بخوبی ظاہر
ہوجاتی ہے کیونکہ دیہات کے لوگ جو جہونپڑون مین رہتے ہین باوجود کافی لباس اور عمدہ غذا
کے نہ پانے کے صحت اور قوت مین شہر کے باشندون سے بدرجہا بہتر ہوتے ہین حالانکہ یہ لوگ
مقوی عمدہ غذا کہاتے ہین پر تکلف لباس پہنتے ہین خوشنما عالیشان مکانات مین سکونت
رکہتے ہین مگر تازہ ہوا کے نہ دستیاب ہونے سے ہمیشہ دبلے پتلے اور زرد رنگ کمزور نحیف البدن
کسی نہ کسی عارضہ مین مبتلا پائے جاتے ہین پس ان حالات کی واقفیت سے کم عقل آدمی
بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ انسان کے لئے تازہ وصاف ہوا کی ضرورت زیادہ ہے چراغ
لالٹینون کے جلنے اور برآمدگی دم سے تنگ مکانات کی ہوا اور بھی خراب ہوجاتی ہے جسکے
زہریلے اثر سے صحت کو سخت ضرر پہونچتا ہے اب خیال کرنا چاہئے کہ جب ایک جوان
آدمی ایک منٹ مین پندرہ سولہ دفعہ سانس لیتا ہے اور اوسکے لئے تنگ مکانات کی
خراب ہوا مضر صحت ہوتی ہے تو بچونکا اس قسم کی ہوا مین کیا حال ہوسکتا ہے جنکی
تنفس کی حرکات ایک منٹ مین چالیس پچاس مرتبہ ۲ سے ۱۲ برس کی عمر تک بحالت
بیداری مین ۳۲ دفعہ حالت خواب مین ۱۸ دفعہ ۱۲ سے پندرہ برس تک بیداری مین ۲۰
اور خواب مین ۱۸ دفعہ ہوتی ہے امر تجربہ مشاہدات اب قدرتی تعلیم یہ بات ہمکو سکھلاتی ہے
کہ بچونکو نشو ونما کے لئے کہانے پینے کی ضرورت جلد جلد ہوتی رہتی ہے اور کافی مقدار مین
غذا کے نہ ملنے یا عمر کے مطابق اشیا خوردنی کے نہ دستیاب ہونے یا خراب غذا کے
حاصل ہونے سے جوانون کی نسبت زیادہ تر بچونکو نقصان پہونچتا ہے اسیطرح بچون کے
تمام صحت اور کامل نشو ونما کے لئے سب سے زیادہ ضروری اور مقدم امر ہوا خوری
ہے کیونکہ ولادت کے بعد تمام احشاء و اعضا مین سب سے پہلے صرف دل اور پہیپہڑے ہی اپنے کام مین
مصروف ہوتے ہین اور عرصہ کے بعد باقی اعضا اپنی اوقات معینہ پر خدمات لائقہ

کا انصرام کرتے ہین مہینہ بھر لڑکا دوران عمر جوانون کی نسبت زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بچے تنفس کے ذریعہ زیادہ ہوا جذب کرتے ہین اور زیادہ سموم کو زیادہ نکالتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تازہ ہوا کا حاصل کرنا بچونکی بہت ضرورت ہے تاکہ بچون کی نالیان زیادہ کشادہ ہون اور خون کے صاف ہونے سے تمام اعضا وجسم کی پرورش ہو اگر تازہ ہوا ذرہ بہر کی کوتاہی ہو تو خون کی صفائی مین فرق آجاتا ہے جس سے بچہ کی نشو ونما مین فتور پیدا ہو جاتا ہے اب بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ تنگ مکانات کی خراب ہوا جوانون کی نسبت بچونکو زیادہ تر مضر صحت ہو سکتی ہے ملک فلاڈلفیا مین پچاس فیصدی نیویارک مین ۶۰ فیصدی بچے پانچ سال کی عمر سے پہلے تلف ہو جاتے ہین مانچسٹر مین ۹۰ فیصدی مرتے ہین لورپول مین ایک سال کے حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ ۷ ۵۰۲ بچے ضایع ہوئے جنمین تین ہزار کی عمر پانچ سال کے اندر تھی پس اس کثرت سے بچو نکا ضایع ہونا صرف تنگ مکانات کی خرابی کا نتیجہ ہے ڈاکٹر ولنس صاحب کا قول ہے کہ شہر ویلز نصف سے زاید بچے دس سال تک نہین پہونچتے ڈاکٹر والدریون صاحب کا مشاہدہ ہے کہ دیہات کی نسبت شہرونمین پانچ گنا بچے زیادہ ضایع ہوتے ہین ڈاکٹر کانڈی صاحب تحریر کرتے ہین کہ شہرون کے عالیشان اور تنگ مکانات کی خراب ہوا نازک بچون کے لئے سراسر مخالف ہے الغرض جب یورپ اور امریکہ مین کہ جہان حفظان صحت کے قواعد کی پابندی کا خیال حد سے زیادہ ہے بچونکی اموات کی یہ کثرت ہے تو ہمارے ملک کا خدا ہی حافظ ہے جہان اس قسم کے امور کا خیال مطلقاً نہین کیا جاتا بلکہ گھرونمین جو سب سے زیادہ خراب اور تنگ تاریک مکان ہوتا ہے وہی زچہ اور بچہ کے لئے تجویز کیا جاتا ہے پھر بڑے بڑے شہرون مین بڑے بڑے اونچے پختہ مکان ایک دوسرے سے ملے ہوئے بنے ہوئے ہین جہان آندہی کے جھونکے بھی بمشکل معلوم ہوتے ہین پس اس قسم کے خراب مکانات مین بچون کے اموات کا بکثرت ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہے ہماری ملک کے بچونمین جو دیو بہوت اور مسان کی کسر کا خیال کیا جاتا ہے وہ صرف اس خراب ہوا کا ہی اثر ہوتا ہے جسکی بدولت ہزارہا بچے تلف ہو جاتے ہین امر ششم

تجویز مکان پس قباحت مذکورہ کی تصدیق کے بعد غور کرنے مین حتی المقدور کوشش کرین کہ بسطرح فراخ وسیع ہوادار
مکانات بنوائے جاوین کہ جہان تازہ ہوا کی آمدورفت بخوبی ہوتی رہے چارون طرف
سے دروازے کھڑکیان ہون سجا سجایا ہو جس سے بچہ اور زچہ کی طبیعت ہمیشہ خوش و خرم رہے
دیوارون پر خوبصورت تصویرین لٹکا رکھین اور توفیق کی حالت مین صحن پر قالین کا
ملایم فرش کردین تاکہ اگر بچہ گر بھی پڑے تو ضرب سے محفوظ رہے اور صحن مین فالتو اسباب
ہرگز نہ رکھا جاوے نہ میلے غلیظ کپڑے اور بچہ کے پوتڑے رکھے جاوین کہانا پکانا تو بجائی
خود ہا زچہ خانہ اور بچہ کے مکان مین پانی بھی نہ ڈالا جاوے - روزمرہ جہاڑو دلوائین
صحن پختہ ہو تو کبھی کبھی دہلوا دیا کرین اور بچہ کو دہوئین سے بچانا بھی ضروری ہے
ورنہ سانس لینے مین دم کی تکلیف ہوتی ہے اور دہوئین کی حفاظت اسطرح پر ہوسکتی ہے
کہ مکان سکونتی مین دہوان نہ ہونے دین اور نہ زیادہ آدمیون کے اجتماع سے ہوائی
موجودہ مکان کو خراب کرین اور دن بہر مکان کی کہڑکیان اور دروازے کہلے رکھین تاکہ
زچہ خانہ کی موجودہ ہوا صاف رہے اور موسم سرما مین رات کو صرف دو کہڑکیان کہلی رکھین
اور دوسرے سب دروازے بھی بند کردین اکثر ہمارے ملک کا رواج ہے کہ زچہ خانہ کو زیادہ تر
گرم رکھا جاتا ہے جو زچہ اور بچہ دونون کے لئے مضر صحت ہے زچہ خانہ کی حرارت کو درجہ
مین معتدل حالت پر رکھنا چاہئے کیونکہ نوزائیدہ بچہ کے لئے زیادہ گرمی اور زیادہ سردی
دونون مضر صحت ہین اور خواب کے وقت بچہ پر بہت کپڑے نہ ڈالین اور نہ ہی برہنہ
جسم رکھین ورنہ کہانسی کے ہو جانے کا زیادہ احتمال ہے صرف ایک ہلکی سی چادر سے ڈہانپ
دینا کافی ہے جب گرمی کی شدت سے بچہ بے چین ہو کر رونا شروع کرے تو کہڑکی اور دروازہ
کے پاس بچہ کو لاکر ہوا خوری نہ کرادین بلکہ پنکہے سے ہوا کرین موسم برسات اور سرما مین
سردی سے بچانے کے لئے کپڑون سے سینہ شکم اور پاؤن کو خوب لپیٹ رکہین خصوصاً ہوا خوری کے
وقت برسات مین کسی عضو کو بہیگنے نہ دین اور بہیگا ہوا کپڑا بدن پر رہنے دین چہوٹے بچون کو
رنگدار کہلونے ہرگز نہ دین خصوصاً بروز دندان کے وقت کیونکہ اونکے چوسنے سے کہلونا کا
رنگ بچہ کے معدہ مین چلا جاتا ہے جسمین سفیدہ کی ملاوٹ ہوا کرتی ہے جس سے قولنج پیدا ہونیکا احتمال ہے

فصل بست وششم ہواخوری

ناقص ہوا کی خرابیاں اور تازہ صاف
ہوا کے فوائد بخوبی معلوم ہوگیا ہے کہ ہماری مکانات اس قابل نہین ہین کہ ہماری صحت کو
قایم رکھہ سکین جو اصحاب علم طب سے واقف نہین ہین وہ تو اوسی کو بیمار جانتے ہین جو چارپائی
سے اوٹھہ نہ سکے مگر طبیب کامل بخوبی سمجھتا ہے کہ شہرون کی تنگ تاریک مکانات
کی رہایش - پائخانہ - سنڈاس کی بدبو کے سونگنے سے شاید ہی فیصدی ایک دو آدمی صحیح و
سالم رہتے ہونگے باقی کل ہم اس بات کے شاکی ہوتے ہین کہ کہانے کی پورے طور پر نہ
ہضم ہونے سے بہوک نہین لگتی قبض رہتا ہے اور اکثر زکام کی شکایت پائی جاتی
ہے سر مین چکر آتے ہین چہرہ زرد بدن لاغر طبیعت پژمردہ پائی جاتی ہے دوسری
خرابیون کا ظہور بہی وقتاً فوقتاً پایا جاتا ہے ہماری ملک کا عام مقولہ ہے کہ طبیبون کے
نزدیک دنیا مین کوئی شخص صحت کے قابل نہین ہے اگر کوئی شخص ملاقات کو بہی جاوے
تو یہان بیماری کی بجا نسخہ لکہہ کر ہاتہہ مین پکڑا دیتے ہین اور یہ قول عوام کا طعنہ
کے طور پر ہے یا اوس نیم حکیم خطرہ جان کا قاعدہ ہوگا جو ایک دو کتاب ڈاکٹری یا یونانی
کی اوستاد کی بغیر دیکہہ کر طبابت کرنی شروع کر دیتے ہین اور ڈاکٹر صاحب یا حکیم
صاحب کہلانے لگ جاتے ہیں لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکہا جاوے تو اس قسم کے بیہودہ
خیالات سے لایق تجربہ کار حکیم بالکل معرا ہین - اطبائی متقدمین اور متاخرین کا
یہ قول ہے کہ کسی شخص کی طبیعت خاص اعتدال پر نہین پائی جاتی پس اگر اسکی تصدیق کرنی
مدنظر ہو تو خاص شہر کے باشندون کی حال کو ملاحظہ فرماے جو تخمیناً سب کے سب کسی نہ
کسی امر مین ضرور ہی شاکی ہونگے کیونکہ وہی ہمیشہ تنگ تاریک مکانات مین رہتی ہین
صاف و تازہ ہوا مین ورزش نہین کرتے جب تازہ ہوا کے نہ دستیاب ہونے سے
جوانون کا یہ حال ہے تو نازک اندام بچون کا خدا ہی حافظ ہے گہر سے باہر جاکر کہلے میدانون مین
لڑکون کو ورزش کرنے سے روکنا اوس درخت کی مثال ہے جو تنگ تاریک مکان مین
اپنی شاخون کو بڑہا نہین سکتا اور نہ پہل سکتا ہے کیونکہ روشنی اور صاف و تازہ
ہوا کی کمی کی سبب بچون کے خون مین طاقت نہین آتی اگرچہ قدرتی قاعدہ کے طور پر

پر جسم مین نشو و نما کا فعل ضرور ہی ہوتا ہے مگر نازک الوجود ہونیکی وجہ سے تمام
عمر ضعیف القویٰ اور کم زندگانی رہتے ہین اور اس قسم کے بچون کیلئے یہ مصرع صادق ہے جب
ہوا لگی پہ جسے عمر کٹنے کو گئی پر کیا ہی خواری سی گئی + ادنے سی وجہ سے بیمار
ہو جانے کو کافی ہے اور انتظام مین ذرہ سی فرق کے آنے سے بیمار ہو جاتے ہین انکی طبیعت
مین اتنی طاقت نہین ہے کہ خفیف سی بے اعتدالی کے حملہ کو روک سکین ایسے بچے ہوا [illegible] زکام کھانسی
وغیرہ امراض کے قبول کرنے پر ہمیشہ امادہ رہتے ہین اور تغیرات موسم کے وقت بچے کے
بیمار ہو جانیکا اکثر ورثا کو خوف رہتا ہے اور تغیرات موسم کے عدم تحمل کا باپ اکثر بچے بیمار
بھی ہو جاتے ہین تغیر کیا بلکہ موسم کی ادنے سی گرمی و سردی کی برداشت نہین کر سکتے اسمین
بچے قصور موسم کا بالکل نہین ہے بلکہ بچونکے جسم کا قصور ہے جو ورثا کی مہربانی سے تازہ
صاف ہوا سے محروم رہتے ہین کیا شہر کے بچون سے موسم کو دشمنی اور دیہات کی بچون
سے ضیت ہے جو اونکو بیماری سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ اسکا یہ سبب ہے کہ دیہات کے
بچے بچپن ہی سے کہلے میدان کی تازہ اور صاف ہوا مین چلتے پھرتے اور دوڑتے کہیلتے ہین
جو بیماری سے محفوظ رہنے کا باعث ہے ہماری ملک کی بعض احباب بلکہ عورتون مین
یہ وہم سمایا ہوا ہے کہ نظر کے خوف سے بڑی عمر تک بچونکو گھر سے باہر نہ نکالا جائے
اگر اتفاقًا کسی میلہ یا تماشہ مین بہیجتی ہی ہین تو گوٹہ کناری کی نہایت باریک کپڑے پہنا
کر اور بہت سی زیور سے لاد کر پیشانی پر کالک کا ٹیکا لگاتی ہین اور ایا جان کے
ساتھ بہیجتی ہین پس خدا کے فضل سے بچہ روتی صورت ڈراونی شکل رنگت مین زرد جسم مین
لاغر اور ناتوان پہلے ہی سے ہوتا ہے پہر میلہ مین خوب ہی پکوڑے اور مٹھائی کھلائی جاتی
ہے جس سے سونے کو سہاگہ لگ جاتا ہے اور بچہ ضرور ہی بیمار ہو جاتا ہے اب
عورتین روتی بیٹھتی اور کہتی ہین کہ ہائے بچے کس کی نظر لگ گئی ہے حقیقت مین کوئی نظر
نہین ہے بلکہ چار دیواری کے اندر کی پرورش نے اوسکو نازک البدن اور ضعیف
القویٰ بنا دیا ہے کہ ذرہ سی بے اعتدالی سے بیمار ہو جاتا ہے الغرض اسمین کچھ
شک و شبہ ہی نہین ہے کہ تنگ و تاریک مکان خواہ کیسا ہی وسیع اور فراخ ہو پھر

ہی بچہ کی صحت کی قائم رکھنے کے لئے کافی نہین ہی اس موقع پر یہ امر دریافت طلب ہے
کہ بچہ کو کس عمر مین باہر نکالا جاوے اور آیا مین کیا کیا احتیاط درکار ہے پس اس بارہ
مین عام طور کا تجربہ یہ واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ ایک دو ہفتہ کی عمر مین بچہ سوتا ہو یا
جاگتا نصف یا ایک گھنٹہ تک گود مین لیکر سینہ کے ساتھ لگائین اور تین یا چار ہفتہ کے بعد
یا مقف مکان مین ٹہل قدمی کیا کرین جب پانچ چھہ ہفتہ کا بچہ ہو جاوے تو اسے
باہر ہوا خوری کے لئے بھیج سکتی ہین مگر آدمیون کی کثرت مین نہ بھیجا جاوے اور جوان جون
عمر زیادہ ہوتی جاوے ہوا خوری کا عرصہ بڑہاتے جاوین اور کمزور بچہ کو کئی مہینہ تک
باہر نکالنے کی اجازت نہین ہے خصوصاً بارش کے دنون مین خواہ بچہ قوی ہی ہو کیونکہ
بھیگنے سے کھانسی زکام اور سل کے ہو جانے کا احتمال زیادہ ہے موسم گرما مین دہوپ
کی تیزی سے پہلے گھر مین لے آوین اگر آفتاب کی دہوپ ذرہ بہر بھی تیز ہو جاوے
تو چہاتہ کے ذریعہ بچہ کو محفوظ رکہین جب پانچ مہینہ شروع ہو جاوے تو قوی طاقتور بچہ کو
...... باہر لیجانے کی عادت ڈالی جاوے اور لباس بھی کافی ہو تو اوس پر
سرد ہوا کا اثر چندان نہین ہو سکتا موسم اور ہوا کی اعتدال حالت
مین روزمرہ بلا ناغہ صاف سڑک صاف میدان اور ایسے باغیچہ کی
طرف باہر لیجا کر ہوا خوری کرا دین کہ جہان بڑے بڑے گنجان درخت ہون
نہ گھٹ اور قبرستان اور سڑی ہوئے دلدل تالاب اور غلیظ جگہ پر لیجاوین کیونکہ مذکورۃ الصدر
مقامات کی ہوا زیادہ تر خراب ہوتی ہے زیادہ سرد اور گرم ہوا مین باہر نہ نکالین ۔ لیکے
چلنے وقت شام کو ہوا خوری نکراوین صرف صبح کے وقت قبل از طلوع آفتاب مناسب ہے
اور باہر لیجانے والے ملازم کو ہدایت کر دین کہ بچہ کا بخوبی خیال رکھے ادہر اودہر بیہودہ
گشت نکرین پانچ چھہ مہینہ کے بچہ کو ہوادار گاڑی مین لٹاکر ہوا خوری کرا دین لیکن سڑک کا
ہموار ہونا ضروری ہے جب بچہ اپنی طاقت سے بیٹھنے کے قابل ہو جاوے تو صبح و شام
گہوڑی پر نہ بند کرا کے مین بٹھلادین اور نہایت آہستگی سے چلادین اگر چلنے کے قابل
ہو جاوے تو پا پیادہ طاقت کے موافق ٹہل قدمی کرا دین اس سے ورزش اور ہوا خوری

کا مطلب پورا ہو جاتا ہے جب بچہ ذرہ بڑا ہو جائے تو اوسکے لئے گھنٹہ ادھ گھنٹہ باہر کا پھرنا کافی نہین ہوتا بلکہ دن کا بہت سا حصہ گھر سے باہر کھیل وکود مین بسر ہونا چاہیئے لیکن شہر والون کے لئے یہ مناسب نہین ہے اور نہ ہی ممکن ہے کہ تمام دن جنگل مین ہی پھرتے رہین اسلئے بہتر ہے کہ گھر سے باہر وسیع صحن مین یا کوچون اور سڑکون پر کھیلتے رہین اگرچہ گلیون اور سڑکون پر کھیلنے سے بد اطوار لڑکون سے ملکر اور بد وضع آدمیون کو دیکھ کر اونکے اخلاق اور عادات پر خراب اثر پڑتا ہے لیکن اوسکی اصلاح اسطرح پر ہو سکتی ہے اگر وسعت ہو تو نیک محافظ کو بچہ کے ہمراہ کرین تاکہ وہ اوسکا خیال رکھے اور غریب گھر دن کے لڑکے اپنے گھر والون کا اچھا نمونہ دیکھتے رہین اس سے خراب ہونے کی امید نہین ہو سکتی اگر اخلاق کی خرابی کے خیال سے بچون کو دن بھر گھر مین قید رکھا جاوے تو ممکن نہین ہے کہ اونکی صحت اچھی رہے غرض موسم ہوا۔ بارش اور بچہ کی قوت وکمزوری اور صحت ومرض کا خیال کرکے چھہ ہفتہ کی عمر سے ہی ہوا خوری کی عادت ڈالین اور اخلاق کے بگڑنے کا لحاظ رکھکر جہانتک مناسب ہو گھر کی چار دیواری سے باہر آزادانہ طور پر کھیلنے کی اجازت دین غرض مہد سے لحد تک حالت مجبوری کے سوا ہوا خوری کراتے رہین تاکہ صحت مین کسیطرح کا خلل واقع نہو۔

فصل بست وہفتم خواب بچہ اس بات سے صاحب اولاد خوب بخوبی واقف ہے کہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ کے قریب تک برابر شب وروز ۲۴ گھنٹہ مین ۲۰ گھنٹہ تک بچہ سویا کرتا ہے اور صرف بھوک کے وقت جاگتا ہے اس قسم کا سونا عین صحت کی دلیل ہے بچہ کے زیادہ سونے سے ماں کو بیقرار نہ ہونا چاہیئے کیونکہ جس بچہ کے جسم مین کسی قسم کا فتور ہوتا ہے یا فعل جسمانی رک جاتا ہے تو اونکو گہری نیند مطلقاً نہین آتی پس اس قاعدہ قدرت کی مطابق نوزاد بچہ کو برابر چار پانچ ہفتہ تک اپنی حالت پر چھوڑ دین جب چاہے جاگے جب چاہے سوئے کیونکہ بچوں کے زیادہ سونے سے نظام عصبی اور نشو ونما بخوبی ہوتا ہے اور نیند کے موقعہ پر منہ کا کھلا رہنا اچھا ہے اور حفاظت مکھیون کیلئے جالی دار کپڑا منہ پر ڈالدین تاکہ سانس کے وقت صاف ہوا حاصل ہوتی رہے پھر رفتہ

رفتہ نیند کے کم ہو جانے پر ایسی تدبیر کرین کہ رات کی نسبت دن کو ذرہ کم سوئے یعنی جب
دنکو جاگے اور دودہ پیوے تو فورًا لوری دیکر نہ سلادین بلکہ تہوڑی دیر گود مین لیکر اوسکی طرف
متوجہ رہین کیونکہ جب بچہ دن بہر سویا رہتا ہے تو رات مین نیند نہ آنے سے بچہ کی مان
بیچین رہتی ہے اور رات کو آرام نہ ملنے سے اوسکی صحت مین خلل برپا ہو جاتا ہے اور
صحت کی خرابی سے دودہ خراب پیدا ہوتا ہے جسکے پینے سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اگر بچہ
کو سمجہ دار محافظ کے حوالہ کرکے مان کو سونے دیا تو محافظ کو زیادہ جاگنا پڑتا ہے ۔
دوسرے آدمیون کی نسبت مان اور بچہ دونون کو دو تین گہنٹہ زیادہ سونا چاہئے بلکہ
دونون کو سر شام سلادین اور علے الصبح اوٹہنے کی عادت ڈالین کیونکہ دوسرے اشخاص
کی نسبت مان مین دودہ پلانے کی وجہ سے تحلیل کا فعل زیادہ واقع ہوتا ہے اور
زیادہ نہ سونے کی صورت مین وہ روز بروز کمزور نحیف البدن ہو جاتی ہے نیز دودہ
کے کم ہو جانے سے بچہ کی پرورش مین فتور پایا جاتا ہے نیز جسقدر بچہ زیادہ سوتا ہے
اوسکی موافق زیادہ کہیلتا ہے اکثر پیدایشی کمزور بچے زیادہ سوکر موٹے تازے ہو جاتے
ہین اور بیخوابی کے باعث پیدایشی موٹے تازے بچے سوکہ کر کانٹا سا ہو جاتے ہین
جب بچہ کی عمر قریب دو برس کے ہو جاوے تو ایسا انتظام کرین کہ شام کو سات واٹہہ بجے
سلادین تاکہ صبح ہی کو جاگ اوٹہے جب صبح کے وقت بچہ کی آنکہہ کہل جاوے ادہر
اودہر کی باتین کرنی شروع کردی تو اوسکو پہر نہ سونے دین اور پیار کے ساتہہ باتین کرکے
اوسکو جگا دین اس سے صبح ہی کو اوٹہنے کی عادت ہو جاتی ہے جس سے اوسکو تمام عمر بہت
سی دین ودنیا کے فوائد حاصل ہوا کرتے ہین مگر کمزور بچونکو علے الصبح جلدی سے نہ اٹہاوین
بلکہ قوی بچونکی نسبت کمزور بچہ کو کچہہ دیر تک سونے دین ۔ سات آٹہہ برس کی عمر تک دو تین
گہنٹہ دن مین ہی بچونکو سلا دینا مناسب ہے نیند سے بلے وجہ بیدار کرنا مناسب
نہین ہے لیکن بیدار ہونے کے بعد چارپائی پر لیٹے رہنے کی عادت نہ ڈالین کیونکہ اس
صورت مین پُری مثانہ کے باعث تعصیب مین خرش شروع ہو جاتی ہے اگرچہ اس
قسم کی خرش بچونکے لیئے کہیل ہے مگر بڑی ہو جانے کی حالت مین سراسر مضر صحت ہے

آخر کار جلق کی عادت کے ہو پڑنے سے جریان منی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ہمارے
ملک کے مہذب خاندان میں یہ رسم زیادہ تر رائج ہے کہ زچہ خانہ کے دروازہ پر پردہ ڈال
رکھتے ہیں یہ رسم بہت ہی عمدہ اور بہتر ہے کیونکہ دیگر فوائد کے علاوہ ننھے اور بڑے
بچوں کے سونے کا مکان بھی ایسا ہونا چاہئے کہ جسمیں زیادہ روشنی نہ ہو اندھیری
کمرہ میں نیند بخوبی آتی ہے جہان بچہ سووے وہان شور و غل اور آہٹ نہ ہونے پاوے
تاکہ اوسکی نیند مین خلل نہ پڑے کیونکہ شور و غل سے بچہ چونک کر اوٹھ بیٹھتا ہے اور
یکایک کچی نیند اوٹھنے سے جوانوں کی نسبت بچوں کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے بعض
عورتین نیند مین بچہ کو پیار کرتی ہین منہ چومنے لگتی ہین جس سے بچہ کی نیند خام مین فتور کے
واقع ہونے سے دماغ کو سخت صدمہ پہونچتا ہے اور بچہ تمام دن رو رو کر گذارتا ہے
بچہ کی خوابگاہ مین بستر کے سوا. فالتو اسباب بھی موجود نہو اور بچہ کی ماں کے سوا فالتو
آدمی بھی نہوں کیونکہ زیادہ مجمع کے تنفس سے کمرہ کی ہوا خراب ہو جاتی ہے نشو و نما خواب
کی حالت مین جملہ اعضا کی زیادہ ڈھیلے ہو جانے سے خراب ہوا زیادہ مضرت ہو جاتی ہے
مکان کا میلا پن اور اوسکی نمی بھی ہوا کو خراب کرتی ہے بچہ کی خوابگاہ کے پاس پیشاب
پاخانہ کی جگہ بھی نہونی چاہئے کیونکہ صاف ہوا کی آمد و رفت پر انسان کی زندگی کا زیادہ
دار و مدار ہے دودھ پلا کر یا بڑے بچوں کو کھانا کھلا کر فوراً سلا دینے سے نیند خراب اور
ہاضمہ مین فتور پیدا ہو جاتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ دودھ پلانے کی بعد یا کھانا کھلانے کے بعد
کچھ دیر تک بچوں کو سونے نہ دین مختلف طریقہ سے بہلاتے رہین اکثر دیکھا گیا ہے کہ کھانا
کھلانے یا ناچ و تماشہ دکھلانے کی لئے سوئے ہوے بچہ کو زور سے جگا دیتی ہین پس اس حرکت
سے بچہ کے دماغ کو صدمہ پہونچتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے نظام عصبی مین خلل برپا
ہو جاتا ہے اس قسم کے بار بار اتفاق سے کوئی نہ کوئی دماغی عارضہ بچہ کو ضرور لاحق ہو جاتا ہے
پس سوتے ہوئے بچہ کو آرام سے سونے دین یکایک نہ جگائین - اگر بچہ کے پاس سونے سے ماں کی
نیند مین خلل عاید ہو تو دودھ پلا کر دوسری عورت کے پاس رات کو سلا دین اور صبح کے
وقت ماں کی پاس لٹا دین تاکہ دودھ پی لے کیونکہ بے چینی اور بے خوابی سے عورت کا دودھ

خراب ہو جاتا ہے اگر ماں کی نیند مین خلل پڑنے کا احتمال ہو تو فقط مہینہ سوا مہینہ تک بچہ کو ماں
کے پاس سونے دین بچہ کی کمزور حالت مین اڑہائی تین مہینہ کی عمر ہو جانے کے بعد بچہ کو
علیحدہ بستر پر سلا سکتی ہین بشرطیکہ مکان کی ہوا سردی اور گرمی مین معتدل ہو سوت
کے اسباب بھی کافی پائے جاوین اگر بچہ کو پہلے ہی سے اکیلا سلانے کی عادت ڈالی
جاوے تو نہایت مناسب ہے کیونکہ ماں کے منہ کی بھانپ سے بچہ پژمردہ ہو جاتا ہے جو اوسکی
لئے مثل زہر قاتل کے ہے اگر دوسری چارپائی پر ماں کے برابر بچہ کو سلایا جاوے تو بہتر ہے
اس سے بچہ ہاتھ و پاؤں کو خوب پھیلا کر سوتا ہے اور سانس کے لئے بھی صاف ہوا ملتی ہے
گود مین سلانا بھی خراب دستور ہے حتی المقدور بچہ کو ہمیشہ بستر پر سلاوین اس سے
نیند بخوبی آتی ہے چارپائی بھی بہت تنی ہوئی ہو بچھونا بھی ملایم ہو تاکہ سانس لینے مین
پسلیان بخوبی پھیلین سخت زمین اور تخت پر ہرگز نہ سلاوین اس سے پسلیونکی نہ پھیلنے
سے تنفس مین دقت پائی جاتی ہے بعض اوقات بچہ کو دودہ پلاتے وقت ماں گہری نیند
مین سو جاتی ہے اور تھوڑی دیر بعد بچہ کا منہ اپنی ماں کی پستان سے ہٹ کر کپڑے مین الجھہ
جاتا ہے اور صبح کے وقت ماں کی آنکھ کے کھلنے پر بچہ مردہ پایا جاتا ہے پس ان باتون
کی احتیاط پر بچہ کو دودہ پلا کر علیحدہ بستر پر سلائے اور آپ خود علیحدہ سوے اگر دودہ پلانے اور
گرمی پہنچانے کے لئے اپنے ساتھ سلایا جاوے تو اوڑہنے کا سامان بچہ سے بالکل علیحدہ رہے کہین
ہمارے ملک کا اکثر دستور ہے کہ بچونکو ضعیف العمر دادی یا نانی کے پاس سلایا جاتا ہے خصوصا
بہن یا بھائی کے پیدا ہونے پر اور اہل ثروت بوڑہے کھلائی مقرر کرلیتے ہین اور اوسی کے پاس
بچہ کو سلاتے ہین بعض لاڈلے بچے بڑی عمر تک علیحدہ نہین سویا کرتے لیکن حقیقت مین
یہ اونکی نسبت بچون کے لئے سراسر مضر صحت ہوتی ہے کیونکہ ننھے بچون مین مہینہ ڈیڑہ مہینہ
کی عمر تک حرارت غریزی کم پیدا ہوتی ہے بدین وجہ اپنی ماں یا کسی دوسری عورت
کے پاس اوسکا سونا ضروری ہے مگر جون جون بچہ بڑہتا جاتا ہے اوسکی حرارت غریزی
زیادہ ہوتی جاتی ہے جب نوزاد بچہ ضعیف العمر کے ساتھ سوتا ہے تو بوڑہون کا جسم
بچونکی حرارت غریزی کو زیادہ کھینچتا ہے جس سے فایدہ کی بجا بچہ کو نقصان پہنچتا ہے

پس بستر اور مکان کی کافی بندوبست مین بوڑہیون کے ساتھ سلانے سے بچہ کو علیحدہ سلانا بدرجہا بہتر ہے اگر چہوت لگنے والی بیماری نہو تو بہی بیمار آدمی کے پاس بچہ کو سونے نہ دین نیز سلاتی وقت بچہ کو تہپکی کی عادت ہرگز نہ ڈالین کیونکہ اس سے کبہی نیند کے نہ آنے سے بچہ بار بار چونک اوٹہتا ہے جہولی مین سلانا بہی سست لوجود ماؤن کا کام ہے کیونکہ جہولی کے جہونکون سے پاخانہ اور پیشاب کی گندگی مین بچہ سویا رہتا ہے اور صفائی کے لئے ہرگز نہین روتا آخر کار مرطوب حالت مین کسی نہ کسی عارضہ مین بچہ مبتلا ہوجاتا ہے بچہ کے سلانے مین فصل کا لحاظ بہی ضروری ہے چنانچہ موسم گرما مین دن کے وقت چہوٹے پاؤن کی چارپائی پر سلاوین تاکہ زمین کی سردی سے بچہ کو فایدہ پہونچے اور رات کو نیز موسم سرما و برسات مین اونچے پاؤن کی چارپائی پر سلاوین تاکہ برسات مین زمین کی رطوبت سے اور گرمی مین زمین کی گرم بخارات سے نجات ملے اگر کسی بیماری کی سبب بچہ کو نیند نہ آوے تو اصل سبب دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر پیٹ کی خرابی سے بدبودار دست آوین پاخانہ مین پہٹکیان پائی جاوین اور درد شکم کی زیادتی سے بچہ ہمیشہ رویا کرے تو روغن بید انجیر کی استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کرین

فصل بست و ہشتم قبض (کانسٹیپیشن) زیادہ تر بچہ کی بیماریان پیشاب اور پاخانہ کی خرابی اور غذا کی بے اعتدالی سے ہوا کرتی ہین جب پیشاب و پاخانہ کے بیوقت کرانے یا اوسمین لیٹے رہنے سے بچہ تکلیف پاتا ہے سویا ہوا بستر مین موت دیتا ہے تو جسم کے بہیگ جانے پر رو دیتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صاف ستہرا رہنے کے لئے مان کو عرض کرتا ہے مگر بیوقوف مان اوسکی کپڑے بدلنے کے عوض بر عکس اوسکو تہپکے لگاتی ہے یا منہ مین پستان ٹہونس دیتی ہے جس سے بچہ اونہین خراب میلے کپڑون مین سو جاتا ہے آخر سردی کی سرایت سے بخبر اور بدن کے پہیل جانے سے جلدی امراض مین مبتلا ہو جاتا ہے ہوشیار اور پاکیزگی پسند مائین بچہ کے پاخانہ کو بستر پر ہرگز کرنے نہین دیتین بلکہ دن مین دس پندرہ دفعہ اپنے آمادہ سے پاؤن پر بٹہلا کر سسکاری ہوئی پیشاب و پاخانہ کرا لیتی ہین جس سے دو تین دفعہ دنمین ہی بچہ

شش کارنے کا عادی ہوجاتا ہے اور حاجت کیوقت اس قسم کی حرکات کرنے لگتا ہے جس سے دانا ماں سمجھ جاتی ہے اور فوراً اسکار کر پیشاب و پاخانہ کرا لیتی ہے اس صورت مین تین ماہ کے بعد پوتڑون کی ضرورت رفع ہوجاتی ہے اور بچہ ہمیشہ صاف و ستھرا نظر آتا ہے۔ تندرست حالت مین دن بھر بچہ دو تین دفعہ مین زرد رنگ کا پتلا پاخانہ پھرتا ہے جسمین بدبو کم پائی جاتی ہے اور پیشاب ایک ایک دو دو گھنٹہ کے بعد کرتا رہتا ہے چہرہ صاف ہوتا ہے لیکن قبض اور درد وغیرہ امراض مین پاخانہ کی رنگت اور قوام مین فرق آجاتا ہے دست سیاہ بدبودار آتے ہین یا تھوڑا تھوڑا پاخانہ بار بار آتا ہے چہرہ زرد زبان کی رنگت بدل جاتی ہے شکم مین درد کے ہونے سے بچہ جھجک جھجک کر اور گلبلا کر تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد روتا ہے اور کراہتا ہے اور دن بھر رین رین کرتا رہتا ہے تکمید اور پیٹ پر ہاتھ پھیرنے سے قدرے آرام معلوم ہوتا ہے اور رونے سے چپ کر جاتا ہے ضعف کبد عروق جاذبہ کے فعل کی زیادتی بواسیر زخم معدہ خون کی قلت و رقت اور افیون کی عادت نیز معمولی وقت پر پاخانہ کے نہ کرانے سے بچہ کو قبض کی شکایت ہوجاتی ہے جس سے زیادہ دیر مین حاجت ہوتی ہے پاخانہ نہایت خشک اور سخت عفونت دار سیاہ رنگ کا آتا ہے جسمین کانٹین پائے جاتے ہیں کبھی خراش کے باعث خون اور آنون بھی آتی ہے کبھی پتلے دست لگ جاتے ہیں نیند کم آتی ہے بدہضمی کی صورت مین نفخ شکم ضعف حواس میں گرانی اور اداسی چھا جاتی ہے کبھی بخار بھی ہوجاتا ہے **علاج**

دنمین کئی بار پاؤن پر بچہ کو بٹھلا کر پاخانہ کرانے کی غرض پر سسکاری دین اس سے بچہ کو ٹھیک وقت پر پاخانہ پھرنی کی عادت ہوجاتی ہے اور قبض کا خوف رفع ہوجاتا ہے اس صورت مین ماں کی خوراک مین تبدیلی کرنا زیادہ تر مفید ہے سبز ساگ وغیرہ لعبولات کا استعمال ماں کو زیادہ کراوین ریاضت جسمانی کم لبن امتلائی صورت مین روغن بید انجیر کے استعمال سے معدہ کی صفائی کرین تاکہ بچہ کو بھی نرم پاخانہ آجائے اگر بچہ کی پرورش فالتو دودھ پر ہو تو گاوکے دودھ

کی جگہ بکری کا دودہ پلاوین یا اسکے برعکس استعمال کرین مقعد مین شیاف صابون
داخل کرکے پاخانہ کو بفراغت لاوین پیٹ پر روغن بادام یا روغن ناریل کی مالش
کرنی زیادہ تر مفید ہے گنگنے پانی کا ترارٹہ یا سرد پانی مین کپڑے کی گدی بہگو کر
پیٹ پر باندہنی فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ روغن بید انجیر بقدر ۲ ماشہ قدرے
شہد مین ملا کر بچہ کو چٹا دین دستون کی بفراغت آنے سے کل علامات رفع
ہو جاتی ہین قبض کی زیادتی مین سفوف جلپ سفوف ریوند بقدر ۲ سرخ چہہ ماہ
کے بچہ کو دین بعد ازان کچہ عرصہ تک گلیسرین بقدر ۲ ڈرام یا خالص شہد بچہ
کو صبح وشام چٹا دین اس سے شکم کی صفائی کے علاوہ مدامی قبض کی شکایات دور ہو جاتی ہے
عمر کی کمی بیشی پر اس سفوف کی مقدار کم و بیش کرسکتے ہین اور بار بار بچہ کو جلاب
دینا مناسب نہین ہے کیونکہ اس سے انتڑیون کا فعل بگڑ جاتا ہے مہینہ مین ایکبار
منجم گہنٹی یا قند سیاہ کا شیرہ دودہ مین چٹانا مدامی قبض کے دور کرنے مین سریع الاثر ہے
اگر مسہل مذکورہ کے دینے سے بچہ کے والدین انکار کرین تو عرق گلاب مین قدرے
شہد حل کرکے دن مین دو تین بار تہوڑا تہوڑا کرکے پلاوین اس دوا کو بچہ نہایت
خوشی سے پی جاتا ہے اور فایدہ بہی خاطر خواہ ہوتا ہے۔ مدامی قبض کیواسطے
آملہ سار گندہک کا کہلانا زیادہ تر مفید ہے جو چہہ ماہ کے بچہ کو بقدر ۲ سرخ کہلا سکتے
ہین اور پاخانہ کے نرم آنے پر موقوف کر دین اگر بدہضمی کے باعث پاخانہ کا رنگ
سفید ہو تو پرہیز کے علاوہ چرایتہ کا پانی علے الصبح دو تین چمچہ بچہ کو پلا دین اس سے
غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے اشتہا بہی بڑہ جاتی ہے برانڈی مین پوڈر فلیمن حل کرکے
دینا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر پاخانہ کے وقت کو نتہنی سے آؤن آوے تو
صرف روغن بید انجیر کا استعمال کرین زخمون کی صورت مین گلیسرین اور صابون
سے صفائی کرکے مرہم سادہ وغیرہ مندمل مراہم زخم کا اندمال کرین کرمون کی شکایت
مین قاتل الدیدان دوا کا استعمال کرین خون کی قلت اور رقت مین مقویات خون
استعمال کرین۔

فصل بست و نہم سعادتمند بچہ کی اوصاف

جسطرح ظاہری مشابہت میں بچہ والدین کے مشابہ ہوتا ہے اسیطرح باطنی سیرت کا ورثہ بھی والدین سے حاصل کرتا ہے اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ بچہ کی صورت باپ یا باپ کے خاندان سے ملتی ہے اور سیرت ماں یا ماں کے کنبہ سے حاصل ہوتی ہے یا اسکے برعکس پائی جاتی ہے بہر حال بچہ کی صورت اور سیرت اپنے والدین سے حاصل ہوتی ہے کبھی حاملہ کے خیالات وغیرہ کی تاثیر بچہ پر پڑتی ہے علاوہ ازین اس قسم کی مقناطیسی کشش صحبت مین بھی پائی جاتی ہے جسکا اثر بھی کبھی ضرور ہی ظہور مین آتا ہے صحبت کی جادو بھری تاثیر سے کسیکو انکار نہین ہے ہر قوم ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگون مین اسکی نظیرین موجود ہین جب بڑی عمر کے آدمی مضبوطی اعضا کے باعث رد و قبول کی طاقت اور نیک و بد کی تمیز بخوبی رکھتے ہین اور اثرپذیر بھی ہوجاتے ہین تو بچونکا محفوظ رہنا غیر ممکن ہے جنکے اعضا نرم ہوتے ہین اور قدرتی طور پر مادہ کے تنقل کی استعداد بخوبی رکھتے ہین اکثر بچونکی خو بو انہی کے موافق ہوتی ہے جنکی گود اور سایہ عاطفت مین پرورش پاتے ہین یا جنکے ساتھ کھیلتے اور کھاتے پیتے ہین یا جنکے پاس بچونکی ابتدائی وقت کا بڑا حصہ گزرتا ہے بہت سی آدمی کہتے ہین کہ اکثر بچے شریر ہوا کرتے ہین کھیلنے کودنے دینے کی کچھ پرواہ نہین بڑے ہوکر خود بخود ٹھیک ہوجاوینگے پس اگر اس مقولہ کو بنظر غور دیکھا جاوے تو چندان صحیح معلوم نہین ہوتا کیونکہ

نرم چوبی چنانکہ خواہی پیچ * نشود سخت جز بہ آتش راست

بعض پیچدار لکڑی آگ مین بھی سیدھی نہین ہوسکتی - بچونکا حال بھی بعینہ اسی کے موافق ہوتا ہے جنکی پرورش اور تربیت کا ابتدائی طریق خراب ہوتا ہے اون مین سے شاید ہی کوئی ایسا ہوتا ہوگا کہ زیادہ عمر مین تعلیم پاکر یا زمانہ کی گرمی سردی دیکھکر بالکل ٹھیک ہوجاتا ہے ورنہ بچپن کی بدعادات بعض ایسی نقش بر سنگ ہوجاتی ہین کہ اونکو تعلیم ہرگز دور نہین کر سکتی بلکہ وہ عادات دوسری پیرایہ مین جلوہ گر ہوجاتے ہین جب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ

گیا ہے کہ بچپن کی بدعادتین ترقی عمر اور تحصیل علم سے بہی نہین جاتین یا بصد مشکل
جاتی ہین تو ضروری ہوا کہ اپنے بچونکو چھوٹی عمر مین ہی مہذب اور لایق بنادین
اور وہ اسطرح پر ہے کہ شروع ہی سے لایق اور مہذب آدمیون کی صحبت مین رہین
پس اگر اپنے ملک کے بچونکی حالت پر غور کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ
مان یا کنبہ کی عورتون مین زمانہ کا ابتدا گزرتا ہے جسمین نیکی بدی - بزدلی دلیری
تہذیب یا بدتہذیبی کا بیج بچون کے دل مین بویا جاتا ہے اور ہمارے ملک مین
فیصدی پانچ دس خاندان کے سوا عورتونکی حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہے
اسکی اصل کیفیت اظہر من الشمس ہے پس اگر اپنی بچونکو لایق مہذب دلیر - ملکی ہمدرد
بنانا منظور خاطر ہو تو سب سے پہلے عورتونکی تعلیم و تہذیب کی طرف توجہ کرین غریب
اور متوسط درجہ کے خاندان کی اولاد اسواسطے نالایق اور بگڑ جاتی ہے کہ اونکی عورتین
کم لیاقت ہوا کرتی ہین اگرچہ اعلے درجہ کی خاندان صاحب وسعت کی عورتین
لایق اور ذی لیاقت ہوا کرتی ہین مگر اونکے بچونکی پرورش اور تربیت کو جاہل
بدتہذیب اور ناواقف ملازمون کے سپرد کیا جاتا ہے چونکہ بچو نکی عمر کا بڑا حصہ
اونہین لوگون مین گزرتا ہے بدینوجہ اونکی عادتین بچے سیکھ جاتے ہین جس سے
بچون کی صحت اور خصلت خراب ہوجاتی ہے اور تمام زندگی نہایت تلخی سے
کٹتی ہے اور خاندان کا نام برباد ہوجاتا ہے اب صرف بچون کے محافظ کا حال مختصر
طور پر بیان کیا جاتا ہے معلم اور اتالیق کے اوصاف حسب موقع بیان کئے جاوینگے -
اگر اپنے پیارے بچونکی صحت سلامتی لایق مہذب بنانیکا خیال ہے تو حتی الامکان
شروع ہی سے بچہ کے کہلانیوالی محافظ عورت ایسی مقرر کرین کہ جسمین مفصلہ ذیل
صفات موجود ہون **صفت اول** اندہی بہری لنگڑی لولی اور لکنت والی
عورت نہو اور نہ اوسمین کسی قسم کا پیدایشی نقص پایا جاوے کیونکہ جو خود معذور ہے
وہ بچہ کی پرورش کسطرح کرسکتی ہے اور لکنت کا اثر بچہ پر بہی ضرور ہوجاتا ہے
صفت دویم بدصورت ترش رو بدمزاج زود رنج بے پرواہ کاہل الوجود او

بزدل بہی نہو کیونکہ ننہا بچہ اپنی کہلائی کا چہرہ دیکھ کر اوسکے دل کا حال فوراً معلوم کرلیتا ہے اگر وہ خوش مزاج چست وچالاک ہونے کے باعث محبت سے پیش آویگی اور بچہ کے اشارہ کو بخوبی سمجھ لیگی تو بچہ کی حاجت فوراً ادا کردیگی نیز بچہ کو خوش مزاج بناسکیگی ورنہ اوسکے بداطوار سے بچہ کی عادتین بہی خراب ہونی شروع ہونگی اور ضرورت کے وقت حاجت کے نہ پورا ہونے سے صحت مین ضرور خلل آجاویگا بچہ کے ساتھہ ہمیشہ نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ غم وغصہ اور فحش باتون سے پرہیز کرنا ضروری ہے **صفت سویم** میلی اور غلیظ بہی نہو کیونکہ جسکو اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا خیال نہین ہے وہ بچہ کو کب صاف وستہرا رکہہ سکتی ہے ہرروز بچہ کو غسل کرانا کپڑے صاف پہنانا ناک منہ کی رطوبت کو نرم رومال سے صاف کرنا مکان بستر وغیرہ اسباب کو ستہرا رکہنا خاص محافظہ کے متعلق ہے **صفت چہارم** اگرچہ کہلائی کی مزاج مین صفائی کا ہونا ضروری ہے لیکن یہ خیال اسقدر بڑہا ہوا نہو کہ وہ دن بہر اپنی بناؤ سنگار مین ہی رہے تو وہ بہی اس قابل نہین ہے کہ بچہ کو اوسکی سپرد کیا جاوے **صفت پنجم** کہلائی کو خارش وغیرہ کوئی متعدی مرض نہو تاکہ بچہ کی صحت مین خرابی عاید نہو **صفت ششم** جب بچہ کی طبیعت ناساز ہوجائے یا کسیطرح چوٹ لگ جائے تو فوراً والدین کو اطلاع دے تاکہ وقت پر اوسکا معالجہ کیا جائے اور بچہ کے بیمار ہونے پر طبیب کی تبلائی ہوئی تدبیر کو عمل مین لاوے اور اوسمین سرمو تفاوت نکرے اور حکیم کی تجویز کے بغیر کہانے پینے کی کوئی چیز بچہ کو نہ کہلاوے اکثر امیرون کے بچے اس وجہ سے تلف ہوجاتے ہین کہ نازک مزاج بچونکو کہلائیان مثل اپنی بچون کی صحت یا بیماری مین خراب وثقیل اشیا کہلا پلا دیتی ہین **احتیاط** اگرچہ ہرحالت مین بچہ کی ذمہ دار کہلائی ہوتی ہے لیکن والدین خصوصاً والدہ کو بہی اپنی بچہ کی نگرانی کرنا اور دیکہنا ضروری ہے اور کہلائی کے متعلق کام کو مدنظر رکھے اگر وہ اپنی مفوضہ کام مین کوتاہی کرے تو اوسکو نرمی سے دوچار دفعہ سمجہا دین اگر اوس سے بہی باز نہ آوے تو کوئی دوسری کہلائی مقرر کرین ۔۔۔

فصل سیم ایام بروز دندان - ہماری ملک مین بروز دندان کا زمانہ نہایت سخت سمجھا جاتا ہے اگر اس صدمہ سے بچے بچ جاوین تو گویا دوسرے جنم مین آجاتے ہیں کیونکہ اس عمر مین اکثر بچے شدید امراض مین مبتلا ہو جاتے ہین اور زیادہ تر تلف بھی ہو جاتے ہین اب اس امر کو سوچنا ضروری ہے کہ عارضہ مذکورہ سے بچہ لڑکا ضایع ہو جانا اور سخت تکلیف اوٹھانا صرف بروز دندان کے سبب ہے یا اسمین لواحقون کا بھی کچھ قصور ہے پس تجربہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بروز دندان کے وقت بچہ کی طبیعت مین جوش پیدا ہو جاتا ہے اور ہر ایک بچہ کو کم و بیش تکلیف بھی ہوتی ہے مگر بچہ کا تلف ہو جانا یا قریب المرگ ہونا صرف ورثا کی بیوقوفی اور غفلت کا نتیجہ ہے پس مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول بروز دندان کے وقت والدین کی بے احتیاطی** روزمرہ کا مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ مان کے دودہ سے بچہ تندرست رہتا ہے اور نہ کسی موروثی عارضہ مین مبتلا ہو سکتا ہے دیہات کی صاف و تازہ ہوا مین رہنے والدہ کا سادہ غذا کے کہانے اور قواعد حفظ صحت کی پابندی کرنے سے بچہ کے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہین اور دانت نکلتے وقت والدین کو خبر بھی نہین ہوتی - جو بچے مصنوعی غذا پر پرورش پاتے ہین یا آتشک سل وغیرہ جیسے موروثی مرض کا ورثہ والدین سے حاصل کرتے ہین یا قواعد حفظان صحت کی پابندی مین کوتاہی کرتے ہیں یا والدین کے ضعیف و کم عمر ہونے سے بچے ضعیف الجسم ہوتے ہین تو اونکے دانت ضرور ہی دیر مین نکلتے ہین اور تکلیف کی زیادتی سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے جس سے گھر کا تمام کنبہ بیچین و مضطرب پایا جاتا ہے اگر اسمین ذرہ سی غور کیجاوے تو بچہ کی تکلیف کا باعث سراسر والدین کی بدولت متصور ہو سکتا ہے جب بروز دندان کے وقت کہلانے پلانے وغیرہ باتون مین پورے طور پر احتیاط نہین کی جاتی تو بچہ بیمار ہو جاتا ہے اسہال اور قی کی شکائیت پائی جاتی ہے جسکے علاج کیطرف مطلقاً

خیال نہین کیا جاتا صرف ڈاڑہین دانت کے نکلنے کا عذر پیش ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے
کہ دانت کے نکل آنے پر خود بخود آرام ہو جاویگا جسکا نتیجہ اکثر خراب ظہور مین آتا ہے
اکثر بروز دندان کیوقت بیاحتیاطی کیصورت مین بچہ کو ام الصبیان کا عارضہ ہوجاتا
ہے جسمین بچہ دفعتہً ہاتھہ پاؤن مارتا ہے آنکھ کی پتلیان بیحرکت ہوجاتی ہین -
بدن پھڑکنے لگتا ہے گردن پیچھے کو کھچ جاتی ہے اور تشنج کے بار بار واقع ہونے سے
بچہ کی صورت عجیب طرح کی ہوجاتی ہے جسکو والدین جن و بہوت کا خلل سمجھتے ہین
آسیب اور مسان کے خام خیال پر ملان اور سیانون وغیرہ جہلا سے جہاڑ پہونک گنڈا
تعویذ کراتی ہین حالانکہ دسے روحانی قوت سے بالکل ناواقف ہوتی ہین اور حکیم سے
علاج کے نہ کرانے سے اکثر بچے ضایع ہوجاتے ہین علے ہذا القیاس اور بہی کئی امور ہین
جنسے بچہ کے تلف ہوجانے یا تکلیف کے اوٹہانے کا الزام بچہ کے ورثا پر عاید ہوسکتا ہے
کوئی شخص نہین کہتا کہ بچہ کے حق مین مان باپ دیدہ دانستہ برا کرتے ہین یہ اکثر
ناواقفیت کا ثمرہ ہے جو رسم و رواج کی پابندی سے بیاحتیاطیان اور ناشایستہ
حرکات سرزد ہوجاتی ہین جس سے بچہ کو فایدہ کی بجا ضرر پہنچتا ہے **قسم دویم**
حالات بروز دندان اس امر سے ہر ایک شخص بخوبی واقف ہے کہ بچہ کے
پیدا ہونے پر منہ مین دانتونکا کوئی نشان نہین پایا جاتا اور بالکل پوپلا ہوتا ہے مگر جبڑون
مین عارضی اور دامی دانتون کی جڑین ضرور ہی پائی جاتی ہین اب مختلف کوائف
کے لحاظ سے اسکو دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول عارضی دانت**
دودہ کے دانتون کے نکلنے کا کوئی وقت مقرر نہین ہے بعض بچونکے دانت تیسرے
مہینہ مین نکل آتے ہین بعض بچونکے دانت مان کے پیٹ سے ہی پیدا ہوتے ہین
اور بہت جلد گر جاتے ہین بعض بچے برابر تین سال تک پوپلے رہتے ہین اکثر اس
قسم کے بچے کمزور اور ضعیف الجسم ہوتے ہین یا خنازیری مزاج رکھتے ہین عوام
مین مشہور ہے کہ بعض خاندان مین سب بچونکے دانت برس سوا برس کی عمر مین نکلتے
ہین جسکا سبب غالباً موروثی کمزوری ہوتی ہے مگر عموماً چھٹے ساتوین مہینہ مین

دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہین اور دو تین برس کی عمر تک وہ نون جٹرون مین پوری بیس دانت نکل آتے ہین اوپر نیچے اور سامنے کے کترنے والے چار چار دانت ہوتے ہین اور بہ نسبت بالائی کے پہلی زیرین جبڑہ مین اسطرح نکلتے ہین کہ اول نیچے کے جبڑہ مین سامنے کے دو دانت پہر اونکے مقابل اوپر کے دو دانت پہر نیچے کے دو اور پہر اوپر کے دو دانت برآمد ہوتے ہیں اکثر ایک جبڑہ مین دانتون کے نکلنے کی ترتیب اور مدتا یہ ہے کہ چہٹے ساتوین مہینے مین کترنے والے درمیانی دو دانت نوین ہینے مین انکے پہلو مین کترنے والے دو دانت سال مین اگلی دو ڈاڑہین دو سال مین پچھلی دو ڈاڑہین اور اسیطرح اوپر کے دانت اور ڈاڑہین برآمد ہوتی ہیں مگر اوپر کے دانت کچھ دنون کے بعد نکلتے ہین یعنے دو سال کے بچہ مین ۱۶ دانت - ۲۰ سال کے بچہ مین ۲۰ دانت اور سال کے بچہ مین ۲۰ دانت پیدا ہو جاتے ہیں **علامات** تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ تندرست بچون کے دانت آسانی سے نکلتے ہین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی اور مصنوعی غذا کی پرورش سے بروز دندان کے وقت بخار آتا ہے دوسری امراض بہی ستاتی ہین اور کمزوری مین زیادہ تکلیف ہوتی ہے چنانچہ سوڑہون کے زیادہ سوج جانے اور گرم اور سخت ہو نیسے منہ سے رال بکثرت بہتی ہین سر کی طرف خون کے زیادہ رجوع کرنے سے رخسارے بہی سرخ ہو جاتے ہین آنکھون سے آنسو بکثرت آتے ہین بعض اوقات کانون سر چہرہ اور دیگر مقامات جسم پر پہوڑ ا ت نکل آتے ہین گلے کی گلٹیان بہی پہول جاتی ہین منہ مین آبلے پڑ جاتے ہین جی متلاتا ہے دست وقے کی شکایت پائی جاتی ہے مگر اس قسم کے دستون مین میلا اور تعفن نہین ہوتا آکون اور دہی کی سی پہٹکیان بہی نہین پائی جاتین ڈبہ پڑ جاتا ہے تالو بگڑا ہوا نمایان ہوتا ہے کہانسی ستاتی ہے کان مین درد ہوتا ہے آنکہین دکہتی ہین بدن اینٹہ جاتا ہے طبیعت کے بگڑ جانے سے خلاف عقل عادات ظہور مین آتی ہین مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے بعض اوقات بخار کے ہو جانے سے بیچینی زیادہ ہوتی ہے نیند مین بچہ سو یا ہوا چونک پڑتا ہے اپنی ہاتہہ کی انگلیان کو بار بار

چباتا ہے جو شے ہاتھ مین آجاتی ہے اوسے فوراً منہ مین ڈالدیتا ہے پیاس کی شدت
سے دودہ کو بار بار پیتا ہے مگر مسوڑون کی درد سے پستان کو دبا نہین سکتا آخرکار
دودہ کا پینا چھوڑدیتا ہے درد کی زیادتی سے رات اور دن مین روتا اور رین رین کرتا
رہتا ہے مختلف تکلیف کے متواتر ہونے سے بچہ نہایت کمزور اور لاغر البدن ہوجاتا ہے
دماغ مین خون کے اجتماع سے فالج بھی ہوجاتا ہے پیشاب کیوقت پیڑون مین درد
ہوتا ہے بعض بچے تلف بھی ہوجاتے ہین مذکورۃ الصدر علامات مین سے اکثر بروقت
دندان کے ہفتہ عشرہ پیشتر شروع ہوجاتی ہین **علاج** اگر دانت نکلنے کی عمر مین چند علامات ظہور
مین آوین تو مفصلہ ذیل احتیاط کو مدنظر رکھنا ضروری ہے نیز بچہ کی حفاظت اور
خبرگیری برابر کرتے ہین **احتیاط اول** تہوڑی دیر کے بعد بار بار دودہ پلاوین
تاکہ معدہ مین امتلا نہو جاوے اور پیاس بھی رفع ہوجائے اور مرطوب رہنے کی وجہ
سے مسوڑون مین درد کی زیادتی نہو اگر دودہ کے ہمراہ مصنوعی غذا بھی کہاتا ہے تو غذا
کو موقوف کرکے صرف دودہ ہی زیادہ پلاوین اگر صرف مصنوعی غذا پر بچہ کی پرورش
ہو تو اوسکو آہستہ آہستہ موقوف کرکے دودہ پلانا شروع کرین **احتیاط دویم**
جب مسوڑون پر مناسب دباؤ کے پہونچانے سے درد مین تخفیف معلوم ہو اپنے
انگلیون کو منہ مین بار بار ڈالے تو اس صورت مین مان کو چاہئے کہ بچہ کے مسوڑون
کو انگلی سے آہستہ آہستہ اور بار بار سہلا دیا کرے نیز رونا نہ بچہ کے مسوڑون
پر شہد او نمک کی مالش کردیا کرے دماغ خرگوش اور چربی مرغ ملاکر مسوڑون پر ملین
اس سے دانت بآسانی نکل آتے ہین اور اصل السوس کے ٹکڑے کو چھیل کر خوب گول
اور صاف کرکے پانی مین بہگو کر بچہ کے ہاتھ مین دین تاکہ عادت کے موافق وہ
اوسے چوسے یا ہاتھی دانت چوسنے کو دین پس مسوڑون پر دباؤ کے پڑنے سے درد مین
تخفیف ہوتی ہے **احتیاط سویم** اگر بچہ موٹا تازہ ہو تو کہلے میدان مین ہوا خوری
کراوین بلا وجہ خاص ناغہ نکرین **احتیاط چہارم** ایام بروز دندان کے وقت سر کیطرف
خون کی زیادہ رجوع ہونے سے سرد پانی سے سر کو دہو یا کرین کپڑا یا اسفنج کو سرد

پانی مین بہگو کر بدن کو پونچہین پہر پشمینہ کے کپڑے سے آہستہ آہستہ رگڑ کر جسم کو
خشک کرین اور اس فعل کو روزمرہ برابر کیا کرین اور دوسری اوقات مین پیٹ چہاتی
کو ضرور ڈہانپ رکہین سر پر کنٹوپ پہنانا اور دہوپ مین سلانا منع ہے اور موسم
سرما مین سردی سے بچاوین اور سر کو نیم گرم پانی سے دہوین تشنج کے لاحق ہونے
سے ۲ برس کی بچہ کو ۳ گرین کلورل ہائیڈریٹ کا استعمال کرین فایدہ مین سریع الاثر
ہے **احتیاط پنجم** اگرچہ دستون کا دفعتاً بند کرنا مناسب نہین ہے مگر دن بہر
مین اگر نو دس دفعہ پانی کی طرح پتلے دست آوین اور غلاظت کم پائی جائی تو دستو نکا
بند کرنا ضروری ہے اس صورت مین کمپونڈ پوڈر آف چاک بقدر ۳ گرین پانی مین حل کر
دنمین تین چار دفعہ دین اس سے دست غلیظ القوام اور شمار مین کم ہوجاتے ہین
اور جب تک دستونکی رنگت اصلی حالت پر نہ آوے برابر یہی دوا دیتے جاوین نیز
دو دو گہنٹہ کے بعد برانڈی بقدر تین قطرات پانی مین ملا کر دین تا کہ بچہ کی طاقت
بحال رہے اس سے تالو کا گڑہا بہی بحال ہوجاتا ہے اور یہ مرکب امراض معدہ کے دور
کرنے مین نہایت عجیب الخواص ہے **نسخہ** ایک حصہ سیماب دو حصہ کہریا مٹی
دونون کو بخوبی کہرل کرین تا کہ سیماب کے ذرات معدوم ہوجاوین بعد ازان کاگ
والی بوتل مین بند کر کے رکہہ دین اور بوقت ضرورت بچہ کو دین اس سے دستون
کی رنگت بدل جاتی ہے اور بدبو بہی جاتی رہتی ہے اگر اسکو کمپونڈ پوڈر آف چاک
کے ہمراہ شامل کر کے دیا جاوے تو فایدہ مین اکسیر کے ہم پلہ ہے قبض کی شکایت
مین روغن بید انجیر دین اور بروز دندان کے ایام مین ماں کو چاہیئے کہ سادہ غذا
کہائے اور گرم اشیا سے پرہیز کرے اور حفظان صحت کی قواعد کا پابندی ضروری
سمجہے اگر درد کی تکلیف سے بچہ زیادہ بے چین اور مضطرب پایا جاوے سوڑہے
بہی خوب سوجے ہوئے معلوم ہون اور دانت نکلنے کے قابل ہون تو کسی تجربہ
کار حکیم سے سوڑہون کو شگاف دلوا دین تا کہ دانت کے اوپر کی جہلی دور ہو جاوے
جو بروز دندان کی مانع ہے اس سے جملہ تکالیف رفع ہو جاتی ہین جو صورتین

شگاف دلوانے سے خوف کرتی ہین وہ نہایت ہی بُرا کرتی ہیں طریق شگاف
لثہ کہلائی کو کرسی پر بٹھلا کر اوسکی گود مین بچہ کو لٹا دین اور خود عاقل دوسری کرسی
پر بیٹھکر بچہ کے سر کو دونون گھٹنو مین دبا کر ہاتھ سے تہام رکہین اگر بالائی لثہ
پر چیرا دینا منظور خاطر ہو تو سر کے پاس کہڑی ہو کر بائین ہاتھ کی پہلے انگلی سے لثہ
کو دبا دین اور دوسرے ہاتھ مین نشتر لیکر مقام ورم سے برابر دانت تک شگاف
دین اور زیرین لثہ کے شگاف مین بچہ کی بغل کے پاس کہڑی ہو کر بائین ہاتھ سے
چہری کو پکڑ کر انگوٹہے سے لثہ کو ٹٹولین اور شگاف دین اگر درد کی شدت سے بچہ
بیہوش ہو جاوے تو سرد پانی مین اسفنج بہگو کر سر پر رکھین اور ۹۹ درجہ کے گنگنے
پانی مین بچہ کو بٹھلا دین اور بیہوشی کے دور ہونے پر پانی سے نکال کر خشک موٹے
تولیہ سے بدن کو صاف اور خشک کرین بعدہ ان گرم کمبل مین لپیٹ دین اور سرد
پانی مین کپڑا بہگو کر سر پر رکھین اور پوری ہوش کے آنے پر روغن بید انجیر
کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کرین اور بروز دندان کے ایام مین کہجلی کے
باعث جن لڑکون کو انگوٹہا چوسنے کی عادت ہو جاتی ہے اوس سے روکنا نہ
چاہئے کیونکہ اوس سے تہوک کے زیادہ پیدا ہونے سے منہ مین ٹہنڈک رہتی ہے
قوت ہاضمہ درست ہو جاتی ہے لثہ کی درد اور سوزش مین کمی ہوتی ہے اور
دانتون کے نکلنے مین بہی آسانی ہوتی ہے جب دانت نکل آوین تو اس عادت کو
چہڑا دین اسطرح پر کہ چوسنے والے انگوٹہا پر رسوت یا ایلوا کا رس لگا دین
تاکہ چوستے وقت کڑوا معلوم ہو اس سے دو تین روز مین یہ عادت بالکل بہول
جاتی ہے اور فلالین کا رومال دو تین تہ کر کے بچہ کے گلے مین باندہین تاکہ منہ کی
رال سے چہاتی محفوظ رہے اور اوسکے بہیگ جانے پر دوسرا رومال بدل دین اس سے
سردی کی سرایت نہین ہوتی بخار کی صورت مین گری پوڈر روغن بید انجیر ریوند چینی
اور سوڈا کا استعمال کرین اگر کہانسی سے پہیپڑہ کی جہلی کے مواد خارج ہون تو اونکو
بند نہ کرین اگر زیادہ تکلیف دے تو مناسب ادویہ کی استعمال سے روکین مگر افیون

کا استعمال ہرگز نکرین کان کا بہنا اور پہوڑے پہنسی کے مواد کو روکنا بہی مناسب نہین ہے اسمین صرف سادہ مرہم کا استعمال کردیا کرین اور بچہ کے کہانے پینے کا بندوبست زیادہ کرین بدن کو صاف اور گرم رکہین بروز دندان کی اثنا ہی مین عن شوربا گوشت کی بوٹی مچہلی کہیر الگر کہی - مولی - اجواین خراسانی - پیاز اچہوڑے کے استعمال سے پرہیز کرین نشاستہ دار غذا بہی کم کہاوین عضو مثلاً معدہ اورامعا کی امراض مین نہایت مضر صحت ہے - **نوع دویم مدامی دانت** بچہ کے پیدا ہونے پر صرف دودہ سے پرورش ہوتی ہے جسمین دانتونکی چندان ضرورت نہین پائی جاتی مگر کچہہ عرصہ کے بعد بچہ کی غذا اس قسم کی ہوتی ہے کہ جسکو کچہہ چبانا پڑتا ہے پس اس صورت مین قدرتی طور پر ایسے دانت نکل آتی ہین جو غذا اسے ماکولہ کو پیس سکین لیکن چہہ سات برس کی عمر مین معدہ امعا وغیرہ آلات الہضم مین اسقدر طاقت آجاتی ہے کہ سخت چیزین بہی ہضم ہوجاتی ہین اس صورت مین دودہ کے دانت جو اونکو پیس نہین سکتے گر جاتے ہین اور اونکی بجای ٹہوس مضبوط مدامی دانت نکلنی شروع ہوجاتی ہین جنکی جڑین پہلے ہی سے جبڑہ مین موجود ہوتی ہین چونکہ بچپن کی نسبت اس عمر مین دانتونکا کام سخت ہوجاتا ہے بدین وجہ مضبوط ساخت کے علاوہ اونکی تعداد بہی بڑہ کے ۳۲ ہوجاتے ہین تاکہ اپنا کام بخوبی دیسکین اور عمر کے موجب جبڑہ کی طوالت جو زیادہ ہوگئی ہے وہ بہی پہرجاوے اکثر مدامی دانت چہٹے یا ساتوین برس اور بعض قوی بچونکے پانچوین برس نکلنے شروع ہوجاتے ہین مگر بچہ کی کمزور حالت مین عارضی دانت کیطرح مدامی دانت بہی دیر مین نکلتے ہین اور عارضی دانت دیر کرکے ٹوٹتے ہین بعض بچونکے مدامی دانتون کا سلسلہ اٹہارہی آٹہہ برس کی عمر مین شروع ہوتا ہے جنکی ترتیب ایک جبڑہ مین اسطرح پر ہے کہ چہٹے برس مین پہلے دو ڈاڑہین - ساتوین برس مین درمیانی دو کترنے والی دانت - اٹہوین برس مین پہلو کی دو کترنے والے دانت - نوین برس مین نوک دار دو دو دانت - دسوین برس مین پچہلے دو دو نوک دار دانت - بارہوین

بارہوین برس مین کسیقدر دانت تیرہوین برس مین دوسری دو اتھلی ڈاڑہین ستاہیسوین برس مین دو اخیل ڈاڑہین پیدا ہوا کرتی ہین عارضی دانت نکلنے کے زمانہ مین بچون کو طرح طرح کی تکالیف عاید ہوا کرتی ہین جس سے والدین کو زیادہ تر خیال ہوتا ہے اور رفع تکلیف کے لئے جایز اور ناجایز تدبیرین کیجاتی ہین مگر مدامی دانتونکے نکلتے وقت کسی قسم کی تکلیف کے نہ عاید ہونے سے ورثا کو ذرہ بہی خیال نہین ہوتا اگرچہ اس موقع پر تکلیف ہرگز نہین ہوتی مگر احتیاط کے نکرنے سے اکثر دانت بیڈول نکلتے ہین جو موجب خرابی کا ہے اسلئے نہایت ضروری ہے کہ مدامی دانت کے نکلتے وقت بہی بچہ کیطرف توجہ کیجاوے کیونکہ دانت عارضی کے بیڈول ہونیسے چندان نقصان عاید نہین ہوتا بدینوجہ کہ چھ سات برس کے بعد وہ خود بخود گر جاتے ہیں اور اونکی جگہ دوسرے دانت نکل آتے ہین مگر مدامی دانتون سے برابر چالیس پچاس یا اس سے زیادہ عرصہ تک کام لیتا ہے اگر انمین سے کوئی بیڈول ہوجائے یا انمین کسی قسم کی خرابی پائی جاوے تو ممکن نہین ہے کہ اوسکی جگہ دوسرا دانت نکل آئے پس مدامی دانت کے نکلتے وقت بچہ کے منہ کو برابر دیکھ لیا کرین اگر اس عرصہ مین کوئی دانت بیڈول ہوکر نکلے تو اوسکو آہستہ آہستہ دباتے رہین تاکہ خاص اپنے موقع پر نکلین اور اسمین حکیم حاذق سے بہی مشورہ لین کیونکہ دانتون کے بیڈول نکلنے سے چہرہ بدنما معلوم ہوتا ہے تلفظ اور تکلم مین دقت ہوتی ہے یعنے دانتون کے بیڈول ہونے سے بعض الفاظ پورے طور پر ادا نہین ہوسکتے جب ایک دانت دوسرے دانت پر چڑہ کر نکلتا ہے تو لقمہ کے چباتے وقت معمول سے زیادہ رگڑ لگتی ہے جس سے دانت کا مضبوط استر زایل ہوجاتا ہے اور دانتونمین تعفنت و تکسر کی بیماری ہوجاتی ہے بعض دانتون اور داڑہون کے بیڈول ہونے سے غذا بخوبی چبائی نہین جاتی جس سے بدہضمی قولنج وغیرہ شکمی امراض پیدا ہوجاتے ہین علاوہ ازین دانتون کے خراب ہوجانے کا سبب یہ بہی پایا جاتا ہے کہ جب نباتی اور حیوانی غذا کے کہانے سے اوسکے ریزے منہ مین لگ جاتے ہین تو منہ کی لعاب دار جہلی سے ملکر سڑ جاتے ہین

جس سے تیزابیت پیدا ہوکر برا اثر اگ جاتا ہے جو موجب خرابی کا ہے اور منہ میں غذا
کے ریزے رہ جاتا اسطرح سے ہوتا ہے کہ اکثر بچے منہ کو بخوبی صاف نہیں کرتے دویم
بچپنے سا تویں برس میں جبڑہ بڑہ جاتا ہے اور عارضی دانتوں کے چھوٹے ہونے سے
دانتوں کے بیچ میں جگہ خالی رہجاتی ہے یا عارضی دانتوں کے گرجانے سے دامی دانتوں
کے پورہونے تک مقام خالی رہتا ہے جسمیں غذا کے ریزے رہکر سڑ جاتے ہیں اور
دانتوں کی خرابی کا باعث ہوتی ہیں پس غذا کے بعد ہمیشہ منہ کا صاف کرنا ضروری
ہے نیز دامی دانتونکے نکلتے وقت کھریا مٹی میں قدرے کافور ملا کر منجن کے طور
پر ملا جائے تو از بس فائدہ ہوتا ہے تمباکو کے گل سے بھی دانت صاف ہوجاتے ہیں
دیگر مجرب جس سے لثہ کی مضبوطی کے باعث دانت خراب نہیں کرتے کرم خوردہ
اور لثہ کے لئے بھی مفید ہے نیز دانت بخوبی صاف ہوجاتے ہیں **نسخہ**
صدف مروارید ۶ ماشہ زبد البحر چینی اصل عقیق سرخ برگ مورد گل سرخ ہر ایک ۳ ماشہ
نمک لاہوری۔ پھٹکری نوشادر ہر ایک ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے لیمو کی رس میں برابر
۱۲ گھنٹہ تک بھگو دیں بعد ازاں مسادی جملہ ادویہ آرد جو داخل کرکے شہد میں
غولہ بنا دیں اور کوزہ گل حکمت میں آگ دیکر سفوف بنا دیں اور صبح و شام
استعمال کریں **دیگر مجرب** جس سے دانتوں کی ہر ایک مرض کو فایدہ
ہوتا ہے **نسخہ** پھٹکری۔ مازو ہر ایک ۳ ماشہ لودہ پٹھانی۔ گل ارمنی خلنجن
اقاقیا۔ گلنار منجیٹھ اسرد ارسنگ ہر ایک ۴ ماشہ نیلا تھوتھہ بریاں ۲ ماشہ سبکو
باریک کرکے پھولی ہوئے لثہ پر لگا دیں۔ اگر کمزوری۔ خنازیری مزاج وغیرہ
بے احتیاطی سے مقررہ وقت پر دانت برآمد نہوں تو روغن ماہی استعمال کرادیں
یا کمیکل فوڈ دس کو پندرہ قطرات تک پلادیں حفظان صحت کی پابندی کا خیال رکھیں

بیمار بچہ کے لئے نسخہ لکھنا نہایت تجربہ کار ڈاکٹر اور حاذق حکیم کا کام ہے اس اہم کام کو پورا کرنا ہر ایک حکیم کی طاقت سے باہر ہے کیونکہ عدم مہارت کی صورت مین اکثر ناتجربہ کار حکیم نسخہ لکھتے وقت دوا کی مقدار اسقدر کم لکھتے ہین کہ جس سے ذرہ بہر بہی فایدہ ظہور مین نہین آتا یا مقدار مین اسقدر زیادتی کرتے ہین کہ جس سے بچہ کی جان تلف ہوجاتی ہے پس رفع تکلیف مذکورہ کے لیے چند ادویات مخصوصہ کے فواید استعمال اور خوراک کا بیان کرنا نہایت ضروری سمجہا گیا تاکہ صحت ترتیب علاج پر کسی قسم کی قباحت ظہور مین نہ آوے علاوہ ازین یہ بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جسقدر بچونکی مزاج مین دوا کی تاثیر سے اختلاف پایا جاتا ہے اسقدر کسی دوسری حصہ عمر مین نہین ہوتا اور یہ امر بہی جاننا ضروری ہے کہ بعض دوا کی تاثیر بچونپر نہایت تیزی سے ہوتی ہے اور بعض کا اثر بہت ہی کم پایا جاتا ہے پس ان امور کی عدم واقفیت سے بہی امراض صبیان کے علاج مین ضرور ہی خطا واقع ہوجاتا ہے اب زیادہ تر آسانی کے لئے ایک نقشہ خوراک نیچے درج کیا جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرد جوان کی خوراک مین سے ۱۲ سال مریض بچہ کو نصف مقدار چار سال بچہ کو چوتہائی مقدار دو برس مریض بچہ کو ہشتم مقدار کہلائی جاوے اور نقشہ خوراک یہ ہے ۔

تعداد عمر مریض	مقدار خوراک	تقسیم خوراک
مریض جوان	۱ ڈرام	پوری خوراک
مریض عمر ۱۲ سالہ	۳۰ گرین	نصف خوراک
مریض عمر ۷ سالہ	۲۰ گرین	ثلث خوراک
مریض عمر ۴ سالہ	۱۵ گرین	ربع حصہ خوراک
مریض عمر ۳ سالہ	۱۰ گرین	سدس حصہ خوراک
مریض عمر ۲ سالہ	۸ گرین	ثمن حصہ خوراک
مریض عمر ایک سال یا اس سے کم	۵ سے ۲ گرین	بارہوین سے چوبیسوین حصہ تک خوراک

اگرچہ نقشہ مذکور کے کارآمد امور کی پابندی عموماً درست اور صحیح پائی جاتی ہے مگر مختلف ادویات کی تاثیر مین احتیاط نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ایک خوراک کے کہلانے سے فایدہ مترتب معلوم نہو تو دوبارہ کہلا دین تاکہ اصل مطلب بہت جلد حاصل ہوجاوے مثلاً افیون کی پہلی خوراک کے اثر کو باحتیاط

تمام ملاحظہ کرکے دوسری خوراک دین یا جلاب مین دستون کے نہ آنے سے کچھ
دیر کے بعد اوسی مسہل کی خوراک یا کسی دوسری دوا کی کچھ مقدار دین - واضح ہو کہ
بچونکی مستعملہ دوائین تعداد مین بہت ہی کم اور طریق استعمال مین نہایت
مختلف پائی جاتی ہین کیونکہ اکثر بچون کی دوائین خوش ذایقہ سفوف یا عرق کے
طور پر کم مقدار مین استعمال کیجاتی ہین چنانچہ شیرینی کا داخل کرنا نہایت ضروری
ہے تاکہ بچہ رغبت سے کہا جائے - سفوف کو ۱۰ گرین سے زیادہ ہرگز نہ کہلاوین
نیز لعاب صمغ عربی مین حل کرکے دین تاکہ پلاتے وقت معدہ مین نہایت آسانی
سے کلیم چلی جائے - عرقیات کی مقدار ایک سے ۲ ڈرام تک ہو زیادہ مقدار کی
برداشت بچے نہین اوٹھا سکتے - ادنی شکایت کے رفع کرنے مین بچہ کو دوا پلانی
مناسب نہین ہی صرف غذا کی تبدیلی کر دینی کافی ہے اور ادنی شکایت کو
خفیف علاج سے رفع کرین مگر شدید امراض کو سریع الاثر دوا سے علاج کرنا نہایت ضروری
ہے تساہل اور تغافل موجب نقصان کا ہے اور شدید علامات کے رفع ہوجانے
پر دوا کو موقوف کرکے ادویہ مقویہ کے عوض صرف اغذیہ مقویہ مناسب پر اکتفا
کرین - نیز حفظان صحت کی پابندی کرین اس سے طبیعت مین روز بروز خود بخود
طاقت آجاتی ہے بخار وغیرہ امراض سوزشی مین صرف آشجو وغیرہ ہلکی غذا
پر اکتفا کرین اگر والدہ کا دودہ ہضم نہو سکے تو دودہ مین لایم واٹر (یعنی آب آہک)
شامل کرکے پلاوین - گوشت کی یخنی دین آب و ہوا کی تبدیلی بہی فایدہ مین
سریع الاثر ہے جس سے مدت دراز کی بیماری چند روز مین رفع ہو جاتی ہے
خصوصاً سرفہ مزمن - سرفہ سیاہ اسہال بخش بخار لازمی کو زیادہ تر فایدہ
ہوتا ہے اگر آب و ہوا کی تبدیلی غیر ممکن ہو تو بچہ کو کسی ہوادار معتدل بلند
مکان مین رکہین ہوا خوری کرادین اگر بچہ امراض دماغیہ مین مبتلا ہو یا دماغ
کی امراض سے رد نصیحت الماوی تو بچہ کو دفعتاً روشنی اور سرد ہوا مین نہ نکالین
اس سے بچہ کو نقصان پہونچتا ہے - بہرحال بچہ کو اندہیری کمرہ مین شور و غل سے

محفوظ رکھین اور صحت یابی کے بعد صرف چند قدم کی ہوا خوری پر اکتفا کرین تبدیل آب و ہوا کے لئے دور دراز سفر کو اختیار کرنا مناسب نہین ہے ورنہ کم طاقتی کے باعث دوبارہ مرض کے عود کر آنے کا احتمال ہے اب چند مخصوصہ ادویہ کو علیحدہ علیحدہ چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

فصل اول سیماب (مرکیوری) اگر بچون کے امراض مین مرکبات سیماب کو باحتیاط استعمال کیا جائے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے اسمین دہانت کی برداشت جسقدر بچون مین پائی جاتی ہے جوان آدمی مین نہین ہوتی اور نہ اسکے استعمال سے بچون کا منہ آتا ہے خصوصاً تین سال سے کم عمر کے بچہ کا منہ اس سے ہرگز نہین آتا البتہ مرکب سیماب کے بار بار کہلانے سے وہ بچہ ایام شباب مین لاغر اور دبلا رہا کرتا ہے نیز اوایل عمر مین دانت گرپڑتے ہین چار پانچ سال کے بچہ کا منہ بہی مشکل سے لایا جاتا ہے البتہ چہ سات سال کی عمر کے کمزور بچہ کو اگر بے اندازہ سیماب کہلایا جاوے تو دفعتاً شدت سے منہ آجاتا ہے جس سے اوسکی ہلاکت کا احتمال پایا جاتا ہے جب جوان آدمی کو سوزشی امراض مین سیماب کی استعمال سے منہ آجاتا ہے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم مین سیماب کا اثر کماحقہ ہو گیا ہے جس سے سیماب کی استعمال کو موقوف کرنا پڑتا ہے اور بیماری رک جاتی ہی پس علامت مذکورہ کے نمودار ہونے پر جسقدر جوانون مین دلیری کے ساتھ اسکی استعمال کیجاتی ہے بچونکی شدید سوزشی امراض مین بہی ہم استعمال نہین کر سکتے کیونکہ بچون مین علامت مذکورہ سے رہنمائی نہین ہو سکتی البتہ بچون مین دستونکی رنگت مقدار اور ہیئت ضرور ہی بدل جاتی ہے صفرا زیادہ خارج ہوتا ہے منہ گرم معلوم ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جسم پر سیماب کا اثر بخوبی ہو گیا ہے پس اس علامت کے نمودار ہوتے ہی سیماب کی استعمال کو موقوف کردین اگر سینہ کی غدودون پر اسکی تاثیر کرنی منظور ہوتی ہے تو معرق دافع بلغم اور مسہل کے ہمراہ مرکبات سیماب کو استعمال کیا جاتا ہے اکثر امراض دماغیہ

مین امالہ سوزش کے لئے کیالومل کو مسہل کے ہمراہ زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے جس سے
امعا مین سوزش کے واقع ہونے سے امراض دماغیہ کو فایدہ کثیر ہوتا ہے خصوصًا
دماغ مین تراوش آب کے وقت استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے مشتعل اور
بدرنگ اسہال کے آنے سے بہی کیالومل کی استعمال سے علامات مذکورہ کو رفع
کیا جاتا ہے مگر امعا کی امراض مین کیالومل کا استعمال کرنا سراسر موجب خطرہ
جان ہے کیونکہ اس سے ہمیشہ رودونمین سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور سبز رنگ کے
دست پیچش سے آنے مین بچہ نہایت کمزور اور نڈہال چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے پس
پیچش اور اسہال مین اگر چہ سوزش کی علامات رفع بہی ہو جاوین پھر بہی سیماب
کا استعمال منع ہے۔ بچونکی امراض سوزشی مین کیالومل کا استعمال بکثرت کیا جاتا ہے
جسکے مقدار خوراک چوتہائی سے ۲ گرین تک ہوتی ہے اور دو تین گھنٹے کے بعد
روغن بید انجیر یا کوئی دوسرا جلاب دیا جاتا ہے تاکہ عمل جلدی سے ہو اگر معرق اور
واقع بلغم کے ہمراہ دین سوزش امعا مین کیالومل کو ڈورس پوڈر وغیرہ
مرکب افیون کے ہمراہ دین تاکہ اسہال کے ساتہہ سیماب جلد تر خارج نہو جاسے
یا کیالومل کی عوض ہائڈرار جرائی کم کریٹا استعمال کرین اسمین کہریا مٹی اور انسا
کی موجودگی سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے خصوصًا دستونمین ترشی کے پائے
جانے سے کثیر النفع ہے ایک سال عمر کے بچہ کو ایک گرین سے زاید نہ دین اور اسہال
کی حالت مین قدرے افیون شامل کرین مائیت اور رطوبت مائیت کے اجتماع
حالت مین تنقیہ کے بعد استعمال کرنا نہایت مفید ہے البتہ اس مرکب کے استعمال
سے اکثر بچو نکو قی ہو جاتی ہے اگرچہ بلوپل بہی فایدہ مند ہے مگر بچونمین بہت کم
استعمال کیا جاتا ہے اگر مرکب مذکور کا دینا منظور خاطر ہو تو کسی عرق مین حل کر کے
دین اگر دماغ اور اور گلے کی شدید سوزش مین نیز استسقا الراس وغیرہ سوزش
مزمن کی شکایت مین کہلانے کی ماسوا سیماب کی مالش بہی کیجاوے تو نہایت
فایدہ مند ہے تاکہ جسم پر سیماب کی تاثیر جلد تر نمایان ہو اور مالش کے لئے

اور مجری الہوا کی سوزش مین انٹی موئی وغیرہ واقع بلغم کے

۱۰ سے ۲۰ گرین تک اسٹرانگ مرکیوریل آئنٹ منٹ کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے سرفہ سوزش حنجرہ وغیرہ مجری الہوا کی سوزش مین سیماب کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہی تاکہ رطوبت پیدا ہی نہو خناز یری مزاج خصوصًا گلی کی گلٹیان کے پہول جانے اور زخمی ہوجانے مین سیماب کا استعمال کرنا سراسر مضر صحت ہے اگر استعمال کرنیکی ضرورت پیش آوے تو نہایت کم مقدار مین احتیاط درکار ہے نیز اسکی اثنائے استعمال مین عشبہ کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے جس سے چہوٹی چہوٹی گلٹیان تحلیل ہوجاتی ہین اور زخم بہی اچھے ہوجاتے ہین -

فصل دویم افیون وغیرہ ادویات مسکنہ (سڈیٹو) جب بیماری کی حالت مین نظام عصبی کے فتور سے بچونکا مزاج چڑچڑا اور درہم برہم ہوجاتا ہے تو مسکن ادویہ کے استعمال سے فایدہ کمال ہوتا ہے .... اور جملہ مسکن التاثیر ادویہ مین سے افیون زیادہ تر سریع الاثر ہے خصوصًا دو تین مہینہ کے ننھے بچہ مین کہلانا نہایت احتیاط کا محتاج ہے اگر شروع مین افیون کی مقدار اور سکے اثر کا پیمانہ کہ کتنی دیر تک اسکا اثر جسم مین رہتا ہے معلوم ہوجاوے تو افیون کا استعمال بےخوف وخطر کیا جاسکتا ہے جس سے بچہ برابر چار یا پانچ گہنٹہ تک سویا رہتا ہے مگر کہلاتے وقت لواحقین کو اس بات کی ہدایت کیجاوے کہ جبتک اصل مرض کی علامات دوبارہ عود نکرین دوسری خوراک ہرگز نہ کہلاوین اور جس دوا مین افیون کی ملاوٹ ہو اوسکو تین چار گہنٹہ کے پیشتر ہرگز نہ دین عمومًا دو یا تین دفعہ دینا کافی ہے لیکن بعض اوقات ہیضہ وغیرہ مہلک امراض مین ایک ایک آدہ آدہ گہنٹہ کے بعد کہلانا پڑتا ہے پس اس صورت مین افیون کی تاثیر کو مدنظر رکہین چونکہ لاڈنم اور پلوس کریٹا کم اوپیا کے کہلانے سے افیون کا اثر جسم مین نہایت جلد پیدا ہوتا ہے اسلئے نہایت ننھے بچہ کو ان دونو ادویہ مین سے ہرگز نہ دین بلکہ اسکے عوض مین دو تین قطرات کمپونڈ ٹنکچر کمفر کا استعمال بہتر ہے اسمین فی اونس کل ۲ گرین افیون ہوتی ہے کمپونڈ پوڈر اف چاک ندا وپیا

بہی بہت تیز دوا ہے جسکے استعمال مین زیادہ تر احتیاط درکار ہے چنانچہ چہہ ماہ کے
بچہ کو نصف سے اگرین بعد ازان دو گرین دنمین ۳ دفعہ دی سکتے ہین اور دو سال کے
بعد ۲ گرین تک اگر ایک دو مہینہ کے بچہ کو لاڈنم کا استعمال کرانا منظور خاطر ہو تو یہ
مرکب بنا کر دین **نسخہ** لعاب صمغ عربی شیرہ نبات ہر ایک ۴ ڈرام لاڈنم ایک
بوند پانی ایک اونس سبکو ملا کر بقدر ایک ڈرام آدہ ادہہ گہنٹہ کے بعد پلاتے رہا کرین
جبتک بچہ کو آرام ہو جائے اور دو مہینہ کے بچہ کی خوراک ۲ ڈرام تین مہینہ کے
بچہ کی خوراک مین نصف قطرہ لاڈنم اور چہہ ماہ کے بچہ کی خوراک مین ایک قطرہ اور ایک
سال کے عمر کے بچہ کی خوراک مین دو قطرات لاڈنم کے ملا سکتے ہین مگر پہر بہی خطرہ ہے
بہر حال کمپونڈ ٹنکچر اوف کیمفر کا استعمال بچونکے لئے نہایت موزون ہے کیونکہ لاڈنم
کی نسبت یہ زیادہ تر مسکن اور کم منفشی اور کمزور ہے خوراک مین بہی تگنا دیا جاتا ہے
کہانسی مین بہی مفید ہے نفخ شکم درد شکم مین ٹنکچر اوپیائی امونیا کا استعمال
فایدہ مین سریع الاثر ہے اور دیگر مرکبات افیون کی نسبت ڈوورس پوڈر بہی کم طاقت
مرکب ہے جسکی برداشت بچہ مین زیادہ ہو سکتی ہے چنانچہ تین ماہ کی عمر تک فی خوراک
چوتہائی سے نصف گرین اور ایک سال کے بعد اسے ۲ گرین تک ڈوورس پوڈر کے
استعمال کر سکتے ہین اکثر منشی دوا کی مالش سے بہی بچہ کو فایدہ ہو جاتا ہے مگر
نازک جلد ہونے کے باعث احتمال خراش کا ہے اسمین احتیاط زیادہ درکار ہے
اور بچہ کو نیند کا آنا نہایت ضروری ہے خصوصًا بیماری کی حالت مین موجب آرام کا ہے
مگر اپیکاک سوا دوسری کسی دوا سے نیند کم آتی ہے اور خواب مین بچہ کا چیخ اوٹہنا
تشنج کا واقع ہونا اسی سے دور ہوتا ہے مخصوصہ مقام کی سوزش اور خراش کو افیون
ہی سے آرام ہوتا ہے مگر اس صورت مین پہلے خراش اور سوزش کے اصل سبب کو
دریافت کر کے اسکو رفع کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ لثہ کے پہول جانے سے بچہ
چیخنا اور مرض تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے اس حالت مین منشی دوا کی استعمال کی پہلے
مسوڑون کو شگاف دین نیز ذات الجنب سوزش صفاق دماغ کی خراش اور اسکی

اغشیہ کی سوزش وغیرہ سوزشی امراض مین فصد یا تنقیہ کے بعد افیون کا استعمال کرین
اس سے بیماری فوراً رک جاتی ہے اور بیمار کو آرام وچین معلوم ہوتا ہے مگر امراض
دماغیہ مین افیون کی استعمال مین زیادہ تر احتیاط درکار ہے کیونکہ خراش دماغ کے
بعد اکثر سوزش ہو جاتی ہے جس سے دماغ مین پانی کے پیدا ہو جانیکا زیادہ اندیشہ ہے
پس خراش اور سوزش دماغ کی صورت مین افیون کے کہلانے سے اکثر علامات
بڑہجاتی ہین یا مشتبہ ہو جانے کی باعث تشخیص مین غلطی واقع ہو جاتی ہے - جب
مجری الہوا کی سوزش مین کہانسی آتی ہے دم لینے مین تکلیف اور تشنج ہوتا ہے تو
ڈوورس پوڈر - لاڈنم وغیرہ مرکبات افیون کی استعمال سے عوارضات مذکورہ کم
ہوجاتے ہین یا بالکل رفع ہو جاتے ہین معدہ اور امعا کی سوزش مین افیون کا استعمال
کرنا نہایت ہی مفید ہے خواہ وہ سوزش خود بخود پیدا ہو یا کسی دوسرے عضو کی
شراکت سے پائی جاتی - اور سوزش شدیدہ مین اتنی افیون کہلادین کہ جس سے اوسکا
اثر کامل طور پر پیدا ہو جائے اکثر مشاہدہ مین بارہا آچکا ہے کہ جب   کی دوا سے
بچونکے دست بند نہین ہوتے تو افیون کی پچکاری سے فوراً آرام ہو جاتا ہی چنانچہ
تین ماہ کی عمر مین ۲۰ ڈرام پانی کے اندر ایک بوند لاڈنم شامل کرکے پچکاری کرین -
چہہ ماہ کی عمر مین ۳ قطرات برس کے بعد ۴ بوند لاڈنم کافی ہے جب اسہال کی
کثرت سے یا کسی دوسری بیماری کے باعث بچہ نہائت کمزور اور ناتوان ہو گیا ہو تو
افیون کی استعمال مین احتیاط زیادہ درکار ہے کیونکہ بچونکی طبیعت مین افیون کی
برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے اگر مجبوراً کہلانی منظور ہو تو ایسے مرکب کا استعمال
کرین کہ جس مین افیون کی مقدار ٹہیک اور درست ہو - **فائدہ جلیلہ** -
بعض ملکون اور خاندانون مین دستور ہے کہ بے سمجہہ دائین نیز کہلائی آپنے
کام اور آرام مین حرج ہونے کے خیال سے بچونکو قدرے قلیل افیون کہلا دیا کرتی
ہین اور سمجہتی ہین کہ افیون کے کہلانے سے بچہ تندرست رہتا ہے زکام اور
کہانسی وغیرہ امراض سے محفوظ پایا جاتا ہے اور اکثر نیند مین رہتا ہے لیکن حقیقت

ہین بچون پر افیون کا تیز اثر زہر کے ہم پلہ ہوتا ہے جس سے ہزار ہا خرابیان پیدا
ہو جاتی ہین اور اسکی عادت سے اشتہا بالکل زائل ہو جاتی ہے چہرہ پیکا زرد
رنگ دیا ہوا آنکھون کے پھوئے سرخ معلوم ہوتے ہین قبض کی شکایت ہمیشہ
رہتی ہے بدہضمی کے ہونے سے پاپخانہ سفید آتا ہے حرکات جسمانی مین سستی
پائی جاتی ہے اور افیون کی پینک مین بچہ چپ چاپ پڑا رہتا ہے نشو نما مین
بھی فتور پڑ جاتا ہے علاوہ ازین اگر بے احتیاطی اور غلطی سے مقدار مقررہ سے
ذرہ بھر بھی زیادہ دیجاوے تو جان بر ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ بے سمجھ ماٗین اور
کہلائی کے پاس خیالی کانٹا کہان ہے کہ افیون کی مقدار مین فرق آنا غیر ممکن
ہو اور یہہ نقصان بھی کچھہ کم نہین ہے کہ جس مقدار سے بچہ آج آرام سے سو رہتا
ہے مہینہ بیس روز کے بعد وہ مقدار کافی ہو آخر کار رفتہ رفتہ افیون کے مقدار
مجبوراً زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اس قسم کے بہت سی واقعات پیش آچکی ہین
چنانچہ ایک ڈاکٹر کا تجربہ ہے کہ ایک سرخ کا سولھوان حصہ افیون کے دینے سے
دو دن کا بچہ تلف ہو جاتا ہے اور ایک سرخ کے بارہوین حصہ افیون کے دینے سے
پانچ دن کا بچہ۔ اور ایک سرخ کے چھٹے حصہ افیون کے دینے سے نو مہینہ کا بچہ
ضایع ہو جاتا ہے اور یہہ بھی تجربہ کار ڈاکٹرون کی تصدیق ہے کہ نہائت قلیل
مقدار مین افیون کی استعمال سے نیز اسکے کسی مرکب عرق کی پچکاری سے بچے
فوت ہو جاتے ہین اگر مرض کی حالت مین زچہ کو افیون کہلائی جاوے تو اسکی
سمیت کا اثر دودھ کے ذریعہ بچہ پر ضرور ہی پیدا ہو جاتا ہے اور یہہ بات بھی تجربہ
سے ثابت ہو گئی ہے کہ چانڈو افیون وغیرہ منشیات کے استعمال کا بد اثر جو
جوانون پر پڑتا ہے اوس سے ادنی اعلی واقف ہے باوجود تکلیف عظیم کے
عادت کا ترک کرنا محال ہو جاتا ہے پیچش اور بے چینی ہوتی ہے دست آتی
ہین اور بھی کئی عوارض ستاتی ہین۔ اسیکے موافق بچونکا حال بھی تسلیم کرنا
پڑتا ہے غرض بچونکے لئے افیون کا استعمال کرنا زہر ہلاہل ہے اگر موقع مرض پر

حکیم حاذق کے مشورہ سے افیون کا استعمال چند روز تک ضروری سمجھا جائے
تو چنداں مضایقہ نہین ہے اگر اس قسم کا مریض بچہ زیر علاج ہو تو افیون کے
دفعتاً چھڑانے مین ہرگز کوشش نکرین ورنہ نظام عصبی کے فتور سے تمام جسم
مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے بعض دفعہ تشنج کی حالت مین بچہ مر بھی جاتا ہے۔
فصل سویم کہار دوائین (الکلی) جب اسہال بچش اور معدہ امعا کی
غلبہ حموضت مین بچہ بار بار بیٹھا ہوا دودھ باہر نکالتا ہے تو کاربونٹ سوڈا وغیرہ
کہار ادویہ کی پچکاری سے معدہ اور امعا کی خراش وغیرہ تکلیف وہ علامات فوراً
رفع ہوجاتی ہین درد اور تشنج کو کمال فائدہ ہوتا ہے اور امعا کا فعل اصلی حالت
پر آجاتا ہے۔ دستون کی رنگت بدل جاتی ہے بدبو بھی رفع ہوجاتی ہے اگر حموضیت
کی صورت مین ریاح کا غلبہ پایا جاوے تو کاربونٹ اف پوٹاس کے مرکبات کی استعمال
ہرگز نہ کرین کیونکہ اس سے ہوا دخانیہ (کاربانک اسڈ) کی زیادہ پیدالیش سے پیٹ
زیادہ پہول جاتا ہے اس صورت مین لائکوار ایمونیا۔ اروماٹک اسپرٹ آف
ایمونیا۔ فی ٹڈ اسپرٹ اف ایمونیا کا استعمال زیادہ ترمناسب ہے اس سے نفخ اور
ترشی دونون رفع ہوجاتی ہین رقیق العوام بلغم کے خارج ہونے سے مجاری الہوا وغیرہ
غشائے بلغیہ کی مزمن سوزش کو فائدہ کمال ہوتا ہے سرفہ سیاہ وغیرہ تشنجی کہانسی
کے شروع مین کاربونٹ آف سوڈا یا لائکوار پوٹاسی اور قدرے افیون شامل کرکے لعاب
بہیدانہ اور اصل السوس مین حل کرین اور بچہ کو پلا دین فائدہ مین سریع الاثر ہے
مگر کم تیزی کی وجہ سے کاربونٹ اف سوڈا بہ نسبت کاربونٹ اف پوٹاس کے بہتر
ہے اور معدہ کی صرف خراش مین لائکوار پوٹاسی اور آب اہک کا استعمال زیادہ تر
مفید ہے خراش مع قبض کی صورت مین مگنیشیا سلفاس کا استعمال بہتر ہے اور
امعا کی خراش مین چاک مکسچر کمپونڈ پوڈر اف چاک۔ اور کمپونڈ پوڈر آف چاک اند
اوپیم کا استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر امعا کی خراش سے غدود دین بڑھجاوین
نیز امراض جلدیہ ظہور مین آوین اور مرکبات آیوڈین کی برداشت بچہ مین نہ پائی

تو لائیکو اور پوٹاسی کا استعمال کرنا زیادہ تر مناسب ہے مگر عرصہ دراز تک اسکے استعمال سے معدہ کمزور اور ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔

فصل چہارم قاطع ریاح (کارمی نی ٹیو) جب بچوں کو ریاح کی کثرت سے تکلیف ہوتی ہے تو بدرقہ کی طور پر مجوزہ مرکب میں عرق بادیان عرق الائچی عرق پودینہ اور عرق دارچینی وغیرہ اس قسم کے عرقیات ضرور ہی شامل کئے جاتے ہیں جن سے معدہ کی تشنجی درد ترشی معدہ اور نفخ معدہ رفع ہو جاتا ہے۔ ان عرقیات میں خوشبو کے علاوہ مخصوص فوائد بھی پائے جاتے ہیں چنانچہ عرق پودینہ سے معدہ کی خراش رفع ہو جاتی ہے اور خراش امعا کے لئے عرق دارچینی مخصوص ہے مگر معدہ اور امعا کی سوزش میں اس قسم کے ادویہ سے خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ مرکب قاطع ریاح کے لئے فایدہ میں نہایت سریع الاثر ہے **نسخہ** کاربونیٹ آف مگنیشیا ۸ گرین ٹنکچر آف کسٹر۔ کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈی مس ہر ایک ۳ بوند ٹنکچر انگوزہ۔ اسپریٹس ایتھر ہر ایک ۱۵ بوند روغن بابونہ ایک بوند روغن بادیان ۳ بوند ٹنکچر اوپیم ۵ بوند پیپرمنٹ واٹر (عرق پودینہ) ۲ اونس سب کو ملا کر ۲۰ بوند سے ۲ ڈرام تک دو تین دفعہ دیں۔ **دیگر مجرب** لعاب صمغ عربی سرپ آف سافران ہر ایک ڈرام کاربونیٹ اف مگنیشیا سفیدہ ۱۰ اسپرٹ آف امونیا ہر ایک ۲ گرین کاجاپوٹی آئل ۱/۲ بوند کاراوی واٹر ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دو تین ۳ دفعہ دیں اس سے نفخ شکم ترشی معدہ اور اسہال مع پیچش کو از بس فایدہ ہوتا ہے اگر تاپین منظور ہو تو اس میں ایکڈرام ٹنکچر آف سوربٹ ملا دیں اور متوم کی صورت میں ۴ بوند لاڈنم داخل کریں

فصل پنجم مفرحات (اسٹی میومنٹ) جب بچہ کے شکم میں ریاح کی زیادتی یا تشنجی درد ہوتا ہے یا چیچک کی دانے بیٹھ جاتے ہیں یا پیچش وغیرہ بیماری کے عرصہ دراز تک رہنے سے بچہ نہایت کمزور اور ضعیف البدن ہو جاتا ہو تو مفرحات کی استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے کیونکہ ان سے دلکی حرکت تیز اور دوران خون کو تحریک زیادہ ہوتی ہے گر انکا اثر بچوں پر نہایت جلد پیدا ہو کر

گزر جاتا ہے اور بچہ مین نہایت جلد ضعف عاید ہوتا ہے بہرحال انکے استعمال مین احتیاط
نہایت ضروری ہے ورنہ علامات زیادہ تر شدید ہو جاتی ہین مفرحات کا استعمال خمر کی بنسبت
بہتر ہے کیونکہ انکی تاثیر نہایت جلد پیدا ہوتی ہے اور تہوڑے عرصہ کے بعد زایل ہو جاتی ہے
جس سے بچہ کی ہوش وحواس مین کسیطرح کا فرق نہین آتا اور خمر کی اوصاف اسکے برخلاف
ہین شنگرف اور دواین مین بہی خمر موجود ہوا کرتی ہے جنکا استعمال بچونکے لئے نہایت مضر
ہے لیکن کمزوری کی حالت مین یا جب مجری الہوا کے تشنج سے بلغم پورے طور پر خارج
نہ ہو سکے دم لینے مین تکلیف ہو تو اروماٹک سپرٹ امونیا یا کاربونیٹ آف امونیا
وغیرہ اس قسم کے مفرحات مین قدرے وائن یا شنگرف شامل کرکے استعمال کرسکتے ہین
تغیتہ کے بعد جو کمزوری تشنج اور بیقراری واقع ہوتی ہے وہ انکے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے
لیکن سوزشی بیقراری مین مفرحات کا استعمال سراسر نقصان ہے اور یہ مرکب بہی فایدہ
مین سریع الاثر ہے **نسخہ** اروماٹک اسپرٹ آف امونیا شیرہ نبات ہر ایک ۴ ڈرام
کمپونڈ شنگرف آف لیونڈر ایک ڈرام نائٹرک ایتھر ۲۰ بوند پیپرمنٹ واٹر ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر
ایک ڈرام گہنٹہ کے بعد پلادین — دافع تشنج اور مصرح کے طور پر ایک دو قطرات روغن
تارپین کی بہی بچہ کو پلائے جاتے ہین جس سے ریح اور تشنج فورًا رفع ہو جاتا ہے یہ روغن
استعمال مرض کرم شکم مین بہی مفید ہے اور یہ مرکب فایدہ مین عظیم النفع ہے —
نسخہ روغن تارپین ۳ بوند عرق لیمو ۴ بوند لعاب صمغ عربی شیرہ نبات ہر ایک
۴ ڈرام عرق بادیان ایک اونس سبکو ملاکر بقدر ایک دو ڈرام تین تین گہنٹہ کے
بعد دین فایدہ مین سریع الاثر ہے —

فصل ششم مقویات (ٹانک) مقویات کی استعمال سے جو الزن کی
نسبت بچونمین تحرک ایک زیادہ ہوتی ہے چراتیہ جنشن کلمبا کونین وغیرہ
ہلکی مقویات کی استعمال ننہے بچہ کے لئے زیادہ تر مفید ہے جب کبہی شدید مرض کے
بعد بچہ کمزور ہو جاتا ہے یا بخار وغیرہ کوئی سوزشی مرض طول پکڑ جاتی ہے تو
بچونمین مقویات کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن انکے استعمال مین احتیاط

زیادہ درکار ہے جب ان سے بچہ کی بہوک کہل جاتی تو دوا کو موقوف کرکے غذا مقوی پر اکتفا کرین اور یہ نگسچر کونین فایدہ مین زیادہ تر سریع الاثر ہے **نسخہ** اروماٹک سلفیورک اسڈ ۲ بوند ٹنگچر آف آرینج ۴ بوند سلفٹ آف کونین ۲ گرین اب منقطر ۱۰ ڈراپس سرپ آف ارینج ۳ ڈرام سبکو ملاکر بقدر ایک یا ۲ ڈرام روزمین ۳ یا ۴ دفعہ بچہ کو پلاوین دفعتاً کی کمزوری اور نوبتی امراض مین سنکونا زیادہ تر مفید ہے اگر خون کی قلت اور رقت سے کمزوری لاحق ہو یا عرصہ دراز سے نقاہت کی شکایت پائی جاتی تو مرکبات فولاد کو استعمال مین لاوین تاکہ فولاد کی آہستہ آہستہ تاثیر سے صورت فایدہ کی نمایان ہو نوبتی اور تشنجی امراض مین دونون ادویات مذکورہ کو ملاکر استعمال کرنا بہتر ہے **نسخہ** سلفٹ آف کونین سلفٹ آف ایرن ہر ایک ۱ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ۴ بوند جینشانہ کلمبا ۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ۳ ڈرام روزمین ۳ دفعہ دین سائٹریٹ اف ایرن اند کوئینا کی استعمال بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر خنازیری مزاج کے باعث بچہ مین کمزوری پائی جاتی تو مرکبات فولاد اور آیوڈین کو احتیاط کے ساتھ دین اس سے بہوک زیادہ ہوتی ہے اور یہ مرکب بھی فایدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** آیوڈین ۵ گرین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۴ گرین پانی ۱۰ اونس سبکو ملاکر ۱۰ بوند سے ایک ڈرام تک روزمین ۳ دفعہ دین آیوڈائیڈ اف ایرن کی استعمال بہی فایدہ مند ہے **دیگر مجرب** کمپونڈ ٹنگچر آف آیوڈین ۱۰ بوند ٹنگچر اسٹیل ۱۰ بوند عرق چرایتہ ایک اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام دین اگرچہ آیوڈین کے استعمال سے بہوک گہٹ جاتی ہے نیز زیادہ عرصہ کے استعمال سے امعا کی غشائے بلغمیہ مین خراش ہو جاتی ہے جس سے درد قولنج اور اسہال کی شکایت کا احتمال پایا جاتا ہے مگر مرکب فولاد کے ساتھ استعمال کرنے سے شکایت مذکورہ ظہور مین نہین آتی کیونکہ فولاد سے خون صاف ہوتا ہے جسم مین طاقت آتی ہے اور خنازیری مزاج کے لئے کاڈلیور آئیل کا استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے فرائی پیشا سیوٹا ٹراس بہی بچون کے لئے نہایت عمدہ مرکب ہے مگر یہ بدذایقہ اور ہلکا ہونے کے

علاوہ اسکے استعمال سے قبض نہین ہوتا اگر زیادہ تلین کرنا منظور خاطر ہو تو اوشل
سالٹ او پیشاب کی زیادتی مین بائی ٹارٹریٹ آف پوٹاس ملا سکتے ہین اور یہ مرکب
فایدہ مین زیادہ تر مفید ہے نسخہ فوای پوٹاسیو ٹارٹراس ۲ سے ۵ گرین اروماٹک
پوڈر ۲ گرین شکر تری ۲ گرین سبکو ملا کر دیئین ۳ دفعہ دین وا نیم فرانی بہی ایک نہایت
ہلکا مرکب ہے جسکی مقدار خوراک ۵ سے ۲۰ بوند تک صبح و شام خورد سال بچہ کو دیجاتی ہے
اور زیادہ عمر کے بچہ کو ایک ڈرام تک بہی دیا جاتا ہے اگر بچہ زیادہ کمزور اور اوس کے
عضلات مین ڈہیلا پن پایا جائے تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر رفع بخار اور سوزشی
امراض کے بعد ٹنکچر اسٹیل کا استعمال کرنا منظور ہو تو دو حصہ انٹی مونیل وائین ضرور
شامل کرین اگر کاربونٹ آف ایرن کا استعمال کرنا مد نظر ہو تو اوسکے ساتھ بائی کاربونیٹ
کو ضرور شامل کرین تاکہ فولاد کا اثر قایم رہے سائٹریٹ آف ایرن بہی کہانسین لذیذ ہے
قیمت او قتل الدیدان فایدہ کے لحاظ پر سلفٹ آف ایرن سب سے تیز مرکب ہے
مگر اسکے کہانے سے معدہ مین فتور پڑ جاتا ہے اسی لحاظ سے بہت خورد سال بچہ کو دینا
مناسب نہین ہے بڑی لڑکون کو زیادہ کم طاقتی اور جریان کی شکایت مین دے سکتے ہین
اگر فولاد کے استعمال سے دماغ مین فتور برپا ہو جائے تو کافور کہلا یا کرتے ہین مگر بچہ انکو
کافور کا کہلانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس سے دم لینے مین بچہ کو تکلیف ہوتی ہے
اور نظام عصبی کی تحریک سے تشنج وغیرہ عصبی امراض پیدا ہو جاتے ہین پس مرکبات
فولاد اور آیوڈین کے استعمال کا عمدہ وقت غذا سے دو گہنٹہ بعد ہے نیز فولاد
کو وقفہ دیکر کہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے تاکہ اوس کا اثر عرصہ دراز تک جاری رہ سکے

فصل ہفتم دافع سوزش ادویات

رفع سوزش کیلئے عین سوزش کی
ابتدا مین پہلے خون کا نکالنا نہایت ضروری ہے بشرطیکہ مریض میں خون خارج کرنے کی
برداشت پائی جائے بعد ازان دافع سوزش ادویات کا استعمال کیا جائے تاکہ دوا
کی تاثیر بہت جلد ظاہر ہو جب کسی عضو کی ساخت مین یا غشائی مائیہ مین سوزش کی
شکایت پائی جاتی ہے تو خون نکالنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے غشائی بلغمیہ

کی سوزش مین اخراج خون کی ضرورت چندان نہین ہوتی بجز بعض ہی حاشیہ اور عضو کی ساخت
مین ایسا ہی مرتبہ سوزش ہو جائے تو فصد کے بغیر چارہ نہین ہی جیسا کہ ذات الریہ اور
سوزش تقیحیہ الریہ (برانکو نیومونیا) مین مشاہدہ کیا گیا ہی ورم حنجرہ مین بھی فصد کا
لینا نہایت ضروری ہے مگر ورم حنجرہ تشنجی (اسپازمودک کروپ) مین فصد لینا
بالکل جایز نہین ہے - دماغ کی غلبہ خون سے مین نیز ان تشنجی امراض مین جو دماغ
مین غلبہ خون کے باعث ہون فصد کے ذریعہ خون نکالا جاتا ہے مگر سوزش کی خفیف
حالت اور مریض بچہ کی زیادہ کمزوری مین فصد نہین لی جاتی ورنہ دماغ مین پانی کے
پیدا ہو جانے سے استسقا الدماغی ہو جانے کا احتمال ہے امعا کی سوزش مین خون کا زیادہ
نکالنا مناسب نہین ہے نہ خنازیری مزاج مین فصد لین - نہایت چھوٹے بچہ کے بازو
کی رگین نہایت باریک اور چربی سے دبی ہوئی ہوتی ہین اسلئے بچہ کا بازو سے فصد لینا
غیر ممکن ہے اسکے عوض مین پشت پا یا پشت دست کی رگون سے بقدر حاجت خون
نکالا جاتا ہے دماغ اور سینہ کی امراض مین گردن کی ورید (جگلر وین) سے فصد لین
مگر گردن کی ورید کا خون مشکل سے بند ہوتا ہے کیونکہ گلے مین پٹی کس با ندھنے سے
تنفس کی آمد و رفت مین زیادہ تکلیف ہوتی ہے ایسے موقع پر اچھی جونک بھی نصف
گھنٹہ کے عرصہ مین ایک دو ڈرام خون پی سکتی ہے مگر سینہ اور گلے کی جونک کا خون
بھی دقت سے بند ہوتا ہے جس سے بچہ تلف ہو جاتا ہے پس اس صورت مین خون کو
انگلی سے دبا کر بند کرین یا زخم پر سفوف پھٹکری چھڑک کر بند کرین کاسٹک لقرہ یا لوہے
کی گرم سلائی سے داغ دین اور سینہ کی امراض مین پسلی کی ہڈی پر جونک کا لگانا مناسب
ہے اور دماغ کی امراض مین کان کے نیچے لگا دین اور جونکون کے عوض گلاس سے خون
لینا بہتر ہے کیونکہ اس سے خون کی مقدار بخوبی دریافت ہو سکتی ہے اور جلدی سے بند بھی
ہو سکتا ہے اور اکثر گلاس لگانے کا مقام گردن کے پیچھے پشت پر دونون استخوان
کتف کے مابین ہے - خون کی مقدار بیماری کی شدت اور طاقت پر موقوف ہے لیکن بچہ
کو بٹھلا کر گلاس لگا دین رخسارون کی رنگت اور لب کی پھیکا پن ہو جانے پر

فورًا اوٹھالین نبض کا اعتبار رہا کرے نکرین ہمین اکثر اختلاف پایا جاتا ہے جب امر اض
دماغیہ مین گلاس لگایا جائے تو صدغین کی رگون کو بار بار ملاحظہ کرین اور کمزوری کے
زیادہ ہوجانے پر فورًا اوٹھالین اور اس قاعدہ کو ہمیشہ مدنظر رکھین کہ ایک سال کی
عمر مین ایک سے ۳ اونس تک خون خارج کرین اور جونکین دو مین کافی ہین بعدازان
ہر سال کے واسطے ایک ایک اونس بڑہاتے جاوین آخر آٹھ سال کی عمر مین ۸ اونس سے
زیادہ خون نہ خارج کرین خون کے بار بار نکالنے سے بچہ نہایت کمزور وناتوان ہوجاتا
ہے چہرہ پہیکا اور تمام جسم پیلا پڑجاتا ہے اطراف سرد نبض کمزور اور سریع الحرکت
ہوجاتی ہے دم تکلیف اور خرابی سے لیا جاتا ہے سانس کے ساتھ ریح بکثرت خارج
ہوتی ہے زیادہ بیقراری اور بیداری کے باعث بچہ کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے اگر
اس حالت مین مفرحات استعمال نہ کئے جاوین تو تمام جسم مین تشنج کے پیدا ہونیسے
بچہ تاف ہوجاتا ہے اگر اخراج خون کے وقت بچہ کی طبیعت مین تغیر معلوم ہو تو
خون کو فورًا بند کردین غشی کی طاری ہونیکا انتظار نکرین کیونکہ بچون مین غشی کم
واقع ہوتی ہے اگر غشی ہو ہی جائے تو پہر نجات مشکل ہے اگر خون نکالنے کی ضرورت
پیش آوے تو ۱۲ گہنٹے کے بعد نکالین یا خاص مقام ورم پر چند جونکین لگادین تاکہ
سوزش کی شدت مین تخفیف نمایان ہو۔

فصل ہشتم بیان ادویات آبلہ انگیز (بلسٹر)

بچون مین فصد کے
عوض پلستر لگانا بہتر ہے اگر سوزش کی بیماری مین پلستر لگانا منظور خاطر ہو تو
پہلے قدرے تمام طور پر خون خارج کرین شروع مین پلستر لگانا مناسب نہین ہے اگر
اخراج خون کے بعد بخار ہوجائے تو بہی پلستر نہ لگادین نیز سوزش حنجرہ کے ابتدا
مین منع ہے تاوقتیکہ مرض کی شدت کم نہوجائے اگر مجبورًا لگانا ہی ہو تو گلے کے
عوض سینہ پر لگادین مجری الہوا کی سوزش اور ذات الریہ کی شدت کے کم ہونے
پر خاص مقام ماؤف پر لگادین۔ دماغی مرض کی شدت مین خاص سر پر پلستر لگانا
سراسر احتمال نقصان کا ہے البتہ گردن کے مقام پر لگانے سے علامات کی شدت

کم ہو جاتی ہے اور شدت مرض کی کمی مین خاص سر پر بھی لگا سکتے ہین اگر کان کی
دیرینہ سیلان رطوبت کے بند ہو جانے سے دماغ مین سوزش ہو جائے تو کان کے
پیچھے پلستر لگا دین اس سے دماغ کی سوزش رفع ہو جاتی ہے بعض اوقات بے احتیاطی
کی صورت مین پلستر کے گرد چھوٹے چھوٹے بثورات پیدا ہو جاتے ہین اور قلیل عرصہ
مین تمام جسم پر پھیل جاتے ہین بعض دفعہ پلستر کا زخم مردار پڑ جاتا ہے پس تکلیفات
مذکورہ کے لئے پہلے ہی احتیاطون کا پابند رہنا نہایت ضروری ہے تاکہ اس قسم
کی شکایت عاید ہی نہو وہ یہ ہے کہ پلستر کی مرہم مین نصف چربی ملا کر اوسکی تاثیر
کو خفیف کرین یا پلستر کی پٹی پر باریک ٹکڑا ململ کا چسپان کرین تاکہ اوسکی تیزی
کم ہو جائے نیز جلد کے صرف سرخ ہو جانے پر پلستر کو اوتار لین تین چار گھنٹہ تک کہنا
مناسب نہین ہے اس سے بھی آبلے خود بخود پیدا ہو جاتے ہین لیکن تین چار گھنٹہ کی
پابندی ہر ایک مقام پر صادق نہین آتی کیونکہ ایک مقام بہ نسبت دوسرے کے
بہت نازک اور ملایم ہوتا ہے مثلاً سینہ کی مقدم جلد پر صرف دو گھنٹہ ہی پلستر
لگا دین اس عرصہ مین بخوبی آبلے پیدا ہو جاتے ہین برعکس اسکے عظم کتف کے نیچے کی جلد
نہایت سخت ہوتی ہے جسپر چار گھنٹہ کے عرصہ مین بھی آبلہ پیدا نہین ہو سکتا سر کی
جلد نہایت ہی ملایم اور کند ہوتی ہے جسپر ۹ گھنٹہ کے عرصہ مین بھی آبلہ بمشکل پیدا
ہوتا ہے ننھے بچہ مین صرف ایک ہی گھنٹہ کافی ہے خسرہ وغیرہ بعض امراض کے سبب
جلد اسقدر نازک ہو جاتی ہے کہ اوسپر پلستر کا اثر فوراً پیدا ہو جاتا ہے بلکہ مقام پلستر
کے مردار ہو جانے کا اکثر احتمال رہتا ہے جس سے بچہ کو درد اور بیقراری زیادہ ہوتی ہے
اگر پٹی کی عوض پلستر کا عرق استعمال کیا جاوے تو بہتر ہے تاکہ پٹی کے ادہر اودہر کہسکنے
کا احتمال رفع ہو جائے خسرہ کی بعد ذات الریہ کے پیدا ہونے سے جلد بہت نازک ہو جاتی
ہے۔ پلستر کے آبلہ کو سوئین سے چھید کر مکھن ہی چرب کرین یا اوسکے اوپر کیلے کا
پتہ باندھین قینچی سے کاٹنا مناسب نہین ہے اگر پلستر کے مقام کو عرصہ دراز تک جاری
رکھنا منظور ہو تو مرہم سادہ یا کوئی دوسری تیز چیز کی مرہم نہ لگا دین ورنہ زخم کے

مردار ہوجانیکا احتمال ہے بلکہ اس صورت مین زخم سابق کی خشکی ہے جاننے پر دوبارہ سہ بارہ
پلستر لگا سکتے ہین اگر پلستر کے مقام پر سوزش کے ہوجانے سے سرخی اور ورد معلوم
ہو تو آٹا یا کھڑیا مٹی چھڑکدین تاکہ مقام ماؤف جلد خشک ہے جانے اگر اس سے صورت فایدہ
کی نمایان نہو تو گہیا گرم لوپری باندہین اگر ایلہ کے طور پر رائی کا پلستر لگانا منظور ہو تو
اوسمین نصف آٹا ملالین اور دس بارہ منٹ سے زیادہ عرصہ تک نہ رکھین خالص
رائی کا پلستر لگانا مناسب نہین ہے ورنہ احتیا لگا پٹی پر باریک ململ کا ٹکڑا چسپان کرین

فصل نہم بیان ادویہ مقی (امی ٹکس) کہانسی بخار اور سوزشی امراض

مین قی کرانے سے بچون کو اکثر فایدہ ہوتا ہے جب چیچک خسرہ کی دانے بخوبی ظاہر
نہین ہوتے تو قیات کے استعمال سے کلہم دانے نکل آتے ہین اور ستے کے کہل کر
آنے سے کہانسی کو بہی آرام ہوجاتا ہے کیونکہ قی سے مجری الہوا صاف ہوجاتی ہیں جس سے
بچہ بخوبی دم لے سکتا ہے ہمیشہ سے بچونکا قاعدہ ہے کہ کہانسی کی بلغم کو نگل جاتے
ہین جس سے معدہ پُر رہتا ہے پس قی سے وہ بلغم خارج ہوجاتا ہے اور کہانسی کو آرام ہوتا
سرفہ سیاہ مین تشنج کے باعث سوزش حنجرہ مین غشائی کاذب پیدا ہونے سے مجری الہوا
نہایت تنگ ہوجاتی ہین جس سے بچہ دم لی نہین سکتا بعض اوقات سانس کے بند ہوجانے
سے بچہ مر بہی جاتا ہے پس اس قسم کی تشنجی کہانسی مین قی کرانا حکم اکسیر کا رکہتا ہے
غشائی کاذب کی صورت مین نیلا تھوتھہ سے قی کرانا عین مصلحت ہے تاکہ غشائی کاذب
کے خارج ہوجانے سے تنفس کی آمد و رفت مین آسانی ہو ۔ اگر غیر منہضم اور ثقیل غذا کے
امتلا سے بچہ کو ام الصبیان ہوجائے یا شکم مین نفخ اور درد لاحق ہو تو قے کی استعمال
سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اسہال کی ابتدا مین بہی قے کا کرانا عظیم النفع ہے ورنہ
معدہ مین سوزش کے ہوجانے سے بچہ کی طبیعت خراب ہوجاتی ہے ضعیف التجسم
اور خنازیری مزاج بچہ کی اشتہا اکثر قی سے تیز ہوجاتی ہے کیونکہ اس سے رطوبات فاسدہ
موجودہ معدہ اور سقف ہاضمہ خارج ہوجاتی ہین نیز قوت دافعہ اور جاذبہ دونون کو تحریک
ہوتی ہے اور خنازیری مواد تحلیل ہوجاتے ہین اپیکاک وغیرہ بلکہ تاثیر کی دوا

دوا سے قے کرانا فایدہ مند ہے مگر اعانت کیلئے بہت جلدی سی گرم پانی نہ پلایا جاوے
تاکہ قے مین پہلے ہی دوا کے نکل جانے سے معدہ کا امتلا جیون کا تیون رہجاوے
بلکہ دو تین دفعہ قے کے ہو جانے یا جی کے متلانے پر گرم پانی پلایا جائے نیز دوا کے
دینے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے مرض بڑہجاتا ہے مگر دونون ادویہ کے استعمال
سے ضعف زیادہ پیدا ہو جاتا ہے سرپ آف اسکوئل بہی عمدہ مقئ دوا ہے البتہ
اسمین ذرہ تیزی پائی جاتی ہے دو مہینہ کے بچہ کو ایک گرین چہہ مہینہ کے بچہ کو ۲
گرین اور برس کے بچہ کو ۳ گرین اپیکاک مان کے دودہ مین حل کر کے پلا دین بعض
اوقات قے کے عوض اپیکاک سے دست آجاتے ہین - ورم حنجرہ وغیرہ سوزشی
امراض مین ٹارٹار امیٹک کے استعمال سے ازبس فایدہ ہوتا ہے جسکے مقدار چہوٹے
بچہ کے لئے اٹہوین حصہ گرین سے سولہوین حصہ گرین تک ہے اور عمدہ ترکیب استعمال
کی یہ ہے کہ آدہا گرین ٹارٹار امیٹک کو ایک اونس پانی مین حل کرین اور بقدر
ایک ڈرام دین مگر اسکو معدہ و امعا کی سوزش اور خراش مین نہ دین اور نہ خلو معدہ
مین استعمال کرین بلکہ کہلانے سے پہلے قدرے دودہ پلانا بہت ہی مناسب ہے

فصل دہم بیان ادویات دافع بلغم (اکس پکٹورنٹ)

اگر اپیکاکیوانا وغیرہ مقئ دوا کو تہوڑے مقدار مین کئی دفعہ کہلایا جاوے
تو دافع بلغم کا فایدہ ہوتا ہے مگر اس دوا کے ساتہہ امداد کے طور پر کوئی دوسری
دوا دافع بلغم بہی شامل کیجاوے تو بہتر ہے اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے
نسخہ واین اپیکاکوانا ۲۴ بوند واین ٹارٹار امیٹک ۱۶ بوند شیرہ نبات ڈرام
عرق بادیان ایک اونس ملا کر بقدر ایک ڈرام ایک مہینہ کے بچہ کو تین تین گہنٹہ
کے بعد دین **دیگر مجرب** واین اپیکاک ۲۴ بوند واین ٹارٹار امیٹک
۲۴ بوند کمپونڈ ٹنکچر آف کمفر ۲۴ بوند سرپ آف ٹولو ۴ ڈرام عرق بادیان ایک اونس
اسکو ملا کر بقدر ایک ڈرام چہہ مہینہ کی عمر کے بچہ کو تین تین گہنٹہ کے بعد
دین اگر مذکورۃ الصدر دونون نسخہ مین لعاب صمغ عربی اور کاربونٹ

ان سوڈا بہی شامل کیا جائے تو زیادہ تر موزون ہے اگر بچہ کمزور ہو تو ہر ایک خوراک مین دو مہینہ کے بچہ کو دو بوند اور چہہ مہینہ کے بچہ کو ۵ بوند ارومانگ اسپرٹ امونیا ضرور شامل کرین ❊❊❊

فصل یازدہم معرقات (ڈایا فوریٹکس) بچونکو پسینہ بہت ہی کم آیا کرتا ہے اگر بخار وغیرہ کے مرض مین پسینہ لانا منظور خاطر ہو تو یہ مرکب تیار کرکے استعمال مین لاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ فیور مکسچر** لایکوار امونیا اسٹیاس وائین اپیکاک ہر ایک ۲۰ بوند نائیٹرک ایتہر ۱۶ بوند پانی ایک اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام ایک مہینہ کی عمر کے بچہ کو دو دو گہنٹہ کے بعد پلاوین **دیگر فیور مکسچر** لایکوار امونیا اسٹیاس۔ نائیٹرک ایتہر ہر ایک ۴۸ بوند پوٹاسی نائٹراس ۶ گرین پانی ۱۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دو دو گہنٹہ کے بعد دین **دیگر فیور پوڈر** انٹی مونیل پوڈر کیا لومل ہر ایک ۶ گرین اپیکاکوانا پوڈر ۴ گرین سبکو ملاکر ۶ پوڑیہ بنادین اور دو دو گہنٹہ کے بعد ایک پوڑیہ کہلائیکو دین **دیگر فیور پوڈر** انٹی مونیل پوڈر کیا لومل اپیکاکوانا پوڈر ہر ایک ۱۲ گرین شورہ قلمی ۲۴ گرین شکر تری ۶ گرین سبکو ملاکر ۶ پوڑیہ بنادین اور دو دو گہنٹہ کے بعد ایک پوڑیہ دین

فصل دوازدہم ادویات باردہ (ریفری جرنٹ) سرد پانی جیسے کوئی بہر دوا نہین ہے جب بخار کی حالت مین بچہ کا سر بہت گرم ہو جاتا ہے یا ام الصبیان کے اشتداد سے بچہ نہایت تنگ ہو جاتا ہے تو سر پر سرد پانی کا لگانا فایدہ مین حکم اکسیر کا رکہتا ہے اور عمدہ ترکیب یہ ہی کہ برف سے سرد کئے ہوئے پانی مین کپڑا تر کرکے سر پر لگادین اور بار بار تر رکہین تاکہ کپڑا گرم نہو جائے اس سے بہت جلد صورت فایدہ کی نمایان ہوتی ہے ❊❊❊

فصل سیزدہم تغسیل تراش اور درد کی صورت مین اکثر بچون کو آب گرم کا حمام۔ اسے ۱۵ منٹ تک کرایا جاتا ہے جس سے بخار کی علامات بہی رفع ہو جاتی ہین اور آب گرم کی حرارت ۹۰ درجہ سے زاید ہرگز نہو اگر ۹۵ درجہ پر ہو تو نہایت موزون ہے یہ بہی تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ جب جسم کی زیادہ گرمی سے نفس تیز ہو جائے

درد و تشنج کی شکایت پائی جائی تو ۹۰ درجے گرم پانی سے فایدہ کمال ہوتا ہے سوزشی امراض
مین آب گرم کا حمام کرانا بالکل منع ہے اس سے دوران خون کے تیز ہوجانے سے دم مین زیادہ
تکلیف ہوتی ہے خصوصا امراض ریہ مین حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے شکم اور جلد کی سوزشی
امراض مین نیز بعض قسم کے بخارون مین آب گرم کا حمام کرنا چندان مضایقہ نہین ہے
خسرہ چیچک مین بھی جب دانون کے دبجانے سے تشنج واقع ہوتا ہے تو آب گرم کے غسل
سے ازبس فایدہ ہوتا ہے سوزش صفاق مزمن اور اسہال مزمن مین بچہ کو گھٹنون
تک گرم پانی مین کھنا زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے پانی کی گرمی اور اوسکے اندر رہنے کی مدت
بچہ کی مرضی پر موقوف ہے حمام کے باربار کرلینے اور اوسمین بہت دیر تک رکھنے سے
اکثر زکام ہوجاتا ہے جسمین زیادہ تر احتیاط درکار ہے حمام کرانے کے بعد جسم کو خوب صاف کرکے
گرم کپڑے سے ڈہانکدین ورنہ سردی کی سرایت سے احتمال خرابی کا ہے شدید امراض مین
ضرورت کیوقت حمام کرایا جاتا ہے لیکن امراض مزمنہ مین غذا کے پہلی اور پیچھے دو گھنٹہ
کا وقفہ ضرور چاہئے دودہ پینے کے بعد نیز کہیل و کود اور بیداری کے بعد فورًا حمام
کرانا مناسب نہین ہے بچہ کو سرد پانی مین غوطہ دینے سے پہلی سردی معلوم ہوتی ہے
بعد ازان لرزہ پیدا ہوجاتا ہے اور دفعتًا غوطہ دینے سے نظام عصبی مین فتور برپا
ہوجاتا ہے مگر کچھ دیر کے بعد سردی کے رفع ہوجانے سے گرمی معلوم ہوتی ہے
حمام کے بعد گرم کپڑون کے پہنانے سے طبیعت نہایت خوش ہوجاتی ہے اور بہت
چھوٹے بچہ کو سرد پانی سے غسل کرانا مناسب نہین ہے سر کی امراض کے لئے
پاشویہ بھی نہایت عمدہ آلہ ہے **غسل تصویل (میڈی کی ٹڈ باتھ)**
جلدی امراض مین غسل ادویہ زیادہ تر فایدہ مند ہے پانی مین صرف صابون حل کرکے
چھوٹے بچہ کو نہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے بڑی عمر کے لئے کاربونٹ اف پوٹاس
یا کاربونٹ اف سوڈا وغیرہ نمکین چیزین شامل کرکے غسل دین اور ان دونون اشیا
کی مقدار ۸ سیر پانی مین ۳ سے ۱۰ ڈرام تک کافی ہے چنبل جذام وغیرہ امراض جلدیہ
مین نیز رعشہ اور دیگر عصبی امراض مین گندہک کی تصویل زیادہ تر مفید ہے

اور عمدہ ترکیب اسکی یہ ہے کہ کہولتے ہوئے پانی کی ایک بوتل مین ایک اونس گندہک داخل کرکے برابر ۱۲ گہنٹہ تک رکہدین بعد ازان ۵ سیر پانی مین شامل کرکے غسل کرین اگر ۵ سیر پانی مین ۲ گرین سلفٹ اف پوٹاس شامل کرکے غسل کیا جائے تو نیز فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر خنازیری مزاج کا بچہ شدید امراض جلدیہ مین مبتلا ہو جائے تو ۵ سیر پانی مین ۱۰ ڈرام آیوڈایڈ اف پوٹاس داخل کرکے استعمال کرین اس سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔

فصل چہاردہم مسہلات اکثر غذا کی بے احتیاطی کی باعث بچونکو جلاب کی ضرورت پیش آتی ہے مگر ہمیشہ بار بار جلاب کا استعمال کرنا سراسر مضر صحت ہے غذا کی احتیاط اور حفظان صحت کی پابندی مین جلاب کی حاجت بہت کم ہوتی ہے اور حسب ضرورت آب گرم کے حقنہ اور شیاف سے قبض رفع ہو جاتا ہے اگر مدامی قبض کی صورت مین جسمی رطوبات خراب ہو جاوین معدہ مین ترشی اور نفخ شکم کے پائے جانے سے صحت مین فتور برپا ہو جائے بخار کی علامات بہی موجود ہون نیز نیند کے نہ آنے سے دماغ مین فتور پیدا ہو جائے اور بار بار تشنج کی تکلیف سے بچہ لاچار ہو جائے تو نہایت احتیاط سے جلاب دینا عین مصلحت ہے ننہے بچہ کے رفع قبض کیلئے ایک ڈرام روغن بیدا نجیر کو کسی خوشبودار عرق مین شامل کرکے شکر تری سے شیرین کرین اور بچہ کو پلا دین فائدہ مین سریع الاثر ہے اس سے دست کہل کر آجاتے ہین اور سدد کے خارج ہونے سے شکم صاف ہو جاتا ہے جب کیالومل اور سقمونیا سے دست نہ آوین تو روغن بیدا نجیر کے استعمال سے بخوبی دست آجاتے ہین نیز غذای غیر منہضم اور سدد کی رکاوٹ مین روغن بیدا نجیر دیا جاتا ہے اور بچہ کی عمر جتنے سال کی ہو اتنے ہی ڈرام روغن بیدا نجیر دے سکتے ہین بروز دندان کے ایام مین بہی اس سے قبض کو رفع کیا جاتا ہے ۲ ڈرام شربت بنفشہ بالیدہ سے بہی قبض رفع ہو جاتا ہے اور شربت بنفشہ کو روغن بیدا نجیر مین ملا کر دینا شربت ورد اور شربت سنا کا استعمال کرنا بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بہی مفید ہے **نسخہ** روغن بیدا نجیر ایک اونس کلسائڈ مگنیشیا ۲ ڈرام شکر تری ۲ ڈرام روغن بادیان ۲ بوند سبکو ملا کر بقدر ۲ ڈرام بچہ کو پلا دین اور حسب ضرورت

دوبارہ بہی دی سکتے ہین بخار اور زکام کی حالت مین ۲ ڈرام شیر خشت کو کسی خوشبودار عرق مین حل کر کے مریض بچہ کو پلاوین یا کسی دوسری ملین دوا کے ہمراہ دین تاکہ نفخ شکم اور پیچش نہو اور دست بہی کہل کر آجاوین **نسخہ** ۴ ڈرام شیر خشت کو ۴ ڈرام لعاب صمغ عربی مین حل کر کے صاف کرین بعد ازان ۲ ڈرام شربت بنفشہ اور ایک اونس پپر منٹ واٹر شامل کر کے بقدر ایک دو ڈرام تین تین گہنٹہ کے بعد پلایا کرین جبتک کہ دست اجاوین **دیگر مجرب** ایک اونس جہیاندہ سنا اور ۴ ڈرام پپر منٹ واٹر مین ۲ ڈرام شیر خشت حل کر کے صاف کرین بعد ازان مگنیشیا سلفاس ۲۰ گرین ٹنکچر آف روبرب ایک ڈرام شربت ورد ڈرام سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام تین تین گہنٹہ کے بعد پلاوین جبتک کہ دست آجاوین۔ جب شکم مین ترشی زیادہ پائی جاوے یا معدہ کی خرابی سے ام الصبیان کی شکایت پیدا ہوجاوے تو شربت ورد یا شیر خشت کے ہمراہ بچہ کو پلاوین مسکن فایدہ کی موجودگی سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اگر مگنیشیا سلفاس کو عرصہ دراز تک جوان آدمی کو کہلائی جائے تو اس کے شکم مین جم کر ایک گولا سا بن جاتا ہے مگر بچون مین ایسا کم ہوتا ہے اور غذا کے ساتھ ملاکر بوقت خواب دینے سے صبح کے وقت دست بخوبی کہل کر آجاتا ہے اور دو تین برس کی عمر تک چند گرین سے لیکر ۱۰ گرین تک کہلا سکتے ہین۔ اس عمر کے بعد بقدر ۲۰ گرین ومنین ۲ وغیرہ دے سکتے ہین۔ بعض اوقات رطوبت ہاضمہ کے ساتھ والدہ کا دودہ ملکر جمجاتا ہے اور قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے جس سے والدہ خیال کرتی ہے کہ معدہ مین ترشی کا غلبہ ہوگیا ہے اور بار بار مگنیشیا کا استعمال کراتی ہے حالانکہ یہ محض اسکی غلطی ہے کیونکہ دودہ کا جم کر خارج ہونا مرض مین داخل نہین ہے بخار اور سوء ہضمی امراض مین ٹارٹریٹ آف پوٹاس اور سلفیٹ آف مگنیشیا وغیرہ نمکین جلاب دینے سے تنقیہ ہوجاتا ہے جس سے صورت آرام کی فوراً نمایان ہوتی ہے اگر اسکی استعمال سے پیچش کا احتمال ہو تو سقمونیا یا شربت سنا کو شامل کر کے دین اس سے پیچش کی خاصیت زایل ہوجاتی ہے بعض حکما ٹارٹریٹ آف سوڈا اور سلفیٹ آف پوٹاس

کو بہی استعمال کرتے ہین اور سوڈا سلفاس کا استعمال بچونمین بہت کم کیاجاتا ہی کیونکہ
اس سی امعا کی غشائے بلغمیہ مین خراش پیدا ہو جاتی ہے اور پانی کیطرح دستون کے آنے
سے سدے کم خارج ہوتے ہین اور نمکین مسہلات کو زیادہ پانی مین حل کرکے دینا فایدہ
مند ہے تاکہ امعا کی غشائی بلغمیہ مین خراش پیدا نہو اور دست بہی کہل کر آجاوین اور مدد
کیلئے یخنی گوشت ۔ آشجو پلادین ۔ نمکین مسہلات کی خوراک ۲ سے ۱۰ گرین تک ہے
برابر دو دو تین تین گہنٹہ کے بعد دین چنانکہ دست کہل کر آجاوین بخار اور سوزشی امراض
مین بڑی عمر کے لڑکون کو روشل سالٹ کا استعمال خیسا ندہ سنا کے ساتھ ہوا کرتا ہی
خراش معدہ درد قولنج مین مگنیشیا سلفارس کا جلاب فایدہ مین زود الاثر ہے دستونکے
نہ آنے مین نمک مذکور کو خیسا ندہ پودینہ کے ہمراہ دین اس سے بخوبی دست آجاتے ہین
اگر اسمین لیمون کا چہلکا یا ایسی ٹارٹریٹ آف پوٹاس شامل کیاجائے تو اوسکا بدذائقہ
بہی دور ہوجاتا ہے ۔ ریوند چینی نہایت عمدہ مقوی قابض اور ملین دوا ہے اور یہ فواید
اسکی خوراک پر موقوف ہین چنانچہ تہوڑے مقدار مین قبض کا فایدہ ہوتا ہے اور زیادہ
مقدار مین دست آتے ہین اور فاسد مواد کے نکل جانے سے شکم صاف ہوجاتا ہے بعد مین
قبض ہوجاتا ہی اسی لحاظ پر دوا مذکور سے بچونکو خفیف سا مسہل دیاجاتا ہے اور خفیف
مسہل کے باعث نہایت ننہے بچہ کو دو مہینہ سے سال بھر کی عمر تک ۳ گرین سے ۶ گرین
اور زیادہ عمر کے بچہ کو اسے ۲۰ گرین تک دے سکتے ہین اگر اسکے ہمراہ مگنیشیا بہی
شامل کیاجاوی تو عمل مین سریع الاثر ہے اور یہ مرکب زیادہ مفید ہے **نسخہ** سفوف ریوند چینی
۳ گرین مگنیشیا سلفاس ۔ ۴ گرین کمپونڈ اسپرٹ آف امونیا ۲ گرین عرق بادیان ۵ تولہ شیرہ نبات
۲ ڈرام سبکو ملاکر لیقدر ایک ڈرام مین تین تین گہنٹہ کے بعد پلادین چنانکہ دست آجاوین جب
امتلا اور تداخل غذا کے باعث بچہ کو تکلیف معلوم ہو تو تیز مسہل جلپ کا استعمال کیاجاے
تاکہ بڑے رود ونکی اصلی حرکت کے زیادہ ہونے سے آب خون بکثرت خارج ہو مگر معدہ
اور جگر کے فتور مین اسکا عمل قابل اعتبار نہین ہو سکتا کیونکہ اسکے کہانے سے قی اور
اوپر پیچش ہوتی ہے اگر یہ جلپ برہان استعمال کیجاوے تو قے درد قولنج اور پیچش

کم ہوتی ہے نیز روغن لیمو کے چند قطرات اور قدرے شکر تری بلائی جائے اوسکا بدذائقہ بھی دور ہو جاتا ہے بچون کیلئے رب جلیپ زیادہ تر مفید ہے سوزشی امراض سینہ مین جلیپ کے ہمراہ اپیکاکیوانا شامل کر کے استعمال کیا جائے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے کیالومل کے ہمراہ دینے سے عمل تیز ہو جاتا ہے اگر مرض استسقا مین دست پتلے پانی کی طرح لانے منظور ہون تو کمپونڈ پوڈر اف جلیپ کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے جسمین اسڈ ٹار ٹریٹ آف پوٹاس پڑتا ہے اگر جلیپ کے ساتھہ سقمونیا شامل کیا جائے تو انٹریون کے زیادہ تحریک سے خوب پتلے دست آتے ہین قبض کے رفع ہو جانے سے دماغ کا آمالہ ہوتا ہے اگر قبض کی شدت مین یا امعا کے اندر رطوبت بلغمیہ کے اجتماع سے کسی مسہل کا اثر پوری طور پر نمایان نہو تو سقمونیا کو استعمال مین لایا جاتا ہے جس سے مذکورۃ الصدر علامات کلہم رفع ہو جاتی ہیں اس سے شکم کے کرم بھی خارج ہو جاتے ہیں مگر نہایت تیز ہونیکے باعث انٹریون مین خراش ہو جاتی ہے جس سے پیچش کی شکایت ظہور مین آتی ہے اگر اسکے استعمال مین احتیاط کیجاوے تو چندان مضایقہ نہین ہے اور احتیاط یہ ہے کہ سفوف سقمونیا کو کسی خوشبودار سفوف کے ہمراہ استعمال کرین اور یہ مرکب بھی فائدہ مین سریع الاثر ہے

نسخہ روبرب پوڈر سقمونیا پوڈر سلفٹ آف پوٹاس ہر ایک ۲ گرین ارد مامک پوڈر ۱ گرین سب کو باریک کرکے ۲ سے ۶ گرین تک تین تین گہنٹہ کے بعد استعمال کرین چندانکہ دست بفراغت آجاوین قبض کی شدت مین حقنہ کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے مگر اسمین زیادہ تر احتیاط درکار ہے کیونکہ عامل نادان سے ضرب شدید کا احتمال ہے

ترکیب حقنہ بچہ کو زیادہ پیار اور محبت سے رکھین تاکہ حرکت سے باز رہے اور نہ روویے بعد ازان حقنہ کی نالی کو قدرے بائین طرف آہستہ آہستہ نہایت احتیاط سے داخل کرین ازان بعد حقنہ کے دستہ کو بتدریج ہلاتے جاوین تاکہ امعا مین تہوڑا تہوڑا عرق مطلوبہ پہونچتا جاوے کیونکہ حقنہ کے پانی سے بچونکی انٹریان بآسانی تن جاتی ہین جنکا دوبارہ سکڑنا بیحد مشکل ہو جاتا ہے اور چہوٹے بچونکے امعا مین یہ کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے پس زیادہ عرق کو داخل کرنے یا بار بار حقنہ کے استعمال سے ہلمریۂ علیم کا احتمال ہے

بہت ننھے بچہ کے لئے ۴ اونس عرق کافی ہے اور پانچ برس کی عمر کے بعد ۶ آونس سے زیادہ عرق داخل نکرین اور آٹھہ برس کی عمر مین ۸ اونس سے زیادہ عرق داخل نہ کیا جاے ۔

نسخہ حقنہ اشیجو ۵ اونس نمک خوردنی ۳ ڈرام روغن زیتون ۵ ڈرام اگر شکم مین ریح زیادہ معلوم ہو تو ایک دو ڈرام اسپرٹ آف ٹرپن ٹاین بہی داخل کر کے استعمال مین لاوین نیز پچکاری کی نالی انٹڑیون کے اندر دو تین انچ باحتیاط تمام داخل کرین اور پانی داخل کرنے کے بعد برابر کچہہ عرصہ تک حقنہ کی نالی کو مقعد کے اندر رہنے دین تاکہ ریح نکلنے خارج ہونیسے بچہ کو افاقہ ہو ورنہ ریح کے اجتماع سے بچہ کا دم بند ہو جاتا ہے

باب سویم امراض بچہ

بچون کی تمام امراض کا ذکر کرنا علیحدہ مجلد کا محتاج ہے مگر مختصر طور پر چند کثیر الوقوع امراض کا بیان ضروری سمجہ کر اس کتاب مین کیا جاتا ہے تاکہ حسب موقع فوراً اندارک کیا جاسکے اکثر حفظان صحت کی عدم پابندی سے بچے ہلاک ہو جاتے ہین یعنے کہلانی پلانے مین بے احتیاطی ۔ بار بار کہلانا غصہ اور گہبراہٹ کی حالت مین والدہ مین بچہ کو دودہ پلانا مٹی کوئلہ وغیرہ ردی اشیاء کے کہانے مین بچہ کی حفاظت نکرنا کپڑے اور بدن کو صاف اور خشک رکہنا ۔ کپڑون کے بدلنے مین سستی کرنا غلیظ بدبودار اندہیری مکان مین بچہ کو بند رکہنا مکان مین نمی اور غلاظت کا موجود رہنا وغیرہ اس قسم کی بے احتیاطی سے بچے بیمار ہو جاتے ہین موت کے نقشجات سے ثابت ہوتا ہے کہ دماغ اور اعصاب کی امراض سے بچے زیادہ ضایع ہوتے ہین جسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کاسہ سر کی ہڈیان نہایت ملائم ہونے سے دماغ کی رگون کو بخوبی سہارا نہین ملتا پس اس صورت مین سرخہ سیاہ کی نوبت کیوقت جبکہ وریدی کثیف خون دماغ سے بخوبی واپس نہین ہوتا یا بخار کے شروع مین یا کسی عضو رئیسہ کی سوزش شدید مین بدوران خون شرائین تیز ہو جاتا ہے تو دماغ مین خون کے اجتماع سے بچہ کو ام الصبیان ہو جاتا ہے

نظام عصبی اور دماغ و نخاع کے فتور سے اکثر تشنج پیدا ہوجاتا ہے نیز تشخیص مین غلطی ہوجاتی ہے کیونکہ حس و حرکت اور ہوش و حواس کے تفرقہ کو خود بچہ بیان نہین کرسکتا پس اگر ابتدا ہی سے پورے طور پر احتیاط کیجاوے تو کسی مرض کا ظہور ہرگز نہین ہوسکتا اگر اتفاقاً کوی مرض پیدا ہو بھی جاوے تو اوسکے اصل سبب کو دریافت کرکے یا ظاہری علامات کی واقفیت پر فوراً علاج کرین تاکہ مرض کی زیادتی رک جاشے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چند فصل مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول احتیاط والدین

والدین کی احتیاط مین بچے بہت کم بیمار ہوتے ہین اگر بیمار ہو بھی جاوین تو بہت جلد صحت یاب ہوجاتے ہیں بعض نادان والدین خفیف سی شکایت مین بچہ کو خود بخود متواتر مسہل دئے جاتے ہین اور ہمیشہ دوائین پلایا کرتے ہین جس سے بچہ فی الحقیقت سخت بیمار ہوجاتا ہے اور یہ امر یاد رکھنے کی قابل ہے کہ خواہ کسی قسم کی دوا ہو صلاح و مشورہ حکیم کے بغیر بچہ کے استعمال مین لانا موجب بیماری کا ہے جس سے عالم شباب تک بہت ہی کم پہونچتے ہین۔ والدین کا فرض ہے کہ اس قسم کی خفیف شکایت مین صرف ایکدن کی غذا مین کمی کردین اور دیگر تدابیر خانگی مین احتیاط رکھین اگر اس سے شکایت برطرف نہو تو بامر لاچاری فوراً تجربہ کار صاحب علم ہوشیار حاذق حکیم کی صلاح لین اور مرض کے حالات بہت مفصل طور پر بیان کردین تاکہ تشخیص اور علاج کی غلطی مین مرض ترقی نہ پکڑ جائے نیز حکیم کی تجویز مین بیموقع دخل نکرین ورنہ بیماری کے بڑہجانے سے بچہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ بچہ کے دل مین حکیم صاحب کا خوف ہرگز نہ ڈالین ورنہ ملاحظہ کے موقع پر بچہ کی چیخین مارنے اور بیقراری ہونے سے علامات بڑہجاتی ہین یا اصل مرض کی کیفیت کتمان کی حالت مین ہوجاتی ہے جس سے تشخیص مین غلطی واقع ہوتی ہے۔ شدید اور مہلک امراض مین دوا کی تاثیر ہمیشہ جسم مین موجود رکھنی ضروری ہے۔ اثر دوا کی ملتوی حالت مین فایدہ مترتب نہین ہوسکتا خصوصاً بچوں کے امراض مین کیونکہ انمین دفعتاً بیماری کے ظاہر ہونے سے آناً فاناً بیماری ترقی پر ہوجاتی ہے اور بہت تھوڑے ہی عرصہ مین بچہ ناتھہ سے جاتا

رہتا ہے کبھی عرصہ دراز کے بعد بچہ ہلاک ہو جاتا ہے اکثر مرض کے سبب بچہ مین
ضدیت پیدا ہو جاتی ہے جسکو محبت اور شفقت سے رفع کرنا نہایت ضروری ہے
سخت اور سست باتون سے مزاج درہم برہم ہو جاتا ہے۔ بیماری کی حالت مین نیز
رفع مرض کے بعد غذا کی احتیاط نہایت ضروری ہے ورنہ بے احتیاطی کی صورت
مین مرض مذکور دوبارہ عود کر آتا ہے یا کوئی دوسری بیماری پیدا ہو جاتی ہے یا صحت
مین دیر ہو جاتی ہے۔ نیز بیمار بچہ کو کسی علیحدہ ہوادار مکان مین شور و غل سے
محفوظ رکھین تاکہ متعفن ہوا کے استنشاق سے بیماری بڑھ نہ جاے نیز دوسرے
بچے مرض کے متعدی اثر مین مبتلا ہون۔ پوتڑے اور پاخانہ کو فوراً علیحدہ مکان
مین رکھین خویش و اقارب کا ہجوم آس پاس نہ ہونے دین اس سے ہوا خراب ہو جاتی
ہے نیز ان کی زیادہ گفتگو سے بچہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ حفظان صحت کی پابندی
نہایت ضروری ہے **فایدہ جلیلہ** بچون کی حالت صحت کو معلوم کرنا نہایت ضروری ہے
تاکہ صحت کے مقابلہ مین مرض کی تشخیص بآسانی ہو جاے۔

فصل دویم علامات صحت صبیان صحت کی حالت مین جسم کا ہر ایک عضو
اپنے مخصوصہ کام مین باقاعدہ مصروف ہوتا ہے اشتہاے طعام حسب دستور پائی
جاتی ہے بول و براز کا اجرا باقاعدہ ہوتا ہے جسم کے اعضا بھری ہوئی مدور الشکل
دست و پا مضبوط ہوتے ہین جسم موٹا تازہ معلوم ہوتا ہے چہرہ سرخ زبان ہمیشہ
سرخ مرطوب اور زخمون سے معرا ہوتی ہے جسم سڈول آنکھین مجلا رنگت صاف معلوم ہوتی
ہے شکم دبا ہوا ملایم ہوتا ہے دبانے سے گدگدی مطلقاً نہین ہوتی سانس مین کسی
قسم کی تکلیف نہین ہوتی آرام سے بچہ سوتا رہتا ہے بیداری کے بعد چست
و چالاک خوش مزاج ہنستا ہوا کھیل مین فوراً مشغول ہو جاتا ہے غرض ہر ایک حالت
مین تر و تازہ محبوب الشکل شکیل لو ضع پسندیدہ عادات بلحاظ طبع اور بہت
پیارا پایا جاتا ہے تندرستی کی دوسری علامات بھی بدستور قایم ہوتی ہین اسکے برخلاف
صورت مین بچہ بیمار کہلاتا ہے مزاج چڑچڑا ہوتا ہے کسی کی گود مین نہین جاتا

اد ٹھاتے وقت روتا چلاتا ہے ہاتھ پاؤن اور سر گرم ہوتا ہے منہ کے زیادہ خشک ہونے سے بچہ پیاسا معلوم ہوتا ہے ہو کبھی کم و بیش لگتی ہے پیشاب و پاخانہ غیر معمولی آتا ہے۔

فصل سوئم اسباب امراض الصبیان نشو و نما کے ایام مین خون کی رگون اور عروق شعریہ کی کثرت سے جسم کے افعال کلہم تیز اور تند ہوتے ہین جس سے چند مخصوصہ اعضا بہ نسبت بعض کے جلد تر بڑہتے جاتے ہین اونکے باعث سے اعصاب بہی زیادہ تر متحرک ہوتے ہین اسی وجہ سے بچون کی طبیعت کا میلان مرض کیطرف زیادہ پایا جاتا ہے اور اونکے سبب سے دفعتًا مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین اور مرض کے جلد تر بڑہ جانے سے ہلاکت ظہور مین آتی ہے مگر ادنی توجہ سے فورًا صحیح و سالم اور تندرست بہی ہو جاتے ہین اور اس امر کو بڑی عمر مین ذرہ بہر بہی دخل نہین ہے کیونکہ اس عمر مین اعضا کی نشو و نما کے مکمل ہو جانے سے بیماری کا اثر عرصہ دراز تک قایم رہتا ہے اور بچپن کی حالت مین اگر مرض کی شدت طبیعت پر غالب ہو جائے تو مرض مہلک ہو جاتا ہے مگر طبیعت کے نہ مغلوب ہونے سے بیماری قرمن بے خطر ہو جاتی ہے کیونکہ بچپن مین نشو و نما کی ترقی سے بیماری کا اثر جلد تر رفع ہو جاتا ہے اور عضو ماؤف اپنی اصلی حالت پر فورًا آجاتا ہے نیز اعصاب کے زیادہ اشتعال کے سے شرکی امراض کی تاثیر بچون مین نہایت شدت سے ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ثقیل غذا کی عدم انہضام سے پہلے معدہ اور امعا ماؤف ہو جاتے ہین بعد ازان عصبی شراکت کے سبب مرض کا اثر دماغ مین فورًا پہونچ جاتا ہے جس سے ام الصبیان وغیرہ امراض دماغیہ ظہور مین آتے ہین نیز شکم اور دماغ کی شراکت سے پہپڑے بیمار ہو جاتے ہین کبھی سردی کی سرایت سے پہپڑے مستقل طور پر بہی ماؤف ہو جاتے ہین مگر اس صورت مین اتنا فرق ہے کہ مستقل صورت مین کہانسی شدید اور دیرپا ہوتی ہے اور شراکت کی حالت مین سرفہ سیاہ اور تشنجی کہانسی کا ظہور ہوتا ہے۔ بروز دندان کے ایام مین دماغ اور امعا کی غشائے بلغمیہ نیز انکی غدود بین زیادہ تر

بڑہتی اور پیدا ہوتی ہین جسسے دماغ اور اعصاب کا میلان طبع مرض کی طرف زیادہ
پایا جاتا ہے امعا کے فتورسے دست لگ جاتے ہین پس ان سب امور کا خیال رکھنا
حکیم کا عین فرض ہے بچون کے دماغ مین کسی خاص سبب کا اثر مستقل طور پر بہت
کم پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض دفعہ آفتاب کی تمازت رنج وغم کے باعث خود دماغ ہی
مائوف ہوجاتا ہے مگر دیگر اعضا کی شراکت سے دماغ زیادہ تر مبتلا ہوجاتا ہے سرفہ
شدید وغیرہ امراض ریہ سے ہی دماغ مین خلل برپا ہوجاتا ہے یہ بہی یاد رہے کہ شکم
کی امراض کا شرکی اثر سینہ کی نسبت دماغ اور پہیپہڑہ پر بہت جلد پیدا ہوجاتا ہے
اور کل شرکی امراض کی تاثیر معدہ اور امعا پر بہت جلد سرایت کرجاتی ہے نیز دوران
خون کی تیزی سے امراض دمویہ زیادہ تر پیدا ہوجاتی ہین مگر دوران خون کی تیزی مرض
کا باعث نہین ہوتی جیسا کہ عالم شباب مین ہوا کرتا ہے اکثر اوقات بچون کی امراض
مقام مائوف سے منتقل ہوکر دوسری جگہہ مین چلی جاتی ہین جیسا کہ دانہ چیچک کے
دبجانے سے شکم شش اور دماغ مبتلائے مرض ہوجاتے ہین اگرچہ بچون کے نظام عصبی
پر ادنی سی بات کا اثر فوراً پیدا ہوجاتا ہے مگر عصبی امراض کا وقوع بہت کم پایا جاتا ہے
البتہ دماغ ونخاع اور شکم کی خرابی سے ام الصبیان کا ظہور زیادہ تر ہوتا ہے خصوصاً
پیدایش سے دو برس کے عرصہ مین اسکی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے اکثر دو برس سے
آٹھہ برس کے عرصہ مین مرگی اور رعشہ کا ظہور ہوا کرتا ہے خصوصاً چوتھے اور پانچوین برس
مین مرض رعشہ زیادہ ستاتا ہے بچپن مین اختناق الرحم اور درد عصبی کی شکایت
شاذ و نادر ہوتی ہے غم ورنج اور فکر وتردد کی تاثیر بہی بچون کے دماغ اور اعصاب پر بہ نسبت
جوان آدمی کی بہت کم نمایان ہوتی ہے کیونکہ ابہی آیندہ توہمات کا خیال اور گذشتہ
تکلیفات کی برداشت مطلقاً نہین ہوتی اعتدال طبیعت کے باعث ہمیشہ خوش
وخرم رہتے ہین لیکن فقیر مؤلف کے مشاہدہ مین اسکی صورت برعکس معلوم ہوتی ہے
کیونکہ تعلیم وتربیت مین ناحق سختی کا اثر بچون مین ضرور ہی پیدا ہوجاتا ہے جس سے
وہ لاغر اور کمزور ہوجاتے ہین نیز بچہ کے دفعتہً خوف کہا جانے سے تشنج اور ام الصبیان

کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ آتشک سے استسقا الراس وغیرہ بعض امراض کی شکایت
بچون مین تولیدی بھی ہوتی ہے۔ مدمدی وغیرہ بعض امراض کی پیدایش ولادت
کے بعد ہوتی ہے۔ سوزش چشم۔ استسقا الراس وغیرہ بعض امراض کا ظہور بچون مین خاندانی
طور پر موروثی ہوتا ہے غذا کی بے اعتدالی سے بھی بچے زیادہ بیمار ہو جاتے ہیں چنانچہ
ذرہ سی ثقیل شی کے کہانے سے بدہضمی کے دست لگ جاتے ہیں اور حرارت غریزی کی
قلت کے باعث خواب کے وقت مرطوب سردی کی زیادتی اور آب وہوا کے اختلاف
سے بھی بچے بیمار ہو جاتے ہین تازہ ہوا اور روشنی کے نہ حاصل ہونے سے جسم کے مختلف
حصص مین غدودین پہول جاتی ہین مرض خنازیری اور وبائی امراض کا زور ہو جاتا ہے
اکثر مشاہدہ مین آیا ہے کہ نہایت ننہے بچے بروز دندان کے قبل تعدی امراض مین کم
مبتلا ہو سکتے ہین۔ اکثر بچون کا بخار کسی دوسری وبائی مرض کے باعث ہوتا ہے چنانچہ
پہلے سر سینہ اور شکم مرض مین مبتلا ہوتا ہے بعد مین بخار چڑہ جاتا ہے خسرہ سرخہ
سیاہ وغیرہ خاص خاص جماعت کی بیماریان اکثر بچون ہی کو ہوا کرتی ہین اور
چند مدت کے بعد یہ مفقود ہو جاتی ہین اور مدت العمر مین صرف ایک ہی دفعہ ہوتی ہین
مگر مذکورۃ الصدر امراض کے اثنا مین کوئی دوسری مرض بھی ہو جاتی ہے چنانچہ
مرض خسرہ مین زکام۔ کہانسی اور مرض اسکارلیٹ فیور (حمی وبائی) مین امراض شکم اور
اسکے اخیر مین سوزش دماغ ہو جاتی ہے۔ اور مرض چیچک مین شکم کے علاوہ ذات الجنب
کی شکایت بھی ہو جاتی ہے اس صورت مین ضعیف الجسم بچہ کو بروز دندان اور نقاہت
کی حالت مین وبائی چیچک کی شدید چہوت سے محفوظ رکہنا والدین کا عین فرض ہے
اکثر مرض چیچک کی چہوت دانتون کے نکلنے کے وقت ہوتی ہے اکثر جلد کے ملایم
ہونے سے بچون کی جلدی امراض زیادہ تر پیدا ہوتی ہین جبکہ دوسری امراض کا
ظہور بہت کم ہوتا ہے البتہ زیادہ عرصہ تک ننہی سی صحت بگڑ جاتی ہے بچہ لاغر
ہو جاتا ہے اور معدہ کے بگڑ جانے سے شکمی امراض مین ترقی ہوتی ہے۔ اکثر بچون مین
غذا کی بے اعتدالی سے اعضائے بول کی بیماریان کم اور خفیف ہوا کرتی ہین اور جبکہ

مین درد تہ نشین ہوجاتا ہے اہل غربا و صاحب نقرس کی اولاد اکثر سرخ رنگ کی بیماری مین مبتلا ہوجاتی ہے اگر جلدی سے تدارک نہ کیا جائے تو بہتری پیدا ہوجاتی ہے جب بچہ کی وجہ سے دماغ مین خلل واقع ہوجائے تو اکثر پیشاب بند ہوجاتا ہے۔ ہزال الکلیہ وغیرہ امراض گردہ مین پیشاب کم پیدا ہوتا ہے اور امراض گردہ اکثر اسکارلی ٹینا اور سردی کی سرایت سے ہوا کرتی ہین بروز دندان کے وقت استسقا الراس اور سلسل البول کی شکایت ہوجاتی ہے۔ نہایت ننھے بچونمین اکثر آنکھہ کی امراض زیادہ ۔۔۔۔۔ ہوا کرتی ہین بعض بچونمین ماں کے پیٹ مین ہی موتیا بند کی بیماری ہوجاتی ہے بعض بچونکی پتلی ہمیشہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور آنکھہ کے دکھنے سے اکثر گوہیرے بھی ہوجاتے ہین قرنیہ مین زخم پڑجاتے ہین پردہ قرنیہ نہایت مکدر اور غیر شفاف ہوجاتا ہے۔ کرم خوردہ دانتون اور سردی کی سرایت سے کانونمین بھی درد ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ سوزش کے ہوجانے سے کانونمین پیپ پڑجاتی ہے کان کی ہڈیون مین زخم کے ہوجانے سے پیپ کی سرایت پردہ دماغ مین ہوجاتی ہے جس سے ورم دماغ ہوجاتا ہے گلے کی گلٹیان اور ناک کا پردہ پھول جاتا ہے اکثر ساتوین برس مین بچونکو مرض خنازیر بھی ہوجاتا ہے جس سے گلے کی گلٹیان پھول کر تکلیف دیتی ہین۔

فصل چہارم تشخیص امراض بچہ

بچون کا مزاج جوان آدمی کی نسبت زیادہ تر نازک ہونے کے باعث انکی امراض کا تشخیص کرنا تجربہ وسیع اور مشاہدہ کثیر کے بدون نہایت مشکل ہے کیونکہ جوان آدمی مین فعل نشو و نما کے مکمل ہونے سے کل اعضا کے افعال یکسان وطیرہ پر پائے جاتے ہین اور بچپن مین شراکت کے علاوہ نشو و نما کا فعل ترقی پر ہوتا ہے جس سے ہر ایک عضو کا فعل رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا جاتا ہے ہاتھہ پاؤن وغیرہ اعضا مین بتدریج طاقت آتی ہے چنانکہ وے اپنے مخصوصہ کام مین کامل ہوجاتے ہین پس اس موقع پر توجہ کی ذرہ سی کوتاہی مین جسم کے کل اعضا مین فتور برپا ہوجاتا ہے اور مرض کی تاثیر کے قیام مین افعال

کی آیندہ ترقی مین تنزل واقع ہوتا ہے۔ بروز دندان کے ایام مین بھی بچہ انواع واقسام
کی امراض مین مبتلا ہوسکتا ہے خصوصًا ام الصبیان بخار فتور شکم وغیرہ امراض کا ظہور اکثر
ہوتا ہے نیز شراکت کیوجہ سے ایک عضو کی بیماری تمام جسم مین فورًا پھیل جاتی ہے
اور خاص مقام کی تشخیص کے نہ ہونے سے مرض کا انجام مختلف ہوجاتا ہے بیماری مہلک
ہوجاتی ہے۔ بڑی عمر کا ادمی احوال کے دریافت کرنے پر اپنی تکلیف کو بخوبی بیان کرسکتا
ہے مگر بچہ مین اس قسم کی طاقت نہین ہے کہ اپنی موجودہ تکلیف کو بیان کرسکے نہ بولنے
کی طاقت رکھتا ہے نہ سوال کا جواب پورے طور پر دے سکتا ہے ذرہ زیادہ عمر کے
بچہ کا بولنا سمجھ مین نہین آتا علاوہ ازین حکیم کے سامنے بچہ ایک حالت پر نہین رہتا بعض
بچے حکیم کی شکل دیکھتے ہی آزاد ہنے کے خیال پر نیز کڑوی دوا پلانے کے خوف سے
رونے چلانے لگتے ہین اور منہ کو چھپا لیتے ہین جس سے امتحان مین فرق پڑجاتا ہے اور
بشرہ سے بھی تشخیص مرض کا ہونا محال ہوتا ہے بیقراری اور اضطرابی مین
نبض بھی اصلی حالت پر نہین رہتی اس حالت مین آلہ سینہ بین کا استعمال کرنا
بھی بصد مشکل ہوجاتا ہے پس اس صورت مین بچونکے مختلف اطوار سے مرض کی تشخیص مین
مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ تجربہ کار حکیم مین خاص توجہ کا خاصہ اور بچونکے علاج
کی مشق زیادہ ہو مگر جیسا کہ بچہ کے اطوار سے ہوشیار ماں واقفیت رکھتی ہے چہرہ
زبان پاخانہ اور پیشاب کی رنگت وغیرہ امور کی کیفیت کو دیکھ کر صحت کا اندازہ
کرسکتی ہے اور بچہ کو بیمار ہونے سے پہلے بچا سکتی ہے ویسا حکیم کا واقف
ہونا امر محال ہے علاوہ ازین بے وقوف ناتجربہ کار حکیم اپنی ناکمل حکمت کے
گھمنڈ مین اکثر ترش رو اور تنگ مزاجی کی بدعادت مین مبتلا ہوجاتا ہے
جس سے بچہ کی اصل خاصیت کو معلوم نہین کرسکتا غرض مذکورۃ الصدر وقتون
کے باعث مرض کی تشخیص نہین ہوسکتی آخر عدم واقفیت کے باعث حکیم کو علاج
سے دست بردار ہونا پڑتا ہے پس حکیم کا خاص خاصہ یہ ہے کہ اوسمین مقناطیسی
کشش اور جادوگری کی تاثیر اور خلق عظیم مین موصوف ہو جسکی شکل دیکھتے ہی مریض

کی نصف بیماری رفع ہو جائے اور بچون کے علاج مین حکیم کو خود بچہ سے نہایت محبت پیار دانش سے پیش آنا اشد ضروری ہے میٹھی میٹھی دل لگی کی باتین اس قسم کی کرین کہ جس سے والدہ کی گود کو چھوڑکر تمہاری بغل مین آجائے اس صورت مین اوسکے جواب کو بغور سنین اور عندیہ کو معلوم کرین ورنہ بچونکے علاج کا دعوی نہ کیا جائے کیونکہ محبت کے نکرنے سے بچونکے اشارات اور کنایات کو سمجھنا غیر ممکن ہے اور محبت اور پیار کی صورت مین بچے اپنی حالات کو اشارون سے بخوبی بیان کرسکتے ہین اگر اس سے کام نکلتا معلوم نہ ہو تو مریض کے گھر جاتے ہی بچہ کے نزدیک نہ جاوین بلکہ دو سفاصلہ پر بیٹھکر پوشیدہ طور پر بچہ کی وضع نہاد کو ملاحظہ کرین تنفس کی حرکات اور رونے کی آواز کو نہایت توجہ کے ساتھہ سنتے ہین کہ وہ کس قسم کا سانس لیتا ہے اور روتا ہے نیز والدین سے مرض کا حال دریافت کیا جائے اور یہ بہی معلوم کرین کہ مرض کا شروع کسطرح ہوا اور ابتدا مین اوسکی علامات کیا تہین مرض کا مستقل ہونا اور شرکت کے سبب سے عارض ہونا بہی معلوم کرین اگر بملاحظہ طبیب کے وقت بچہ سویا ہو تو عین بہتر ہے کیونکہ خواب کی حالت مین ضربات نبض اور حرکات تنفس طور و اطوار۔ وضع نہاد۔ جلد کی کیفیت وغیرہ دیگر حالات کی اصلیت ذہن مین بخوبی آسکتی ہے اور خواب کی حالت مین ان باتونپر ضرور غور کرین کہ بچہ کی شکل و شباہت اور بشرہ کی صورت آسودہ حالت پر ہے یا پژمردہ تکلیف زدہ چہرہ کی رنگت سرخ یا پیلی لبین سفید یا نیلی جلد کی کیفیت خشک یا مرطوب اور اس مین بہی غور کرین کہ بچہ کراہتا۔ چونکتا نوچتا۔ گہسوٹتا اور دانت پیستا ہے یا نہین سنتھنے معمولی طور پر ہین یا زور زور سے پہولتی ہین۔ آنکھین نیم وا یا بالکل بند ہین یا گھلی کی حالت مین ہین جس سے امراض دماغیہ ثابت ہوتی ہین ضربات نبض اور حرکات تنفس کو بہی آہستگی سے شمار کرنا چاہئے گردن کی رگین پہولی ہوئی اور گرم ہین یا نہین بعد ازان بچہ کو جگاکر ملاحظہ کرین کہ آیا بچہ چین بچین چڑچڑا مزاج سست کاہل الوجود ہے یا مسکراتا ہے جوش و خروش کی حالت مین ہاتھہ

پاؤن ہلاتا ہے یا نہین آنکھون کے گرد سیاہ حلقہ پایا جاتا ہے یا نہین ابتداء مرض مین
یہ بہی دریافت کرین کہ کب سے آرام نہین کرتا اور بیخواب رہتا ہے نیز بچہ کو برہنہ کر کے
دیکہین کہ عضلات مضبوط جلد جسم چکنی لچکدار ہے یا اسکے برعکس پائی جاتی ہے جوڑون
کا ملاحظہ کرنا بہی ضروری ہے کہ متورم ہیں یا اپنی اصلی حالت پر پائی جاتی ہین بچہ کے
سفرہ کو بہی دیکہنا چاہئے کہ اوپر کسی قسم کی پہنسیان تو نہین ہیں بچہ کے مسوڑون
کو بہی ملاحظہ کیا جائے کیا کرم خوردہ اور ماسیدہ ہیں یا نہین اگر عمل استماع الاصوات
کو کرنا منظور خاطر ہو تو مریض بچہ کی پشت پر امتحان کرین - اس سے ذات الریہ اور سوزش
مجری الہوا کی کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے مگر پشت کی داہنی طرف مین پیٹ کے
دباؤ سے جگر دب جاتا ہے خصوصاً زیرین سمت سے ٹہوس آواز آتی ہے جس سے سوزش
پہیپڑہ کا احتمال نہین ہوسکتا اب چند مخصوصہ معتبر علامات کا بیان کرنا نہایت ضروری سمجہا
جاتا ہے تاکہ تشخیص مرض مین کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **قسم اول کیفیت
بشرہ** سب سے پہلے چہرہ کا دیکھنا نہایت ضروری ہے ....
.... کیونکہ بچپن مین چہرہ کے عضلات مین زیادہ حرکت کے ہونے سے
دلکی نسبت چہرہ سے صحت اور مرض کا حال بخوبی منکشف ہوتا ہے - چنانچہ صحت کی
حالت مین چہرہ سے خوشی - امن وچین کے آثار کلہم نمایان ہوتے ہین بیماری کی صورت
مین بہی سب سے پہلے بچہ کے چہرہ اور مزاج سے ہر ایک مرض کا نشان عیان ہوتا ہے
جب بچہ کا چہرہ میلا چڑچڑا مزاج پایا جائے کہیل کود سے نفرت ہو تو اوسکو بیمار سمجہنا
چاہئے نیز دماغی - صدری اور شکمی امراض مین چہرہ کی کیفیت علیحدہ علیحدہ پائی جاتی ہے
چنانچہ دماغ اور پٹہون کی امراض مین چہرہ کا بالائی حصہ - پیشانی - بہون اور آنکہون کی حرکات
مین فتور پیدا ہو جاتا ہے سر کی درد مین بہون چڑہی ہوئی تیوڑی دار چین بچین ہوتے
ہین آنکہو مین ٹکٹکی باندہ جاتی ہے حدقہ کے سکڑ جانے سے بصارت زائل ہو جاتی ہے
اور حدقہ کی انتشار حالت مین روشنی کا اثر کچہہ نہین ہوتا اور حس حرکت
زائل ہو جاتی ہے - ہاتہہ پاؤن کے بالکل ڈہیلے اور بےحرکت ہونے سے بچہ نڈہال

پڑا رہتا ہے سر گرم اور اوسکی رگین خون سے پر ہو کر زیادہ تڑپتی ہین گردن سخت اور تنی
ہوئی ہوتی ہے بچہ اپنے سر کو والدہ کی گود مین رکھ لیتا ہے یا گرانے کے سبب انا کی بازو
پر لڑھکا دیتا ہے یا سر کو ادہر ادہر تکیہ پر مارتا ہے ہاتہون کو سر پر لیجا کر بالون کو نوچتا ہی
سر پر کبھی بیہوشی کو گہیرتا ہے یخاہجت کی حالت مین بچہ اپنے ہاتہون کو منہ سے زیادہ
اوپر چہین لیتا ہا لتشنج کے باعث ہاتہ پاؤن کہچے ہوئے ادہر ادہر مارتا ہے ہاتہ کی ہتہیلیان
بندہی ہوئی انگوٹہے ہتہیلی کیطرف مڑی ہوئی پاؤن کی انگلیان تلوون کی جانب مڑی
جاتی ہین بعض اوقات تلو ہچ بہی ہوجاتے ہین اور یہ حالت ایک ہاتہ یا ایک پاؤن
یا دونون مین پائی جاتی ہے خواب مین دانت پیسنا اور خوف کہا کر اوٹھ بیٹھتا ہے زور زور
سے چیخین مار کر روتا ہے ہونٹون کو ہلاتا ہے رخسار سے سرخ ہاتہ گرم اور پاؤن سرد
ہوتے ہین اکثر پاخانہ قبض پایا جاتا ہے کبہی میلے رنگ کے دست آتے ہین اینٹہن کی
صورت مین اضطراب اور بیقراری زیادہ ہوتی ہے پسینہ بکثرت آتا ہی زکام کی صورت
مین کہانسی آتی ہے ناک بہتے ہی چہینکین سناتے ہین تالو کی اونچائی مین بچہ طاقت
ور اور دبلی ہوئی حالت مین کمزور معلوم ہوتا ہے صدری امراض مین چہرہ کا
درمیانی حصہ خصوصاً ناک کی حرکات مختلف ہوجاتی ہین اسصورت مین آلہ استماع الصوت
اور بل اندفاق کو تشخیص مرض کیلئے کام مین لانا بعد مشکل ہے کیونکہ آلہ استماع الصوت
کے دیکہنے سے بچہ کو خوف آتا ہے جس سے آواز کی سماعت مین فرق پڑجاتا ہے مگر بشرہ
کے ذریعہ تشخیص کرنا نہایت آسان ہے چنانچہ حنجرہ کی بیماری کہانسی تیز بخاری اور
تشنجی ہوا کرتی ہے جس سے چہرہ کی رنگت میلی ہوجاتی ہے سینہ کی اندرونی سوزش
مین تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے وایا فرغما اور شکم کے عضلات سے حرکات تنفس کم و
بیش انجام پاتے ہین اور سینہ کے عضلات بے حرکت ہوجاتے ہین آنکہین
کم و بیش بہرا جاتی ہین ناک کے نتہنے پہولے ہوئے کبہی چہٹی ہوئے جلد جلد حرکت کرتے
ہین کہانسی اور ذات الجنب مین چہرہ کی رنگت بدل جاتی ہے قلب اور پہیپہڑہ کی امراض
مین چہرہ کا درمیانی حصہ مادف ہوجاتا ہے اور منہ کے گرد نیلا سا ہالہ پایا جاتا ہے

اور آنکھون کے نیچے حلقہ سیاہ ہوجاتا ہے دم رکنے کی شدت مین بچہ گلے کو نوچتا ہے
منہ مین انگلی ڈالتا ہے خصوصًا بخار کی حالت مین زبان کے میلے ہوجانے پر بار بار منہ
مین انگلی ڈالتا ہے اگر آلہ استماع الصوت کا استعمال کرنا ضروری سمجھا جاوے تو کھلائی
کو کہہ دین کہ بچہ کو سیدھا اپنی چھاتی سے لگا رکھے بعد ازان بچہ کی پیٹھ کا کپڑا اوٹھا کر عامل
اپنے کان کو لگا کر پہیپھڑہ کی آواز کو سننے کیلئے طور پر ہوا کی آمد و رفت مین صاف معلوم ہوتا ہے
کہ پہیپھڑو نکے سامنی جانب مین کوئی مہلک بیماری نہین ہے اس سے سینہ کے کل حالات
پیٹھ کے ذریعہ سے بخوبی دریافت ہوسکتے ہین کیونکہ اکثر ننھے بچے شب و روز چت لیٹے رہتے
ہین جس سے دونون پہیپھڑون کا خون پیٹھ کیطرف رجوع زیادہ کرتا ہے اور مجری الہوا مین بلغم
کا اجتماع پایا جاتا ہے اور امتحان پشت کے بعد بچہ کی اجازت سے سینہ کی جانب کا بھی
ملاحظہ کرین مگر سینہ مین کے بغیر سامنی جانب کا امتحان کرنا بچپن مین مشکل ہوتا ہے کیونکہ
آلہ مذکور کے دیکھتے ہی بچہ کے دل مین ایک قسم کا خوف پیدا ہوجاتا ہے یا کھلونا سمجھکر کھیل
مین مشغول ہوجاتا ہے اور عمل اندقاق کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی انگلیان سینہ پر
جما کر نہایت آہستہ آہستہ ٹھونکین اور جانب ماؤف کی آواز کو صحیح و سالم جانب کی آواز
سے نیز سینہ کی بالائی حصہ کی آواز کو زیرین حصہ کی آواز سے مقابلہ اور مطابقت کرین ورنہ
غلطی کا احتمال ہے **شکم کی امراض مین** لبون کی ملاحظہ اور نبض کی ضربات سے حسن قبح
کی کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے چنانچہ لبین بقدر سکڑی ہوئی کھیچ جاتی ہین کہ مسوڑے
اور دانت برابر نظر آتے ہین زیر چشم چہرہ کے ماؤف ہوجانے سے گال کی رنگت بدل
جاتی ہے چہرہ پہیکا دبا ہوا اور جھریان پڑی ہوئین معلوم ہوتی ہیں ہونٹ بھی نیلے یا پہیکے
دکھلائی دیتے ہین حرکت کرنیسے بچہ خوف کہاتا ہے اور اپنی پنڈلیون کو سیکڑ کر چت لیٹا
رہتا ہے ہاتھ پاؤن چھاتی پر رکھ لیتا ہے اور شکم کے دبانے سے درد کرتا ہے پس اس قسم کے
البشرہ مین تیوڑی چڑھی نہین ہوتی نہ ہتیلیون مین کسی طرح کا فرق پایا جاتا ہے جلد گرم
سکڑی ہوئی کھردری معلوم ہوتی ہے اور عضلات کے تحلیل ہوجانے سے لاغری زیادہ ہوجاتی
ہے اور تشنگی کی زیادتی سے سرد پانی کی خواہش زیادہ ہوتی ہے زبان خشک سرخ

اور ایک جانب سی سکڑی ہوئی ہوتی ہے نیز زبان پر گاڑہی رطوبت کی تہ جمی ہوئی ہوتی ہے
گرمی کی وجہ سے منہ کے اندر چھالے پڑجاتے ہیں پتلے میلے یا سبز رنگ کے دست آتے ہین
کبہی بارش کے موسم مین بچہ کو ہیضہ کی شکایت ہوجاتی ہے جس سے بچہ نہایت نڈہال
ہوجاتا ہے چہرہ کی رنگت پہیکی ورد ناک آنکہین دبی ہوئی ہوتی ہین جنکے گرد نیلا سا حلقہ ہوجاتا
ہے لبین بہی نیلی پڑجاتی ہین دست قے بہی آتے ہین جب انترلیونکے غشائے بلغمیہ مین
کسی طرح کا فتور واقع ہوجاتا ہے تو بچہ کے عضلات بتدریج ملایم اور دبلے پڑجاتے ہین ہاضمہ
کے بگڑ جانے سے جوانون کی نسبت بچے زیادہ تر لاغر ہوجاتے ہیں عرصہ کی بیماری مین
جلد کی رنگت مین فرق پڑجاتا ہے جبڑونکے پڑجانے سے جلد کہردری اور خشک ہوجاتی ہے
بڈہون کا سا چہرہ معلوم ہوتا ہے اور امتحان شکم کے وقت احتیاط زیادہ درکار ہے کیونکہ کہلائی
کی گود مین بچہ کو الٹا کر پیٹ کے ٹٹولتے وقت رونا شروع کردیتا ہے جس سے اوس کا شکم تن کر
سخت ہوجاتا ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ بچہ کو لیکر کہلائی پہرے باتون مین یا کہیل مین یا دریچہ کے
باہر روشنی کے دیکہنے مین مشغول کرے تاکہ بچہ [illegible] ہوجائے بعد ازان پیچہے سے جا کر
کپڑون کے اندر اپنا ہاتہہ داخل کرکے بچہ کے شکم کو ٹٹولین درد کی صورت مین اس سے بچہ کو
آرام معلوم ہوتا ہے **قسم دویم کیفیت رکا** بچونکے رونے سے اونکی ضروریات اور
دلکی حالات بخوبی معلوم ہوجاتی ہین پس والدین کا فرض ہے کہ بچہ کے رونے کی شناخت
کامل طور پر کرین یعنے والدہ کو اس بات کی مشق کرنی چاہئے کہ بچہ تندرستی مین کس طرح
روتا ہے بہوکہ اور درد کی تکلیف مین کسطرح چلاتا ہے جس عورت کو بچہ کے رونے کی کیفیت
سے واقفیت نہین ہے وہ بچہ کی پرورش کی قابل ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ بہوکہ کے خیال
پر ہر ایک قسم کے رونے مین دودہ پلانا شروع کردیتی ہے آخر اس نادانی سے بچہ بیمار
ہوجاتا ہے ہر قسم کے رونے کی واقفیت سی یہ فایدہ ہے کہ بہوکہ کے معلوم ہونے پر صرف
دودہ پلانا ہی کفایت کرتا ہے بیکلی وغیرہ اولی تکلیف کی صورت مین اصل سبب کو رفع
کرین اور بیماری مین حکیم کا مشورہ لین **تندرستی مین رونا** بہاری اور اونچی آواز سے
رویا کرتا ہے **بہوکہ مین رونا** ذرہ سی غور سے بخوبی شناخت ہوسکتا ہے کیونکہ

ہا ہوکہ کیحالت مین بیداری کے بعداور رونے کے پہلے اپنی زبان کوکئی دفعہ باہرلٹکاتا ہے اور
پستان والدہ کی تلاش مین اپنی سرکو ادہر اودہر ہلاتا ہے اور والدہ کے دیکھتے ہی فوراً
اوٹھہ بیٹھتا ہے اور نہایت خوشی سے والدہ کا دودہ پیتا ہے اور دودہ کے نہ دستیاب
ہونے سے رونا شروع کردیتا ہے اگر رونے کا کوئی اور باعث ہے تو علامات پر غور کرنے
سے فوراً معلوم ہوسکتا ہے اگر اس حالت مین نادان والدہ بچہ کے منہ مین بغیر مانگے زبردستی
سے پستان منہ مین ٹہوس دیویگی تو تہوڑی دیر کے لئے بیشک رونے مین خموشی اختیار کریگا
مگر پستان سے علیحدہ کرتے ہی فوراً چیخین مار مار روئے گا درد مین رونا گویا اپنے درد
دکہہ کو ہاتہہ کے اشارہ سے بتلا رہا ہی کہ جسم کے فلانے حصہ پر درد ہو رہا ہے - درد کی شدت
مین بچہ کا رونا اس کے طور پر ہوتا ہے کہ چیخ مار کر روتا ہے خفیف درد مین دوسری قسم کا
رونا ہوتا ہے مختلف عمر کا رونا بہی مختلف ہوتا ہے چنانچہ خوردسالی مین تر وتازہ اور توانا
بچہ درد کی شدت مین صاف اور بلند آواز سے یکسان روتا ہے دم کشی کی نسبت برآمدگی
دم کے ساتہہ زیادہ روتا ہے کمزوری کی صورت مین دم کشی کے وقت بچہ زیادہ روتا ہے
اور سرد آہین بہرتا ہے سوزش حنجرہ اور گلے کی تشنج مین رونے کی آواز نہایت تیز دہاتی برتن
کے ٹہونکنے کی سی ہوتی ہے کان اور سر کی درد مین بچہ چیخ مار کر روتا ہے تہوڑی بہی
چڑ بہی ہوتی ہے عظم الراس وغیرہ امراض دماغیہ مین ٹہہر ٹہہر کر تیز اور باریک آواز سے روتا ہے
نفخ شکم اور درد معدہ مین بچہ زور سے سیدہی طرح چلاتا ہے اور پاؤن کو سمیٹ کر روتا ہے
لبین کہنچی جاتی ہین اگر غذا کی بے اعتدالی سے ہو تو ہاتہون کو آگ پر گرم کرکے شکم پر
آہستہ آہستہ مالش کرین اس سے اکثر آرام ہوجاتا ہے اور درد کی شدت مین حکیم سے مشورہ
لین - اندرونی امراض مین آہستہ آہستہ لگاتار روتا ہے اور تہمتا نہین ہے امراض
امعائیہ مین کسمساتا ہوا روتا ہے دم لینے کی تکلیف اور درد مین ناک کے نتہنے حرکت کرتے
ہین بروز دندان کے وقت مسوڑون کی درد مین بچہ بری طرح سے روتا ہے انگلیونکو بار بار
منہ مین داخل کرتا ہے اور ہمیشہ چڑچڑا مزاج رہتا ہے اگر بچہ کا رونا ظاہر مین بے سبب
معلوم ہو تو اس صورت مین کسی نہ کسی مقام پر ضرور ہی درد ہوگا پس اس صورت مین فوراً

حکیم کا ملاحظہ درکار ہے ادنیٰ تکلیف مین رونا اگر بچہ عرصہ تک ایک کروٹ پر
لیٹے رہنے سے بچہ تھک کر رونے لگے یا کسی مقام جسم کو کپڑا دبا دے وغیرہ کسی ادنے
سبب سے بچہ رونا شروع کرے تو اصل سبب کے دور کرنے مین کوشش کرین اور دودہ پلانے
پر زیادہ زور نہ دین سوزش مین رونا مجری الہوا کی سوزش اور ذات الریہ مین سانس
کھینچکر تکلیف سے روتا ہے جیسا کہ کوئی بچہ پردہ کے پیچھے رو رہا ہے نیز اسمین آواز
خشک اور بہاری ہوتی ہے سوزش حنجرہ کی حالت مین رونے کی آواز بہاری کھردری
دہاتی برتن یا مرغ کی آواز کی سی ہوتی ہے نزال مفرط اور مزمن صفاق مین بچہ کراہتا اور بہت
بہناتا رہتا ہے اور بڑی دیر تک ہٹ دہرمی کرتا ہے اور برابر کئی گھنٹہ بہی روتا چلاتا
ہے دبی کہانسی مین منہ بنا کر روتا ہے بعض دفعہ بدمزاجی کے باعث ہچکین مار کر بچہ روتا ہے
اور دم کے روک جانے سے چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے اس صورت مین ہاتہون کو سرد پانی مین
ڈبو دین ٹپکنا یہ بہی ایک قسم کا رونا ہے جس سے کوئی نکوئی بیماری ثابت ہوتی ہے جسکو
مہربان والدہ بخوبی پہچانتی ہے تین چار ماہ کے بچہ کو آنسو پیدا نہین ہوتین اور لعاب
دہن بہی تیسرے مہینہ مین نکلتا ہے آنسو آنے کی صورت مین اگر روتے وقت آنسو نہ
آوین تو اس سے سخت بیماری کا خوف ہوتا ہے انحطاط مرض کے درجہ مین روتے وقت آنسو
بکثرت آتی ہین نیز رنج وغم اور بدمزاجی مین آنسو بہتی ہین **قسم سویم کیفیت چشم**
صحت کی حالت مین بچہ کی آنکہین صاف اور مجلا معلوم ہوتی ہین بیماری مین سست
ہوجاتی ہین تندرستی کی حالت مین جب بچہ کو روشنی مین باہر نکالا جاتا ہے تو اسکی
نظر مختلف اشیا پر پڑتی رہتی ہے کیونکہ کسی خاص چیز پر نگاہ کو قایم رکہنا عادت کے
متعلق ہے اور یہ عادت اکثر بڑے بچو نمین ہوا کرتی ہے پس عادت کے برخلاف صورت مین
امراض دماغیہ کا خلل پایا جاتا ہے فالج و تشنج وغیرہ شدید امراض مین مرض احول کا ہوجانا
قرین قیاس ہے جسکی خرابی عمر بہر رہتی ہے خنازیری مزاج اور ورم دماغ مین بہینگا پن
کا لاحق ہونا مہلک علامت ہے اکثر اسمین پتلی کشادہ ہوجاتی ہے اور سکڑتی نہین
ہے جس سے بصارت کے زائل ہوجانیکا خطرہ ہوتا ہے امیون کی سمیت اور خواب کی

حالت مین پتلی قدرے سکڑ جاتی ہے اور شدید امراض مین دونون پتلیان کا یکسان
ہونا انجام زبون ہے بالائی ہونٹہ کے نیچے کرہ چشم بہی کم و بیش چڑہجاتا ہے قسم
چہارم **کیفیت خواب** تندرست بچہ کی خواب مین چہرہ پر کسی قسم کی تکلیف
کے آثار مطلقاً نمایان نہین ہوتے کم عمر مین تقریباً تمام دن بچے سو یا کرتے ہین اور سلاتی
وقت فوراً گہری نیند مین ہر ایک کروٹ پر سو جاتے ہین اور بچہ کو جاگتے ہی بہوک
کی نمائیش ہوتی ہے اور عمر کی زیادتی مین نیند کم ہوتی جاتی ہے بیماری کی حالت
مین کل باتین اسکے برعکس ہوا کرتی ہین چنانچہ سونے کا کوئی وقت مقرر نہین ہوتا
اور سلاتے وقت اکثر بچے زیادہ ہٹ کرتے ہین اگر والدہ کی گود مین قدرے قلیل
سو بہی جاوین تو نیند کے اچہی طرح نہ آنیسے بہت جلد چونک پڑتے ہین اگر دماغی
امراض مین بچہ سو جاوے تو چہرہ پر چین بجبین کے آثار نمایان ہوتے ہین دانت پیا
کرتے ہین شکم کی عضل بہی مین سکڑ جاتی ہین جسکے سبب دانت اور مسوڑے نظر آتے ہین اور
بار بار خواب سے بچہ چونک پڑتا ہے قسم پنجم **کیفیت دم کشی** تندرستی کی
حالت مین دم لینے مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی مگر پہیپہڑی اور پچہری الہوا کی سوزش
مین ناک کے نتہنے پہول جاتے ہین اور جلد جلد حرکت کرتے ہین چہرہ کی رنگت کے بدل
جانے سے آنکہین پہٹرا جاتی ہین سانس مین زیادہ تکلیف ہوتی ہے سینہ بے حرکت
معلوم ہوتا ہے دم کشی کے وقت شکم پہولتا ہوا زیادہ معلوم ہوتا ہے غرض سینہ کی
امراض نہایت خوفناک ہوا کرتی ہین پس اسصورت مین ذرہ سی تکلیف مین فوراً حکیم
کیطرف رجوع کرین کیونکہ عین ابتدا حالت مین انکی علاج ہو سکتی ہے ورنہ بے پرواہی
مین بجز افسوس کے کچہ ہاتہ نہین آتا قسم **ششم کیفیت کہانسی** جب زکام
کی صورت مین کہانسی کے آنے سے قدرے قلیل آواز بیٹہہ جاتی ہے تو فوراً حکیم کیطرف
رجوع کرین کیونکہ یہ کہانسی نہین ہے بلکہ یہ ایک قسم کی سوزش حنجرہ ہے جسکے سبب حنجرہ
کی نالی مین غلیظ القوام رطوبت کا پردہ بنجاتا ہے اور بچہ کو سانس لینے مین نہایت
تکلیف ہوتی ہے خصوصاً سردی کے لگنے سے شام کیوقت زیادہ زور ہوتا ہے اور

ظہور مرض سے پہلے کئی روز تک بچہ زکام مین مبتلا رہتا ہے اور خاص مرض کے لاحق ہونے پر زیادہ ہنستا ہے کم روتا ہے کہانسی کیوقت چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے بعض دفعہ بیماری کا شروع اسطور پر ہوتا ہے کہ رات کیوقت دفعتہ بچہ کہانستا کہانستا بیدار ہو جاتا ہے جسکی آواز نہایت تیز ہوتی ہے اور کچہہ دیر کے بعد آواز کے بدل جانیسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مرغی کا بچہ چیخ رہا ہے پس اس مہلک مرض کا تدارک بہت جلد کرنا چاہئے ورنہ بچہ تلف ہو جاتا ہے —

قسم ہفتم کیفیت حرکات بدنی صحت کی حالت مین بچے بخوبی حرکت کر سکتے ہین مگر بیماری کی مین زیادہ اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ بروقت دندان کے وقت بچہ نہایت سست الوجود ہوکر اپنی والدہ کی گود مین پڑا رہتا ہے سر بھی سیدہا نہین کر سکتا اور پاؤن کو شکم پر لپیٹ رکہتا ہے **قسم ہشتم کیفیت لمس** — تندرست بچے کا جسم کرخت اور لچکیلا ہوتا ہے بیماری کی حالت مین کہانے پینے کے چہوٹ جانے سے شکم کے عضلات ڈہیلے ہو جاتے ہین اور دبلا پن کی کیفیت بتدریج پائی جاتی ہے خون کی قلت مین بچے کا جسم سرد اور کمزوری کی صورت مین سر کی چندیا دبی ہوئی ہوتی ہے پس اس صورت مین عمدہ غذا کا انتظام اور پرہیز کا بندوبست پوری طور پر کرنا نہایت ضروری ہے اور سر مین خون کے زیادہ اجتماع سے چندیا پلپلا معلوم ہوتا ہے پس اسصورت مین سر پر پانی ڈالنے جنس کرانے اور مسہل دینے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے — دودہ کی سرانڈ ہاضمہ کے فتور اور ورم طحال مین پیٹ اور انتین پہولی ہوئی معلوم ہوتی ہین سانس کیوقت چہاتی جلد جلد پہیلتی ہے اور پیٹ جیون کا تیون رہتا ہے سوزش کی صورت مین ناف کے داہنی طرف قدرے اوپر کے مقام پر دبانے سے درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور پیٹ کی دبی ہوئی حالت مین آنتین خالی ہوتی ہین لیکن خون آلودہ اسہال اور آنون کے آنے سے مرض کو قابل علاج سمجہنا چاہئے پہیپہڑہ کی خرابی مین سانس کیوقت صرف پیٹ پہولتا ہے اور چہاتی بالکل پہیل نہین سکتی بعض اوقات ابتدا ہی سے بچہ کا پیٹ قدرتا پہولا ہوا معلوم ہوتا ہے **قسم نہم کیفیت آلہ مقیاس الحرارت** بخار کی حالت مین حرارت کی کمی بیشی کا اندازہ ہاتہہ سے بخوبی معلوم نہین ہوسکتا اور آلہ مقیاس الحرارت کی ضرورت پیش آتی ہے جسکے طریق استعمال

کو بیان کرنا ضروری ہی **طریق استعمال** پہلے بچہ کو کم از کم آدہ گھنٹہ تک لٹائی رکہین
بعد ازان کرتہ کے بٹن کہولکر یا آستین نکالکر بغل کو برہنہ کرین اور آلہ مذکور کے پارہ کو ۹۵
درجہ پر اوتار کر نالی کو بغل مین رکہین اور مقام بازو کو دبا کر یا ہاتہ کو چہاتی پر پکڑ رکہین اور بچہ کو
سرد ہوا سے بچا دین اور دس منٹ کے بعد آلہ مذکور کو نکال کر روشنی مین لیجا کر ملاحظہ کرین
اگر منہ مین لگانا منظور ہو تو زبان کے نیچے لگا کر لبون کو بند کرین اور برابر تین چار منٹ تک رکہین
اس حرارت کا درجہ بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اگر بچہ بہت چہوٹا ہو تو آلہ مذکور کو بچہ کے سرین مین
لگانا نہایت مناسب ہے اس سے تندرست بچہ کی حرارت ۹۹ درجہ پر ہوتی ہے اور
کسر کی کمی بیشی کا چندان مضایقہ نہین ہے مگر ۱۰۰ درجہ کی حرارت سے کسیقدر کم ہی ہو اکثر
شام کے وقت حرارت کا درجہ کم ہوتا ہے اور یہ حرارت کا درجہ برابر پیدایش سے چند
روز تک قایم رہتا ہے مگر بیماری کی صورت مین صبح کی نسبت شام کو حرارت کا درجہ کم ہونا
اچہا ہے اور رات کے ۲ بجے پہر زیادتی شروع ہو جاتی ہے اگر ۱۲ یا ۲۴ گہنٹہ کے بعد حرارت
کا درجہ زیادہ ہو جائے یا روزانہ معمولی وقت پر دیکہنے سے حرارت کا درجہ بڑہتا ہوا معلوم ہو تو
احتمال مرض کا ہوتا ہے ۱۰۴ درجہ پر حرارت کے ہونے سے زیادہ تر خوف ہے اس سے زیادہ
درجہ مین بہت ہی خوف پایا جاتا ہے جس سے بچہ قریب المرگ ہو جاتا ہے اور درجہ انحطاط
مین حرارت کا درجہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور ۹۷ درجہ سے کم حرارت شاذ و نادر ہی ہوتی ہے
البتہ کبہی کبہی ناقہین مین اس سے بہی کم ہو جاتی ہے جسمین گرم کپڑون کا پہننا اور مفرح مقوی
اشیا کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اور زور سے چلانے کے وقت حرارت
تیز ہو جاتی ہے اگر خنازیری مزاج مین شام کے وقت صبح کی نسبت حرارت کا درجہ بڑہ جائے
بخار دائمی اور سوزشی امراض مین شام کے وقت حرارت کے کم ہو جائی تو نیک علامات
سمجہی جاتی ہین اگر نبض کی سرعت اور علامات کی زیادتی مین حرارت کا درجہ کم ہو جائی
تو خوف کا مقام ہے اس صورت مین اغذیہ مقویہ اور سریع التاثیر محرک ادویہ کا استعمال
کرنا نہایت ضروری ہی یکدم حرارت کے گہٹ جانے سے خوف ہلاکت کا ہے اگر نبض کی
تیزی مین تنفس بہی جلد جلد لیا جائے جلد کی حرارت کا درجہ بہی ۱۰۳ سے ۱۰۶ تک پایا جائے

تو مرض ذات الریہ کا احتمال ہوتا ہے لیکن یہ کی ... ش مین جلد کی حرارت ۱۰۴ درجہ سے
زاید نہین ہوتی **قسم دہم کیفیت نبض اور تنفس اطفال** ہوشیار تجربہ کار حکیم کے سوا
بچہ کی نبض کا کچھ پتہ نہین لگتا اسمین تواتر مشق اور تجربہ کی زیادہ ضرورت ہے اور نبض
کی کیفیت صرف کتاب کے پڑھنے سے حاصل نہین ہوتی عام لوگون کو صرف اتنی ہی واقفیت
کافی ہے کہ نبض پہلے سے کم چلتی ہے یا تیز رفتار پر ہے اکثر نوزائیدہ بچہ کی نبض کے
ضربات فی منٹ ۱۳۰ سے ۱۴۰ تک ہوتے ہین اور سال کے بعد ۱۱۵ سے ۱۳۰ ضربات تک
پائی جاتی ہین اور دو سال مین قریباً ۱۰۰ ضربات ہوتی ہین نبض کی تیزی اور کمی کو نہایت
غور سے معلوم کرین اور حسب صحت نبض کی رفتار بیقاعدہ ہی ہو جاتی ہے بلکہ سات برس
کی عمر کے بعد لڑکیون مین لڑکون کی نسبت نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور خواب
کے وقت قدرے دھیمی ہو جاتی ہے اور امراض دماغیہ مین بہت ہی کم پائی جاتی ہے
اب بغرض سہولیت نبض کے ضربات مین ایک نقشہ دیا جاتا ہے تاکہ مختلف عمر کی
نبض کی حالات ہر ایک شخص کے ذہن مین بخوبی جائے نشین ہو جاوین اور نقشہ یہ ہے

عمر	زیادہ سے زیادہ	کم سے کم	اوسط
بوقت پیدائش بچہ	۹۴	۷۲	۸۲
پیدائش کو ۴ لمحہ بعد	۲۰۸	۱۴۰	۱۶۰
روز اول	۱۵۶	۹۶	۱۲۶
چار سے بیس گھنٹہ تک	۱۱۲	۹۸	۱۰۱
ایک سے ۸ روز تک	۱۶۰	۹۶	۱۲۸
ایک سے ۹ روز تک	۱۴۰	۷۶	۱۰۶
ایک سے ۱۰ روز تک	۱۸۰	۸۰	۰
۸ سے ۱۵ روز تک	۱۴۴	۱۰۴	۱۳۲ / ۱۱۴
۴ سے ۲۱ روز تک	۱۰۴	۷۶	۸۷
۱۵ روز سے ایک ماہ تک	۱۶۴	۱۲۰	۱۳۷
۱۵ روز سے ڈیڑھ ماہ تک	۱۴۰	۱۲۰	۱۲۷
ایک سے دو ماہ تک	۱۵۰	۱۶۰	۰
ایک سے دو ہی ماہ تک	۱۵۸	۹۶	۱۳۶
۲ ماہ سے ۳ ماہ تک	۱۱۰	۷۰	۰
۲ ماہ سے ۶ ماہ تک	۱۴۴	۱۰۰	۱۲۸
۶ ماہ سے برس تک	۱۴۰	۱۰۰	۱۱۴
۵ ماہ سے ۲ برس تک	۱۵۸	۱۰۰	۱۳۰
۶ ماہ سے ۱۲ ماہ تک	۱۴۰	۱۱۶	۱۱۶
ایکسال سے ۱۲ ماہ تک	۱۴۰	۹۶	۱۱۸
۲ برس سے ۵ سال تک	۱۱۰	۷۲	۹۹
۶ برس سے ۱۰ برس تک	۱۰۴	۶۴	۸۴
۱۱ برس سے ۱۵ برس تک	۸۰	۶۰	۷۰

ڈاکٹر ملر صاحب کی تجویز کے موافق نبض کی ضربات یہ ہین - پیدائش کے وقت ۱۳۰ سے ۱۴۰ تک سال اول مین ۱۱۵ سے ۱۳۰ تک سال دوئم مین ۱۰۰ سے ۱۱۵ تک سال سوئم مین ۹۰ سے ۱۰۰ تک سال ہفتم مین ۸۵ سے ۹۰ تک سال چہاردہم مین ۸۰ سے ۸۵ تک خواب کی حالت مین نبض کے ضربات ۱۰ سے ۲۰ تک کم ہو جاتے ہین کہانسی روتے چیخنے مین نبض کی رفتار

۵۱ سے ۳۰ و ۳۴ تک بڑہجاتی ہے۔ علاوہ ازین نبض اور تنفس مین زیادہ تر تعلق ہوتا ہی
ایک دفعہ کے تنفس مین ساڑہی تین دفعہ نبض کے ضربات ہوتے ہین اور ایک منٹ مین
چالیس دفعہ سانس آتی ہے۔ شروع بچپن مین اوسط ۳۹ مرتبہ ۲ برس تک اوسط ۳۵ مرتبہ
بعد ازان ۶ برس تک بحالت بیداری اوسط ۲۳ دفعہ بحالت خواب اوسط ۱۸ دفعہ۔
۶ برس سے ۱۲ برس تک بحالت بیداری ۲۲ دفعہ اور بحالت خواب ۱۸ دفعہ۔ ۱۲ برس سے
۱۵ برس تک بحالت بیداری ۲۰ دفعہ بحالت خواب ۱۸ دفعہ حرکات تنفس ہوا کرتی
ہین پس اس اندازہ مین فرق کا پڑجانا احتمال بیماری کا ہے۔ ذات الجنب مین ایک دفعہ
کے تنفس مین نبض کے ضربات صرف دو دفعہ ہوتی ہین۔ عظم الترقوہ اور پیٹھ پر کان لگانے
سے تنفس کی آواز گہری اور صاف بخوبی مسموع ہوتی ہے مگر بیماری کی حالت مین اس قسم
کی آواز سنی نہین جاتی۔ ورم گلو مین تنفس بعد مشکل آتا ہے سیٹی کی آواز سے اور کہانسنے
وقت بہوپے گہنٹہ کی سی آواز آتی ہے پہپہڑہ کی تکلیف مین اوتہلی سانس آتی ہے
اور منہ کہلا رہتا ہے بخار کے باعث گہبراہٹ اور پیاس لگتی ہے قسم یازدہم کیفیت
زبان بچہ کے چیخنے یا رونے کے وقت زبان کا ملاحظہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ نیز ہونٹون
پر اونگلی کے لگانے سے بچہ زبان کو باہر نکال دیتا ہے جس سے زبان کا ملاحظہ بخوبی
ہوسکتا ہے ورنہ منہ کا امتحان سب سے پیچہے کیا جائے صحت کی حالت مین زبان زیادہ
صاف اور منہ سے خوشبو آتی ہے لیکن دودہ پلانے کے بعد منہ کے نہ صاف کرنے سے
زبان پر روز بروز دودہ جمع ہوتا رہتا ہے جس سے زبان پک جاتی ہے۔ بخار بدہضمی اور
درد شکم مین زبان سفید اور خشک ہوجاتی ہے۔ جلن اور بخار کی سخت حالت مین زبان
کا رنگ سیاہ اور بہورا ہوجاتا ہے اور زبان کے زیادہ خشک ہوجانے مین بیماری کا
زیادہ خوف ہے پیٹ اور انتڑیون کی زخمی حالت مین زبان نہایت سرخ ہوجاتی ہے
اور منہ سے بدبو زیادہ آتی ہے کمزوری سے زبان کی رنگت پیلی ہوجاتی ہے عام بخار مین
بلغم کی سفید تہ محرقہ مین بہوری رنگ کی تہ امراض جگر اور معدہ مین زرد رنگ کی تہ جم
جاتی ہے پس مذکورۃ الصدر صورتون مین زبان کے صاف ہونے تک بچہ کو کسی قسم کی ثقیل او

اور سخت غذا نہ کہلاوین صرف دودہ مین ساگودانہ اراروٹ دودہ مین پکاکر دینا مناسب
ہے اور دودہ پلانے کے بعد بچہ کی زبان کو صاف کر دینا نہایت ضروری ہے تاکہ تکلیف سے
بچہ محفوظ رہے **قسم دوازدہم کیفیت براز** صحیح وسالم حالت مین بچہ کو تین چار
دفعہ زرد رنگ ہلکی نارنجی یا سبزی مائل پاخانہ کا آنا ضروری ہے پیدایش کیوقت برابر دو روز
تک پاخانہ سیاہ رنگ کا آتا ہے بعد ازان آٹھہ برس کی عمر تک زرد اور رقیق القوام ہوتا
جاتا ہی جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے پاخانہ کم اور سخت آتا ہے رنگت بہی میلی ہوتی ہے
جب دودہ کے سوا بچہ دوسری قسم کی غذا بہی کہاتا ہے تو پاخانہ کا رنگ قدرے سیاہی
مائل ہوتا ہے غرض دودہ پینے کے دنوں مین بحالت صحت پاخانہ کا رنگ زرد رقیق القوام ہوتا
ہے اور بو بہی بہت کم صرف کہٹے دودہ کی سی ہوتی ہے نہ سدہ دار نہ منجمد شیر ہوتا ہے پیچ بہی
کم خارج ہوتی ہے مذکورۃ الصدر امور مین فرق کے واقع ہونے سے بیماری کا احتمال ہے
مگر معدہ اور امعا کے دباؤ سے پاخانہ کا رنگ سبزی مائل ہو جاتا ہے قبض درد وغیرہ پیٹ
کی خرابی مین پاخانہ نیلے رنگ کا بدبودار آتا ہے اگر اس صورت مین فی الفور تدارک نہ
کیا جاوے تو مرض اسہال کے ہو جانے کا احتمال زیادہ ہے اس صورت مین روغن بید انجیر زیادہ تر
مفید ہے سنا قلوس خیار شنبر شیر خشت وغیرہ اس قسم کی دوائے اکثر نقصان ہوا کرتا ہے
کیونکہ کم مقدار مین دست نہین آتے اگر آ بہی جاوین تو دیر سے آتے ہین اور زیادہ مقدار
مین ہٹ کرتا ہے اور جبرًا پلانے پڑتے ہو جاتی ہے علاوہ ازین سنا اور قلوس خیارشنبر
سے شکم مین مروڑا اور درد ہوتا ہے شیر خشت کے استعمال سے شکم منتفخ ہو جاتا ہے روغن
بید انجیر کی تاثیر انکے برعکس ہے باوجود قلیل المقدار ہونے کے سریع التاثیر ہے بر تقدیر اگر اس سے
دست نہ بہی آوین تو چندان خطرہ نہین ہے آنون خون آمیز کے آنے سے خوف زیادہ
پیدا ہوتا ہے بلبر یا ہوا کی زہر مین ایکدفعہ پانی کیطرح دست آتے ہین - رقیق القوام سفید
رنگ کے پاخانہ مین صفرا کا فقدان ہوتا ہے بدبو کی زیادتی سے بدہضمی پائی جاتی ہے اس
صورت مین سفوف جلیپ یونہ جیتی بقدر ۲-۳ سرخ دین اس سے دو تین دست آجاتے ہین
اور پاخانہ کا رنگ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے نیز دودہ مین لایم واٹر ملا کر دین

دیگر مجرب الاچی خورد - پودینہ مرچ سیاہ نمک سیاہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور ۲ سال کے بچہ کو بقدر ۲ سرخ دودہ مین حل کرکے برابر تین چار روز تک دین اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے پیٹ مین سدہ کی موجودگی سے معمول سے زیادہ دفعہ پاسخانہ تہوڑا تہوڑا بار بار آتا ہے اسصورت مین روغن بیدانجیر کے استعمال سے از بس فایدہ ہوتا ہے ورنہ پیچش کے ہوجانے کا زیادہ تر احتمال ہے اگر شکم مین سخت سدہ کے پیدا ہونے سے بچہ کو پاپخانہ نہ آوے اور کونتہی وقت چہرہ سرخ ہوجائے اور صرف خون کے ہی چند قطرات خارج ہونا تو اس صورت مین درد شکم اور بواسیر کے ہوجانے کا زیادہ تر احتمال ہے اس موقع پر گند ہک آملہ سار بقدر ۲ سرخ دودہ مین حل کرکے بوقت خواب کہلا دین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اور پیچش کیصورت مین بچہ زیادہ کونتہا ہے جبکو روغن بیدانجیر کے استعمال سے فایدہ ہوجاتا ہے اور پیچش کی شروع حالت مین جوشاندہ بادیان بقدر طاقت مریض دین **دیگر مجرب** گل انار - چونہ - کتہ سفید - قند سیاہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور حبوب بمقدار دانہ مونگ بنا دین اور بچہ کو دین اس سے ہر ایک قسم کی پیچش کو ازحد فایدہ ہوتا ہے

قسم سیزدہم کیفیتہ القارورہ بخار آنے سے پہلے پیشاب بہت اور صاف آتا ہے مگر بخار کی موجودگی مین تہوڑا تہوڑا اور بار بار آتا ہے کپڑے پر داغ لگجاتا ہے اس صورت مین حسب دستور مسہل دین اور مبردات پلا دین بدہضمی مین بہی پیشاب کا رنگ سرخ ہوتا ہے اگر پیشاب کی جگہ پر چونہ یا کہلی سا داغ پڑجاوے یا کہڑیا مٹی کی مانند سفید تلچہٹ تہ نشین ہو تو بدہضمی کی موجودگی ثابت ہوتی ہے قبوتیت کے نہ پیدا ہونیسے بچہ روز بروز کمزور اور نحیف البدن ہوتا جاتا ہے پس اسصورت مین سب سے پہلے غذا کا انتظام کرین اور زیادہ کہانے کو نہ دین اور نہ غلیظ القوام دودہ پلاوین شیرین اور باسی چیزون سے قطعی پرہیز کرین اور کوئی سخت غذا بہی نہ دین اور نہر آنکو بچہ کے بعد کہلا وین اور غذا کے بعد ایک فی رام عرق چرایتہ مین ۲ بوند ٹنکچر آئیوڈین یا نمک یا تیزاب گندہک شامل کرکے صبح وشام بچہ کو پلا دین اس سے صرف دو روز کے استعمال سے ہاضمہ قایم ہوجاتا ہے

اور بچہ ہر ایک شئی کو ہضم کر سکتا ہے اشتہا بھی عمدہ پیدا ہوتی ہے بعض اوقات سوزش
کے ہونے سے پیشاب کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور اعضای تناسل کو پکڑ کر بچہ
کھینچتا ہے اور کھجلی پیدا ہوتی ہے پس اس صورت مین صمغ عربی کو کپڑے کی پوٹلی مین باندھ
کر ظرف گلی مین برابر ۸ پہر تک بھگو دین بعد ازان لعاب کو نبات سے شیرین کر کے پلا دین
دو تین دفعہ کے استعمال سے فایدہ کمال ہوتا ہے اسپغول بہدانہ کا لعاب بھی فایدہ مین
سریع الاثر ہے غذا اساگو دانہ ارارو ٹ دودہ مین تیار کر کے دین قسم چہاردہم کیفیت
امور متفرقہ امراض صبیان کی دریافت مین موسم کا لحاظ بھی نہایت ضرور اتی ہے اگر والدین
کو واقفیت ہو جاوے کہ فلانی بیماری فلانے موسم مین زیادہ پہیلتی ہے تو بمجرد شروع
موسم مین امراض مندرزہ کا تدارک بخوبی ہو سکتا ہے چنانچہ جب معلوم ہو کہ ابتدای سرما
مین اکثر بچونکو زکام کہانسی اور بخار ہو جایا کرتا ہے موسم ربیع مین چیچک سرخ باد۔ اور موسم
گرما اور برسات مین اسہال پیچش وغیرہ امراض شکم کی ترقی ہوتی ہے تو ہر ایک موسم
کی ابتدا ہی مین عوارضات مخصوصہ کا لحاظ رکہا جائے اس سے کسی قسم کی شکایت ظہور مین
نہین آتی موروثی مزاج کا خیال رکہنا بھی نہایت ضروری ہے بعض خاندان مین یہ عادت
ہو جاتی ہے کہ جو بیماری پہلے بچہ کو ہو جاتی ہے دوسرے بچو نمین بھی اوسیکا ظہور ہوا
کرتا ہے اگر اس امر کی والدین کو پوری پوری واقفیت ہو تو پہلے ہی سے مزاج موروثی
کا تدارک کرین اور مزاج موروثی کے میلان طبع کو روکین تاکہ مرض ظہور مین نہ آوے اگر
ظاہر ہو بھی جائے تو فوراً حکیم کیطرف رجوع کرین۔ **قسم پانزدہم بچونکا جیتے نہ لگنا**
بعض عورتونکی اولاد چہہ مہینہ یا برس وغیرہ خاص عمر کو پہونچکر مر جاتی ہے جسکا اصل
سبب رحم کی خرابی ہوا کرتی ہے اس صورت مین عورت کو اپنے خاوند سے استقرار
حمل کے بعد برابر ڈیڑھ دو برس تک علیحدہ رکہین اس عرصہ مین عادت قبیحہ کے دور ہو جانے
سے اولاد برابر زندہ رہ سکتی ہے اور متواتر حمل کے گر جانے کا بھی یہی علاج ہے

قسم شانزدہم بچونکی امراض کا مقابلہ جوانون کی امراض سے

لڑکپن کے شروع مین جسمانی امراض اور علامات کی تیزی کا باہم تعلق چندان قابل

خوف نہین ہی چنانچہ نہایت سخت بخار مین رونا چیخنا اور بیقراری اور تشنج کی شکایت
صرف ۲۴ گھنٹہ مین رفع ہوجاتی ہے اور کسیطرح کا اثر باقی نہین رہتا بچپین کی مزمن
امراض مین اکثر لرزہ کے قسم سے بخار ہوجاتا ہی اور بچپن مین پسینہ بکثرت نہین آتا
اور صرف جسم پر نمی آجاتی ہے ۔

فصل پنجم انجام امراض (پراگ نوسس) مرض کی تشخیص

پر نیک و بد انجام کا بیان کرنا چندان مشکل نہین ہی مگر سب سے پہلے تشخیص مرض مین زیادہ تر
کوشش کرنی نہایت ضروری ہے اس صورت مین علاج سے شدید اور مہلک امراض
کو بھی فایدہ ہوسکتا ہے تشخیص کی عدم صورت مین علاج کرنا بصد مشکل ہے عموماً تجربہ
مین آچکا ہی کہ کسی شدید مرض کے درجہ اول مین بچہ کیسا ہی سخت بیمار ہوجائے اور
درجہ مزمن مین کتنا ہی دبلا ضعیف الجسم اور کمزور ہوجای جس سے انجام نہایت برا معلوم
ہورہا ہو پھر بھی مایوس ہوکر علاج سے دست بردار نہ ہونا چاہیے کیونکہ ایسے بہت کم
بیمار ہونگے جنکو شدید درجہ مزمن مین علاج یا قاعدہ سے فائدہ حاصل نہ ہوا ہو میرا خاص مشاہدہ
ہے کہ بعض بچے قریب المرگ علاج مناسب سے پورے طور پر صحت یاب ہوگئے ہین یاد
رہی کہ شرکی امراض کی نسبت مستقل بیماریان زیادہ تر خطرناک ہوا کرتی ہین ۔ مگر علیٰ
ابتدا مین تشخیص کے بخوبی ہوجانے سے مستقل مرض بھی علاج سے فوراً رفع ہوسکتی ہے اگر
کسی عضو کے فعل مین شرکت کے سبب فتور واقع ہوجائے اور اوسکی اصلاح کا تدارک
عرصہ دراز تک نہ کیا جاوے تو عضو مذکور کی ساخت ہی بگڑ جاتی ہے پس علاج کی غفلت
مین شرکی مرض بھی بہ نسبت اصل مرض کی زیادہ تر خطرناک ہوجاتی ہے ۔ اکثر قاعدہ
کی بات ہے کہ جب کوئی عضو بچہ کا ماؤف ہوجاتا ہے تو اوسکا اثر دوسرے عضو مین
ضرور ہی سرایت کرجاتا ہے جیسا کہ حمی لازمی مین دماغ و تشنج کا مبتلا ہوجانا
ضروری ہی جس سے وہ مرض عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے پس اسصورت مین انجام
مرض کے بیان مین احتیاط زیادہ تر درکار ہے ورنہ ندامت اوٹھانی پڑتی ہے
سرخہ سیاہ اور حصبہ وغیرہ امراض وبائیہ کے انجام نہایت مین شدید اور خفیف

قسم کا لحاظ ضرور بدنظر رکھین تاکہ اخیر مین ندامت نہ اٹھانی پڑے اکثر موروثی امراض کا نتیجہ بھی خراب ہوتا ہے نیز امراض دماغیہ مین مشاہدہ کیا گیا ہے کہ موت کے قریب بچہ ہوش مین اکثر باتین کرتا کرتا دفعتًا مر جاتا ہے اور بھی اسی قسم کی بہت سی مہلک بیماریان مشاہدہ مین آئی ہین کہ قریب المرگ کے کچھ پہلے علامات مین بالکل تخفیف ہو جاتی ہے جس سے ناتجربہ کار حکیم خوش ہو جاتا ہے کہ اب بچہ تندرست ہو گیا ہے مجھے انعام واکرام دیکر رخصت کیجیے اور بچہ کے والدین بھی عارضی خوشی مین پھولے نہین سماتے اسی اثنا مین پیغام موت کا وارد ہو جاتا ہے اور سب کے سب ہکا بکا رہجاتے ہین غرض اس قسم کی ضروری باتون کو ذہن نشین رکھنا حکیم کا عین فرض ہے ۔

فصل ششم متعدی امراض سے حفاظت جو امراض ایک آدمی سے دوسرے کو لگ جاتی ہین اور اوسمین اپنا عمل کرتی ہین اس کا نام چھوت ہے حکماء متقدمین کا خیال تھا کہ بیمار کے بدن کی ہوا ہی چھوت ہے مگر حال کی تحقیقات دقیقہ اور تجربات وسیعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اکثر امراض کی بنیاد کرم ہوتی ہین جو بیمار کے جسم سے نکل کر ہوا مین ملجاتی ہین اور جو جسم کا حصہ چھوت سے زیادہ آلودہ ہوتا ہی اوس سے یہ چھوت کے کرم زیادہ نکلتے ہین چنانچہ خسرہ مین تھوک اور کھال سے نیز چیچک مین دانون کے ٹوٹ جانے سے ہیضہ مین دست وقے سے بلکہ بخارات کا زہر زمین سے نکل کر سانس کے ذریعہ دوسرے کے جسم مین سرایت کر جاتا ہے یا کرم مذکور پانی اور دودھ مین ملکر پیتے وقت داخل شکم ہو جاتے ہین یا پہلے زخم اور چھلی ہوی جگہ سے بھی جسم مین سرایت کیجاتے ہین جو موجب بیماری کا ہے اور یہ کرم جملہ امراض مین یکسان نہین ہوتے بلکہ امراض کی طرح انکی شکل وشباہت مختلف ہوتی ہے اگرچہ دقیانوسی خیالات کے آدمی اور لکیر کے فقیرون کو وسیع تجربہ اور قوت غور نہونے سے اس قسم کی باتون کا ظاہر کرنا تعجب آتا ہے مگر حکمائی متاخرین نے کرمون کو ہوا و پانی مین سے جدا کر کے یہانتک آزمایش کی ہے کہ دوسرے جانورون کے بدن مین سرایت کر جانے سے وہی بیماریان پیدا ہو گئی ہین جن امراض کے یہ کرم تھے اور جسطرح گیہون کے بونے سے گیہون کا پیڑ پیدا ہوتا ہے اسیطرح چیچک کے کرونسی

چیچک ہی پیدا ہوتی ہے اور ہیضہ کے کرمون سے ہیضہ ہوتا ہے اگر سوال کیا جاوے
کہ چیچک وغیرہ کیسی بیماریان اس قسم کی ہین کہ صرف ایک ہی دفعہ نکلتی ہین اور کرمون
کی دوسری دفعہ داخل کرنے سے کیون ظاہر نہین ہوتین جسکا جواب اسطور پر دیا جاتا ہے
کہ ہر ایک قسم کے کرمون کی خوراک علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے جسکی اونکو جسم مین اپنی
کہانے کی شئی خاطر خواہ ملتی ہے اسی مین وہ اپنا اثر زیادہ کرتی ہین چیچک وغیرہ
اس قسم کی امراض کے کیڑے جس شئی کے لئے جسم مین سرایت کرتے ہین اسکو
ایک ہی دفعہ مین کہا جاتے ہین اور دوسری دفعہ کہلئے کچہ بہی باقی نہین رہتا اور
ٹیکا لگانیسے وہ شئی مستعدہ نکل جاتی ہے جسسے دوبارہ چیچک نکل نہین سکتی
اور اکثر بچون مین چہوتدار امراض مین سے چیچک اور کوکہ کہانسی ہے علاوہ ازین
سرخ بخار حلق مین جہلکون کا پیدا ہونا ٹائیفائیڈ فیور۔ زکام وباہی سرخ باد وغیرہ
امراض بہی ہین مگر یہ زیادہ عمر مین بہی ہو جاتی ہین ٹائیفائیڈ فیور۔ ڈفتیریا وغیرہ
بعض اس قسم کی امراض ہین جو دودہ اور پانی کے ذریعہ سے دوسری مین سرایت کرجاتی
ہین اور اونکی ماں یا بچہ سے ذرہ بہی نقصان نہین ہوتا علاج قتل دیدان وغیرہ جیسے موذی
مرض کے ازالہ مین کوشش کرین اور عمدہ تدبیرین یہ ہین کہ بیمار کی رہایش ۔۔۔۔
ہوادار کشادہ اور روشن کمرہ مین کرین اور دروازون کو پردون سے بند نکرین
پیشاب پاخانہ تہوک وغیرہ غلاظت کو زمین پہ گرنے نہ دین بلکہ برتن مین لیکر فوراً
دور فاصلہ پر باہر جاکر پہینکدین اور حتی المقدور بالغ بچون وغیرہ آدمیون کو بیمار سے
علیحدہ رکہین اگر خدانخواستہ بچہ مرجاوے تو اُسکی تجہیز و تکفین بہت جلد کرین
تندرستی یا مرنے کے بعد گہر کے دروازے اور کہڑکیان چہہ ٹ کہولدین تیز لکڑیکی
موجودہ چیزون کو صابون اور پانی سے دہو ڈالین جسمین فی سیر پانی ایک چہٹانک
کاربالک ایسڈ آمیز ہو پہر اونکو دہوپ اور ہوا لگنے دین۔ کار آمد کپڑون کو پانچ سیر پانی
مین ۲۰ تولہ کلورائیڈ آف لائیم ملاکر جوش دین اور دہو ڈالین اور دوسرے کپڑون کو ۱۰۰
حصہ پانی مین ایک حصہ کاربالک ایسڈ ملاکر دہودین اور جو کپڑے دہونے کے

قابل ہوتی ہین انمین صرف گندہک کی دہونی دین اسطرح پر کہ کپڑے ایک رسی پر پہیلا دین
اور گندہک سلگا کر آمد و رفت کے دروازے بہی بند کرین لمبی چوڑی اور اونچے
مکان کیلئے آدہ سیر گندہک کافی ہے ۲۴ گہنٹے کے بعد دروازون کو کہول دین
دیوارین کہرچ کر سفیدی مین کاربالک اسڈ شامل کرکے پوتائی کرین **ذکر دویات**
دافع چہوت اور یہ چند دوائین ہین **اول کاربالک اسڈ** اگر موری کی
بدبو دور کرنی منظور ہو تو پانچ سیر پانی مین ایک چہٹانک کاربالک اسڈ شامل کرین
اگر دیوار پر بہی سفیدی اور رنگریزی کی بدبو دفع کرنی چاہئین تو نصف سیر پانی مین بقدر
۵ تولہ کاربالک اسڈ داخل کرین اور مکان مین چہڑکنے کیلئے پانی کا چالیسوان حصہ
ملا کر استعمال کرین **دوئم کلورائیڈ آف لائیم** اسکو خشک جگہ پر محفوظ رکہین
اگر موری کی عفونت دفع کرنی منظور ہو تو دس سیر پانی مین ایک سیر کپڑون کی
چہوت دور کرنے کیلئے دس سیر پانی مین ۵ تولہ ملادین اور کپڑون کو بہگو کر نچوڑین
اور صاف پانی مین کنگال ڈالین **سوئم کلورائیڈ آف زنک** جیسا موری - ٹٹی - گملون
وغیرہ مقامات کی صفائی کرنی منظور ہو تو ۵ سیر پانی مین ۵ تولہ ملا کر استعمال کرین
اسسے کپڑے دہونے نہین چاہئے ورنہ دہبون کے پڑجانے کا احتمال ہے **چہارم ہیرا**
کسیس پانی وغیرہ کی صفائی کیلئے ۵ سیر پانی مین نصف سیر ملا کر استعمال کرین
پنجم تتہیر گندہک اسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ تمام ادویات تاثیر مین زہریلی ہین
انکے استعمال مین احتیاط زیادہ تر درکار ہے

فصل ہفتم اجتماع الدم فی الدماغ (کنجشن آف دی برین)

شدید اور خفیف عوارضات کے لحاظ سے اسکو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے -
قسم اول شدید جب چیچک خسرہ کے ظہور سے یا بروز دندان کے وقت یا
آفتاب کی تمازت اور سر کے صدمہ شدید وغیرہ کے باعث سے بچہ کے سر مین خون بکثرت
داخل ہوجاتا ہے تو اس مرض کا ظہور پایا جاتا ہے بعض بیوقوف مائین وہی [illegible]
کپڑے پہنانے کے وقت اپنی بچہ کے سر کو [illegible] رکہتی ہین تاکہ سردی نہ [illegible]

علامات شروع مرض کی ابتدا مین قبض کی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے جس سے
سر گرم طبیعت بےچین اور مزاج مین فتور برپا ہوجاتا ہے روشنی اور شور و غل سے بچہ
کو کمال نفرت ہوتی ہے کسی قسم کی حرکت کے واقع ہونے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے
دوران سر درد سر کی تکلیف سے بچہ بیقرار اور مضطرب الحال پایا جاتا ہے جی متلاتا اور
قے ہوتی ہے درد کی شدت اور دوران اوقات مین اختلاف پایا جاتا ہے نبض
سریع الحرکت ہوجاتی ہے استخوان سر کی ملائمت سے سامنے کا یافوخ تنا ہوا اونچا اور
متحرک معلوم ہوتا ہے نیند بہت کم آتی ہے اگر تقدیرًا آبھی جائے تو خوف کی وجہ سے
بچہ دفعتًا چونک اوٹھتا ہے بعض اوقات چہرہ کے عضلات مین اختلاج بھی پایا جاتا
ہے اگر اس حالت مین حفظان صحت کی پابندی اور غذا مین احتیاط کیجاوے تو
بلا علاج بچہ تندرست ہوجاتا ہے لیکن ادنے سبب کے واقع ہونے سے بیماری بار
بار عود کر آتی ہے چنانچہ بروز دندان کی اثنا مین مرض کی علامات دوبارہ نمایان
ہوجاتی ہین اور دانتون کے نکل آنے پر مرض کی شدت فورًا رفع ہوجاتی ہے اور
بچہ تندرست کھیلتا کودتا نظر آتا ہے بعض اوقات مرض کے دفعتًہ واقع ہونے سے
عوارضات شدت پکڑ جاتے ہین قوت سامعہ کی تمیز دور ہوجاتی ہے بچہ سست الوجود
اور بیہوش سا پڑا رہتا ہے اگرچہ بعض دفعہ علامات خود بخود رفع ہوجاتی ہین مگر تاہم
صحت کا اعتماد دیر بھی کم ہوتا ہے کیونکہ دماغ مین خون کے اجتماع سے استسقاء الراس
ہوجاتا ہے علاوہ ازین اور بھی کئی مہلک امراض کی پیدایش کا احتمال ہوسکتا ہے
علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین
اگر چیچک کی ظہور سے مرض کی پیدایش معلوم ہو تو ادویہ مخصوصہ سے کام لین قواعد مجوزہ
کی پابندی کرین کانون کے پیچھے چند جونکین لگا دین یا گردن کی ورید سے فصد لین
سر پر پلیستر لگا دین اگر غذا کی بے احتیاطی اور تداخل کے باعث پیدا ہو تو فورًا
قے کرا دین بعد ازان معدہ کی اصلاح کرین غذا کا انتظام حسب قواعد مقررہ کرین
اگر دماغ مین صدمہ شدید کا پہونچنا معلوم ہو تو سر پر سرد پانی کا تریڑا دین اور دیگر

تدابیر مناسبہ عمل مین لاوین اگر بروز دندان کیوقت مرض کی شکایت پائی جاوے تو لثہ پر چلیپہ شکل کا شگاف دین اور دیگر تدابیر کو حسب موقع کام مین لاوین اگر اخراج خون وغیرہ عملیات سے صورت فایدہ کی نمایان ہو تو بچہ کو ایک علیحدہ ہوادار سرد کمرہ مین محفوظ رکہین اور آس پاس مین شور وغل ہونے دین اور سر پر سرد پانی کا ترشح کرین اور کپڑے کی تین چار تہ کرکے سرد پانی مین تر کرین اور سر پر رکہین اور گرم ہونے پر دوبارہ سرد کرین اور قبض کی صورت مین تیز جلاب دین جس سے پانی کی مانند پتلے دست بکثرت آوین بعدازان اندک مقدار مین کیالومل روزانہ صبح وشام برابر کچہ عرصہ تک استعمال کراوین تاکہ قبض کی شکایت رفع ہو جاوے اور افاقہ کی صورت مین علاج مذکورہ کو برابر چند روز تک جاری رکہین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** شورہ قلمی ۸ گرین مگنیشیا سلفاس ۳۰ گرین سکنجبین لیمو ۳ ڈرام پانی ایک اونس سبکو ملاکر چہہ ماہ کے بچہ کو بقدر ایکڈرام دنمین ۳ دفعہ دین جب مرض کے بتدریج واقع ہونے سے خفیف بخار کی شکایت پائی جاوے اور متواتر قے کے آنے اور قبض کے ہونے سے بہوکہہ بند ہو جاوے اور نیند کی نہ آنے سے دوران سر اور درد سر کی شکایت معلوم ہو تو علاج نہایت نرمی سے کرین فصد کے عوض جونکین لگاوین غذا نہایت لطیف سریع الہضم کہانیکو دین پانی گرم سے صبح وشام غسل کراوین کیالومل ½ حصہ گرین ریوند چینی ۲ گرین دونون کو ملاکر دودہ کے ہمراہ بچہ کو صبح وشام استعمال کراوین اور تیز جلاب ہرگز نہ دین بخار اور بیقراری کی شدت مین یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین نہایت عمدہ ہے **نسخہ** بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۲۴ گرین سائیٹرک اسڈ ۸ گرین وائنم ایپیکاک ۲ گرین ٹنکچر آف ہایوسائمس ۱۶ بوند شیرہ بنات ۴ ڈرام پانی ۴ ڈرام سبکو ملاکر تین مہینے کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین **قسم دوم خفیف** جب سرفہ سیاہ مین دماغ کا وریدی خون رک رک کر لوٹتا ہے یا گہینگہا کا مرض یا مواد غلیظ القوام کے اجتماع سے گلے کی رگین دب جاتی ہین تو اس قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جب ہوا کی خرابی اور غذا کی بے اعتدالی سے دوران خون سست ہو جاتا ہے تو بہی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے

علامات جب سرخہ سیاہ کی شدت عرصہ دراز تک باقی رہا ہو تو چہرہ اور لبین متورم
ہو جاتی ہین جنکی رنگت اودی ہوتی ہے چہرہ فکرمند پایا جاتا ہے دوران سر اور درد سر کی
شکایت بچہ کرتا ہے جسم مرطوب اور سرد رہتا ہے نبض ملایم اور سریع الحرکت ہو جاتی ہے
علاج اس قسم مین فصد کے ذریعہ خون ہرگز نہ لین اور حسب ضرورت چند جونکین لگا دین
تاکہ دماغ کا تنقیہ ہو جائے حفظان صحت کی پابندی اور غذا مین احتیاط زیادہ رکہین غذا
لطیف سریع الہضم کہانیکو دین قبض کی صورت مین ملینات کا استعمال کرین قبض
نہ ہونے دین گرم پانی مین قدرے نمک یا رائی کا سفوف شامل کرکے صبح و شام غسل
کرادین اگر ہاضمہ کے فتور سے دست شروع ہو جاوین تو حسب مناسب انکا تدارک
کرین غذا نہایت ہلکی جیسے الکمیوس کہانے کو دین اور یہ مرکب بہی فایدہ مین عظیم النفع ہے
نسخہ اکسٹراکٹ آف سنکونا ۲۴ گرین کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا ایکڈرام عرق بادیان
ایک اونس سبکو ملاکر تین مہینہ کی عمر کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین اور
یہ مرکب استعمال مین کہین **نسخہ** سائٹریٹ آف ایرن اند کونینا ۸ گرین شربت نبات [illegible]
سبکو ملاکر تین مہینہ کی عمر کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین۔

فصل ہشتم استسقاء الراس (ہایڈرو کفلس) اجتماع الماء فی الراس
کے نام سے بہی مشہور ہے پس مختلف علامات کے ظہور سے اسکو تین قسم مین بیان
کیا جاتا ہے **قسم اول شدید** جب خنازیری مزاج کا بچہ دفعتاً خوف کہا جاتا ہے
یا زیادہ غصہ سے جوش مین آتا ہے تو اکثر استسقاء الراس کی شکایت مین مبتلا
ہو جاتا ہے امراض جلدیہ کی مدت دراز مین دانتونکا تکلیف سے نکلنا اور سر پر سخت
صدمہ پہونچنا بہی موجب اس مرض کا ہے جس سے شر کی علامات بتدریج پیدا ہو جاتی ہین
کبہی مخصوص علامات کے ظہور سے پیشتر درد سر دوران سر شدت سے ہوتا ہے اور بخار
کی حالت مین تشنج ہوتا ہے آخر دفعتاً علامات مخصوصہ شروع ہو جاتے ہین کبہی چیچک
خسرہ وغیرہ امراض جلدیہ کے بعد پوشیدہ طور پر خفیف سی علامات پیدا ہوجاتی ہین
علامات منذرہ مخصوصہ علامات کے ظہور سے کئی ہفتون بلکہ مہینون سے ہوکہ

بند ہوتی ہے جس سے طاقت جسمانی گھٹتی جاتی ہے جسم لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے کبھی
کبھی بخار بھی زیادہ پایا جاتا ہے جس سے بچہ سست الوجود پڑا رہتا ہی کھانسی کی شکایت
پائی جاتی ہے پاخانہ مین قبض ہوتی ہے ہاتھ پاؤن درد کرتے ہین دوران سر اور درد
سر کی شکایت رہتی ہے اور بوقت خواب چونکنے کے دفعتاً واقعہ سے بچہ بےچین ہو جاتا ہی
علامات خاصہ ابتدا مین اجتماع الدم کی علامات پائی جاتی ہین بخار کی آمد و رفت کا
کوئی وقت مقرر نہین ہوتا سست الوجود ہونے کی وجہ سے بچہ کھیل کود سے جی چراتا ہی
کبھی کھیلتا کھیلتا دفعتاً چلتے وقت ایک پاؤن کو گھسیٹ لیتا ہے اور رک کے چلتا ہی
سر کو والدہ کی گود مین دوڑ کر چھپا لیتا ہے نہایت ننہا بچہ خوف کی وجہ سے والدہ کی
گود مین لپٹ جاتا ہے سونے کو چاہتا ہے مگر بےچینی کے باعث سو نہین سکتا خواب
مین آنکھین نیم وا رہتی ہین اور اپنے تحرک سے خوف کھا کر چونک پڑتا ہی مزاج چڑچڑا
ہو جاتا ہے درد سر اور دوران سر کی وجہ سے سر کو ہاتھ سے دباتا ہے ادھر ادھر تکتا
رہجاتا ہے اور بیہوش سے اٹھا لینے پر رو دیتا ہے بعد ازان کھیل و کود مین مشغول ہو جاتا ہی
تلون مزاج کے باعث غذا کھا لینے پر ضد کرتا ہے اور دئے جانے پر انکار کر دیتا ہی
اگر تدریج سے قلیل کھا لیتا ہے تو طبیعت کے متلانے پر قے کر دیتا ہی بعض اوقات خلو
معدہ مین بھی متلی ہو جاتی ہے جس مین سبز رنگ کی رطوبت خارج ہوتی ہے اور برابر
کئی روز تک قے ہوتی رہتی ہے جس سے اکل و شرب دونون سے بچہ کمال نفرت کرتا ہے
قبض کے دامنگیر ہونے سے تیسری چوتھی روز مین بدبودار مختلف رنگ مین پاخانہ
آتا ہے زبان درمیان سے سفید اور کنارون سے سرخ ہوتی ہے ناک خشک
جسم مین یبوست آنکھین بند خواب آلودہ نبض تیز اور بےقاعدہ ہو جاتی ہے اور رات
کے وقت روشنی کی برداشت بچہ نہین اٹھا سکتا اور مذکورۃ الصدر علامات
کلہم ایک بچہ مین نہین پائی جاتین اگر موجود بھی ہون تو ہر لحظہ بدلتی رہتی ہین ایک
حالت پر نہین رہتین کبھی بچہ خوش طبع کبھی مغموم رہتا ہے اور یہ مرض کا اول
درجہ ہی ابتدا اسکی میعاد ہر دہ روز تک ہوتی ہے اگر اس درجہ مین تشخیص

کی غلطی یا علاج کی بے احتیاطی سے صورت آرام کی نمایان نہو تو دوسرے درجہ کی علامات
شروع ہوجاتی ہین جسمین بچہ بالکل مغموم اور متفکر رہتا ہے نشست و برخواست کی
طاقت کے زایل ہوجانے سے بچہ ہمیشہ آنکہین بند کرکے سویا رہتا ہے اور حرکت
کرنیمین تکلیف ہوتی ہے بلانے سے صرف ہون ہان کرتا ہے گفتگو باہوش مگر بہت
کم کرتا ہے مزاج چڑچڑا کے باعث پیشانی پر شکن پائی جاتے ہین ہمیشہ آہ سرد بہرتا ہے
کبہی رونے چیخین مارتا ہے درد سر دوران سر کی شکایت زیادہ کرتا ہے دن
کی نسبت رات کے وقت عوارضات مین شدت ہوجاتی ہے چنانچہ کبہی زور سے روتا ہے
کبہی ہذیان مین بکتا ہے نبض کمزور اور آہستہ آہستہ چلتی ہے اس درجہ کے ابتدا
مین قے موقوف ہوجاتی ہے مگر کہانے پینے کی اشتہا نہین رہتی اور درجہ اول
کی نسبت قبض کی شکایت زیادہ پائی جاتی ہے اور ریح کی عدم موجودگی سے شکم
دبا ہوا معلوم ہوتا ہے اور درجہ سویم مین غفلت کے زیادہ طاری ہوجانے سے ہوش
بصد مشکل آتی ہے مگر منہ مین خود بخود حرکت پائی جاتی ہے جیسا کہ کسی چیز کو چبا کر
نگل رہا ہے بعض دفعہ ایک طرف مین تشنج کے ہونے سے ایک پاؤن پہیلا ہوا اور دوسرا
شکم سے لگا ہوا ہوتا ہے بالکل بیہوش چت پڑا رہتا ہے جانب تشنج مین فالج ہوجاتا
ہے اور ہاتہون مین رعشہ پڑجاتا ہے لب اور ناک کو بہ کثرت نوچتا ہے جس سے خون
نکل آتا ہے کبہی ایک ہاتہ کو شرمگاہ پر رکہکر دوسرے ہاتہ کو چہرہ اور سر پر پہیرتا
رہتا ہے کبہی آنکہہ کی پتلیان بہنچیں اور پہیلی ہوئی معلوم ہوتی ہین تشنج کی زیادتی
سے بچہ فوراً مرا ہے ملک عدم ہوجاتا ہے کبہی برابر چند روز تک تکلیف اوٹہاتا ہے
انتباہ ہر ایک مریض مین علامات کا ظہور مختلف ہوتا ہے کسی کو ابتدا مین ہی تشنج
ہوجاتا ہے کسی کو تمام جسم مین کسی کو صرف ایک ہی طرف مین ہوتا ہے اور کسی کو تشنج
کے بعد فالج ہوجاتا ہے اور کسی کے ہاتہ و پاؤن کہچکر اینٹہ جاتے ہین کسی کو رفتہ
رفتہ بیہوشی طاری ہوجاتی ہے اور کسی کو دفعتاً ہوجاتی ہے کوئی بیمار عرصہ
دراز تک بیہوش رہتا ہے کوئی جلد مرجاتا ہے مگر علامات کے اختلاف سے

تشخیص مین غلطی نہین ہوتی **علامات تشریح بعد وفات** دماغ کے پہاڑنے سے پردی سفید یا مکدر نظر آتے ہین دماغ کے پردون مین نیز دیگر اعضا مین خنازیری مادہ کے چہوٹے چہوٹے دانے اور زرد رنگ کی رطوبت پائی جاتی ہے اور دماغ کی بطون مین آب خون بکثرت ہوتا ہے **علامات مشخصہ** جب سلول والدین کا بچہ کسی ظاہری اسباب کے بغیر کئی ہفتہ یا مہینہ تک بیمار پایا جاوے یا کہانسی کی شدت مین سست لاغر اور چڑچڑا معلوم ہو تو استسقاء الراس کا گمان کرنا چاہیئے اور مرض مذکور کا امتیاز حمی لازمی سے اسطرح سے کیا جاتا ہے کہ مرض مذکور کے شروع مین ہمیشہ جی متلاتا اور قے ہوا کرتی ہے قدری قلیل میلے رنگ کا پاخانہ آتا ہے کہانے پینے سے نہایت نفرت ہوتی ہے باوجود اختلات کے علامات مین تخفیف ذرہ بہر بہی نہین ہوتی اور اکثر اس مرض کا ظہور پانچوین سال سے پہلے ہوتا ہے۔ حمی لازمی مین اکثر قے نہین ہوتی اگر ہو بہی تو جلد تر موقوف ہوجاتی ہے اور نہ اسمین جی متلاتا ہے۔ ابتدا مین پتلے دست آتے ہین اور شکم مین ہمیشہ درد رہتا ہے اور جسم مین گرمی کی زیادتی سے پیاس کی شدت ہوتی ہے بعض اوقات علامات مین تخفیف ہوجاتی ہے اور اکثر بخار کا ظہور پانچوین سال سے پہلے بہت کم ہوتا ہے **انجام** اکثر خراب ہوتا ہے خصوصًا جب خنازیری مزاج اور کمزور بچو نمین بتدریج اور پوشیدہ طور پر ظاہر ہو مگر تندرست بچہ مین خواہ شدت سے ہو اکثر انجام نیک ہوتا ہے **علاج** علامات منذرہ کے شروع ہی سے حفظ ما تقدم کا تدارک کرنا چاہیئے تاکہ بیماری رک جاوے ورنہ ظہور مرض کے وقت علاج سے ذرہ بہر بہی فایدہ نہین ہوتا جس خاندان مین کئی بچے اس مرض مین مرچکے ہون یا بچہ کی طبیعت مرض مذکور کی طرف مائل پائی جاوے تو شیر والدہ کے عوض کسی دوسری تندرست عورت کی دودہ پر بچہ کی پرورش فقط صرف دودہ پر ہی چاہیئے چندانکہ چار داڑہین اوپر نیچے سامنے کے دانت نکل آوین جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوجاوے محنت دماغی اور ریاضت جسمانی کو ہرگز نہ کراوین جس سے بچہ تہک جاوے البتہ کہلے میدان مین ہواخوری کرنی زیادہ تر مفید ہے اور بروز دندان کے ایام مین بچہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے

تاکہ سرخ سیاہ چیچک اور خسرہ مین بچہ مبتلا نہو جاوے اور ہمیشہ بچہ کے شکم کا خیال بہ نظر رکھین اور اوسکے عارضہ کو بیماری مرض شمار کرین قبض کی صورت مین فوراً ارنڈی یا انجیر دین بچہ کے سر مین گرمی اور بیتابی پائی جاوے تو فوراً کیالومل کی خوراک ایک دو گرین کہلا کر اس مرکب کی استعمال کراوین فایدہ بین سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ آف مگنیشیا ۲ ڈرام سرپ آف آرینج ۱ ڈرام کیروی واٹر ۲ ڈرام سکو ملا کر تین سال کے بچہ کو بقدر ۱/۲ ڈرام تین تین گہنٹہ کے بعد دیتے جاوین تاکہ دست بخوبی کہل کر آجاوین بعد ازان اندک مقدار مین برابر دو تین روز تک کیالومل کہلاوین خون کے غلبا ور شدضرورت مین سر پر چند جونکین لگاوین کیونکہ خنازیری مزاج کے بچہ کو خون نکالنے کی برداشت بہت کم ہوتی ہے اگر رفع ہوجانے بیماری کے بعد بچہ مین کمزوری پائی جاوے تو یہ مرکب تیار کرکے پلاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** شگر آف ملک ۱۰ ڈرام جنیاندہ روبرب ۴۰ ڈرام جنیاندہ سنا دو اونس سکو ملا کر یکسال بہر کے بچہ کو بقدر ۳ ڈرام صبح و شام دین یا کیالومل ایک گرین روبرب ۱ گرین دونون کو ملا کر دوسرے تیسرے روز بچہ کو کہلا دیا کرین تاکہ قبض کی شکایت نہ پائی جاوے بعد ازان سائٹریٹ آف ایرن اور کونین کا استعمال کرین سر کی شکایت مین گردن کے پیچھے سیٹون داخل کرین تاکہ سر کے قریب سے مواد ہمیشہ جاری رہین اس سے اکثر مرض کا حملہ رک جاتا ہے اگر مذکورۃ الصدر تدابیر سے صورت فایدہ کی نمایان نہو اور مرض زور پکڑ جاوے تو اوسکا تدارک تین طرح سے کرین

اول اخراج خون خنازیری مزاج کے بچہ کا خون نکالنا نہایت احتیاط کے قابل ہے اگر کسی دوسری تدابیر سے صورت فایدہ کی نکل آوے تو بہتر ہے خون کا نکالنا مناسب نہین ہے **دوئم استعمال مسہلات** اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے مگر صرف ایک دو دفعہ کے مسہل پر اکتفا کرنا مناسب نہین ہے بلکہ متواتر چند روز تک اسہال کا جاری رکہنا نہایت ضروری ہے مگر روزانہ صبح کے وقت تیز جلاب کے کہلانے سے یہ مطلب حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ تھوڑے ہی دنون مین بچہ کی طاقت زایل ہو جاتی ہے اسکی ترکیب مین یہ ہم قباحت ہے کہ جب خوراک دیتے بچہ کو پتلے دست آنے لگتے

وہ خوراک دوسرے روز ملتفی نہین ہوسکتی جس سے ہر روز نئی قباحت پیدا ہوجاتی ہے
اور اس مرض مین ہمیشہ غثیان اور قے کی شکایت ہوا کرتی ہے جو خون کے نکالنے سے
کم ہو جاتی ہے کیالومل اور جلیپ یا کیالومل اور سقمونیا کی ایک خوراک کو معدہ فوراً
قبول کرلیتا ہے اور تین تین گہنٹے کے بعد برابر دیتے جاوین تاکہ دست آجاوین اگر اثنائے
استعمال مین ایک حقنہ بہی کیا جاوے تو بہتر ہے تاکہ دوا کا عمل جلدی سے ہو اگر قے کی شکایت
رفع نہو تو کیالومل کی زیادہ مقدار مین قدرے شکر شامل کرکے بچہ کو ایک ہی دفعہ کہلاوین
اور بعد مین مگنیشیا سلفاس کا عرق تہوڑا تہوڑا کرکے پلاوین اور دست کی آجانے پر
نمک کو شورہ قلمی کے ساتھ دین تاکہ تسکین اور ادرار بول کا فایدہ ہوتا رہے۔
سویم استعمال سیماب مرکبات سیماب کو کسی جلاب کے ہمراہ دینا چاہئے
تاکہ اسہال کہل کر آوین ورنہ اس سے ذرہ بہر بہی فایدہ نہین ہے اگر دماغ مین خون کا
اجتماع معلوم ہو تو درجہ اول مین آب سرد سر پر لگاوین اس سے اکثر فایدہ ہوتا ہے درجہ
دویم اور سویم مین چندان فایدہ نہین ہے۔ علامات کی شدت یا ہیجانہ کی قبض غثیان
اور قے کی صورت مین غذا بہت کم کہلاوین بعد ازان ساگو دانہ یخنی گوشت وغیرہ
ہلکی اور مقوی غذا پر اکتفا کرین۔ اور اس مرض کی صرف دو حالت مین افیون کا استعمال
کیا جاتا ہے اور اوسکے سوا استعمال کرنا ہرگز مناسب نہین ہے اول جب مرض کی
شدت سے بچہ کے طور و اطوار دیوانہ کے سے ہون اور تنقیہ تمام سے جوش طبیعت رفع ہو
مگر سر کی گرمی اور چہرہ کی سرخی مین قدرے تخفیف نبض مین سرعت اور ضعف پایا جاوے
تو اس صورت مین افیون کا کہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے کیونکہ بچہ کو آرام و چین کی
آجانے سے نیند آجاتی ہے نیز بیداری کے بعد نہایت آرام معلوم ہوتا ہے **دویم**
اگرچہ مرض مین چندان شدت نہین ہے مگر روز بروز مرض کے بڑہنے سے مریض
کو ہذیان بے چینی اور درد سر کی شکایت زیادہ ہو جاتی ہے خصوصاً بوقت خواب سخت
تکلیف ہوتی ہے پس اس صورت مین اگر دوسرے علاج سے فایدہ معلوم نہو تو تہوڑے سے
مقدار مین مارفیا دین اس سے علامات مین افاقہ ہوجاتا ہے۔ مرض کی ابتدا مین جب

بیماری کی زیادتی پانے سے مریض نہایت سست اور بیچارہ وہ بیہوش ہوتا معلوم ہو تو
خاص سر کے چندیا پر ڈبلہ انگلش پلسٹر لگا دیں اور … پارہ گھسا کر رکھین تاکہ آبلہ
پیدا ہو جائے **قسم دوئم استسقاء الراس کاذب (سیوڈو**
ہائیڈرو کیفلس) یہ مرض ابتدا … بچہ کی شیرخوارگی میں مزاج اور کمزور
بچے کو ہوا کرتا ہے جس میں بچے کی زبان سفید ہو جاتی ہے اور دست پتلے ہو جاتے
ہیں چہرہ متغیر پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ ہو جانے سے والدہ کی گود میں نڈھال
ہو کر پڑا رہتا ہے اور سر اوٹھانے کی طاقت نہیں رہتی ضعف کی زیادتی سے آنکھیں
بند رکھتا ہے کبھی کھول بھی لیتا ہے اکثر نیند میں خمار رکھتا ہے پتلیاں تیس جاتی
آہستہ آہستہ بچہ دم لیتا ہے خون کی زیادتی میں یافوخ محدب اور اونچا معلوم ہوتا
ہے اور خون کی کمی میں یافوخ مقدم مقعر اور دبا ہوا ہوتا ہے **علاج** اس قسم میں
تنقیہ کرنا بالکل منع ہے تاکہ بچہ زیادہ کمزور نہ ہو جائے دودھ شوربا وغیرہ لطیف
سریع الہضم مقوی غذا کھانے کو دیں اور ٹانک اسپرٹ آف امونیا پانچ یا دس قطرات
کے مقدار میں چار چار گھنٹے کے بعد دیں یا ارارو ٹ میں ۵ یا ۱۰ بوند برانڈی شامل کر کے
پلا دیں اسہال کی موجودگی میں دوائی قابض دیں بچہ کے ہاتھ و پاؤں کو گرم رکھیں
اور نہ بچہ کو کھڑا کریں **قسم سوئم استسقاء الراس مزمن (کرانک ہائیڈرو**
کیفلس) جب دماغ کی شدید سوزش میں آب خون کی تراوش زیادہ ہوتی ہے
تو سبوچہ کی مانند سر زیادہ بڑھ جاتا ہے جس سے ہڈیوں کے جوڑ کھل جانے میں پیشانی
کی ہڈیاں اونچی ہو جاتی ہیں نیچے کی ہڈی بھی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے دونوں جانب
میں سر پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے جس سے بچہ کا سر بیڈول مثلث شکل پر ہوتا ہے زیادتی
بوجھ کی وجہ سے بچہ سر اوٹھا نہیں سکتا سر کو ہاتھوں سے تھام کر حرکت بھی آہستہ
آہستہ کرتا ہے کانوں کی سماعت اور آنکھوں کی بصارت کے زائل ہو جانے سے بچہ
بیوقوف سا معلوم ہوتا ہے ایک جانب کا ہاتھ و پاؤں بھی مفلوج ہو جاتا ہے کبھی تشنج
بھی پایا جاتا ہے **علاج** مرض کی عین ابتدا میں بچہ کا سر منڈوا کر اسکے مرکیوریل

آشنٹ منٹ کی مالش کرین بعد ازان لشمینہ کے کن ٹوپ سر کو ڈہانک دین تاکہ پسینہ
سے مرطوب ہوا ہو سر کے زیادہ گرم ہوجانے سے ٹوپ کو اتار لین اور دو حصے بشتر [illegible] کیالومل
جو تہائی سے نصف گرین تک تین دفعہ کہلایا کرین تاکہ دست رقیق ہوجاوین اور اس علاج
کو برابر ۳ یا ۴ روز تک جاری رکھین فایدہ کی صورت مین رفتہ رفتہ دوا کی مقدار کم کردین
اگر ہفتہ عشرہ تک فایدہ کی صورت معلوم ہو تو کیالومل کے ہمراہ آیوڈائیڈ کی استعمال کرین
گردن کے پیچھے جونکین یا پلستر لگا دین سر کی زیادہ گرمی اور بیہوشی کی لیے [illegible] کبہی کبہی
پیر پر جونکین لگا دین اگر اسی کنک پلاسٹر سے سر کو عصابۃ الاکلیلی [illegible] باندہا جاوے
تو اکثر فایدہ ہوتا ہے سر سے پانی نکالنا بہی فایدہ مند ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک
باریک انبوبہ منقبی کو یافوخ مقدم کے ڈیڑہ انچ تفاوت پر داخل کرکے پانی موجودہ کو خارج
کرین اور خارج ہوجانے پانے کے بعد سر پر کسی قسم کا دباو پہونچا دین۔

فصل پنجم ام الصبیان (ان فن ٹائل کنولشن)

پیدایش کی ابتدا
مین برابر اٹہوین سال کے اخیر تک عارض شدید کے کسی درجہ مین اکثر اس مرض کا ظہور
ہوجاتا ہے نظام عصبی کی فتور سے جوان آدمی کے ہذیان کی مانند بچہ کو بعوض ہذیان کی
عوض تشنج ہونے لگتا ہے۔ تمام جسم مین دو فعل نہایت معتبر ہین ایک حس دویم
حرکت لیکن بچپن کی حالت مین دماغ کا فعل صرف حرکت جسم کے انتظام مین زیادہ
تر مصروف رہتا ہے اور ادراک فہم اور عقل وغیرہ قواے مدرکہ کے انتظام مین دماغ
کو چندان قابلیت نہین ہوتی۔ ذات الریہ کی شدت کا اثر عام جسم مین پہیل کر دماغ
کے فعل کو بگاڑ دیتا ہے سوزش حنجرہ مین تکلیف تنفس کے بڑہ جانے سے دماغ مین وریدی
خون کا اجتماع ہوجاتا ہے جس سے بچہ مین تشنج کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اور تکلیف
تنفس کے رفع ہوجانے سے تشنج بہی فوراً رفع ہوجاتا ہے حمی غب نایبہ مین جوان آدمی
کو لرزہ ہوتا ہے لیکن بچہ کو لرزہ کے عوض تشنج ہوجاتا ہے اگر کسی شدید مرض کے
اخیر درجہ مین تشنج کی شکایت پائی جاوے تو موت کا زمانہ عنقریب معلوم ہوتا ہے نیز
سرفہ سیاہ مین دماغ کے اندر خون وریدی کے اجتماع سے تشنج پیدا ہوجاتا ہے

اور تندرست بچہ مین تشنج کے پیدا ہونے سے معدہ کا امتلا ثابت ہوتا ہے بروز دندان
کے وقت موڑی سوج کر گرم ہو جاتے ہین رخساری سرخ اور منہ سے پانی بہتا ہوا بند ہو جاتا
ہے زیادہ تکلیف کی وجہ سے بار بار اپنی انگلی کو بچہ منہ مین ڈالتا ہے کبھی دست بھی
آجاتے ہین اس صورت مین دماغ کے اندر خون وریدی کے زیادہ اجتماع سے تشنج کا دورہ
نہایت شدت سے ہوتا ہے جسمین ہلاکت کا خوف زیادہ پایا جاتا ہے اگر اول تمیز دانت
کے نکلنے مین تشنج کا دورہ پایا جاوے تو ثانی تمیز دانت کے نکلنے مین بچہ ضرور ہی تشنج
مین مبتلا ہو جاتا ہے جوانون مین عقل ڈاڑھ کے نکلتے وقت یا بڑہاپے کے آغاز مین تشنج ہو جاتا
ہے جیسا کہ اگر کوئی لڑکی ایام حیض مین اعصابی امراض مین مبتلا ہو چکی تو دوبارہ انہی ایام مین مبتلائے
مرض ہو جاتی ہے ایام حمل اور زچہ کے زمانہ مین بھی مرض ظہور ہو جاتا ہے
ولادت کے وقت سر کے صدمہ سے خاص دماغ اور اغشیہ دماغ مین سوزش ہو جاتی ہے
یا دماغ مین مادہ خنازیری کے چھوٹے چھوٹے دانے جمع ہو جاتے ہین تو اکثر تشنج کا دورہ
شروع ہو جاتا ہے آفتاب کی تمازت بھی اسکا سبب ہے خراش اور سوزش دماغ وغیرہ دماغ کی ساخت مین
کسی قسم کے فساد واقع ہونے سے اس مرض کا ظہور ہو جاتا ہے شکم مین کرم کی موجودگی
فتور ہاضمہ قبض کی شکایت - عارضہ قولنج - سنگ مثانہ - امراض گردہ مین بھی مرض کا
ظہور ہو جاتا ہے چیچک خسرہ - خوف کی کہا جانے وغیرہ امور نفسانیہ کی زیادتی مین خون
کے کثیف اور میلا ہو جانے مین مرض کی شکایت پائی جاتی ہے مرگی اختناق الرحم
ایام حمل مین مجامعت کی کثرت وغیرہ والدین کی عصبی امراض بھی بچہ کے مبتلا ہونے
کا سبب ہو جاتے ہین بمقام عصب پر پہنچی اور آبلہ انگیز دوا کے لگانے غیر جنس
اشیا کے دباؤ وغیرہ جسکے انتقال سے یہ مرض ہو جاتا ہے سرد و مرطوب ہوا کے لگنے
پانی مین بھیگے رہنے سے بھی مرض کا ظہور ہو جاتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے
قابل ہے کہ جیسے دماغ مین خون کے اجتماع سے تشنج ہو جاتا ہے ویسا ہی دماغ مین خون
کی کمی سے تشنج ہو جاتا ہے چنانچہ اسہال مزمن - سیلان خون کی کثرت سے عام کمزوری
ہو جاتی ہے جس سے خاص دماغ مین خون کم پہنچتا ہے اور خنازیری مزاج مین دماغ

کے اندر خالص خون کی کافی مقدار کے نہ پہونچنے سے بھی تشنج ہوجاتا ہے حالت علامات
خاص شروع نوبت مرض کے پہلے نیند کی حالت مین آنکھین نیم وا پلکون سے جھپکا ہوا بچہ معلوم
ہوتا ہے چہرہ کی عضلات آہستہ آہستہ پھڑکتی ہین لبون کی حرکت سے بچہ مسکراتا ہوا
معلوم ہوتا ہے اس صورت مین علاج کی بے پروائی سے بیماری طوالت پکڑ جاتی ہے وقت تشنج
سانس مین قدرے تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات دم بھی رک جاتا ہے منہ کی چارون
طرف اودے رنگ کا حلقہ پیدا ہوجاتا ہے ذرہ سی آواز سے بچہ چونک پڑتا ہے کروٹ لگتا
ہے نیند مین دودھ ڈالتا ہے شکم سے ریح بکثرت خارج ہوتی ہے بدہضمی اور استلا کے
رفع ہوتے ہی جملہ علامات دور ہوجاتی ہین شدید حالت مین دودھ کی خرابی سے تشنج اور
فتور ہاضمہ کے باعث چہرہ کے عضلات مین کم و بیش تشنج واقع ہوتا ہے جس سے منہ
کے گرد ایک نیلا سا حلقہ پڑ جاتا ہے مقلہ کی سیاہی بالائی پپوٹہ کے نیچے آجاتی ہے
اور ڈھیلا گھومتا ہوا نظر آتا ہے ہاتھ پاؤن مین بھی قدرے تشنج واقع ہوجاتا ہے سانس تکلیف
کے ساتھ خرابی سے لیا جاتا ہے **علامات حالت شدید** مین بچہ دفعتاً چیخ مار کر
بیہوش ہوجاتا ہے کبھی زار و زار روتا ہے کبھی مطلقاً آواز پیدا ہی نہین ہوتی عضلات
مین تشنج کے واقع ہونے سے ہاتھ پاؤن سخت ہوجاتے ہین جسمین ہاتھون کی مٹھیان
سخت بند جاتی ہین انگوٹھے ہتھیلیون کی طرف مڑ جاتے ہین سر سامنے یا پیچھے کیطرف یا کسی دوسری
جانب مین جھٹکا کھا جاتا ہے جسم اکڑ کر بےحس حرکت ہوجاتا ہے کبھی اطراف مین زیادہ
حرکت پائی جاتی ہے آنکھون کے ڈھیلے اوپر او ساندر کیطرف گھس جاتے ہین ٹکٹکی بندھجاتی
ہے بصارت زایل ہوجاتی ہے پتلیان سکڑ جاتی ہین اخیر مین کشادہ اور بےحس ہوجاتی
ہین آنسو بکثرت جاری ہوجاتی ہین چہرہ کے عضلات جلد جلد اور زور سے حرکت کرتے
ہین باچھون کے عضلات باہر اور اوپر کیطرف کھچ جاتے ہین جبڑے کے عضلات ادہر ادہر
حرکت کرتے ہین چہرہ پہلے سرخ بعد مین نیلا ہوجاتا ہے منہ سے سفید کف بکثرت نکلتی ہے
دانتون کے نیچے زبان کی دب جانے سے زبان نہایت سرخ ہوجاتی ہے شکل متفکر اور خوفناک
ڈراونی معلوم ہوتی ہے حنجرہ کے عضلات مین تشنج کے ہونے سے تنفس مین زیادہ

تکلیف ہوتی ہے نبض کمزور سریع الحرکت اور گردن کے عروق خون سے مملو پائے جاتے ہین عضلات شکم مین تشنج کے واقع ہونے سے بول و براز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے اور دو تین لمحہ کے بعد علامات مذکورہ موقوف ہو کر دوبارہ سہ بارہ عود کرتے ہین اور موقوف ہونے باری کے قریب بچہ ایک لمبی سانس لیتا ہے اور خون کے بخوبی صاف آجانے سے ہاتھہ و پاؤن ڈھیلے ہو جاتے ہین چہرہ اور لبون کی رنگت اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے اور نوبت کے بعد بچہ رونا روتا خوف زدہ حالت مین سوجاتا ہے اور اس حالت مین پسینہ بکثرت آتا ہے کبھی زیادہ کمزوری کے باعث بیہوشی کی حالت مین بچہ تلف ہوجاتا ہے اور نوبت کی خفیف حالت مین بیہوشی زیادہ عرصہ تک قایم رہتی ہے بعض بچون کو روزانہ چار یا پانچ گھنٹہ کا وقفہ دیکر بار بار نوبت عود کرتی ہے جس سے جسم کی ایک جانب شاذو نادر دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہونے لگتا ہے اور بچہ کی شکل بالکل بدل جاتی ہے اگر باری اوتر جانے کے بعد بچہ مین بیچینی پائی جائے اور نیند نہ آئے دانت پیسے اور کروٹین زیادہ بدلے تو باری کے عود کرنے کا اندیشہ زیادہ ہوجاتا ہے **انجام** دماغ پر شدید صدمہ کے پہونچنے سے بچہ بالکل فاتر العقل ہوجاتا ہے اور خفیف صدمہ مین مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے بڑی عمر کی نسبت کم عمر مین زیادہ تر خطرہ ہوتا ہے جس سے بچہ کے نصف جسم مین فالج ہوجاتا ہے بصارت سماعت شامہ اور تکلم کی قوت مین فتور کے واقع ہوجانے کا احتمال زیادہ ہوسکتا ہے **علاج** خاص موقع نوبت پر گلوبند سینہ بند کمر بند وغیرہ بندش کو کھول دین اور تنگ کپڑون کو ڈھیلا کر دین ہوادار کمرہ مین بچہ کا سر ذرہ اونچا کر کے لٹا دین اور سر کو ہاتھہ لگا کر دیکھین اگر گرم معلوم ہو یا فوخ مقدم تنا ہوا اور نبض ممتلی پائی جائے اور مزاج چڑچڑا ہو تو دماغ مین خون کا اجتماع ہوتا ہے اس صورت مین چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دین اور سرد پانی مین قدرے سرکہ یا شراب شامل کر کے کپڑا تر کرین اور سر پر رکھین اور گرم پانی مین قدرے سفوف رائی کو حل کر کے بچہ کو برابر سینہ تک ایک گھنٹہ بٹھلا دین اور سر پر سرد پانی یا برف رکھین گرم پانی سے نکال لینے کے بعد ٹانگون کو گرم پانی کے تولون

ہے تکمید کرین اور فلالین کو آب مذکور مین تر کر کے تدریجاً پانی کا ہر وقت چھڑکین پنڈلیون
پر لیپ چڑھیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو گدی اور پنڈلیون پر رائی کا پلستر لگادین
خون کی زیادتی ہو تو صدغین پر چند جونکین لگادین اگر اس سے بھی آرام نہ پایا جائے تو
ایک چھوٹا سا آبلہ انگیز پلستر بچہ کی پنڈلی یا بازو یا کان کے پیچھے لگا کر ایک ہفتہ تک زخم کو سابین
کی مرہم سے جاری رکھین اگر پلستر منظور نہو تو تارپین یا بیشک کی مرہم کو مقامات مذکورہ پر مالش کر کے
تبورات پیدا کرین تاکہ دماغ کا ازالہ ہو جاوے سر اور گردن کو حسب دستور سرد رکھین اگر ان سے
چندان فایدہ معلوم نہو تو گردن کے پیچھے اسپنج کلوروفارم لگا کر یا برف ہروقت کا استعمال کر کے
مقام ماؤف کو سن کرین تشنجی حرکات کے دور کرنے مین سریع الاثر ہے نیز پیٹھ کے فقرات
پر گردن کے پیچھے علی الترتیب ایک پلستر لگادین ۳ گرین کیلومل کھلادین اور ایک دو گھنٹہ کے بعد
روغن بیدانجیر یا سنا مکی یا سقمونیا کا جلاب دین تاکہ معدہ اور امعا صاف ہوجادین
روغن بیدانجیر اور روغن تارپین کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر جلاب کی دوا بچہ پی
نہ سکے تو حقنہ کرین یا مقعد مین صابون کا شافہ رکھین اگر دستون کے کھل کر آنے سے تشنج کی
شکایت ختم نہو تو لاؤڈنم کو پانی مین حل کر کے چار چار گھنٹہ کے بعد پچکاری کرین بعد ازان
ایک برس کی عمر کے بچہ کو ۳ سے ۵ گرین تک برومائیڈ آف پوٹاسیم چار چار گھنٹہ کے بعد برابر
کچھ عرصہ تک دین اور اثر کے ظاہر ہونے پر ذرہ دیر کے بعد دیا کرین دو تین برس کی عمر
کے لڑکے کو ۲ گرین کلورل ہائیڈریٹ اور ۴ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ملا کر دین تسکین
اعصاب کے لئے سریع الاثر ہے تسکین اعصاب کے علاوہ اس سے دماغ کا اجتماع خون بھی
کم ہو جاتا ہے اگر کلورل ہائیڈریٹ کو پانی مین حل کر کے حقنہ کیا جائے تو نیند کے لانے
مین سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بھی فائدہ مین عظیم النفع ہے ......

....

نسخہ برومائیڈ آف پوٹاس

۸ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۴ گرین اسپرٹ کلوروفارم ۲ اونس کمفر واٹر ۴ ڈرام سب کو ملا کر
بقدر ایک ڈرام گھنٹہ گھنٹہ کے بعد برابر ۴ خوراک تک دین اگر بیہوشی کے باعث

مشکل معلوم ہو تو یہ مرکب تیار کرکے حقنہ کے طور پر استعمال کرین **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ
۳ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ۴ گرین میوسیلج آف اسٹارچ ۴ ڈرام سب کو ملا کر حقنہ کرین اور آیل
ٹرپنٹینہ یا امونیا سنگھادین اور یہ مرکب ہی فایدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** ارومائک
اسپرٹ امونیا ۱۲ بوند کلورل ۴ گرین ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۴ گرین عرق بادیان ۴ ڈرام سب کو
ملا کر بقدر ایک ڈرام گھنٹہ گھنٹہ کے بعد چار خوراک تک دین **دیگر مجرب** ٹنکچر
مشک ۴ بوند سلفیورک ایتھر ۳۲ بوند ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۲۰ بوند سب کو ملا کر بقدر ۲۰ بوند دودھ
مین شامل کرکے گھنٹہ گھنٹہ کے بعد پلاوین **دیگر مجرب** مشک ۴ گرین کافور ۲ گرین
اجوایین خراسانی ۱۲ گرین سب کو باریک کرکے ۱۲ پوڑیہ بنا دین اور ایک ایک گھنٹہ کے
بعد ایک ایک پوڑیہ پانی مین حل کرکے بچہ کو دین سر کی سردی اور یافوخ کی دبی ہوئی حالت
مین گرم پانی کے اندر سفوف رائی کو گھول کر بچہ کو بٹھلا دین بدن کی مالش کرین اور رائی
کے پانی گرم مین کپڑا بھگو کر سر پر رکھین اروماٹک اسپرٹ امونیا سنگھادین اور چند
قطرات برانڈی کو پانی مین شامل کرکے بچہ کو پلادین اگر دو سال کی عمر کے بچہ کو بروز
دندان کے باعث مرض کا غلبہ معلوم ہو تو دانتون کے سر کے مقابل مسوڑون مین شگاف
دین اور شگاف شدہ دینے کی صورت مین ناخون سے مسوڑون کو چھیل کر دانتون کو نمودار
کرین روغن بید انجیر کے استعمال سے قبض کو رفع کرین اور اکونائٹ کو خفیف مقدار
مین نصف نصف گھنٹہ کے بعد دین اور بوقت خواب ڈوورس پوڈر یا گری پوڈر کے ہمراہ
ایک خوراک دین کلورل ہائیڈریٹ یا برومائیڈ آف پوٹاسیم بقدر دو یا تین گرین متواتر کھلا
سکتے ہین تشنج کی شدت مین کلوروفارم سنگھا سکتے ہین ثانی مرتبہ کے ایام بروز دندان
مین زیادہ تر احتیاط کیجائے اس زمانہ مین نشو و نما کا فعل اور آلات الہضم کا انتظام زیادہ
ترقی پہ ہوتا ہے اثنا مین بچہ کو آرام و آسائش مین رکھنا نہایت ضروری ہے
اور نیند مین زیادہ وقت صرف کرنا چاہئے دودھ کا استعمال زیادہ کرین زیادہ کرین
اور غذا مین احتیاط زیادہ درکار ہے ورنہ فتور ہاضمہ کے باعث دماغی محنت کی کثرت
مین نظام عصبی ماؤف ہو جاتے ہین اور جسم مین کمزوری پائی جاتی ہے نیز تعلیم اور

تربیت کے بارہ مین نہایت ہوشیاری درکار ہے اگر شکم مین کرمونکی شکایت پائی جائے تو ادویات کرم کش کے استعمال سے خارج کرین اگر غذا کی بے احتیاطی مین تشنج کی شکایت معلوم ہو تو کیالومل مین قدرے شکر شامل کرکے بچہ کی زبان پر لگادین لذیذ ہونے کی باعث بچہ بلا تکلیف آسانی سے چاٹ جاتا ہے سفوف جلاپ کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور اسہال کے آنے سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے اگر ریاح کی زیادتی سے پیٹ پھولا ہوا معلوم ہو تو شکم کو سوپ یعنی منٹ سے آہستہ آہستہ مالش کرین ایپکاک کے استعمال سے قے کرادین ہمیشہ قبض کا خیال رکھین گرم پانی سے غسل دین چند قطرات ٹنکچر کمپونڈ کارڈمس کو عرق بادیان مین قدرے شکر داخل کرکے شیرین کرین اور پلادین غذا کا انتظام پورے طور پر کرین اور زیادہ تر دودھ کا استعمال کرادین حفظان صحت کی قواعد کی پابندی ضروری سمجھین بعض وقات غذا کی بے احتیاطی سے دایا فرغا مین تشنج کی شکایت پائی جاتی ہے جسکا علاج حسب مناسب ادویہ کیا جاتا ہے اگر چیچک خسرہ وغیرہ امراض جلدیہ کے لکایک غائب ہوجانے سے تشنج کا دورہ شروع ہوجائے تو گرم پانی کے اندر سفوف رائی کو گھول کر مریض بچہ کو غسل دین اور ٹاٹار ایمٹک کا مرہم سر پر لگادین یا ایک آونس چربی مین ایک ڈرام ایپکاک داخل کرکے تین تین گھنٹے کے بعد قدرے قلیل سر پر لگادین۔ موروثی آتشک کی موجودگی مین مرکبات سیماب کو بابر کچھ عرصہ تک استعمال کرادین اور مرضعہ کو فعل مجامعت سے سخت پرہیز کرائی جائے۔ اگر سرفہ سیاہ کی وجہ سے تمام اعضا مین خون کا اجتماع پایا جائے تو تشنج کا دورہ ظہور مین آتا ہے اس صورت مین سر پر سرد پانی رکھین یا برف کی مالش کرین مسہل دین مسکن دوا پلادین درد کی شدت مین مونو برومایڈ آف کمفر یا پلاڈونا کی پچکاری زیر جلد کرین ذات الریہ کی صورت مین تشنج کا واقع ہونا نہایت خطرناک ہے اگر الات البول کی خرابی سے تشنج کی شکایت معلوم ہو تو نیز مسہل دین پانچ برس کی بچہ کو ایک گرین کا بارھوان حصہ الاٹریم یا ۲ گرین سفوف جلاپ مین قدرے سقمونیا شامل کرین اور بچہ کو دین کمر پر کلاس لگادین یا چند جونکون کا استعمال کرین

کمزوری مین مرکبات فولاد کو اوک ائیڈ آف زنگ کے ساتھہ کرادین غذا مین زیادہ احتیاط رکھین حفظان صحت کی پابندی نہایت ضروری سمجھین۔

فصل دہم صرع بچہ (اپی لپسی) اکثر یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے کبھی خوف غصہ شدید کرم شکم سر کی ضرب اور بروز دندان کے ایام مین بچے مبتلائی مرض ہوجاتے ہین جب بچہ کھیل کود سے تہک کر بیٹھہ جاتا ہے تو اکثر مرض کی نوبت شروع ہوجاتی ہے کبھی رات کے وقت یا بیداری کے بعد صبح کے وقت نوبت واقع ہوتی ہے **علامات** عالم کے مشابہ کے موافق بعینہ علامات پائی جاتی ہین مگر بعض دفعہ مرگی کے واقع ہونے سے بچہ بیہوش نہین ہوتا کبھی شروع نوبت سے پیشتر کسی سبب قوی کی بغیر بچہ خوف کہا کر ہذیان کی حالت مین ہوجاتا ہے اور وقتاً فوقتاً واہیات بکتا ہے انجام بہرحال برا ہوتا ہے **علاج** بچہ کو کسی کام مین مشغول رکھین اور آوارہ نہ پھرنے دین نیز حفظان صحت کی پابندی نہایت ضروری ہے غذا کا انتظام ریاضت جسمانی کا استعمال فایدہ مین سریع الاثر ہے اور آب وہوا کی تبدیلی سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے ادویات مین بھی مرکبات زنگ کا استعمال کرنا فایدہ مین عظیم النفع ہے اور اس مرکب کے استعمال سے چند ہی روز مین فایدہ کثیر نمایان ہوتا ہے **نسخہ** آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ آف امونیم ہر ایک ۱۲ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۴ گرین پانی ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین برومائیڈ آف امونیا اور برومائیڈ آف پوٹاسیم دونون کو باہم ملاکر مناسب مقدار مین بچہ عرصہ تک استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲ درام برومائیڈ آف امونیا ۴۰ گرین بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۱۰ گرین جنٹیانہ ٹنکچر ۱۰ ا اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام صبح وشام پلادین۔ اگر انٹی پائرین بقدر ایک گرین روزانہ صبح وشام بچہ کو کہلادین مگر ہر روز نصف گرین زیادہ کرتے جاوین چندان کہ ۵ گرین تک ہوجاوے تو اس سے مریض بچہ کو بہت جلد صحت ہوجاتی۔ **دیگر مجرب** انٹی پائرین ۳۰ گرین برومائیڈ آف امونیا ۱۰ ڈرام دونون کو ملاکر ۲۰ پوڑیہ بنادین اور صبح وشام ایک پوڑیہ کہانیکو دین قبض کی صورت مین ہلکا مسہل کرین اور ہمیشہ قبض کا خیال رکھین غذا ہمیشہ دودہ

بقولات وغیرہ لطیف سریع الہضم مقوی رکہین گوشت اور ثقیل اشیا کے کہانی سے قطعی پرہیز کرین ورنہ نوبت جلد جلد اور شدت سے ہوتی ہے۔

فصل یازدہم رعشہ الاطفال (کوریا) اس مرض کا ظہور عام طور پر ہر ایک عمر کے حصہ مین ہوسکتا ہے مگر اکثر بچونمین ساتوین سال مین مدامی دانت کے نکالتے وقت نخاع کی سوزش شدید سے پیدا ہوجاتا ہے **علامات** ابتدا مین بچہ کے جسم مین بیقاعدہ اور بے اختیار حرکت پیدا ہوجاتی ہے اور کچہ عرصہ کے بعد بازو بہی مبتلائی مرض ہوجاتی ہین اور چند عرصہ کے بعد پاؤن مین بہی اس قسم کی بے اختیار حرکت پیدا ہوجاتی ہے کہ چلنا پہرنا مشکل ہوجاتا ہے کبہی کبہی بچہ گر بہی پڑتا ہے اس اثنا مین چہرہ کے عضلات بہی بلا ارادہ اس قسم کی بیقاعدہ حرکت کرلیتے ہین کہ جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ بچہ کسیکو منہ چڑہا رہا ہے اور کچہ عرصہ کے بعد دونون ہاتہہ و پاؤن اور اخیر مین تمام جسم کے عضلات مین حرکت پیدا ہوجاتی ہے اور مرض کی خفیف حالت مین عوارضات بہت خفیف ہوتی ہین کبہی کبہی ہاتہہ و پاؤن اور چہرہ کے عضلات پہڑکتے ہین اور مزاج کے جوش مین حرکات ترقی پر ہوتے ہین مرض کی شدت سے جسم کی دونون جانب مرض مین مبتلا ہوجاتی ہین جس سے کسی چیز کو بچہ پکڑ نہین سکتا اگر پکڑ بہی لی تو ایک دو لمحہ کے بعد وہ شی پکڑی ہوئی ہاتہہ سے گر پڑتی ہے چلنا پہرنا دشوار ہوجاتا ہے بعض دفعہ بچہ کہڑا بہی نہین ہوسکتا چہرہ اور زبان کی حرکت سے بچہ توتلا ہوجاتا ہے نگلنا مشکل ہوجاتا ہے خواب کے وقت ٹانگون مین حرکت زیادہ ہوجاتی ہے عقل کے فتور سے بچہ سادہ لوح معلوم ہوتا ہے قلب کے کیواڑون کے عضلات مین بیقاعدہ حرکت کے ہونے سے دل کی حرکات مین فرق پڑجاتا ہے اور اکثر مرمر کی آواز مسموع ہوتی ہے وفات کے بعد نعش کے چیرنے سے غشائی نخاع مین خون کا اجتماع پایا جاتا ہے سرخی زیادہ پہیلی ہوتی ہوتی ہے **انجام** اکثر مہلک نہین ہے البتہ مرض کی شدت مین بچہ نڈہال ہوکر حالت بیہوشی مین چند ہی گہنٹہ کو اندر رہگرای عالم جاودانی ہوجاتا ہے **علاج** مرض کی خفیف حالت مین مرکبات فولاد وغیرہ کو مقوی دوا کی استعمال کرین غذا مقوی سریع الہضم دین مسہلات کے استعمال سے

گا ہی لگا ہی قبض کو رفع کرین اگر فولاد سے صورت فایدہ کی نمایان ہو تو سلفٹ آف زنک
اور لا یکوار آرسنی کیلیس کو استعمال مین لادین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے
نسخہ سلفٹ آت کونین ۵ گرین ہائڈرو کلورک سولیوشن آف آرسنک ۵ بوند ارومٹک
سلفیورک اسڈ ۲۰ بوند شربت زنجبیل ۲ ڈرام پانی ۳ اونس سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام صبح
و شام غذا کے بعد دین دیگر مجرب او کسائیڈ اف زنک اکسٹراکٹ ہایوسائمس
ہر ایک ۵ گرین دونون کو ملاکر حبوب بنا دین اور دن مین ۳ دفعہ دین اگر ایک ڈرام
سرپ آریخ پیل مین انٹی پائرن بقدر ۳ گرین ملاکر دن مین ۳ دفعہ برابر چند روز تک استعمال
کیجاوی تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے - آپ سرد سے تغسیل اور آب گوگرد سے تقصویل روزانہ
کرین آب وہوا کی تبدیل فایدہ مین سریع الاثر ہے مرض کی شدت مین بچہ کو ہمیشہ ایک علیحدہ
مکان مین بستر پر لٹائی رکھین حرکت نہ کرنے دین خدمت گارون کے سوا دوسرے کسی
شخص کو پاس نہ آنے دین مریض کی ہر ایک بات مین محبت اور نرمی سے پیش آدین
تاکہ بچہ کی مزاج بگڑ نہ جاوی کیونکہ مزاج کے بگڑ جانے سے حرکت زیادہ شدت سے ہوتی
ہے اکثر شدید قسم کی ابتدا مین بخار کے ہوجانے سے جسم نہایت خشک رہتا ہے
پسینہ بالکل نہین آتا پس اس صورت مین انٹی مونی اور بلاڈونا کا استعمال فایدہ مین
عظیم النفع ہے جس سے حرکت بھی رک جاتی ہے اگر چار چار گھنٹہ کے بعد ٹارٹار ایمٹک
کی ایک خوراک دیکر گرم پانی کا بھپارہ دیا جاوی تو پسینہ خوب کھل کر آتا ہی مگر دوائی
مذکورسے جی متلانا شرط ہے اور شدید قسم کی ابتدا مین یہ نہایت مفید ہی اور بلاڈونا کے
استعمال ہر ایک درجہ مین مفید ہی اور اندک مقدار مین دن مین ۳ دفعہ برابر ۵ روز تک
کھلادین اس سے جلد تر فایدہ ظہور مین آتا ہے -

فصل دوازدہم فزع النوم (نائیٹ ٹیرس) جب شکم کے فتور سے قبض کی
شکایت پیدا ہوجاتی ہے تو اچھا تندرست بچہ سویا ہوا دو تین گھنٹہ کی نیند کے بعد
بلی کتا سانپ وغیرہ نہایت وحشت ناک شکلین دیکھ کر خوف کہا جاتا ہے اور چونک
پڑتا ہے اور بے اختیار زور زور سے چیخین مارتا ہے بعض اوقات پاپخانہ پیشاب

بہی خطا ہو جاتا ہے اور برابر چند منٹ تک کسی کو شناخت نہین کر سکتا بچہ سونے مین نیز پلنگ کے نیچے انگلی سے اشارے کرتا ہے کہ کوئی شی کاٹنے والی موجود ہے کسی شے یا کسی کپڑے لٹکتے ہوئے کو دیکہہ کر خیال کرتا ہے کہ کوئی جانور حملہ کرنیکو آرہا ہے اور رفتہ رفتہ ہوشمند ہوکر چپ ہو جاتا ہے اور والدہ کی گود مین لپٹ جاتا ہے اور کچہہ دیر کے بعد چپ چاپ ہی سو جاتا ہے جس سے والدین کو نہایت ڈر اور فکر پیدا ہو جاتا ہے ہر ایک اثنا مین وقت معینہ پر برابر مرض کا دورہ ہو جاتا ہے کبہی ہفتہ دو ہفتہ یا زیادہ عرصہ تک مرض کا دورہ ملتوی رہتا ہے کبہی ایک مرتبہ ہوکر دوبارہ عود نہین کرتا اور اکثر یہ مرض مخصوصہ خاندانی کے بچون مین ہوا کرتا ہے زیادہ تر بروز دندان کے وقت اور شکم مین کرمون کی موجودگی سے اسکا دورہ ہوتا ہے بعض اوقات دماغ میں خنازیری مادہ کے چہوٹے چہوٹے دانے جمع ہو جاتے ہین اور دوسری فتور سے بہی ہو جاتا ہے **علاج** بچہ کے ساتہہ نہایت پیار و محبت سے پیش آوین دلاسا دین اور پچکاری کرین اور کسی قسم کی سختی کو روا نہ رکہین ورنہ خوف کے زیادہ پیدا ہونے سے بچہ بار بار ڈر کر چونک پڑتا ہے اور ہمیشہ روشن کمرہ مین بچہ کو والدین کے ساتہہ سلاوین اور اکیلا نہ سونے دین اگر لثہ کی شکایت معلوم ہو تو مسوڑون کو شگاف دین کرم شکم کی صورت مین کرم کش ادویہ کے استعمال سے کرمون کو خارج کرین اگر فتور معدہ کے باعث ہو تو ملینات کے استعمال سے قبض کو رفع کرین مگر ملین ادویہ کے ہمراہ آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا شامل کرنا نہایت مفید ہے سیرپ فاسفیٹ اف ایرن اور برومائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے اور غذا کی استعمال مین احتیاط زیادہ مدنظر رکہین نہایت لطیف سریع الہضم مقوی جید الکیموس غذا کہانیکو دین اور ادویہ مقویہ کا استعمال کرینہ چہہ سات برس اور زاید عمر کے بچون مین یہ کیفیت بہی دیکہی گئی ہے کہ اعصاب کی خرابی نیز معدہ کے فتور سے خواب کی حالت مین بچہ بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ دروازہ کو درستی کے ساتہہ کہولتا ہے اور مختلف کام کر لیتا ہے مگر بیداری کی وقت حرکات مختلفہ اور امور وقوعہ سے مطلقا خبر نہین کہتا اس صورت مین عام تندرستی کی جانب

.... توجہ کرنی نہایت ضروری
ہے اعصاب کی تقویت اور معدہ کی اصلاح کرنی ضروری سمجھیں زیادہ تر مقویات کو استعمال
مین لاوین آب وہوا کی تبدیل بہی فائدہ مند ہے روزانہ دریا یا نمکین پانی سے غسل کرنا
فائدہ مین سریع الاثر ہے۔

فصل ستر دہم مفقود العقل (آئی ڈیٹ) جب ولادت کے پہلے ہی سے
دماغ کی بناوٹ ناکمل ہوتی ہے یا پیدائش کے بعد دماغ کی نشو ونما اور پرورش
مین رکاوٹ پڑجاتی ہی یا غشاء الدماغ مین خون کی تراوش پائی جاتی ہے تو عقل و
شعور اور فہم وادراک کی قوت مطلقاً زایل ہوجاتی ہے کبہی نہایت سست اور
کاہل الوجود ہونے کے باعث دماغ کو بیکار کیا جاتا ہے جس سے اوسکے نشو ونما مین
فرق پڑجاتا ہے کبہی سرخہ سیاہ اور نوبتی بخار مین خون کا رجوع حد سے زیادہ ہوتا ہے
جس سے بچہ مجنون ہوجاتا ہے اور مدت دراز تک مرض رعشہ کے پائے جانے سے بہی بچہ
مفقود العقل ہوجاتا ہی عام دستور ہے کہ ولادت کے دو ہفتہ بعد تیز روشنی اور
چمکدار شئی کی جانب بچہ دیکھنے لگ جاتا ہے نیز مسکراتا ہے تین مہینہ کی عمر مین
بچہ اپنے ہاتھ سے چیز کو پکڑ لیتا ہے اور سر کو خود بخود سہارا دے سکتا ہے چار مہینہ
کے بعد روزمرہ آدمیون کے چہرہ کی شناخت کرلیتا ہے نو مہینہ کی عمر مین معمولی چیزون
کے نام جان لیتا ہے سولہ ماہ کی عمر مین متکلم ہوجاتا ہے اٹھارہ ماہ مین چلنے پہرنے
کے قابل ہوجاتا ہے چوبیس مہینہ تک پیشانی کا بالائی یافوخ بند ہوجاتا ہے
اگر میعاد مذکورہ مین ان سب امور کے برخلاف صورت پائی جائے تو بچہ مفقود العقل خیال
کیا جاتا ہی - اسباب اکثر یہ مرض موروثی مادرزاد ہوتا ہے بعض اوقات ولادت
بعد بہی ہوجاتا ہے والدین مین سے کوئی ایک فرد آتشک یا خنازیری مرض مین مبتلا
رشخاص کی اولاد قریباً دو ثلث مفقود العقل پیدا ہوتی ہے بعد ازان مرض سل
اور دق مین ابتلا ہوکر تلف ہوجاتی ہے جب ابتدا ہی مین دماغ ناقص الخلقت

ہوتا ہے یا خوف شدید کی صورت مین دماغ کا نشو ونما بند ہو جاتا ہے یا دماغ پر صدمہ
شدید پہونچتا ہے تو اس صورت مین بچہ مفقود العقل ہوتا ہے عام تشنج صرع
اور فعل جلق اس مرض کا اصل سبب ہے ایام حمل مین عورت حاملہ کے زیادہ خوف کہاجانے
سے بچہ بالکل مفقود العقل پیدا ہوتا ہے **علامات** قوت عقل وشعور کی عدم نشو ونما
سے بچہ بہرہ اور گنگا ہو جاتا ہے چل پہر بہی نہین سکتا نیز کسے نہ کسے عضو مین
نقص ضرور پایا جاتا ہے چنانچہ ہاتہہ کی انگلیان آپسمین ملی ہوئین ہوتی ہین پیر
کی ایک دو انگلیان نہایت چہوٹی ہوتی ہین احول کا عارضہ اور فتق کا آزار
بہی پایا جاتا ہے سر کا حجم نہایت چہوٹا یا بڑا ہوتا ہی خصیہ مین بیضے بہی نہین ہوتے
منہ کے اندر اصل تالو کے تنگ ہو جانے سے اوپر کے دانت باہر نکل آتے ہین
تالو کی محراب کی بلندی زیادہ پائی جاتی ہے لب بالا موٹا اوپر کیجانب قدرے
لوٹا ہوا ہوتا ہے منہ بڑا کہلا داشت بقاعدہ کرم خوردہ ہوتے ہین مسوڑہ کی سوزش
سے رال بکثرت آتے ہین قلب چہوٹا دل کی کیواڑیان ناکمل اور منفذ بیضوی کہلا
ہوا ہوتا ہی دوران خون کے سست ہونے سے ہاتہہ پاؤن سست رہتے ہین
وحشیانہ مزاج کے باعث عادات نہایت میلی اور غلیظ ہوتے ہین اور بدن سے
خاص قسم کی بو آتی ہے اس قسم کے بچے ضدی زیادہ ہوتے ہین اشتہائے
طعام کے بخوبی لگنے سے غذا بکثرت کہا جاتے ہین تعلیم وتربیت کا اثران پر
بہت ہی کم ہوتا ہے **فاتر العقل** بچونکے مختلف اعضا مین نشو ونما کا فعل
دیر سے آہستہ آہستہ ہوتا ہے عقل سے محض بے بہرہ نہین ہوتے انہین ضدیت
اور سینہ زوری کی خاص عادت پڑجاتی ہے اس صورت مین دہمکانا اور خوف دلانا
مناسب نہین ہی بلکہ اونکے بیجا باتونکی برداشت اوٹہانی عقلمندی کا کام ہے **علاج**
ولایت فرنگستان مین بعض خاص مقامات مین مفقود العقل بچونکی خبرداری اور تعلیم
وتربیت کا اہتمام ایک نہایت تجربہ کار محنت کش آدمی کے سپرد ہوتا ہے جنکی کارروائی
سے نہایت تعجب آتا ہے کہ ایسے بے عقل اور بے شعور آدم زاد بیچارے اپنی محافظون

کی محنت شاقہ اور استقلال طبیعت سے یہ بچے سلیقہ دار ہو جاتے ہیں اللہ کی مخلوقات
میں سے آدمی جیسا محنت کش کوئی جانور نہیں ہے کہ حیوان مطلق کو تعلیم و تربیت دیکر ٹھیک
کر لیتا ہے فقط وہ بالفعل نہ بالکل آدمی بچہ ہے۔

فصل چہاردہم صبیان نا مکمل الاعضا (کریٹی نزم)

کوہ ہمالیہ وغیرہ خاص
مقامات کی قرب و جوار میں بچوں کی تاثیر سے ولادت کے پہلے یا اوسکے بعد نظام عصبی اور
دیگر اعضا کے نشو و نما کا فعل بند ہو جاتا ہے۔ کوہستانی اضلاع کے علاوہ بند اور سیلاب
مقامات کی رہائش ہوا کی خرابی جیسے عفونت سے بند کی عادی اور محتاج اللہ اصحاب کی اولاد
بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے پہاڑوں کی طرف کے اونچے پہاڑوں کی نشیب میں ہوا
مرطوب اور خراب ہوتی ہے اور دھوپ کی روشنی بقدر ضرورت نہیں پہونچتی پانی میں بھی چونہ کی ملاوٹ
ہوتی ہے پس اس قسم کے مقام پر رہائش اختیار کرنی باعث اس نقص کا ہے کیونکہ پیداوار
کی کمی سے غذا بہت کم میسر آتی ہے اور زیادہ ایسی زمین پر رہائش کے اختیار کرنے سے گھینگا
کا عارضہ زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے شہروں میں اتفاقیہ کم پایا جاتا ہے

علامات

چھ مہینہ کی عمر میں جسم کا بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے۔ ظاہر میں بچہ تندرست معلوم ہوتا
ہے مگر اصل میں پھولا ہوا اور بے ڈول ہوتا ہے جلد کی رنگت خاکی زردی مائل ہوتی ہے
سر بڑا یا چھوٹا ہوتا اور بعض بڑے پپوٹے بند کئے ہوئے ہوتے ہیں اور آنکھیں بند کرکے
سست پڑا رہتا ہے اور ہمیشہ خواب میں غرق رہتا ہے اور بعد مشکل جاگتا ہے ہونٹ
موٹے متورم اور ناک چوڑی چپٹی ہوتی ہے اور شاذ و نادر روتا ہے وہ بھی عجیب قسم کا
ہوتا ہے غذا کے زیادہ کھانے سے پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے ہاتھ پاؤں اور انگلیں
نہایت چھوٹی اور کمزور ہوتی ہیں سامنے کی طرف گھینگا کے ہونے سے گردن بڑی اور
موٹی ہوتی ہے عمر کے زیادہ ہونے سے بچہ بالکل بیخبر اور بے شعور ہوا کرتا ہے دانت
بے قاعدہ سیاہ رنگ کے ٹیڑھے ہوتے ہیں دیر سے نکلتے ہیں اور بہت جلد گر جاتے ہیں
جسم کے اعضا بھی نہایت آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اس قسم کا بچہ دوسرے تیسرے
برس تک سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا اور چھٹے ساتویں برس سے پہلے چل پھر نہیں سکتا

پندرہ سولہ برس کی عمر میں پچاس ساٹھ برس کی عمر کا چہرہ معلوم ہوتا ہے **علاج** دودھ کے استعمال بکثرت کریں سرد پانی سے روزانہ غسل دیں سر پر سرد پانی کے ٹرارے کریں اور خشک غلاظت سے جسم کو ملیں شراب میں خوشبودار اشیا حل کر کے مالش کریں رفع کمزوری کے لئے آیوڈائیڈ آف ایرن کا شربت پلاویں کاربونٹ آف ایرن ولیکٹینٹ۔ اوکسائیڈ آف زنک اور روغن ماہی کی استعمال بھی مفید ہے بجلی کا استعمال کریں صفائی ورزش وغیرہ امور حفظان صحت کی پابندی کریں آب وہوا کی تبدیل بھی مفید ہے۔

فصل پانزدہم فالج بچہ (انفنٹائیل پرالی سس) جب بچوں کے دماغی اور نخاعی نظام عصبی میں کسی قسم کا خلل واقع ہوتا ہے تو بچہ کو رعشہ یا فالج کے ہونے سے حرکت جسم کی طاقت مفقود ہوجاتی ہے اور مہلک ہونے کی وجہ سے والدین نہایت متفکر ہو جاتے ہیں مگر جوان آدمی کی نسبت بچوں میں بہت کم ہلاکت ہوتی ہے جب بچہ کو ولادت کے بعد خفیف سا تشنج اور ہذیان کی شکایت ہوجاتی ہے یا کسی وجہ سے ایک دو روز تک سر بھاری ہوجاتا ہے تو بچہ کے ہاتھ پاؤں یا کسی خاص عضو کے عضلات کی حرکت قدرے قلیل یا بالکل جاتی رہتی ہے بعض اوقات حصہ ماؤف کے بعض عضلات میں حرکت قایم ہوتی ہے کبھی دانت نکلنے کی شدت سے عرصہ دراز تک قبض کے پائے جانے کمزوری کم طاقتی نیز بخار کے بعد بچوں کو فالج ہوجاتا ہے بعض اوقات کسی خاص محدود مقام پر سردی کی سرایت سے بھی فالج ہوجاتا ہے کچھ عرصہ کے بعد تمام جسم یا کسی خاص حصہ جسم میں یہ نقص باقی رہجاتا ہے کبھی کبھی وہ عضلات ہی بیحرکت ہوجاتے ہیں جنمیں اعصاب دماغی آتے ہیں ہاتھ وپاؤں بالکل نکمے ہوجاتے ہیں چہرہ وغیرہ عضلات کی حرکت بھی خفیف طور پر یا بالکل معدوم ہوجاتی ہے جسمیں قدرے قلیل فرق پڑجاتا ہے کبھی فعل حس قایم رہسکتا ہے جب ہاتھ و پاؤں کے بعض عضلات صحیح وسالم پائے جاتے ہیں تو ایک طرف کی زیادہ کھچاوٹ سے بدوضعگی اور بیڈولی ظاہر ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤں ایک طرف کو مڑجاتے ہیں مگر پاخانہ اور پیشاب میں کسی طرح کا فتور ظہور میں نہیں آتا اگر مہینہ ڈیڑھ مہینہ تک اسکا علاج

کی صورت نمایان نہو تو ہاتہہ پاؤن سوکہہ کر بدشکل ہو جاتے ہین اور صحت بصد مشکل ہوتی ہے **علامات مشخصہ** - اگرچہ نہایت ننھے بچہ کا فالج برابر چند روز تک بعد مشکل تشخیص مین آتا ہے مگر غور و تفکر درکار ہے کیونکہ شروع مین عضو مفلوج مین درد بالکل نہین ہوتا بعض اوقات عضو مفلوج کا حس درجہ صحت سے بہی زیادہ ہو جاتا ہے جس سے کولہے کے جوڑ کی بیماری کا احتمال ہوسکتا ہے خصوصًا ایک پاؤن کے مفلوج ہو جانے سے کیونکہ اس صورت مین صرف صحیح و سالم پاؤن کے بل بچہ کھڑا ہوتا ہے جسکی پشت پر پاؤن ماؤف کی انگلیان ٹیک لیتا ہے اور چلنے وقت مفلوج پاؤن کو اندر کیطرف موڑ لیتا ہے یہ جملہ علامات کولہے کی جوڑ کی بیماری مین پائی جاتی ہین علاوہ ازین پاؤن ماؤف کی ایڑی پر صدمہ کے پہونچنے سے کولہے کے تمام پر برابر کئی گہنٹہ تک درد شدید رہتا ہے مگر فالج مین درد بالکل نہین ہوتا نیز پاؤن کی حس مین مختلف اوقات کے اندر فرق پایا جاتا ہی اگر ایک ہی جانب کے ہاتہہ اور پاؤن مین دفعتًا فالج ہو جاوی اور شروع مرض کی پہلے یا پیچہے امراض دماغیہ کی علامات مثل تشنج وغیرہ بہی نہ پائی جاوے تو اصل مرض کا سبب کوئی اور ہی ہے نہ دماغ - کیونکہ دماغی امراض کے موجب فالج بتدریج صرف ایک ہی عضو مین واقع ہوتا ہے اور فتور حرکت کے ساتہہ اختلاج بہی ہو جاتا ہی جیسے ہاتہہ یا پاؤن کی انگلیان بل کہا جاتی ہین **انجام** فالج کا دفعتًا واقع ہونا چندان خوفناک نہین ہی البتہ فالج تدریجی خطرناک ہوتا ہے بعض دفعہ یہ مرض خودبخود رفع ہو جاتا ہے کبہی جسبی علامات کے زایل ہو جانے سے مرض از خود جاتا رہتا ہے کبہی علاج سے تبہی علامات رفع ہو جاتی ہین لیکن فالج کی شکایت ہفتون یا مہینون یا عمر بہر تک رہتی ہے **نتائج** مرض مذکور مین جوان آدمی کی نسبت بچے زیادہ تر بدصورت ہو جاتے ہین کیونکہ عرصہ دراز تک بیماری کے قائم رہنے سے عضو مفلوج کی پرورش مین فتور پیدا ہو جاتا ہے جس سے عضو ماؤف ایک دو سال کے اندر نصف یا پون انچ چہوٹا ہو جاتا ہے **علاج** مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو تین مدارج مین بیان کیا جاتا ہی درجہ **اول** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین ناوقتیکہ

بروز دندان چیچک خسرہ وجع مفاصل وغیرہ اصل سبب کے موافق عمل کرین اگر بخار اور سوزش نخاع کی علامات شروع ہون تو یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ٹنگچر اکونایٹ ایک بوند سائٹریٹ اف پوٹاس ۲۰ بوند شربت لیمو ۲ ڈرام عرق بادیان ۴ ڈرام سبکو ملاکر بقدر مناسب چار چار گہنٹے کے بعد دین اگر اس سے ایک دو روز مین صورت فایدہ کی نمایان نہو اور نہ حرارت مین کمی پائی جاوے تو کونین اور فنسٹین نصف نصف گرین کہلادین لیکن قبض کی صورت مین پہلے خفیف مسہل دین **نسخہ** کیالومل ۲ گرین پلوجلیپ ۱۰ گرین دونون کو ملاکر استعمال کرین اور رفع قبض کی بعد یہ مرکب تیار کرکے دین نہایت فایدہ مند ہے **نسخہ** آیوڈایڈاف پوٹاسیم ۲۴ گرین عرق بادیان ایک اونس دونون کو ملاکر بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین ارگٹ بروما یڈاف پوٹاسیم کے استعمال سے بہی فایدہ ہوتا ہے ایک ہفتہ کے بعد کونین ۔ فولاد یا سرپ یوڈایڈ کی استعمال کراوین تشنجی حرکات اور حالت بیقراری مین بروما یڈاف پوٹاسیم اور کلورل ہایڈریٹ کا استعمال فایدہ مین سریع الاثر ہے **درجہ دویم** ہاتھ پاؤن کے مفلوج ہونے مین کمزوری اور بیڈولی کے دور کرنے مین کوشش کرین مرکبات فولاد اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ اور آرسنیس اسڈ کے استعمال سے عضلاتی طاقت کو بحال رکہین اور اس مرض مین کچلہ کا استعمال کرنا نہایت ہی مفید ہے کیونکہ اس سے اعضای مفلوج کی حرارت بڑہجاتی ہی طاقت زیادہ ہوتی ہے مگر بہت ننہے بچہ کو کچلہ کی استعمال منع ہے اس سے نخاع کی سوزش کا احتمال ہوا کرتا ہے تمام جسم مین سخت تشنج ہونے لگتا ہے البتہ چار سال کے بچہ کو رب کچلہ کے ایک گرین کا اٹہوان حصہ دنمین ۳ دفعہ دے سکتے ہین اور ایک گرین کے چہٹے یا چوتہائی گرین تک بہی بڑہا سکتے ہین سب سے مناسب یہ ہے کہ ابتدائی مرض سے کم از کم ایک مہینہ بعد اسکو شروع کرین سنیتر الکحال اور پانی کو مساوی لوزن لیکر جسم کو اسفنج کرین اور عظم العجز ہڈی کے مقام پر دنمین ۲ دفعہ برابر چند ہفتہ تک گرم پانی کا تراڑا دین اس سے بخار بہی رفع ہو جاتا ہے اور نخاع کے ماؤف حصہ پر گہنٹہ گہنٹہ کے بعد ترکہین اگر مرض دیرینہ ہو تو ترم سینگی لگاوین بینی منٹ

آیوڈین یا لینی منٹ کمفر کی مالش کرین روغن سوا نا ریل مین چوتہا حصہ کافور شامل کرکے عضو ماؤف پر ملین اور آہستہ آہستہ بچہ کو برابر دو تین سال تک ہلا دین اور مالش کرین تاکہ مدت دراز تک بے حرکت پائی جانے سے پہہ ناخشک نہو جاوین اگر ہاتہہ مفلوج ہون تو اونکو آہستہ آہستہ حرکت دینے کی کوشش کرین اور وہ بطرح پر ہے کہ تندرست ہاتہہ کو باندہ رکہین اور بچہ کو انعام کا لالچ دیکر مفلوج ہاتہہ سے ہلکا بوجہ اوٹہانے یا کسی ہلکی چیز کے کہینچنے کی ترغیب دین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو کروٹن لینی منٹ یا آبلہ انگیز پلستر کے استعمال سے صرف جلد کو سرخ کرین مگر آبلہ پڑ لینے کی نوبت نہ آوے بجلی کا استعمال کرنا بہی نہایت مفید ہے درجہ سوئم مرض کے نتایج مین اعضا کی بد وضعی کو مناسب اوزارون اور سپلیٹون سے صلاح کرین اگر دانتون کی شکایت معلوم ہو تو لثہ پر شگاف دین کرم اعضا کی صورت مین مناسب علاج سے عارضہ کو دور کرین دہوپ اور سردی سے بچہ کو محفوظ رکہین -

فصل شانزدہم سعفہ (فیوس) اس مرض کو پنجابی زبان مین گنج یونانی زبان مین ایوسٹلہا اور بالڈہیٹ کہتے ہین - ناقص غذا کے استعمال - حفظان صحت کی عدم پابندی اور میلا و غلیظ رکہنے کی صورت مین اکثر خنازیری مزاج کے خورد سال بچے مبتلا ہو جاتے ہین کبہی خراب استرہ کی حجامت سے بہی ایک دوسرے کی چہوت سے بچہ کے سر مین دانہ سرسون کے برابر چہوٹے چہوٹے زرد رنگ کی پہنسیان نکل آتی ہین پہلی زرد رنگ کی بودار رطوبت کے باربار نکلنے سے پہنسیان روز بروز بڑہتی جاتی ہین چندان کہ تمام سر مین پہیل جاتی ہین اور باریک چہلکا کے طور پر کہرنڈ بن کر جلد کے ساتہہ چپٹا رہتا ہے اور بار بار رطوبت کے نکلنے سے ایک دوسرے کے ساتہہ اور چہلکے پیدا ہو جاتے ہین بہت سی چہلکون کے باہم ملجانے سے ایک بڑا سا زردی مایل چپٹ بنجاتا ہے جس سے تمام سر کی جلد ملفوف ہو جاتی ہے کبہی وہ کہرنڈ موٹے سفید اور کبہی باریک اور بہوسی کے طور پر بنکر جہڑتے رہتے ہین اور سر کے بال بند بند گر جاتے ہین جوئیں بکثرت پڑ جاتی ہین اور اچہا ہونے کے بعد سر گنجا ہو جاتا ہے

سر کی جلد سفید چکنی اور چمکیلی نکل آتی ہے درد اور سوزش زیادہ ہوتی ہے کھجلے کی زیادتی
سے بچہ سر کو نوچ نوچ کر خون نکال دیتا ہے مرض کی شدت مین کھوپری پر زخم پہیل جاتے ہین گردن کی گلٹیان متورم ہوجاتی
ہین اور علاج کیطرف کم توجہ کرنے سے یہ مرض مہینون اور برسون تک برابر قایم رہتا ہے

علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے حتی الوسع اوسکی دفعیہ مین کوشش کرین اگر
داد چنبل وغیرہ امراض جلدیہ کی وجہ سے بال جہڑنے شروع ہون تو روغنی طلا اور مرہم مندملہ
کی استعمال بکثرت کرین اگر موروثی آتشک کی موجودگی سے ظہور مرض معلوم ہو تو داخلی
اور خارجی طور پر زیادہ تر سیماب اور آیوڈین کا استعمال کرین اگر ظاہر مین کوئی سبب معلوم
نہو تو مرضعہ کو مسہل کرادین اور قبض کا زیادہ خیال رکہین تاکہ دایہ کا دودہ صاف ہوجاوے
بچہ کے معدہ اور امعا کو بہی روغن بیدانجیر کے استعمال سے صاف کرین اور حفظان صحت
کی پابندی لازم سمجہین سر کو منڈوا کر صابون کے ساتہہ کامل طور پر صاف کیا کرین اور
تہوڑی دیر کے بعد مالش بہی کرین تاکہ تمام مسامات صاف ہوجاوین اور جلد کی رنگت
سرخی پر ہوجاوے بعد ازان کاربونیٹ اف پوٹاس کے عرق سے دہو کر یہ مرہم لگادین **نسخہ**
چربی ایک اونس گلیسرین اور کاربونیٹ اف پوٹاسیم ہر ایک ایک ڈرام سبکو ملا کر کپڑے کی
پٹی پر لگادین اور سر پر چسپان کرین اور موم جامہ سے ڈہانپ دین اور دن مین دو دفعہ
لگادین اور دو تین روز کے بعد ۲۰ گرین آیوڈائیڈ اف لڈ کو ایک اونس چربی مین ملا کر
صبح و شام استعمال کرین اور پٹی بدلتے وقت کاربونیٹ اف پوٹاس سلوشن سے دہو
لیا کرین اگر اس سے سوزش ہوجاوے تو مرہم کو چند روز تک موقوف کرکے صرف عرق سے
دہویا کرین اور سوزش کے رفع ہوجانے پر دوبارہ مرہم کا استعمال کرین اور دو ہفتہ
کے بعد ایوڈائیڈ اف لڈ کی مقدار دونی کرین اگر اس سے فایدہ نہو تو اس قسم کی دوا سر پر
لگادین کہ جس سے جلد پر سرخی اور ورم قایم ہوجاوے مگر آبلے پیدا نہون تاکہ خون کی
زیادہ اجتماع سے بالون کی جڑون کی پیدایش زیادہ ہو اور خاص اس مطلب کے لیے
یہ مرکب زیادہ تر فایدہ مند ہے **نسخہ** ٹنکچر کنتھاریڈس ۴ ڈرام گل روغن ۲ درام
روغن زیتون ۲ اونس سبکو ملا کر مقام ماؤف پر لگادین اگر روغن [illegible] ایکتولہ

روغن بادام ۲ تولہ دونون کو باہم ملا کر استعمال کیا جاوے تو نیز فایدہ ہوتا ہے مٹی کے خالص تیل کو یا کافور کو روغن بادام مین حل کر کے لگا دین اس سے بھی فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر مجرب** مرچ سرخ ۲ ماشہ ۔ تیل تولہ لونگ ۲ ماشہ اجواین تخم شبت فلفل سیاہ ہر ایک ۸ ماشہ سب کو باریک کر کے پانی مین تیار کرین اور بطور طلا استعمال مین لاوین ۔ روغن تار پین ۔ نائٹریٹ آف مرکیوری اشٹرانگ سلفیورس اسڈ ۔ پائی بوکارپین اور روغن ایوکی لپٹس کو فرداً فرداً پانی یا روغن مین حل کر کے یا مرہم کے طور پر استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے بعد ازان چند روز تک اشٹمنٹ یا مرہم مذکور کے ایک اونس مین نصف ڈرام کاربونیٹ اف پوٹاس اور ۲۰ گرین آیوڈائیڈ اف لڈ شامل کر کے لگا دین اور ۴ ماشہ کاربونیٹ آف پوٹاس کو ایک بوتل پانی مین حل کر کے بہتیسوتا کو روزمرہ دھویا کرین اور بڑی بڑی کہرنڈ ونیز تخم کتان کی لوپری باندہ کر کہرنڈ کو اتار دین بعد ازان روغن کاربالک ہنٹر کے استعمال کرین اور خارجی ادویات کی اثنائے استعمال مین مرکبات سم الفار ۔ فاسفٹ اف لایم اور فاسفورس نیز اغذیہ مرغن کہلا دین تا کہ بالو نکی پرورش بخوبی ہوتی رہے اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** آیوڈائیڈ ارسنک ایک گرین شیر خشت ۲ گرین دونون کو ملا کر لعاب صمغ عربی مین ۱۲ حبوب بناوین اور دس سال کے بچہ کو دن مین ۳ دفعہ دین اگر پانچ چہ ہفتہ کے استعمال سے درد سر حلق خشک معلوم ہو تو چند روز تک موقوف کر کے پہر شروع کرا دین اور برابر عرصہ دراز تک کہلا دین اور بتدریج خوراک کو بڑہا دین اور رفع مرض کے بعد بہی برابر چند روز تک کہلاتے جاوین اور خنازیری مزاج مین آیوڈائیڈ ارسنک کو روغن ماہی کے ہمراہ دین اور سنکہیا کسی کے نہ موافق آنے مین صرف بارہوان حصہ گرین آیوڈین کو روغن ماہی کے ہمراہ دین فاولرس سولیوشن اور آیوڈائیڈ پوٹاسیم دونون ملا کر پلانا بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر ثنایلی یا حیوانی مواد کی وجہ سے بال جہڑنے شروع ہون تو اشٹرانگ سلفیورس اسڈ ۔ کاربالک اشیمنٹ اور سٹرن اشٹمنٹ وغیرہ دافع عفونت دوائین استعمال کرین غذا دودہ ساگودانہ اراروٹ چاول کہچڑی وغیرہ زود ہضم دین اور

اور قبض کا خیال رکھین ۔

فصل ہفدہم ماشرا (اری سپلس) جب زچہ کے ایام مین روشنی اور تازہ ہوا کا انتظام پورے طور پر نہین کیا جاتا یا نال کاٹنے کے بعد خشک کر نہین بے اعتدالی کیجاتی ہے تو اکثر اس مرض کا ظہور ہوجاتا ہے کبھی شکم مادر سے باہر آتی ہے دستون کے نہ جانے ۔ پیدائش کے بعد بچے کا جسم صابون اور گرم پانی کے ساتھہ بخوبی صاف نکرنے ۔ بچہ کا جسم میلا کچیلا رہنے اور روزانہ صاف نکرنے میلے بچھونے پر سونے ۔ اور میلے کچیلے کپڑون کے پہننے سے بھی ہوجاتا ہے میلی بدبودار جگہ کی رہائش کہانے پینے کی بے احتیاطی ۔ گرمی اور سردی کی دفعتاً سرائیت اور باسی دودہ کی استعمال بھی موجب اس مرض کا ہے اکثر ابتدا اگر زخم کے مقام سے اس مرض کا ظہور ہوتا ہے اور زخم کی عدم موجودگی مین عموماً چہرہ سے شروع ہوتا ہے کبھی جسم کے ہر ایک حصہ پر بلا کی پہنسی اور زخم کے نمایان ہوتا ہے جس سے پہلے مقام ماؤف کی سوزش اور درد کے باعث بچہ روتا چلاتا اور بیچین ہوتا ہے بخار کے ہوجانے سے نبض تیز سریع الحرکت زبان خشک سفید یا بہوری رنگ کے ہوجاتی ہے قبض کی موجودگی سے صفراوی رنگ کی قے ہوتی ہے بدبودار پسینہ بکثرت آتا ہے پائخانہ مین بھی عفونت بکثرت پائی جاتی ہے چند گہنٹہ یا ایک دو روز کے بعد جلد سرخ ہوجاتی ہے اور ساعت بساعت سرخی زیادہ پہیلتی جاتی ہے کبھی ورم سخت اور کبھی نرم ہوتا ہے اگر علاج باقاعدہ مین بے پرواہی نہ کیجاوے تو ہفتہ عشرہ مین بچہ صحیح وسالم ہوجاتا ہے مقام ماؤف کی جلد بہوسی کیطرح جہڑنے لگتی ہے کبھی ایک جگہ کے اچھا ہوجانے سے دوسری جگہ مبتلائے مرض ہوجاتی ہے علاج کی بے احتیاطی مین مقام سرخ پر بڑے بڑے آبلے ہوجاتے ہین جو کچھ عرصہ کے بعد خود بخود خشک ہوکر اچھے ہوجاتے ہین کبھی زخمون کے گہرا ہونے سے مواد بکثرت خارج ہوتے ہین مقام ماؤف مردار پڑجاتا ہے اور بڑے بڑے گہاؤ ہوجاتے ہین جس سے بچہ کمزور اور نڈھال ہوکر راہے ملک عدم ہوتا ہے **علاج** اصل سبب

موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر پیدایش کے بعد بچہ
کو کوئی دست نہ آوے تو روغن بیدانجیر وغیرہ ادویہ مسہلہ سے معدہ اور امعا کی صفائی
کرین بدنکو صابون اور گرم پانی سے روزانہ بخوبی صاف کردیا کرین اور ہمیشہ بدن کو
صاف وستھرا رکھین زیادہ گرمی اور سردی سے بچہ کو بچاوین بارش اور ابر محیط
آسمان مین بچہ کے جسم کو برہنہ نہ رہنے دین اور موسم سرما مین بچہ کو چادر وغیرہ مین
لپیٹ کر گرم رکھین اور گرم شدہ جسم کو دفعتاً ہرگز نہ کھولین غذا کی خرابی مین غذا کی
اصلاح کرین مرض کی شروع حالت مین بچہ کو عمدہ ہوا دار روشن مکان مین رکھین بستر
اور پہنے ہوئے کپڑونکی صفائی ضروری چاہئے اور تندرست بچونکی آمد ورفت قطعی
بند کردین تاکہ وہ چھوت سے محفوظ رہین غذا کا انتظام پورے طور پر کرین اگر مرضعہ
کے دودہ کی خرابی معلوم ہو تو اوسکو بدل دین اگر جانوروں کے دودہ پر بچہ پرورش پاتا
ہو تو گدہی کا دودہ پلاوین یا جوش شدہ شیر مین عرق شبت یا آب آہک شامل
کر کے دین اور ٹنکچر اسٹیل بقدر ۳ بوند پانی مین شامل کر کے دن مین چار دفعہ دین یہ
مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ٹنکچر اسٹیل ۹ بوند سلفٹ آف
کونین ۲ گرین کلورائیڈ آف پوٹاسیم ۳ گرین گلسیرین ۲ بوند عرق بادیان ۸ ڈرام
سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام سال بہر کی عمر کے بچہ کو دن مین چار دفعہ دین اگر سائیٹریٹ
اف ایرن اند کونینا کو بقدر ایک گرین دن مین چار دفعہ پانی مین حل کر کے دیجاوے
تو فایدہ مین نہایت عظیم النفع ہے غرض مرض مذکور مین فولاد کونین اور کلورائیڈ آف
پوٹاسیم کو استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر بمقابلہ اکثیر کے ہے اس سے بہتر کوئی
دوسری دوا کارگر نہیں ہے دل کی کمزوری مین فولاد کی مقدار کم کرین اور ضعف
دوران خون کی حالت مین ارومانک اسپرٹ اف امونیا ۔ برانڈی ۔ رم ۔ ڈیجی ٹیلس
وغیرہ محرکات القلب استعمال مین لاوین اگر بخار کی زیادتی سے نبض ممتلی
قوی اور سریع الحرکت پائی جائے تو مرکبات اکونائٹ اور ٹارٹار ایمٹک وغیرہ مسکن
القلب اور مضعف دوران خون دوا استعمال کرین اور مقام ورم کے گرد ٹنکچر ایوڈین

دنمین چار دفعہ لگاوین بعدزان ۲۰ گرین کی طاقت والی کاربالک سلوشن مین کپڑے
کی گدی بہگوکر برابر صبح وشام مقام ماوف پر رکہین اس سے ورم کا پہیلنا فوراً رک
جاتا ہے بلکہ اس سے فاسد حصہ بہی جلدی سے اچہا ہوجاتا ہے اگر کاربونٹ آف لڈ
کو روغن کتان اور روغن تارپین مین حل کرکے مقام ورم پر لگایا جاوے تو
ایک قسم کا غلاف بنجاتا ہے اور ماؤف حصہ خارجی ہوا سے محفوظ رہسکتا ہے
اور سفیدہ کے طلا سے بہی یہی فایدہ ہوسکتا ہے **دیگر مجرب**
ایک سرخ دار چکنا کو آدہہ پاؤ پانی مین حل کرکے دنمین چار دفعہ مقام ماؤف
کو دہووین بعدزان صاف روئی رکہکر پٹی سے باندہ دین اگر ایتہر مین کافور
کو حل کرکے طلا کیا جاوے تو درد اور سوزش مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے نیز
ورم کو آرام ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** لعاب صمغ عربی مین فیصدی
۵ حصہ کاربالک ایسڈ ملا دین گہاؤ اور صحیح کنارونپر لیپ کرین **دیگر مجرب**
کاربالک ایسڈ ایک ڈرام الکحال ایک ڈرام روغن تارپین ۲ ڈرام ٹنکچر آیوڈین
ایک ڈرام گلسیرین ۵ ڈرام سبکو ملا کر دو دو گہنٹہ کے بعد لیپ کرین غرض ہر
ایک دوا کے لیپ کو مقام ماؤف کے علاوہ صحیح جگہ پر بہی ایک دو انچ تک
لیپ کرین **دیگر مجرب مولف** ۲۰ گرین کے فیصدی طاقت
والی کاسٹک نقرہ سلوشن کو مقام ورم اور آبلونپر دنمین چار دفعہ لگاوین بعد
زان جوشاندہ کو کنار کی تکمید فلالین کے ذریعہ کرکے صاف روی باندہین
اگر ورم بڑہتا ہوا معلوم ہو تو مقام ماؤف کے گرد کاسٹک نقرہ کی خالص بتی سے
حلقہ کرین اس سے فوراً ورم رک جاتا ہے۔

فصل شردہم وجع الاذن — جب کمزوری کی صورت مین بچہ کے کان
کو سرد ہوا لگتی ہے یا رطوبات کے جم جانے سے کان کا میل نکالا جاتا ہے
تو کانونمین درد کی شکایت ہوجاتی ہے کبہی کان مین چیونٹی وغیرہ اشیا کے
دیر تک رہنے سے نیز خاک دہول کے بھر جانے سے درد کی شکایت ہوجاتی ہے

نیز بروز دندان کے وقت کانونمین درد ہوجاتا ہے جسکی سبب بچہ زیادہ روتا چلاتا ہے
اور کانونمین باربار انگلیان ڈالتا ہے جسم گرم ہوجاتا ہے بے چینی کے باعث بچہ کروٹین
بدلتا ہے اور کان سے پیپ بہتی ہے **علاج** اگر بروز دندان کے وقت درد کی
شکایت پائی جاوے تو مسوڑھو نپر شگاف دین اگر کان مین روئی وغیرہ کوئی چیز موجود
ہو تو اوسکو نکال دین جوشانده کو کنار کی تکمید کرین تخم کتان کی لوپری باندہین قبض
اور بخار کی صورت مین روغن بید انجیر کے استعمال سے شکم کی صفائی کرین مواد کی اجرا
مین نیم کے پانی کی پچکاری کرین بعدہ ان بہم بوندر روغن گنجد یا روغن بادام مین ایک
بوند کاربالک ایسڈ شامل کرکے دو تین قطرات کانمین ڈالین یا ۴ ڈرام گلسیرین مین ایکڈرام
تا ٹینک ایسڈ حل کرکے کان مین ٹپکا دین لاڈنم اور کلوراڈین کے ڈالنے سے نیز فایده ہوتا
ہے اگر ایک اونس پانی مین ایک ڈرام پھٹکری حل کرکے پچکاری کیجاوے تو جریان موقوف
کرنے مین سریع الاثر ہے بعدزان لاڈنم کو کان مین ڈالین تاکہ زخم مندمل ہوجائے
شہد اور شیر زنان کے ٹپکانے سے بھی درد کو تسکین ہوتی ہے **دیگر مجرب**
شیرہ ادرک روغن گنجد شہد نمک سنگ سبکو مساوی الوزن لیکر مخلوط کرین اور
نیم گرم کرکے کان مین ڈالین درد کی تسکین مین سریع الاثر ہے اگر کان کے پردہ مین
درد کی شکایت معلوم ہو تو علاج مین جلدی کرین ورنہ شدت درد کے باعث سماعت مین
فرق آجاتا ہے علاوہ ازین اور بہی کئی خرابیان ظہور مین آتی ہین **دیگر قطور**
مجرب جس سے درد گوش کو فوراً تسکین ہوجاتی ہے **نسخہ** جند بید ستر
افیون عصارہ بیرک منگ سبکو مساوی الوزن لیکر مناسب وزن روغن گنجد مین جلا دین
بعدزان صاف کرکے گرما گرم کان مین ٹپکا دین **دیگر مجرب** روغن گل ایکتولہ
سرکہ انگوری ۲ تولہ دونون کو ملاکر جوشدین اور سرکہ کے جل جانے پر چند قطرات کان مین
ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے ۔

فصل نوزدہم کان مین کسی چیز کا پھنس جانا

اکثر بچونکو عادت ہوتی ہے کہ بیج چنا کنکر مٹر وغیرہ چیزون سے کھیلتے ہوئے کان کے اندر بھر لیتے ہین

جس سے سنسناہٹ ہوتی ہے خارش کی کثرت سے سوزش کا احتمال
رہتا ہے کبھی زخم ہی ہو جاتے ہیں غشائی طبلی کے پھٹ جانے سے درد میں شدت
ہوتی ہے بدبو دار رطوبت کے بہنے سے قوت سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے
علاج پہلے کان کا ملاحظہ بخوبی کریں اگر موجودہ شئی نظر آوے تو سلائی
کے پیچ نما سرے سے نکالیں اگر اس ترکیب سے خارج نہ ہو تو پچکاری کریں
تاکہ شئی موجودہ نرم ہو کر نکل آوے اگر اس ترکیب سے بھی خارج
نہ ہو تو کان کے اندر رہنے دیں تاکہ پیپ کے پڑ جانے سے خود بخود نکل جاوے

فصل بستم ورم خلف الاذن (پیروٹائیٹس) اس مرض کو پنجابی زبان
میں کن پیڑے کہتے ہیں۔ مدرسوں۔ کارخانجات وغیرہ مقامات میں جہاں
لڑکوں کا ہجوم بکثرت رہتا ہے سردی کے لگنے سے وبائی طور پر دونوں طرف
کی غدود نکفیہ (پیروٹڈ گلینڈ) پھول کر درد کرنے لگتے ہیں جنکے شراکت سے قرب و
جوار کی گلٹیاں بھی سوج جاتی ہیں اور مقام ماؤف کی رنگت میں کسی قسم کا تغیر
ظہور میں نہیں آتا بعض دفعہ گلے کی وریدوں پر دباؤ کے پڑنے سے باہر کی طرف کا مقام
سوج جاتا ہے گلے میں درد ہوتا ہے خصوصاً چبانے اور نگلنے میں کمال تکلیف ہوتی ہے
ورم کی زیادتی سے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے بخار اور زکام کی شکایت پائی جاتی
ہے بعض دفعہ بخار کی شدت میں ہذیان بھی ہو جاتا ہے اگر علاج باقاعدہ کیا جاوے
تو پانچ سے پندرہ روز کے مابین مرض میں تخفیف ہونے لگتی ہے اور کچھ دنوں
کے بعد بالکل آرام ہو جاتا ہے بعض دفعہ بے اعتدالی کی صورت میں گلٹیوں کے اندر
مواد پیدا ہو جاتے ہیں کبھی پستان اور خصیہ میں بھی مرض کی سرایت ہو جاتی ہے
مگر ایسا شاذونادر ہوا کرتا ہے **علاج** مقام ورم پر چند جونکیں لگا دیں آب
گرم کی تکمید کریں لوبری باندھیں اور یہ نماد بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ
گل بنفشہ گل خیرو اکلیل الملک بابونہ ہر ایک ۹ ماشہ موم سفید ۹ ماشہ گل روغن
تولہ حسب دستور تیار کر کے استعمال میں لاویں مواد کی موجودگی میں شگاف

دیگر پیپ کو خارج کریں اور زخم کا علاج حسب قواعد جراحی کریں۔

فصل بست و یکم رمد چشم (پیوریولنٹ افتھالمیا) جب نمناک بدبو دار مکان میں خصوصاً موسم گرما میں بچہ کی رہایش ہوتی ہے اکثر اس سے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جنمیں ریت گرنے کا سا درد ہوتا ہے دہواندار مکان میں رکھنا میلے کچیلے ہاتھ یا اترا ہوا کپڑے کا آنکھ پر لگ جانا۔ بچہ کو پاک و صاف نہ رکھنا موجب اس مرض کا ہے۔ زیادہ سردی اور روشنی کی کثرت سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے جب حاملہ عورت مرض سوزاک یا سفید پانی میں مبتلا ہوتی ہے تو حالت وضع میں بچہ کی آنکھوں میں امراض مذکورہ کی زہر کا اثر سرائیت کر جاتا ہے بعض اوقات وبائی طور پر آنکھیں دکھتی ہیں جس سے پیدایش کے بعد دوسرے تیسرے روز سوزش کے سبب آنکھوں میں سرخی ہو جاتی ہے درد زیادہ ہوتا ہے پیپ بہنے لگتی ہے علاج کیطرف بہت جلد توجہ نہ کرنے سے پردہ قرینہ زخمی ہو جاتا ہے یا تمام قرینہ پر گدلا پن چھا جاتا ہے پپوٹے پھول کر بند ہو جاتے ہیں سفید رنگ کی غلیظ القوام رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے روشنی میں آنکھ کھل نہیں سکتی روشنی کی عدم برداشت کے باعث آنکھ کو ہمیشہ بند رکھتا ہے اگر کھولنے کا قصد کیا جاوے تو پپوٹے کے علیحدہ ہوتے ہی رطوبت کی دہار باندھ کر نکلتی ہے اور زیریں پپوٹہ کے اولٹ جانے سے اندرونی پردہ نہایت سرخ نظر آتا ہے درد سر اور بخار کی شکایت پائی جاتی ہے اور رات کے وقت پیپ دار پانی کے خارج ہونے سے آنکھ جم جاتی ہے کھل نہیں سکتی اور گھر میں ایک بچہ کی آنکھ دکھنے سے دوسرے بچوں کی آنکھیں بھی سرخ ہو جاتی ہیں **علاج** مرض کی علین ابتدا میں علاج کیطرف توجہ کرنا نہایت ضروری ہے مگر افسوس کہ پردہ قرینہ پر زخم کے ہو جانے یا پردہ قرینہ کے گدلا ہو جانے پر لوگ علاج کیطرف رجوع کرتے ہیں بہر حال بچہ کو ابتدا ہی میں اندھیرے کمرہ میں رکھیں قبض کی صورت میں روغن بید انجیر کے استعمال سے معدہ اور امعا کی صفائی کریں پھٹکری یا بورک اسڈ کے گرم پانی سے آنکھوں کو بار بار دہوئیں تاکہ زیادہ سوج جانے سے رطوبت اکٹھی

تہہ پڑ جاوین **نسخہ** دو سیر گرم پانی مین ایک تولہ پہٹکری یا ۴ تولہ بورک اسڈ (سہاگہ)
حل کرکے صاف بوتل مین رکہہ دین اور بوقت ضرورت آنکہہ کو صاف کرین اور چند
قطرات آنکہہ مین بہی ٹپکا دین اگر اس سے چندان فایدہ معلوم ہو تو جوشاندہ کو کنار مین
قدرے پہٹکری داخل کرکے آنکہون پر تکمید کرین اور یہ مرکب تیار کرکے آنکہون مین
ڈالین **نسخہ** پہٹکری ۱۲ گرین سلفٹ آف زنک ۶ گرین جوشاندہ کوکنار ۲ اونس
سبکو ملاکر چند بار آنکہونمین ڈالین اس سے آنکہہ کی سرخی فوراً دور ہو جاتی ہے اگر ایک
اونس عرق گلاب مین ۶ گرین پہٹکری یا ۲ گرین سلفٹ اف زنک یا ۳ گرین کا شنگرف نقرہ
حل کرکے آنکہہ مین ڈالا جاوے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے مگر آنکہہ کے کہولنے مین
زیادہ تر ہوشیاری درکار ہے تاکہ آنکہہ کے مقلہ کو دباؤ نہ پہونچے اور آنکہہ کہولنے
کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک ہاتہہ کا انگوٹہا آنکہہ کے زیرین رخسارہ پر رکہین
اور دوسرے ہاتہہ کی دو انگلیون کو بہون پر رکہہ کر نیچے اور اوپر کے پلکون کو اٹہا وین
اس سے آنکہہ بخوبی کہل جاتی ہے اور مقلہ چشم پر ہرگز دباؤ نہین پڑہتا اور کہل جانے آنکہہ
کے بعد پر کی قلم سے دوائے مذکور کے دو تین قطرات آنکہہ مین ٹپکا وین نیز دوا کے ڈالتے وقت
قلم کو آنکہہ سے علیحدہ رکہین تاکہ سر کے ہلاتے وقت آنکہہ مین م پہنچ نہ جاسکے

دیگر ضماد مجرب جس سے دکہتی ہوئی آنکہہ کو فوراً آرام ہو جاتا

ہے **نسخہ** پہٹکری ایلوا رسوت افیون سبکو مساوی الوزن لیکر حسب دستور
ضماد تیار کرین اور طلا کے طور پر آنکہہ پر لگا دین اور سلائی کے ذریعہ قدرے
آنکہہ مین بہی ڈالین **دیگر طلائے مجربہ مولوی خدا بخش صاحب**
جسکے استعمال سے رمد چشم کو فایدہ کمال ہوتا ہے **نسخہ** رسوت ۲ تولہ پہٹکری
بریان ۶ ماشہ مازو ایک عدد نیلا تہوتہ بریان ۲ ماشہ زعفران ۲ ماشہ نبات
کوزہ ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ سبکو باریک کرکے رسوت کے پانی مین حسب دستور
طلا تیار کرکے رکہین اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین **دیگر طلای مجربہ فقیر**
مؤلف جسکا استعمال ہمیشہ مطب مین ہوا کرتا ہے **نسخہ** رسوت ۵ تولہ

کوکنار ۲ عدد دونون کو برابر کچھ عرصہ تک پانی مین بہگو دین بعد ازان صاف کرین من
بعد گیرد پوست ہلیلہ زرد زرد چوب افیون ہر ایک ۱ ماشہ لودہ پٹھانی پھٹکری
بریان ہر ایک ۲ ماشہ سبکو باریک کر کے شامل کرین اور نرم آنچ پر پکا دین اور غلیظ القوام
ہونے پر نیچے اوتار کر بحفاظت تمام رکھہ دین اور سلائی کے ذریعہ بوقت ضرورت آنکھہ
مین ڈالین نیز انگہ پر لیپ کرین اگر ۱ ڈرام گلیسرین مین ۲ گرین بلاڈونا کو حل کر کے
آنکھہ پر لیپ کیا جاوے تو چکاچوند اور درد آنکھہ کے دور کرنے مین سریع الاثر ہے نیز
۲ ڈرام عرق گلاب مین ایک گرین اٹروپین کو حل کر کے روزانہ آنکھہ مین ڈالین اگر
نیند کے بعد آنکھہ چپکی ہوئی معلوم ہو تو گنگنے پانی مین قدرے دودھ ملا کر آنکھہ کو آہستہ
آہستہ دہو دین اور زور سے نہ ملین اگر خواب کے وقت آنکھہ پر تیل یا ویسلین لگایا
جاوے تو آنکھہ کا چپکنا ظہور مین نہین آتا اگر سوزش کی شدت سے پہوڑے پہول کر
جہڑ جاوین تو دہو لینے کے بعد آنکھہ پر تیلے کی لوپری باندہین مگر اس صورت مین شکم کی
صفائی کا خیال ضرور رکہین آب وہوا کی تبدیل سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور حفاظت
آنکھہ کیلئے کاجل کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے اور جو عورتین رات کے وقت
بچون کے آنکھون مین کاجل لگاتی ہین اونکی آنکھین نہایت صاف رہتی ہین اور
میل وغیرہ کے نہ آنے سے آنکھین نہین چپکتین اور دکہتی آنکھہ مین کاجل کے اندر
قدرے سفیدہ ملا کر استعمال کرنا زیادہ تر فایدہ مند ہے مگر کاجل کو خوب صاف
کرنا چاہئے **اگر خنازیری مزاج کے بچہ کو** رمد کی شکایت پائی جاوے
تو پپوٹہ آنکھہ کے کنارے سرخ اور موٹے ہو جاتے ہین اور نیند کے وقت گاڑہی
رطوبت سے جڑ جاتے ہین اور آنکھہ کا ڈہیلا بہی رفتہ رفتہ سرخ ہو جاتا ہے اور
آنکھون سے آنسو بکثرت جاری ہو جاتے ہین اور روشنی کے برا معلوم ہونے سے
بچہ ہمیشہ سر کو جہکائے رکہتا ہے تاکہ آنکھہ کو روشنی نہ پہونچے اور جون جون
بیماری بڑہتی جاتی ہے تون تون پپوٹون پر دانے پیدا ہو کر زخم بنجاتے ہین
نیز پردہ قرنیہ پر دانون کے پیدا ہونے سے وہ مکدر ہو جاتا ہے بعض اوقات

ڈالون کے پہوٹ جانے سے آنکھہ کی بصارت زایل ہوجاتی ہے علاج اس قسم میز واخلی علاج مقدم ہے اور وہ یہ ہے کہ روغن ماہی اور کونین کہلاوین یا آب آہک اور روغن ماہی مساوی الوزن پلاوین یا آیوڈائیڈاف ایرن سرپ آیوڈایڈاف ایرن ۔ آیوڈائیڈاف پوٹاسیم ۔ سرپ فاسفیٹ اف ایرن کا استعمال کرین بچہ کو صاف وستہرا رکہین غذا مقوی کہلاوین صبح وشام ہواخوری مفید ہے تبدیل آب وہوا بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے اور آنکہہ پر سبز پردہ باندہ دین تاکہ روشنی سے تکلیف نہو اور سوزش کی شدت مین جوشاندہ کوکنار کی تکمید کرین لوپری باندہین آنکہہ مین زنک یا پہٹکری کا عرق ڈالین پہوڑون کے جڑ ہجانے پر سٹرن یا زنک آئینٹ منٹ لگا دیا کرین مرض مزمن مین صدغین یا کانون کے پیچہے چہوٹے چہوٹے پلستر لگادین اور پہوڑے اندرونی دانہ دار سطح پر نیلا تہوتہا یا کاسٹک نقرہ لگادین اگر ان کا دودہ خراب ہو توکوئی تندرست پلای مقرر کرین یخنی گوشت بہی مفید ہے غیر مناسب اغذیہ سے قطعی پرہیز کرین برہنہ پا نہ پہرنے دین سرد اور تیز ہوا مین پہرنے چلنے سے سخت ممانعت کرین پانی مین قدرے نمک ملاکر رات بہر رہنے دین ۔ اور صبح کے وقت بچہ کو غسل دین بعد ازان تولیہ سے بدن کو خشک کرکے گرم کپڑے پہنا دین تاکہ فعل جلد قایم رہے گلیسو پنکچر آیوڈین لگادین ۔ اور مرکبات سیماب سے قطعی پرہیز کرین

فصل بست ودویم بخر الانف (اوزینا) اکثر خنازیری نازک مزاج اور موروثی آتشک کے کمزور بچے اس مرض کی تکلیف مین حیران اور پریشان رہتے ہین موسم برسات مین غلاظت کے سبب نیز مسہ بواسیر کی موجودگی مین اور خارجی اشیا کے عرصہ دراز تک پہنسے رہتے سے ناک کی بلغمی جہلی مین سوزش ہوجاتی ہے جس سے ہمیشہ پتلی بدبودار رطوبت یا غلیظ القوام مواد خارج ہوا کرتے ہین بدبو کی زیادتی سے بچہ کسی مجلس مین بیٹہنے کے قابل نہین رہتا اور زخم کے پیدا ہوجانے سے خون آمیز مواد بہی خارج ہوا کرتے ہین اور

علاج مین عدم توجہ کے باعث ناک بیٹھ جاتا ہے بدصورتی کے علاوہ کئی طرح کی تکالیف اوٹھانی پڑتی ہین ناک کے نتھنون مین پپڑی کے جم جانے سے بلغمی جھلی دبیز ہو جاتی ہے اور تنفس مین تکلیف کی زیادتی سے بے چینی کمال ہوتی ہے بعض اوقات کریم بھی پڑجاتے ہین **انجام** معقول علاج کے نہ کرنے سے ہمیشہ تکلیف پائی جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین بچہ کو ہمیشہ ہوادار کمرہ مین رکھین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا ہمیشہ خیال رکھین بعدازان ۲ گرین کلورائیڈ اف زنک کو ۲ پاؤ پانی مین حل کرکے صبح وشام پچکاری کرین تاکہ بدبودار کھرنڈ دور ہوجاوین ۲ درام کانڈی کو ۲ پاؤ پانی مین حل کرکے سلوشن تیار کرین - کلورینیٹڈ سلوشن - ٹرین تامین سلوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات کی استعمال فایدہ مین سریع الاثر ہے پچکاری کے بعد نتھنون مین زنک آئنٹمنٹ یا سٹرن آئنٹمنٹ لگادین تاکہ مواد کی کثرت کم ہوجائے ایوڈوفارم کا ہلاس بھی فایدہ مین عظیم النفع ہے زعفران کو عرق پودینہ مین حل کرکے سعوط کرنا فایدہ مند ہے **دیگر مجرب** سنبل الطیب اشنہ چھوتیان ہر ایک ۲ تولہ بورہ صندل کشنیز ہر ایک تولہ سبکو نیکوفتہ کرکے نصف سیر پانی مین جوش دین بعدازان ۲ تولہ روغن نرگس داخل کرین اور پانی کے خشک ہونے پر مثل عطر کی اوتارین اور سعوط کے طور استعمال کرین -

دیگر مجرب مازو - گل نسرین قرنفل ہر ایک ۲ ماشہ کافور ۴ ماشہ مشک ۱ ماشہ سبکو باریک کرین بعدازان شہد مین حل کرکے فتیلہ کے طور پر استعمال کرین اور ہونٹون کے . . . . حلیمہ مین چند جونکین لگادین اور دافع سوزش تدابیر عمل مین لاوین آتشک کی صورت مین خاص آتشک کا علاج کرین

فصل بست وسوم زکام (کٹار) جب بچہ کو ذرہ سی سردی لگ جاتی ہے تو وہ فوراً زکام مین مبتلا ہوجاتا ہے بروز دندان کے ایام مین بھی

اسہال کے لگ جانے سے زکام ہوجاتا ہے اور دانت نکلنے کے بعد خود بخود رفع ہوجاتا ہے
اگرچہ اصل مین یہ مرض خفیف معلوم ہوتا ہے مگر غلظت کی صورت مین دوسری شدید
امراض کا موجب ہوجاتا ہے کیونکہ پھیپھڑہ مین خنازیری دانہ دار مادہ (ٹیوبرکل) کے اجتماع
سے بھی زکام کی بیماری ہوجاتی ہے مرض خسرہ اور سرفہ سیاہ کے پہلے بھی زکام کی
شکایت پائی جاتی ہے جس سے ناک بہتی ہے آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتی ہین اور چھینکین
بکثرت آتی ہین دوران خون کے تیز ہوجانے سے نبض سریع الحرکت ہوجاتی ہے مگر جسم گرم
اور کھانسی ستاتی ہے **علاج** صرف زکام کی صورت مین مختصر علاج کافی ہے چنانچہ
سردی سے محفوظ رکھین اور مساوی درجہ کی حرارت مین بچہ کو آرام دین ایام فطام
مین غذا کم کردین پیاس کی زیادتی مین دودہ کے عوض وقتاً فوقتاً اسبغول پلادین اور
رات کے وقت گرم پانی سے غسل دین بخار کی صورت مین ۲ گرین جیمس پوڈر اور نصف گرین
کیالومل دونون کو ملاکر بوقت خواب دین اور بوقت صبح یہ مرکب تیار کرکے پلادین
نسخہ وائینم ایپیکاکوانا ۲۴ بوند وائینم انٹی مونیای ۱۶ بوند کمپونڈ ٹنکچر اف کمفر ۸ بوند
عرق بادیان ۳ ڈرام سبکو ملاکر ۸ خوراک کرین اور ایک مہینہ کی عمر کے بچہ کو دن مین
۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** وائینم ایپیکاکوانا ۲۴ بوند اگزی مل سلی
۱۶ بوند نائیٹرک ایتھر ۲۴ بوند کمپونڈ ٹنکچر اف کمفر ۸ بوند الن ٹی واٹر چار ڈرام سبکو
ملاکر بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** حکیم منشی الٰہی بخش
صاحب جو فقیر مولف کے راسخ الاعتقاد شاگردون مین سے ہے جسکی مفید ہونے کا یقین
بھی قابل ہے **نسخہ** بزرالبنج ۔ معطگی ۔ کتیرا ۔ کہربا ۔ صمغ عربی ۔ نشاستہ ۔ گل گاؤزبان
خشخاش ۔ مغز خیارین ۔ ربالسوس ہر ایک تولہ افیون ۔ زعفران مومیائی کافی ہر ایک
۳ ماشہ سفوف کچلہ تخم دھتورہ ہر ایک ۱۰ ماشہ سبکو باریک کرکے ادرک کی رس
مین کھرل کرین اور بعد ازان نخود حبوب بنادین اور بوقت ضرورت والدہ کے دودہ
مین قدرے گھس کر بچہ کو دین فایدہ مین سریع الاثر ہے ۔ ایک دوسرا
قسم زکام کا ہے جسکو انگریزی زبان مین کورائی زا کہتے ہین اکثر دودہ

کی عمر مین سردی کے لگنے۔ دانتون کے نکلنے اور شکم مین کرمون کی موجودگی سے بچہ مبتلائے
زکام ہوجاتا ہے اس صورت مین ناک کے غشای بلغیہ کے پہول جانے سے ناک زیادہ
بہتا ہے اور کچہ عرصہ کے بعد غلیظ القوام رطوبت پیپ کی مانند ہوجاتی ہے بعض دفعہ
رطوبت کر خشک ہوجانے سے نتہنون مین کہرند بنجاتا ہے جس سے دم لینے مین
زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور مرض کی شدت مین دم کی رکاوٹ زیادہ ہوجاتی ہے
جس سے بچہ دودہ پی نہین سکتا منہ کے کہلے رہنے سے حلق اور زبان زیادہ خشک
پائی جاتی ہی جس سے نگلنا بہی دشوار ہوجاتا ہے اور خفیف سا بخار بہی رہتا ہے
علاج اصلی سبب موجب فساد کے موافق علاج کرین سانس کی زیادہ تکلیف
مین نتہنون کو روغن گنجد سے مرطوب کرین اور بچہ کو چمچہ یا بتی کے ذریعہ دودہ پلادین
کیونکہ نتہنون کے چوسنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بخار کی صورت مین یہ
مرکب تیار کرکے پلادین نسخہ لائکوار امونیا اسیطاس ۲۰ بوند وائنم اپیکاک ۵ بوند
شورہ قلمی ۲ گرین امنڈ مکسچر ۵ ڈرام سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام ایک مہینہ کی عمر
کے بچہ کو دن مین ۳ دفعہ دین اس سے دس پندرہ روز مین بچہ بالکل تندرست ہوجاتا ہے
اور ناک سے خشک رطوبت کو نکال دیا کرین بعد ازان دو حصہ روغن گنجد مین ایک
حصہ روغن تارپین شامل کرکے ناک کو اندر سے چرب کرین **فصل بست
وچہارم رعاف (ایپس ناکسس)** اگر جوش خون کی صورت مین
ہر ایک عمر کے بچہ کی ناک سے خون جاری ہوجاتا ہے زیادہ تر خنازیری
مزاج کے بچون مین اس مرض کی شکایت پای جاتی ہے کیونکہ انکی غشای
مخاطیہ مین خراش سکے ہونے سے رگین ٹوٹ جاتی ہین اگرچہ نکسیر کا خون
اسقدر زیادہ خارج نہین ہوتا ہے کہ جسمین جان کا خطرہ پایا جاوی
اگر خون کے زیادہ خارج ہونے سے ہاتہہ و پاؤن بچہ کے سرد ہوجاتے ہین جسم لاغر
چہرہ زرد و سیاہی مائل ہوجاتا ہے لحظہ بلحظہ ضعف اور کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے
اگر مرض صدری لازمی بخار سرخہ سیاہ دخنیہ و امراض حادہ مین نکسیر پہوٹتا ہے تو

ہمیشہ احتمال خطرہ ہے علاج خون کی کمی مین علاج کی چندان ضرورت نہین ہے خود بخود بند ہو جاتا ہے اگر بند کرنے کی ضرورت پیش آوی تو سر پیشانی اور خاص مقام ناک پر سرفہ پانی کا تازہ ڈالدین یا سرد پانی مین تولیہ بھگو کر ناک پر رکھین ٹنکچر اسٹیل یا پھٹکری کو پانی مین حل کرکے پچکاری کرین اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کندر نشاستہ دم الاخوین صمغ عربی گل ارمنی طباشیر پھٹکری مازو سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور نفوخ کے طور پر استعمال مین لاوین اگر کسی بیماری کے باعث نکسیر کا پہوٹنا معلوم ہو تو خاص مرض کا علاج کرین اصل مرض کے رفع ہونے پر رعاف کی شکایت خود بخود دفع ہو جاتی ہے اور زیادہ احتیاط کی غرض پر پہر بہی پچکاری کا کرنا ضروری ہے

فصل بست و پنجم دخول الاشیا الخارجیہ فی الانف

اکثر بچونکو اس قسم کی عادت ہوا کرتی ہے کہ کہیلتے وقت کوڑی چنا دانہ مکی اور چھوٹے چھوٹے سنگریزے وغیرہ اس قسم کی اشیا کو اپنے ناک مین ڈال دیتے ہین جسکے والدین اور کہلائی کو مطلقاً خبر ہی نہین ہوتی چند ایام کہجلی کی زیادتی سے ناک سوج جاتا ہے چھینکین کثرت آتی ہین درد کی شکایت ہوتی ہے بچہ وغیرہ بناتی اشیا کے پہول جانے سے عوارضات مین زیادتی ہوتی ہے اور ناک سے رطوبت بہتی رہتی ہے ہفتون یا مہینون یا برسون تک رطوبت جاری رہتی ہے **علاج** بچہ کو شعاع شمس کے مقابل کہڑا کرکے نتھنون کو کشادہ کرکے بغور ملاحظہ کرین اور معلوم ہونے پر شئی مدخولہ کو موچنہ یا کسی دوسرے آلہ بالخصوصیہ سے پکڑکر نکالدین اگر اس سے کامیابی نہو تو دوائی معطسہ سے ناس کرین چھینک کے آنے سے مدخولہ اشیا خود بخود خارج ہو جاتی ہے یا پانی مین صابون کو حل کرکے پچکاری کرین اگر پردہ بینی کے زیادہ سوج جانے سے مدخولہ شئی معلوم نہو تو چند روز تک وقفہ کرین تا کہ ورم رفع ہو جاوے

فصل بست و ششم سوزش دہن (اسٹومی ٹائی ٹس)

مختلف کوایف کے لحاظ سے اس مرض کو تین قسم پر بیان کیا جاتا ہے

قسم اول اکثر پانچ برس کی عمر کے پہلے مرض خسرہ کے بعد یا خود بخود پیدا ہوجاتا ہے
سوء الہضمی وغیرہ فتور معدہ سے بھی ہوجاتا ہے جس سے منہ کی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں
پھول کر درد کرنے لگتی ہین بعض اوقات زخمی بھی ہوجاتی ہین نیز منہ کے اندر گول
گول یا بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہین اور زخمون کے اوپر سفید
زردی مائل چھیچھڑی بھی ہوا کرتے ہین منہ سے رال بکثرت بہتی ہے قدرے قلیل بخار کے
ہوجانے سے بیقراری زیادہ ہوتی ہے زخمون کی موجودگی سے دودھ پیا نہین جاتا
کہانے مین تکلیف ہوتی ہے بہوک بند ہوجاتی ہے دست آتے ہین جس سے بچہ
نہایت کمزور ضعیف البدن اور نڈہال ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب
موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین شکم کے فتور مین
مسہل دین اصلاح معدہ کرین اس تدبیر سے مرض مذکور چند ہی روز مین خود بخود
رفع ہوجاتا ہے اور زخم بھی خشک ہوجاتے ہین اگر اس سے زخمون کی شکایت
باقی رہے تو پہٹکڑی یا کہاگہ یا ۸ گرین کی طاقت والا عرق کاسٹک نقرہ
لگا دین نیز یہ ذرور فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** بورہ صندل گل نیلوفر زردی
گل سرخ گل سوتی اصل السوس ہر ایک تولہ الایچی خورد طباشیر گلنار کتہہ سفید نشاستہ
کاکڑا سنگی مردار سنگ ہر ایک ماشہ کافور ۳ ماشہ سبکو باریک کرکے بچہ کے منہ مین دیوین
قسم دوئم گوشت خورہ لثہ کے زیادہ پہول جانے سے زیرین جبڑہ کی
غدودین متورم ہوکر درد کرنے لگتی ہین سوڑہی سرخ ہوے ہوئے پلپلے معلوم ہوتی
ہین اور کنارون پر میلے رنگ کی رطوبت جم جاتی ہے جسکے اوکہاڑنے سے
زخم ہوجاتے ہین پہلے یہ زخم صرف سوڑہون کے سامنے ہوتے ہین رفتہ رفتہ دانتون
کے گرد اور پیچھے کے سوڑہون پر بھی زخم ہوجاتے ہین گوشت کے گل سڑ جانے
سے دانت کی جڑین ننگی ہوجاتی ہین آخرکار دانت ڈہیلے ہوکر گر پڑتے ہین
سوڑہون کے مقابل کی لب اور گال بھی زخمی ہوجاتے ہین منہ سے رال بکثرت بہتی ہے
بدبو زیادہ آتی ہے **علاج** سب سے پہلے بچہ کو مسہل دین تاکہ معدہ اور امعا

صاف ہوجاوین بعدزان تہوڑے روئیکے مقام پرچند جونکین لگادین اور اسکے بعد گرین تک کلوریٹ اف پوٹاس دشمین ۳ دفعہ دین اور مسوڑون پر کاسٹک نقرہ کا تیز عرق لگادین یا بڑی احتیاط سے تیزآب گندہک سے جلادین تاکہ بے احتیاطی کی صورت مین صحیح وسالم جگہ جل نہ جاوے اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے یعنی زنگار رینیلا تہوتہہ عاقرقرحا ہرایک ۳ ماشہ کتہ سفید پہٹکری ہرایک ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے مقام ماؤف پر لگادین اور منہ کو نرم کرکے لعاب دہن کو جاری ہونے دین بقولات کہانیکو دین شیرین اشیا اور گوشت سے پرہیز کرین **قسم سوئم اکلہ دہن (کنگر مینیس)** اکثر یہ مہلک مرض اُن بچون کو ہوتا ہے جنکا جسم کسی مرض سے لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور گال کی اندرونی غشا سے بلغمیہ شروع ہوکر تمام منہ مین پہیل جاتا ہے گال پہولا ہوا سرخ چمکیلا نظر آتا ہے اور درمیان کا برونی مدور مقام بہ نسبت گرد نواح کی زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اسکی مقابلہ پر اندرکیطرف ایک گہرا کہدرا ہوا زخم پایا جاتا ہے جسکے کنارے ٹہری ہیگی ہوتی ہین اور بیچ مین سیاہ رنگ کا پٹہا ہوا چیچڑا ہوتا ہے زخم کے مقابلہ مین مسوڑے بہی سیاہ رنگ کے زخمی ہوجاتے ہین دانت ہل جاتے ہین گال کے زیادہ تن جانے سے منہ کہل نہین سکتا کبہی زیرین لب سے شروع ہوکر گال مین سرایت کرجاتا کبہی اوپر کی لب تک بہی پہیل جاتا ہے مگر یہان سے شروع نہین ہوتا اور مرض کی ترقی مین گال کی اندرونی ساخت سب کی سب سیاہ اور سیاہ چیچڑی سی بہری ہوئی نظر آتی ہے دانت گرجاتے ہین کبہی جبڑی کی ہڈی بہی زخمی ہوجاتی ہے منہ سے میلے رنگ کا بدبودار رال بکثرت خارج ہوتا ہے اس حالت مین باہر کا ورم اور سرخی زیادہ پہیلتی جاتی ہے درمیان کا مدور حصہ بہی زیادہ بڑہتا جاتا ہے اور بیچ مین ایک سیاہ رنگ کا مدور نقطہ نمودار ہوکر نہایت جلد بڑہنا شروع کرتا ہے جسکے گرد ایک سرخ دایرہ پیدا ہوجاتا ہے پس اس صورت مین اکلہ کے موقوف ہوجانے سے گلی سڑی ہوئی چیچڑی علیحدہ

ہو جاتے ہین اور منہ کا اندرونی غشا سے بلغمیہ گلا سڑا ہوا سیاہ نظر آتا ہے جسمین
نہایت سیاہ بد بو پائی جاتی ہے اور اس مرض مین ابتدا ہی سے درد کی شکایت
چندان نہین ہوتی لیکن بچہ سست الوجود اور بیقرار زیادہ رہتا ہے اور مرض
کی ترقی پر نبض کی رفتار گھٹ جاتی ہے اور موت کے چند گھنٹہ پیشتر تک بھوک
برابر قایم رہتی ہے آخرکار مریض کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کرجاتا ہے
علاج مقام ماوف کو خالص تیزآب سے روئی کے ذریعہ جلادین اگر مناسب معلوم
ہو تو ۱۲ گھنٹہ کے بعد مقام ماوف پر دوبارہ سہ بارہ لگادین نیز گرم پانی مین کلورائڈ
اف لائم کو حل کرکے منہ مین پچکاری کرین تاکہ سڑا گلا ہوا گوشت وغیرہ علیحدہ ہو کر
نکل جاوے اور بدبو بھی کم ہو اگر زخم اچھا معلوم ہو تو تیزآب شورہ
خالص کے بار بار لگانے کی چندان ضرورت نہین ہے صرف ڈوائیلوٹ
اسڈ کا لگانا کافی ہے یا کلورائڈ اف لایم کی پچکاری کرین۔ کلورائڈ اف پوٹاس
اور کمپونڈ ٹنکچر اف سنکونا پلادین کونین اور مرکبات فولاد کی استعمال بھی فایدہ
مین سریع الاثر ہے۔ فلا مینون کے استعمال بھی فایدہ مین عظیم النفع ہے اور
مرض آکلہ کے لئے یہ مرکب بھی زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** برگ خشک سداب
جنگلی۔ اشنجار۔ ایک زرنیخ ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے سرکہ انگوری مین
کھرل کرین اور ٹکیہ بنا کر آگ مین بعد ازان گلنار کتہ سفید کمیلہ اور سنگ بصری
سوختہ ہر ایک ۵ ماشہ شامل کرکے باریک کرین اور مقام آکلہ پر لگادین ایک
دو دفعہ کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے شوربا گوشت دودھ وغیرہ مقوی لطیف
غذا کو شراب کے ہمراہ دین۔

فصل بست و ہفتم قلاع (تھرش) بچونکی منہ مین چھالونکا پڑجانا کئی
اسباب سے ہوتا ہے مگر اکثر دودھ اور غذا کے ناموافق اور شکم کی خرابی
سے زیادہ ہوتا ہے جسمین پیٹ کے اندر تیزآبی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اس سے
منہ کے اندر چھالے پڑجاتے ہین اور جو بچے مصنوعی غذا کہاتے اور اوپر دودھ

پیتے ہین اکثر اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین میلے برتن مین دودھ کا پینا ترش باسی دودھ کے استعمال کمزوری بدپرہیزی شراب اور گندی بدبودار مکان کی رہائش اور دانتو نکے نکلتے وقت بہی اس مرض کا ظہور پایا جاتا ہے جس سے زبان تالو ہونٹ گال ورمسوڑون پر سفید سفید دہبے پیدا ہوجاتی ہین بعض اوقات مری معدہ اور امعا تک بہی پہونچ جاتی ہین اور سوزش کے زیادہ ہوجانے سے رال اور مواد منہ سے بکثرت خارج ہوتا ہے اور چہالون کے پہوٹ جانے سے چہوٹے چہوٹے زخم ہوجاتے ہین اگرچہ یہ مرض چندان خطرناک نہین ہے لیکن کبھی کبھی حلق تک زخمون کے ہوجانے سے نگلنا اور سانس لینا بصد مشکل ہوجاتا ہے اور کمزور بچون کا منہ سٹر گل کر خراب ہوجاتا ہے دست لگ جاتے ہین پاخانہ کی تیزی کی مقام مبرز پر سخت خارش ہوتی ہے منہ خشک تپا ہوا زبان ناہموار سرخ اور خشک ہوجاتی ہے درد کے باعث بچہ دودھ پی نہین سکتا کبھی کبھی قے ہوجاتی ہے پس فاقہ کے باعث بچہ زیادہ کمزور اور نحیف البدن ہوکر تلف ہوجاتا ہے علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کرین پورے طور پر غذا کا انتظام کرین نشاستہ غذا سے قطعی پرہیز کرائین سادہ دودھ بہی نہ دین بلکہ دودھ مین لایم واٹر ملا کر استعمال کرادین صاف آب وہوا کا بندوبست کرین قبض کی صورت مین روغن بیدانجیر کے استعمال سے معدہ اور امعا کی صفائی کرین دستون کی زیادتی مین ۲ گرین ڈوور پوڈر اور ایک گرین کونین دونون کو ملا کر دو سال کے بچہ کو صبح و شام دین سال بہر کے بچہ کو نصف گرین چھ ماہ کے بچہ کو چوتھائی گرین دین اور کمزوری مین یہ مرکب تیار کر کے دین تاکہ بچہ کی طاقت بحال رہے نسخہ سائیٹریٹ اف ایرن انڈ کونینا ۴۰ گرین آب مقطر ۱۰ اونس دونون کو ملا کر سال بہر کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام دو سال کے بچہ کو ۳ ڈرام صبح و شام دین اور دوا پلانے کے بعد منہ کو اندر سے صاف کردیا کرین اور دودھ پلانے کے بعد بہی منہ کو گرم پانی سے صاف کرین چہالون کے توڑنے اور چہلکون کے اوتارنے مین کوشش نکرین اور رال کے زیادہ جاری

ہونے مین یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے نسخہ کاربیٹ اف
پوٹاسیم ۳ گرین اکسٹراکٹ سنکونا لیکوئیڈ ۸ گرین سرپ سمپل ۲ بوند پانی ۲ ڈرام سبکو ملاکر
ایک برس کے بچہ کو استعمال کرادین **دیگر مجرب** جسکے منہ کے
آبلے فوراً رفع ہوجاتے ہیں نسخہ گری پوڈر ۴ گرین پلورسی اپیکاک صمغ عربی ہر ایک
۲ گرین سبکو باریک کرکے چار پوڑیہ بنادین اور صبح وشام بچہ کو دین **دیگر مجرب**
۲۰ پاولائیم واٹر مین ۲ تولہ شہد ملاکر منہ کے آبلہ پر لگادین چند دفعہ کے استعمال سے
آرام ہوجاتا ہے **دیگر مجرب مؤلف** جسسے جوشدہن کو فوراً
فایدہ ہوجاتا ہے نسخہ طباشیر کہنہ سفید کباب چینی الاچی کلان شورہ قلمی
سرد چینی مغز کنول گٹہ سنگجراحت سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور حسب
موقع آبلون پر لگادین اگر بعد مین بکری کی دہارین دبجادین تو نہایت جلدی
فایدہ ہوتا ہے شہد مین قدرے سہاگہ ملاکر آبلون پر لگانا فایدہ مین سریع
الاثر ہے **دیگر مجرب** گری پوڈر ۴ گرین کاربیٹ اف پوٹاسیم ۲ گرین
دونون کو ملاکر دن مین ۳ دفعہ لگادین **دیگر مجرب** سہاگہ (بوراکس سدٹم)
اور کلوریٹ اف پوٹاسیم ہر ایک ۲ گرین دونون کو ایک اونس پانی مین حل کرکے
لگادین **دیگر** ایک حصہ پھٹکڑی یا سہاگہ ۴ حصہ شہد یا گلیسرین مین حل کرکے
زخمون پر لگادین — نائٹریٹ اف سلور سلوشن ۵ گرین کی طاقت والی کی استعمال
سے بہی ہفتہ عشرہ مین آرام ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** الاچی خورد
طباشیر کہنہ سفید سفیدہ سیتل سرد چینی مازو سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین
اور بوقت ضرورت تین چار دفعہ زخمون پر لگادین اور رال دہن بہنے دین چند روز
مین صورت آرام کی نمایاں ہوجاتی ہے **دیگر مجرب** سولیوشن گلیسرین
اف ٹانک ایسڈ گلیسرین اف کاربالک ایسڈ ہر ایک ۲۰ بوند پانی ایک اونس سبکو ملاکر
لگادین اگر مسوڑہے پھول گئے ہون تو شگاف دین اور زخمون کی زیادتی مین
ٹنکچر سٹیل یا روغن ماہی پلادین اگر زخمونکے باعث زبان پر گرہ پیدا ہوجاسکے تو جراح تجربہ کار

نشوره سے کاٹ دین تاکہ دودھ پینے مین حارج نہو—

فصل بست و ہشتم — لب مقطوع (ہریار لپ)

اکثر موروثی شکل پر بعض خاندان مین ہوتا ہے ہونٹھ کٹا اسکا نقص تولیدی ہوتا ہے کبھی صرف ایکطرف مین شگاف ہوتا ہے کبھی دونون طرف سے ہونٹھ کٹا ہوتا ہے بعض دفعہ تالو کی ہڈی کے پیچھے تک شگاف کی طوالت پائی جاتی ہے کبھی لب کا شگاف نتھنون مین بھی شامل ہوجاتا ہے جس سے نتھنے پھیل جاتے ہین اور چہرہ بدوضع ہوجاتا ہے **علاج** ننھے بچون پر عمل جراحی کرنا بہ نسبت زیادہ عمر کی بہتر ہے لیکن سال سے کم عمر مین مناسب نہین ہے

طریق عمل ایکطرف کے ہونٹھ کٹنے کی صورت مین بچہ کو کلورا فارم سنگھا کر بیہوش کرین بعدازان مددگار کو ہدایت کرین کہ اوسکا سر پکڑے رکھے اور دو مددگار دائین بائین موجود رہین تاکہ کسی شریان کے کٹ جانے پر بہت جلد انتظام کیا جاوے بعدازان برابر نصف انچ تک چھری کے ساتھ لب کو مسوڑون سے علیحدہ کرین بعدازان شگاف کے ایک کنارہ کو شریان گیر ملقاط سے پکڑ کر تیز چھری کو شگاف کے بالائی گوشہ مین داخل کرکے گوشت پوست اور غشائے بلغمیہ کو کاٹتے ہوئے نیچے کیطرف چلے آوین بعد چہرے کو قدرے شگاف کیطرف موڑ کر تراشیدہ گوشت کو علیحدہ کردین اور شگاف کے کنارون کو قدرے موٹا تراشین تاکہ جوڑ اچھی طرح بیٹھ جاوے اور مددگار کو تراشیدہ لب پکڑا دین تاکہ خون زیادہ بہنے نہ پاوے اور اسیطرح دوسرا کنارہ بھی تراش کر دوسری مددگار کو پکڑا دین اب دونون کٹے ہوئے کنارون کو نہایت احتیاط سے ٹھیک ملادین اور وہ اسطرح پر ہے کہ دو سخت فاصلہ دار سلائی سے زخم کی لبون کو باہم جوڑ دین اور سوئی کو نیچے کی طرف سے داخل کرکے اوپر کیطرف نکالدین اور ہر ایک ٹانکے کا فاصلہ آدھی انچ پر ہونا چاہیئے نیز ٹانکون مین لب کا بہت سا حصہ لین تاکہ ٹھیک طور پر جوڑ بیٹھ جاوے- اگر دونون طرف لب کی شگاف ہون تو عمل مذکور کو دونون جانب کردین اگر ہونٹھ کے ساتھ تالو کی ہڈی مین بھی شگاف پایا جاوے تو نہایت ننھے بچہ کی حالت مین ہونٹھ کے شگاف کو فوراً جوڑ دین تاکہ تالو کی ملایم ہڈی خود بخود جڑ جاوے

کی قلم سیرین اور باہر کیطرف ٹنکچر ایوڈین کی مالش کرین اگر مذکورہ الصدر تدابیر کے
استعمال سے بصورت فایدہ کی نمایان نہو تو مواد موجودہ کو شگاف دیکر خارج کرین جسکا عمل طریق
معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے ۔۔

فصل سی ویکم ورم حلقوم (ڈفتھریا) یہ مرض وبائی طور پر ایک دوسرے کی چھوت
سے متعدی ہوجاتا ہے کبھی مستقل طور پر خود بخود ظاہر ہوتا ہے اور اس کی ماہیت
مین اطبا کا اختلاف ہے چنانچہ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ معدہ اور امعا مین ایک خاص
قسم کی سوزش ہوجاتی ہے بعض کا خیال ہے کہ خون مین ایک قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے

علامات مستقل طور پر مرض کی پیدایش مین دونون لوزتین پھول کر قدرے سرخ ہوجاتی
ہین جس سے پہلے خفیف سا گلا دکھتا ہے اشتہائے طعام کے قایم رہنے سے طاقت جسمانی
مین کسی قسم کا فرق نہین آتا بعض دفعہ بخار کی شدت مین اعضا شکنی اور بے چینی کمال ہوتی ہے
پیاس زیادہ لگتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد بچہ کے گلے مین درد کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے
خصوصاً لقمہ نگلتے وقت درد بشدت ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے مریض غنغنہ ناک سے
بولتا ہے کبھی کبھی کھانسی ستاتی ہے اور چند ایام کے بعد لوزتین کی غدودن تالو اور حلقوم
پر سفید زردی مایل یا سرمئی رنگ کی لیسدار رطوبت جمی ہوئی نظر آتی ہے رفتہ رفتہ اسی
کا پردہ کاذب نہایت موٹا ہوکر قریب جوار کے اعضا پر بھی چھا جاتا ہے کوا پر بھی کم و بیش پایا
جاتا ہے بعض اوقات مجری الہوا مین بھی پیدا ہوجاتا ہے جس سے سوزش حنجرہ کی نہایت
ردی علامات نمایان ہوجاتی ہین اور پردہ مذکور کے نہ ہموار ہونے سے ٹکڑے ٹکڑے کبھی چھوٹے
کبھی بڑے شقوق نظر آتے ہیں اور چند روز کے بعد یہ پردہ کاذب کسی مقام سے علیحدہ
ہونے لگتا ہے جسکے نیچے سے خوب سرخ اور چکنی جگہ نظر آتی ہے بعض دفعہ رفتہ
رفتہ پتلا ہوکر بالکل معدوم ہوجاتا ہے اور بعد مین کامل طور پر دوبارہ پیدا ہوجاتا ہے
اور پھر چڑھ جاتا ہے اور مرض کے تمام تک یہی حال ہوتا رہتا ہے بعض دفعہ لوزتین تالو وغیرہ
مقامات پر پردہ مذکور کی حالت نہایت خراب اور اندیشناک ہوجاتی ہے سرمئی سرخی
یا سیاہی مایل دھبون کے طور پر لٹکا رہتا ہے۔ تالو لوزتین اور حلقوم کی غشائے

بلغمیہ کے علیحدہ ہو جانے سے وہی اعضا ملایم گلے ہوئے زخمون کے طور پر
نظر آتے ہین سانس سے نہایت بدبو آتی ہے منہ سے رال بکثرت بہتی ہے
چار پانچ روز کے بعد فک اسفل کی غدودین بھی متورم ہو کر درد کرتی ہین اور گردن
بھی پہول جاتی ہے کبھی مرض کے ابتدا ہی سے پردہ کاذب پیدا ہو جاتا ہے
مگر اکثر دیر سے پیدا ہوتا ہے اور صحت کی طرف طبیعت کے رجوع ہونے پر
پردہ کاذب چہٹ جاتا ہے اور دوبارہ پیدا نہین ہوتا فک اسفل کی غدود ورم
بھی رفتہ رفتہ دور ہو جاتا ہے۔ منہ کے غشائے بلغمیہ کی سرخی کے دور ہو جانے
سے ہفتہ عشرہ مین بیماری رفع ہو جاتی ہے جب ابتدا ہی سے مرض کی شدت
پائی جاتی ہے تو بخار کے زیادہ تر تیز ہو جانے سے جسم نہایت گرم نبض سریع الحرکت
لگنے سے بہت درد اور تکلیف ہوتی ہے ناک کے پچھلے سوراخ مین مرض کے سرایت
کر جانے سے ناک کے رستہ سے دم نہین لیا جا سکتا۔ یوسٹی کین ٹیوب کے مبتلا
ہونے سے قوت سماعت مین فرق پڑ جاتا ہے یا بچہ بالکل بہرا ہو جاتا ہے۔
دوسری مرض کی شراکت سے غشائے بلغمیہ نہایت سرخ یا ہموار کہردرا بہت دبیز
اور ملایم ہوتا ہے لوزتین زیادہ بڑہکر ملایم کہین سے نیچے اونچے ہو جاتے ہین حلق مین
شقوق یا گہری زخم ہو جاتے ہین نیز تالو کے ادہر ادہر کاذب پردہ کے سفید سرخی
یا زردی مایل پیپ آمیز ٹکڑے پائے جاتے ہین اور توڑنے سے بہت جلد ٹوٹ
جاتے ہین بعض اوقات وبائی طور پر ناک جلد اور غشائی بلغمیہ سے خون جاری ہو جاتا
ہے مری مردار پڑ جاتی ہے سوزش حنجرہ مع ذات الریہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے
انجام جب جسم کے زیادہ حصص مین مرض کے پہیل جانے سے دور و دراز کے
اعضا مبتلا مرض ہو جاوین تو ہمیشہ نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے **علاج** مرض کے
ظاہر ہوتے ہی ہائیڈرو کلورک اسڈ کاسٹک نقرہ پٹشکری کلورائیڈ اف لایم
وغیرہ دوای اکا دکا استعمال کئے دفعہ کرنا اس مرض مین حکم اکسیر کا رکہتا ہے اگر
خفیف مرض مین قوی طاقتور بچہ مبتلا ہو جائے تو فوراً قے کرا دین جلاب دین

کاسٹک نقرہ کا عرق روزانہ لگا دین اس سے بہت جلد فایدہ ہو جاتا ہے اگر دو سہ مرتبہ
طاقتور بچہ مین مرض کی شدت اور ورم کی وسعت پائی جائے تو گلے پر چند جونکین
لگا دین بعد زان گرم لوپری باندہین اور حلق مین کاسٹک نقرہ کا عرق لگا دین جلاب
بہی دین اگر مناسب معلوم ہو تو قے کرادین کاسٹک نقرہ کی وقفہ حالت مین گرم پانی کا بخار برابر
چار پانچ دفعہ حلق مین پہچاوین یا ترش عرق کا غرغرہ کرادین نیز کیا لومل اور اپیکاک
اندک مقدار مین کہلا دین گرم پانی مین بٹھا دین اشجو پینے کو دین وبائی مرض کے
قسم مین مذکورۃ الصدر علاج کرین مگر جونکون کے لگانے مین زیادہ احتیاط کرین
اور کاسٹک نقرہ کا لگانا ضروری سمجہین اگر وبا از قسم ردی ہو تو ضرور کاسٹک لگا دین
جلاب دین مگر جونکین ہرگز نہ لگا دین اور کوئی ایسا علاج نکرین جس سے مریض کمزور
ہو جاوے اور دس اونس جوشاندہ بارک مین ۳ یا ۵ بوند تیزاب شورہ شامل کرکے
غرغرہ کرادین ایمونیا سنگونا اور شراب پلا دین اگر بخار زیادہ اور سوزش مین شدت
ہو تو غذا بہت کم لطیف اور سریع الہضم دین ورنہ شوربا اور بیضہ نیم برشت وغیرہ
مقوی غذا کے استعمال سے بچہ کی طاقت کو بحال رکہین

فصل سی و دویم سوزش حنجرہ اطفال (کروپ)

سرد و مرطوب آب ہوا کی رہایش اور سرد ہوا کی سرایت سے صرف حنجرہ یا مری یا دونون مقام مین
سوزش شدید کے ہونے سے ایک کاذب جہلی پیدا ہو جاتی ہے اور اس مرض کے
دفعتاً شروع ہو جانے سے بچہ چند ہی گہنٹے مین ہلاک ہو جاتا ہے مگر مرض کا
شروع بتدریج ہوا کرتا ہے اور مختلف طرح کی علامات پیدا ہو جاتی ہین جسکو بغرض
سہولت تین درجہ مین بیان کیا جاتا ہے علامات درجہ اول بخار اور غنودگی مین
آنکہون اور ناک سے رطوبت جاری ہو جاتی ہے کہانسی بار بار آتی ہے دم کی فاصلہ
ہو جاتا ہے مگر تنفس مین چندان تکلیف پیدا نہین ہوتی علامات درجہ دویم
اس درجہ مین آواز بدل جاتی ہے کہانستے وقت دہاتی ظرف کے ٹہونکنے کی سی
آواز ہاضمہ کی پیدا ہوتی ہے دم خراٹے سے لیا جاتا ہے جلد گرم خشک اور

چہرہ سرخ ہوجاتا ہے نبض ممتلی سریع الحرکت چلتی ہے بچہ سست الوجود اور چڑچڑا مزاج
ہوجاتا ہے رات کے وقت علامات مذکورہ میں شدت ہوتی ہے اور صبح کے وقت
قدرے تخفیف کے ہوجانے سے بچہ کھیل و کود میں مصروف ہوجاتا ہے البتہ
خراٹے سے دم لیا جاتا ہے اور بدستور جاری رہتا ہے مگر چند گھنٹے کے بعد بخار کی
شدت اور دم لینے میں تکلیف زیادہ تر ہوجاتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے پسینہ
بکثرت آتا ہے چہرہ اور گلے کی رگیں خون سے پر ہوجاتی ہیں چند منٹ کے بعد
ضیق النفس میں قدرے افاقہ ہوجاتا ہے اور بچہ تھک کر سوجاتا ہے اور خوف
کے پیدا ہونے سے فوراً چونک پڑتا ہے تنفس کی تنگی دوبارہ عود کرتی ہے
کھانسی کی شدت بھی بڑھ جاتی ہے اور بلغم کے نہ خارج ہونے سے آواز بیٹھ جاتی
ہے گفتگو کی تکلیف سے سوال کا جواب اشاروں سے دیتا ہے زبان کی نوک اور
کناری نیز حلق سرخ ہوجاتا ہے اور زبان کی درمیان میں سفید غلیظ القوام رطوبت
کی تہ جمی ہوئی معلوم ہوتی ہے حنجرہ کے دبانے سے درد ہوتا ہے بھوک کے بالکل
زایل ہوجانے سے پاخانہ میں قبض پائی جاتی ہے **علامات درجہ سویم**
اسمیں مرض کی ترقی ہوجاتی ہے ضیق کے زیادہ بڑھ جانے سے دم لینے میں تکلیف
زیادہ ہوتی ہے اور یہ تکلیف ہر آن میں بڑھتی جاتی ہے جس سے بچہ منہ میں ہاتھ
ڈال کر حلق کو کھولتا ہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت ہوسکے ہوا کے عوض چیخنے کی آواز
پیدا ہوتی ہے اسمیں اکثر کھانسی موقوف ہوجاتی ہے چہرہ بھاری بھاری اور فکرمند
معلوم ہوتا ہے سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے آنکھیں نیم وا لبیں نیلگوں ہاتھ پاؤں سرد
جسم پسینہ سے تر بتر ہوجاتا ہے دم جلد جلد اور بیقاعدہ ہوتا ہے نبض نہایت کمزور
سریع الحرکت چلتی ہے کبھی تشنج بھی ہوجاتا ہے آخرکار زیادہ تکلیف کی وجہ سے
بچہ تڑپ تڑپ کر تلف ہوجاتا ہے اگر اس موقع پر نعش کو پھاڑ کر دیکھا جاوے تو
حنجرہ قصبۃ الریہ اور ہوا کی نالیوں کا غشائے بلغمیہ سرخ اور موٹا پھیلا ہوا زخمی معلوم
ہوتا ہے جسپر اکثر کاذب پردہ چمٹا ہوا پایا جاتا ہے **مدت مرض** مرض کی

شدید میں ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے کے اندر بچہ تلف ہو جاتا ہے خفیف حالت میں چار سے چھ دن کے
اندر رہگرائے عالم جاودانی ہوتا ہے **انجام** اکثر خراب ہوتا ہے اگر عین ابتدا
میں علاج باقاعدہ کیا جاوے تو نتیجہ شاید ہی نکل سکتا ہے **علاج** زکام اور کھانسی
کے شروع ہوتے ہی علاج میں فوراً متوجہ ہوویں ورنہ دیر میں افسوس کے سوا
ذرہ بھر بھی فایدہ نہیں ہوتا پس عین ابتدا میں آتشک۔۔۔ میں سجلاویں غذا کم کر دیں
باہر کی ہوا سے محفوظ رکھیں گرم اور مرطوب مکان میں رہایش کراویں ایپیکاک
اور ٹارٹار ایمیٹک کی استعمال سے قے کراویں بعد ازاں یہ مرکب تیار کر کے دیتا **نسخہ**
بائی کاربونیٹ اف پوٹاس ۴۸ گرین سائیٹرک ایسڈ ۴۰ گرین واین ایپیکاکونا ۲ بوند
واین انٹی مونیل ۱۰ ڈرام سکنجبین لیمو ۲ ڈرام پانی ۱۰۲ اونس سب کو ملا کر دو سال کی
عمر کے بچہ کو بقدر ۳ ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں اس سے مرض کا حملہ فوراً تھم جاتا ہے
اگر مرض کی شدت میں علاج کا اتفاق پڑے تو صرف فصد اور ٹارٹار ایمیٹک کا
استعمال زیادہ کریں پس مرض کی شدت میں جب چہرہ اور لبیں نہایت سرخ اور
نبض ممتلی پائی جاوے دم لینے میں لحظہ بلحظہ تکلیف زیادہ ہوتی جاوے تو فوراً وریدالوداج
کا فصد لیں تین سال کی عمر کا خون بازو کی ورید سے بخوبی نہیں آتا اور ایک دو سال کی
عمر تک خون کے مقدار تین آونس تک نکالیں ۸ سے ۱۰ سال کی عمر میں ۶ اونس خون لیں
اس سے خون کے نکلتے ہی تنفس کی تکلیف رفع ہوتی جاتی ہے اور فصد کے بعد دوسرا
علاج بھی جاری رکھیں ورنہ پانچ چھ گھنٹے کے بعد علامات شدیدہ دوبارہ عود کر آتی ہیں
اور بچہ کی کمزوری میں خاص حنجرہ پر چند جونکیں لگا دیں بعد ازاں ٹارٹار ایمیٹک کو ایک
گرین کا آٹھواں حصہ یا چوتھائی یا نصف حصہ گرین دیں دس دس منٹ کے بعد
برابر قے کے آنے تک دیتے جاویں اور قے کے بعد نصف نصف گھنٹہ کی فاصلہ
میں یہاں تک دیں کہ مرض میں تخفیف ہو جاوے اگر ٹارٹار ایمیٹک کی چند خوراک
کے دینے سے دوا کا اثر معدوم ہو جاوے تو خوراک کا اندازہ زیادہ کریں تاکہ قے آتی
رہے اور اس دوا کی خوراک غشیان سے ذرہ بھر بھی فایدہ نہیں ہوتا بلکہ غشیان

سست مریض زیادہ نڈھال ہو جاتا ہے اور فایدہ کی صورت مین دوائی مذکور کو آدہ گھنٹہ کے عوض
دو دو گھنٹہ کیبعد پوری شفا تک دیکر قے کرادین بعد ازان تین چار یا چہہ چہہ گھنٹہ کے
بعد کہلا کر اگر بچہ کمزور ہو تب بھی تنفس مین زیادہ تخفیف ہو جاوے تو دو سے ۵ برس تک کے بچہ
کو تیسرے ... گرین تک کیالومل ہمراہ قند سے ایکایک گھنٹہ گھنٹہ کے بعد کہلاوین
اور کبھی کبھی یا ہر بار ... سے قے بھی کرادیا کرین اور کیالومل کے استعمال سے مجری الہوا
مین پردہ کاذب نہین بنتا اور نہ اس سے پہیپہڑہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے مگر علامات
کی شدت مین یا علامات شدیدہ کے ازدیاد مین کیالومل کو موقوف کرکے ٹارٹار ایمٹک سے
فوراً قے کرادین اگر قے سے بھی چندان فایدہ معلوم نہ ہو تو دوبارہ جونکین لگادین
یا گردن کی ورید سے فصد لین اور مرض کے شروع ہی سے مرکیوریل آئینٹ منٹ کی
مالش کرین یا فلالین کی گدی پر بقدر ۲ ڈرام مرہم مذکور کو لگا کر بچہ کے پیٹ پر
باندہین اگر تہوڑے عرصہ آرام کے بعد دوبارہ تشنج کے باعث تنگی تنفس معلوم ہو تو بچہ
کو فوراً آب نیم گرم مین غوطہ دین اس سے فوراً آرام ہو سکتا ہے اور اصل مرض کے
مغالطہ پر نیند آور دوا کے استعمال ہرگز نہ کرین - اگر مین ابتدا مین مرض کا علاج مناسب
طور پر تیزی سے کیا جاوے تو کیالومل کے استعمال کے بغیر چند گھنٹہ مین علامات شدیدہ
کلہم بالکل رفع ہو جاتی ہین اگر آرام کی صورت مین قدرے قلیل کہانسی اور دم کی تکلیف
بدستور قایم رہے تو حلق پر ٹنکچر ایوڈین لگادین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے
اور جب ٹارٹار ایمٹک کے کہلانے سے قے نہین آتی یا کہلاتے ہی دوا بلا کوشش
نکل جاتی ہے جسمین بلغم یا پردہ کاذب کی ٹکڑے خارج نہین ہوتے اور مرض کی ترقی مین
جسم کی حرارت غریزی کے کم ہو جانے لبین نیلگون ہو جاوین نبض کمزور سریع الحرکت
چلے ضیق کی شدت سے تنفس کی آواز باریک چیخنی کی سی ہو تو ٹارٹار ایمٹک کو موقوف کرکے
فوراً چوتہائی یا نصف گرین نیلا تہوتہ کو پانی مین حل کرکے پاؤ پاؤ گھنٹہ کے بعد بچہ
کو پلا کر بار بار قے کرادین نیز آب گرم مین سفوف رائی شامل کرکے برابر چند منٹ
تک بچہ کو بٹہلادین یا پہٹکری کے زیادہ مقدار شہد مین ملا کر دس پندرہ منٹ

منٹ کے بعد برابر چند مرتبہ دیتے جاوین چند انکہ قے کہل کر آجاوی اگر اس سے بہی قے
کے نہ آنے سے بچہ ساعت بساعت نڈہال اور کمزور ہوتا جاوی تو مقئی دوا کے استعمال
کو موقوف کرکے یہ مرکب تیار کرین اور دو دو گہنٹہ کے بعد دو سے تین برس کی عمر کے
بچہ کو بقدر ۳ ڈرام دین لنسخہ ڈیکاکشن سینگا ۱۲ ڈرام کاربونٹ اف ایمونیا
۸ گرین ٹنکچر اف اسکوئیل ۱۶ بوند سرپ اف ٹولو ۳ ڈرام سبکو ملا کر استعمال کرین اور
غذا مقوی سریع الہضم دین اگر مرض کی شدت مین زلیست کی امید کم ہو تو اس صورت مین
دو سے تین برس کی عمر کے بچہ کو گہنٹہ گہنٹہ کے بعد کیالومل بقدر ایک گرین دین اور
دو دو گہنٹہ کے بعد زانون پر ایک ڈرام تیز مرکیوریل آئنٹ منٹ کی مالش کرین اور
اسہال کی موجودگی مین کیالومل بہت کم یا بالکل نہ کہلاوین اگر دافع سوزش دوا کی
استعمال سے مرض رک جاوے تو اس کے طور پر عظم القص ہڈی کے اوپر آبلہ انگیز پلستر
لگاوین اور مرض کی ترقی مین تمام گلی پر پلستر لگاوین اس صورت مین بلغم کے خارج
ہونے سے اکثر ضیق النفس کو فایدہ ہوتا ہے جب فصد کے لینے یا جونکون کے لگانے
یا ٹارٹار ایمٹک کے کہلانے سے چند گہنٹہ کے اندر صورت افاقہ کی نظر نہ آوے
تو گلے پر پلستر لگاوین اگر کسی علاج سے فایدہ معلوم نہو دم لینے مین تکلیف زیادہ ہوتی
جاوے تو فوراً ثقب قصبۃ الریہ کے عمل سے تنفس کی آمد و رفت کو جاری کرین جسکا طریق
عمل معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل سی و سویم تشنج فحتہ المزمار (اسپازم افدی گلاٹس)

جب خنازیری مزاج کا بچہ کبر وز دندان کی تکلیف مین مبتلا ہوجاتا ہے تو پانچوین جوڑی
عصب پر مسوڑہون کی خراش پہونچتی ہی منعکس ہوکر گلے کے عضلات پر موثر ہوتی ہے
جس سے حنجرہ اور فحتہ المزمار کے عضلات دفعۃً تشنج کی شکایت مین مبتلا ہوجاتے تیز
زیادہ یا کم خوار بچونمین اعصاب احشائیہ پر اثر کے پہونچنے سے خراش کی تاثیر گلے کے
عضلات پر اپنا عمل کرتی ہے قبض یا اسہال وغیرہ امراض امعائیہ کی خراش
اعصاب شوکیہ کے ذریعہ پہونچتی ہے چیچک کے دانونکا اندر چلا جانا بہی موجب اس

اس مرض کا ہوتا ہے خاندانی خصوصیت حنجرہ کی خاص حالت مرطوب آب وہوا کی
رہایش اکثر موجب اس مرض کا ہے اسی وجہ سے یہ مرض گنجان شہرون مین بکثرت پیدا
ہوتا ہے - دیہات کے صاف وخشک ہوا مین بہت کم **علامات** اکثر تندرستی کی حالت
مین خواب ہی اوٹھتی ہے یا نیند ہی مین یا غذا کے بعد یا کھیل ہی مین یا غضبناک حالت مین
حنجرہ اور فتحۃ المزمار کے عضلات مین تشنج ہوجاتے ہین بعض دفعہ برابر کئی روز تک دم
لینے مین بچہ کو تکلیف ہوتی ہے کبھی کبھی کھانسی آتی ہے بعض دوسری علامات مندرجہ
بھی ظہور مین آتی ہین جنکے بعد گلے مین فوراً تشنج ہوجاتا ہے غرض خواہ علامات مندرجہ
پہلے پیدا ہون یا نہون گلے کے تشنج سے تنفس کی تکلیف مین بچہ دفعتاً گھبرا کر بیچین ہوجاتا
ہے چہرہ سرخ یا نیلا پڑجاتا ہے آنکھیں سرخ پرآب باہر کو نکلی ہوئین معلوم ہوتی ہین ہاتھ
کی مٹھیان بند ہوجاتی ہین ہتھیلیون پر انگوٹھے سخت کھنچ جاتے ہین نیز پاؤن کی انگلیان
کھنچکر تلوون پر چمٹ جاتی ہین دونون ہاتھ اور پاؤن متورم ہوکر کسیقدر پیچھے اور اندر
کیطرف مڑجاتے ہین سر پیچھے کو گڑجاتا ہے تکلیف اور خوف سے ایسا تڑپتا ہے کہ
گر جیسا دم بند ہونے کے وقت کوئی مخنوق کیا کرتا ہے ایک دو منٹ کے بعد تشنج کے
رفع ہوجانے سے بچہ ایک بلند آواز سے دم کھینچتا ہے اور روتا چلا جاتا ہے آخرکار تھک
کر سو جاتا ہے خفیف مرض کی ابتدا مین تشنج کی نوبت دیر دیر کئی مہینون کے بعد یا دنمین
صرف ایک مرتبہ پیدا ہوتی ہے اور سخت قسم کی مرض مین تشنج کی نوبت دن مین کئی
مرتبہ ہوتی رہتی ہے جس سے چہرہ پھیکا پڑجاتا ہے مریض زیادہ تر کمزور نڈھال اور چڑچڑا
مزاج ہوجاتا ہے اور نوبتون کے وقفہ مین بچہ چنگا بھلا معلوم ہوتا ہے اور نوبت تشنج
کے عود کرنے کا کوئی خاص وقت اور اصل سبب مقرر نہین ہے ذرہ سی چھیڑنے ضد کرنے
وغیرہ اور بے سبب دفعتاً تشنج عود کرآتا ہے استحکام کے ہفتون مہینون کے بعد خود بخود
یا مناسب علاج سے رفع ہوجاتا ہے کبھی عرصہ دراز تک بنا رہتا ہے دانت نکلنے کے بعد
بھی تشنج کی نوبت رفع ہوجاتی ہے بعض دفعہ مرض کی شدت مین بچہ صرف ایک ہی
نوبت مین تلف ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب جیسا کہ دریافت کرکے اوسکی دفعیہ

مین کوشش کرین دانتون کی تکلیف مین مسوڑون کو شگاف دین سوء ہضمی کی صورت
مین قے کراوین قبض مین ملینات کا استعمال کرین مریض کو بڑی کہلی ہوادار کمرہ مین رکھین
اور خاص نوبت کے موقع پر مریض بچہ کو سیدہا بیٹھا کر سر کو قدرے آگے کیطرف جہکا دین
پنکہا کرین چہرہ پر سرد پانی چہڑکین فایدہ کی عدم صورت مین مریض بچہ کو آب گرم مین
بٹھلادین اور چہرہ پر سرد پانی چہڑکین نیز رومال مین کلوروفارم کے چند قطرات چہڑک
کر مریض کے منہ کے پاس رکھین - ایمونیا بہی سنگہایا جاتا ہے ایام وقفہ مین ریوند چینی
یا مگنیشیا سلفاس کے جلاب سے معدہ اور امعا کی صفائی کرین بعدزان ادویہ دافع تشنج
استعمال مین لاوین - دو سال کی عمر کے بچہ کو ۲ گرین انگوزہ کہلادین - ۵ سے دس سال کی
عمر کے بچہ کو پانچ چہہ گرین کافی ہے - مم معدہ پر برف لگادین یا ایتہر اور ایمونیا
کا استعمال کرین بعض اصحاب افیون اور ہین بن کی تعریف کرتے ہین - امالہ کے طور پر تارپین
مین سپٹین لگادین کمزوری مین فولاد سنگوانا اور کونین وغیرہ مقویات کے استعمال سے
مریض کی طاقت کو قایم رکہین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے لنکٹس وائیم فرام
ایکدرام کاربونٹ اف ایمونیا ۶ گرین ٹنکچر اف ہائیوسائیمس ۱۲ بوند پانی ۱ اونس سب کو
ملاکر تین سال کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** سائٹریٹ
اف ایرن ۶ گرین ڈائلیوٹ ہایڈروسیانک ایسڈ ۱ بوند پانی ۲ اونس سبکو ملاکر بقدر
۴ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین روغن ماہی کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے اور غذا
مین زیادہ تر احتیاط کرین لطیف سریع الہضم مقوی غذا کہلادین شیرخوار بچہ کی دایہ
بدل دین ثقیل غذا سے قطعی پرہیز کرین اور اس مرض کے لئے آب ہوا کی تبدیل زیادہ
تر مفید ہے -

فصل سی و چہارم غصۃ الطعام وشرق الماء (فارن باڈی)

خنجرہ اور قصبۃ الریہ مین طعام کی قسم کے پہنس جانے کو غصہ اور پانی جیسے سیال
شے کے چلی جانیکو شرق کہا جاتا ہے جب بچہ کو بے احتیاطی سے کہلایا پلایا جاتا
ہے یا دودہ کے پلاتے وقت بچہ کو ہنسایا جاتا ہے یا نیند کی حالت مین بچہ کو دودہ

دودھ پلاتی ہے تو حنجرہ مین شی ناگولہ کے چلے جانے سے نہایت سخت خوفناک علامات پیدا ہوجاتی ہین جسکی تشخیص بصد مشکل ہوتی ہے بعض اوقات قی کے وقت معدہ سے اشیا نکل کر حنجرہ اور قصبتہ الریہ مین چلی جاتی ہین کبھی چھوٹی اور نرم مدخولہ چیزین چندان تکلیف نہین دیتین جس سے علامات خفیف پیدا ہوتی ہیں غرض دخول اشیا کے وقت مقام رکاوٹ پر سخت خراش ہوتی ہے جس سے تشنجی کھانسی بشدت پائی جاتی ہے بعض اوقات کھانسی کے ساتھ شی مذکور باہر نکل آتی ہے اور بچہ فورًا تندرست ہوجاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت مین دم لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے چہرہ فکرمند اور نیلگون ہوجاتا ہے قریب المرگ ہوجاتا ہے بلغم کے پیدا ہونے سے خرا لڑکی سی آواز آتی ہے تنفس سے سیٹی کی طرح مختلف آوازین مسموع ہوتی ہین کھانسی بار بار اٹھتی ہے جس سے مدخولہ شے اوپر نیچے چڑہتی اور اترتی ہوئی صاف معلوم ہوتی ہے نبض کے کمزور ہوجانے سے اطراف سرد ہوجاتے ہین باریک نالیون اور شش مین شی مدخولہ کے داخل ہوجانے سے قصبتہ الریہ مین سوزش ہوجاتی ہے اور ذات الریہ کے واقع ہونے سے سل کا بھی احتمال ہوسکتا ہے **علاج** حسب قواعد جراحی شی مدخولہ کو خارج کرین جنکا ذکر کتاب معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام کیا گیا ہے ۔ عضلاتی تشنج کے رفع کرنیمین کوشش کرین اگر کسی تدبیر سے صورت فایدہ کی معلوم ہو تو حنجرہ یا قصبتہ الریہ کو چھید کر شے مدخولہ کو خارج کرین۔

فصل سی و پنجم سوزش قصبتہ الریہ (برانکائی ٹس) تنفس کی آمد و رفت کے لئے دونون پھیپڑی اور مجری الہوا مین ولادت سے پہلے ہوا کے مطلقًا نہ داخل ہونے سے دونون پھیپڑی ٹھوس سکڑی ہوئی رنگت مین سرخی مایل ہوتے ہین جنمین خون کی رگین بیشمار ہوا کرتی ہین پیدایش کے بعد پھیپڑونمین ہوا کی آمد و رفت کے فورًا جاری ہوجانے سے تنفس کی حرکت شروع ہوجاتی ہے جس سے وہی پھول کر متخلل اور ملایم ہوجاتے ہین اور گلابی رنگ مین انکی رنگت تبدیل ہوجاتی ہے بماہ برایکسال کی عمر تک نہایت ننھے بچے فی منٹ ۳۵ سے ۵۰ مرتبہ جلد جلد

اور روز روز سے دم لینے مین چہہ سال کی عمر مین تنفس کی حرکت گہٹتی ہوئی ۲۰ دفعہ کی تعداد پر ہوجاتی ہے - جرانون مین تنفس کی حرکتون کی آوازین نہایت باریک ہونیکی وجہ سے بصد مشکل مسموع ہوتی ہین اور بچونمین تنفس کی حرکتون کے آوازین صحت کی حالت مین زیادہ تر مسموع ہوتی ہین **علامات** جب صرف مجری الہوا کبیر مین ....

.... سوزش محدود ہوجاتی ہے تو برابر چند روز تک نزلہ کام کی شکایت پائی جاتی ہے بعد نزلہ بخار کے ہوجانے سے باربار اور زور سے کہانسی آتی ہے خصوصًا پہلی رات مین بشدت زیادہ ہوجاتی ہے پچہلی رات مین قدرے غنودگی کے ہوجانے سے نیند پڑجاتی ہے اور فجر کے وقت ہوا کی چہوٹی چہوٹی نالیون مین بلغم کے زیادہ اجتماع سے پہیپڑے تنگیسے ہوا رک کر چلتی ہے پہر کہانسی کی شدت سے بچہ اوٹہہ بیٹہتا ہے آخرکار کہنکر کرتے کرتے تلمز آکنے سے بلغم خارج ہوجاتا ہے اور عوارضات کی شدت مین قدرے تخفیف ہوتی ہے نبض سریع الحرکت چلتی ہے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے رفتہ رفتہ چہرہ سرخ فکرمند تکلیف زدہ اور جسم زیادہ گرم ہوجاتا ہے آنکہین بہاری بہاری معلوم ہوتی ہین بیچینی کی زیادتی سے بچہ باربار کروٹین بدلتا ہے اور یا ہی بے آب کیطرح بستر پر تڑپتا ہے سینہ کی ہڈی کے قریب نیز فم معدہ پر درد کی تکلیف ہوتی ہے بہوکہ بالکل بند ہوجاتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے مگر تکلیف کے باعث بچہ پانی پی نہین سکتا صرف ہونٹون کو بار بار تر کرتا ہے اور زبان ہمیشہ مرطوب پائی جاتی ہے جسپر زرد رنگ کی جہلی جمی ہوئی معلوم ہوتی ہے اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے اور طبیعت متلاتی ہے مگر قے بہت کم ہوتی ہے چنانکہ معنی دوا کی تاثیر بہی کم نمایان ہوتی ہے مرض کی ترقی مین کہانسی کی آواز کم ہوتی جاتی ہے البتہ بدستور متواتر پائی جاتی ہے بعض دفعہ سرفہ سیاہ کی مانند نوبت بنوبت کہانسی پیدا ہوتی ہے مگر اوسکی نسبت نوبت کا عرصہ بہت تہوڑا ہوتا ہے اور دم کشی کے وقت آواز بہی نہین نکلتی نہ بلغم خارج ہوتی ہے اگر قدرے قلیل بلغم خارج بہی ہو تو خون آمیز ہوتی ہے جسمین کا ذب پردہ کے ٹکڑے پائے جاتے ہین کبہی خالص خون بہی آجاتا ہے اور ضیق کی تکلیف مین نے

دم تنگ رہتی ہے اور موت کے قریب تنفس کا تواتر کم ہوجاتا ہے اور چہرہ کی سرخی کی زائل
ہوجانے سے چہرہ پر تمام سیاہی چھا جاتی ہے کبھی کبھی دبی ہوئی کھانسی آتی ہے نبض
کمزور سریع الحرکت چلتی ہے آخرکار غنودگی کے طاری ہوجانے سے بچہ راہی ملک عدم
ہوتا ہے اگر سینہ کے اوپر کان لگا کر اندرونی آواز کو سنا جاوے تو بالائی حصہ پر
خشک اور زیرین حصہ پر مرطوب آواز مسموع ہوتی ہے اور پھیپھڑے کی زیادہ سکڑ جانے سے
انفاق کی آواز بھی پیدا ہوتی ہے **انجام** اکثر نیک ہوتا ہے مگر مجاری ہوا
صغیرہ میں مرض کے سرایت کر جانے سے نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں
بلغم کے عوض پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور پردہ کاذب کے پیدا ہوجانے سے ہوا کی
نالیوں کے منہ بند ہوجاتے ہیں پھیپھڑہ کی ساخت میں بھی سوزش کی سرایت ہوجاتی
ہے **علاج** اگر دو سال کی عمر کا مریض بچہ دموی مزاج قوی الجثہ طاقتور اور تنومند
معلوم ہو نیز بخار کی شدت میں کھانسی رک رک کر آتی ہو تمام سینہ پر مرطوب آوازیں
بھی مسموع ہوں تو استخوان کتف کے نیچے صرف پانچ چھ جونکیں لگادیں ٹارٹار
ایمیٹک کا استعمال بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے ضیق النفس کی زیادتی میں
ٹارٹار ایمیٹک کی خوراک بڑھا سکتے ہیں اگر دماغ اور اعصاب کی شراکت سے ضیق النفس
کی شدت معلوم ہو تو اس صورت میں ٹارٹار ایمیٹک کے استعمال سے کمزوری کے زیادہ
ہوجانے سے احتمال نقصان کا ہے اور عصبی ضیق کی علامت یہ ہے کہ بخار بہت
کم ہوتا ہے دم لینے میں نوبت بنوبت تکلیف زیادہ ہوتی ہے آنکھیں نیم وا
رہتی ہیں ہاتھ کا انگوٹھا ہتھیلی کیطرف مڑ جاتا ہے پس اس صورت میں چھاتی
پر رائی کا پلستر لگانا اور بچہ کو آب گرم میں بٹھلانا نہایت فائدہ مند ہے
اگر مرض کے اخیر درجہ میں ضیق النفس کی شکایت پائی جاوے یا مریض بچہ نہایت
کمزور ہو تو ٹارٹار ایمیٹک کا کھلانا مناسب نہیں ہے مگر بضرورت بہت کم استعمال
کر سکتے ہیں اور یہ مرکب بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** وائنم ایپکاک
اگرنی ال اسپلی کمپونڈ ٹنکچر آف کمفر ہر ایک ۲۰ بوند نائٹریٹ ایتھر ۱۰ بوند عرق بادیان

۱۰ اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام چہہ مہینہ کی عمر کے بچہ کو چار چار گہنٹے کے بعد پلادین اگر مرض شدید کے شروع مین ٹیمس پوڈر کے ہمراہ قدرے کیلا و مل اور اپی کاک شامل کر کے چار چار گہنٹے کے بعد برابر رات اور دن بچہ کو دیا جاوے تو دست اور پسینہ کے آنے سے فوراً صورت آرام کی نمایان ہوتی ہے اور آرام کی صورت ثابت کیلاو مل کے عوض قدرے انٹی مونیل واین اور وائین اپیکاک پلاوین اور مرض کی شدت مین انٹی مونیا کو قے کی مقدار پر کہلا دین بعد ازان دو دو گہنٹہ کے بعد برابر دو روز تک کہلادین تا کہ اسکا اثر بچہ پر قایم رہے بلغم کے خارج ہونے سے پہیپڑہ مین ہوا کی آمد و رفت بخوبی جاری ہو جاتی ہے نیز قے کی اثنا مین پہیپڑہ کے اندر ہوا کا گذر دو رو دہانہ تک ہو جاتا ہے جسمین پہیپڑی سکڑ نہین سکتے۔ بیچینی کی صورت مین آب گرم سے غسل کرادین اغذیہ مقویہ کے استعمال سے بچہ کی طاقت کو قایم رکہین اگر تخفیف مرض کے بعد دوبارہ مرض عود کرے تو چہاتی پر اس مرکب روغن کی مالش کرین **نسخہ** کمپونڈ لینمنٹ اف کمفر ایک اونس ٹنکچر لیٹی ٹنکچر او پیم ہر ایک ۲ ڈرام سبکو ملا کر استعمال کرین اگر بچہ کو پتلے پتلے دست بکثرت آوین اور سینہ مین بلغم کا اجتماع بہی معلوم ہو تو اکسٹرا کٹ اف بارک وغیرہ مقوی ادویہ کے استعمال سے بچہ کی طاقت کو بحال رکہین اور بوقت خواب اپیکاک کہلاوین اور یہ مرکب بہی فایدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** کاربونیٹ اف ایمونیا ۲ گرین اسی ٹم سلی ۸ گرین سرپ اف ٹولو ۴ ڈرام جوشاندہ سینکا ۱۰ اونس سبکو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دن مین ۴ دفعہ ایک برس کی عمر کے بچہ کو دین اگر خاص قصبتہ الریہ مین سوزش کی شدت پائی جاوے تو مذکورۃ الصدر علاج کو قدرے تیز کرین اسمین حسب ضرورت فصد اور جونکین بہی لگا سکتے ہین اپیکا کو انا کو بہی چند مرتبہ قے کے مقدار مین دین تا کہ بلغم کے خارج ہونے سے مجری الہوا صاف ہو جاوین اگر اثنائے استعمال مین نبض کمزور و مریض کا چہرہ نیلگون ہو جائے تو اسکو موقوف کر کے سینہ پر مالش کرین اور مرکب سینکا پلاوین۔

فصل سی و ششم سرفہ سیاہ (ہوپنگ کاف) اسکو کوکر

کہانسی بہی کہا جاتا ہے جلب عصب احشائیہ یا اعصاب الشوکیہ یا دماغ یا نخاع

بالکل نظام عصبی مین کسی قسم کا فتور پیدا ہوجاتا ہے تو سرفۃ المزمار حنجرہ مجری الہوا
اور باریک باریک ہوا کے کیسون کی غشائے بلغمیہ مین ایک خاص قسم کی سوزش ہوجاتی
ہے اور یہ چہوتدار بیماری ایک سے دوسرے بچہ کو لگ جاتی ہے پہلے صرف زکام کی علامات
شروع ہوجاتی ہین یا معمولی کہانسی ہوتی ہے پہر بے احتیاطی کی صورت مین رفتہ رفتہ
زکام کی علامات کم ہوتی جاتی ہین اور کہانسی بتدریج زیادہ اور تیز ہوتی جاتی ہے جون
جون یہ کہانسی شدید ہوتی جاتی ہے تون تون اسکی اصلی خاصیات زیادہ تر نمایان ہوا کرتی
ہین جسمین سانس بصد مشکل لیا جاتا ہے شروع نوبت کے وقت حفاظت کی امید پر بچہ اپنی
مان کی گود مین لپٹ جاتا ہے چہرہ سرخ پایا جاتا ہے سلسلہ وار کہانسی کے پے در پے آنے
سے بچہ بے دم ہوجاتا ہے سانس بند ہوجاتا ہے دم گہٹنے لگتا ہے اور زیادہ تکلیف
سے بچہ تڑپتا ہے بعض دفعہ دموی عروق کے پہٹ جانے سے آنکہین سرخ ہوجاتی
ہین ناک اور کان سے خون بہنے لگتا ہے کان کے پردے پہٹ جاتے ہین اور بعض
اوقات زیادہ زور کرتے وقت فوطہ مین آنت بہی اتر آتی ہے ابکایان آتی ہین
قے کے ہمراہ کہایا پیا ہوا باہر نکل جاتا ہے اور لیسدار بلغم اخراج پاتی ہے جس سے
کہانسی مین قدرے افاقہ اور دم لینے مین آسانی معلوم ہوتی ہے اور نوبت سرفہ کے
ختم ہونے پر ایک بار یک لمبی تیز آواز نکلتی ہے اور اسی تیز دم کشی کی آواز کو انگریزی
زبان مین ہوپ کہتے ہین غرض اسی طور پر دو تین کئی مرتبہ کہانسی اوٹہتی ہے اور بلغم کے
خارج ہونے سے افاقہ ہوجاتا ہے اور مرض کی شدت برابر ایک دو ہفتہ بلکہ پانچ چہہ
ہفتہ تک بڑہتی جاتی ہے بے احتیاطی کے باعث عرصہ دراز تک ستاتی ہے مگر
احتیاط کی صورت مین کم عرصہ مین ہی دور ہوسکتی ہے کمزور بچہ کو زیادہ ستاتی
ہے مرض کی ترقی مین پہیپہڑہ کے فتور سے ذبہ ہوجاتا ہے اگر مرض مذکور کے ساتہہ
کوئی دوسرا مرض شامل نہو تو نوبت کے وقفہ مین بچہ صحیح و سالم نظر آتا ہے بہوک اور
نیند بدستور ہوا کرتی ہے صرف معمولی کہانسی کی وجہ ہو بکتی قایم رہتی ہے اور تخفیف
ہونے پر پہلی رات کی نوبت مین شدت کم ہوتی ہے کہانسی کا شبہ جاتا رہتا ہے

بعد ازان عام کھانسی کی نوبت دیر دیر سے آتی ہے اگر بواتر مین فرق نہو تو شدت مین ضرور ہی تخفیف ہوجاتی ہے بعض اوقات کھانسی کی ہوپ موقوف ہوجاتی ہے لیکن سردی کی سرائیت اور شکم کے فتور سے ہوپ کی شکایت دوبارہ پیدا ہوجاتی ہے اور نوبت کی شدت بہی زیادہ تر ہوجاتی ہے اور دوسری امراض کی شمولیت مین دورہ کی علامات مین زیادہ تر اختلاف ہوجاتا ہے جسکا ذکر علیحدہ علیحدہ چند قسم مین کیا جاتا ہے **قسم اول سوزش قصبتہ الریہ** جب قصبتہ الریہ کی سوزش مین قدرے قلیل دیر دیر کے بعد کھانسی ہوتی ہے اور تنگی تنفس مین بہی زیادتی ہوجاتی ہے توسرفہ سیاہ کے شروع ہوجانے سے سوزش قصبتہ الریہ کی خوفناک علامات خودبخود رفع ہو جاتی ہین اگر سرفہ سیاہ کے اثنا مین سوزش قصبتہ الریہ یا ذات الریہ پیدا ہوجاوے تو زیادہ تر اندیشہ کا مقام ہے جب رفتہ رفتہ قصبتہ الریہ کی سوزش پہیپہڑون کے کیسون تک سرائیت کر جاتی ہے تو اس صورت مین ذات الریہ ہوجاتا ہے جس سے زیادہ تر احتمال خطرہ کا ہے **قسم دویم فتور نظام عصبی** جب کھانسی کی شدت سے دماغ مین خون کا اجتماع ہوجاتا ہے تو زیادہ تر خوفناک علامات پیدا ہوجاتی ہین اور بچہ کو غنودگی سی رہتی ہے اور تشنج کے واقع ہونے سے بچہ تلف ہوجاتا ہے جب نخاع کے نظام عصبی پر کھانسی کی تاثیر ہوجاتی ہے تو ہاتھ پاؤن کی انگلیان مڑ جاتی ہین اور حلق مین تشنج ہوجاتا ہے آخر کار تمام جسم مین بتدریج تشنج کی شکایت شروع ہوجاتی ہے اور عرصہ دراز تک سرفہ سیاہ کے رہنے سے استسقاء الراس بہی ہوجاتا ہے بروز وندان کے وقت سرفہ سیاہ کے ہونے سے نظام عصبی مین زیادہ تر فتور پیدا ہوجاتا ہے جس سے کھانسی نوبت بنوبت آتی رہتی ہے اور شدت کی صورت مین دم بند ہوجاتا ہے اور بچہ نہایت نڈہال پایا جاتا ہے اور کھانسی کی تاب نہین رہتی اور نوبت کے وقت بچہ کا چہرہ سرخ ہوجاتا ہے آنکہین آنسو سے پر رہتی ہین اور کمال غنودگی کے باعث بچہ سست الوجود پایا جاتا ہے اور کھانسی کی نوبت کے درپے ہونے سے مرض ترقی پکڑ جاتا ہے سرخی کے عوض چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے آنکہ کی پتلیان پہیل جاتی ہین آخر تشنج

کے بار بار ہونے سی بچہ بالکل بیہوش ہو جاتا ہے اور تہوڑے سے عرصہ کے بعد یہ حالت رفع ہو جاتی ہے پس دوبارہ و سہ بارہ تشنج کے واقع ہونے سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے اور دماغ کی مبتلا صورت مین قے کی شکایت بار بار ہوتی ہے پس اسصورت مین علاج کے وقت دماغ کی طرف توجہ زیادہ کرین **قسم سوئم اسہال** جب سرفہ سیاہ کے اثنا مین اسہال جاری ہو جاوین تو عرصہ دراز تک رہنے سے بچہ نہایت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے جسمین احتمال خطرہ کا ہے **انتباہ** آرام کی صورت مین برابر پانچ چھہ ہفتہ تک مریض بچہ کو تندرست بچون سے علیحدہ رکھین تاکہ وی بچے مرض کے پنجہ سے محفوظ رہین **علاج** مختلف کوائف کے لحاظ سے اس مرض کے علاج کو تین درجہ مین بیان کیا جاتا ہے **درجہ اول** اس درجہ مین بچہ کو قدرے زکام اور بخار کی شکایت رہتی ہے اور قدرے قلیل کہانسی بہی نوبت بنوبت ہوا کرتی ہے چندانکہ خاص مرض کی علامات شروع ہو جاتی ہین پس اس صورت مین بچہ کو سرد ہوا سے بچاوین غذا سریع الہضم لطیف اور مقوی سے بچہ کی طاقت کو بحال رکھین قبض نہ ہونے دین اور کہانسی کی شدت مین وائین اپیکاک - وائین انٹیمنی ٹارٹریٹ اور کمپونڈ ٹنگچر اف کمفر ہر تینون کو ملا کر پلاوین اگر سینہ مین بلغم کی موجودگی سے دم تکلیف سے آوی تو شام کے وقت رفعاتہ اپیکا کوانا کے استعمال سے قے کراوین اور خاص سرفہ سیاہ کے شروع علامات مین نو ماہ کی عمر کے بچہ کو ہائیڈرو سیانک اسڈ بقدر نصف بوند صبح و شام دین **نسخہ** ڈائیلیوٹ ہائیڈرو سیانک اسڈ ۴ بوند شیرہ نبات ایک ڈرام پانی ۶ ڈرام سبکو ملا کر بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین اگر اسکی استعمال سے بچہ بیہوش ہو جائے یا سر کے گہومنے سے واہی تباہی بکنا شروع کرے تو اسکے استعمال کو فوراً موقوف کر دین - اور عمر کی زیادتی مین خوراک بڑہا دین اگرچہ اسکی استعمال سے کہانسی کی شدت کم ہو جاتی ہے تاہم دوسرے ادویہ کا استعمال بہی ضروری ہے اگر رات کیوقت کہانسی کی شدت پائی جاوی تو خواب کے وقت یہ مرکب تیار کرکے استعمال کرا دین **نسخہ** ڈورس پوڈر ۲ گرین سفوف اکسٹراکٹ افسنتین

۸ گرین سنیمین پوڈر ۲۰ گرین شکر سفید ۳ گرین سبکو ملا کر ۸ پوڑیہ بنا دین اور دو سال کے بچہ کو ایک پوڑیہ دین اگر کہانسی کی شدت مین بلغم کے نہ خارج ہونے سے درد معلوم ہو بخار بہی پایا جاوی تو ہائیڈروسیانک اسڈ کے ہمراہ وائین اپیکاک یا ٹارٹار ایمیٹک شامل کر کے دین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے اگر دماغ مین خون کے اجتماع سے بچہ پر غنودگی کے آثار طاری ہو جاوین چہرہ سرخ اور خاص نوبت کے وقت نیلگون ہو جائے تو خاص کنپٹی پر چند جونکین لگا دین اس سے علامات کی شدت مین تخفیف ہو جاتی ہے اور کہانسی کا تواتر بہی کم ہو جاتا ہے **درجہ دویم** اسمین ہوپ کی آواز نہایت شدت پر ہوتی ہے پس اس صورت مین تین مہینہ کے بچہ کو اکسٹراکٹ بلاڈونا کی ایک گرین کا چہٹا حصہ تین تین گہنٹے کے بعد دین دو سال کی عمر کے بچہ کو ایک گرین چار سال کے بچہ کو ۱ گرین دین اور آنکہ کی تیلیون پر اثر کے پیدا ہونے تک برابر دیا کرین اگر اسکو افیون یا ڈورس پوڈر یا اکسٹراکٹ اف ہن بن اور اکسائیڈ اف زنک کے ہمراہ استعمال کیا جاوی تو فایدہ سریع الاثر ہے اگر مرض کی ترقی مین دوا کا فایدہ ظہور مین نہ آوے دم لینے مین تکلیف زیادہ معلوم ہو تو کلورا فارم سنگہا کر تکلیف کو کم کرین اور الہ پروپیگ کے ذریعہ سے حلق کے اندر ۲۰ گرین کی طاقت والے عرق کا شک قطرہ لگا دین اور سینہ پر رائی کی پٹی چسپان کرین یا سوپ لیتی منٹ مین تنگچر اف لیٹی شامل کر کے سینہ اور پشت پر ہر روز مالش کرین نیز شراب برانڈی اور روغن گنجد مساوی الوزن ملا کر مالش کرین کو کنار کے جوشاندہ کی تکمید سے بہی فایدہ ہوتا ہے اگر کہانسی کے بار بار آنے سے تکلیف زیادہ معلوم ہو اور دماغ مین خون کے اجتماع کا .... احتمال پایا جاوے تو سینہ پر آبلہ انگیز پلستر لگا دین مگر چار پانچ گہنٹے سے زیادہ دیر تک نہ رکہین اور ادنے تکلیف مین پلستر کا لگانا مناسب نہین ہے روغن بید انجیر کے استعمال سے شکم کی صفائی کرین اور خاص نوبت کے وقت ایک ہاتہ پیٹہ پر اور دوسرا ہاتہ سر پر رکہہ کر سہارا دین اور منہ کو بلغم سے صاف کرین پیٹہ کو سہلا دین چہہ ماہ کے بچہ کو ۲ بوند

وائین اپیکاک شہد مین حل کر کے دین اور سال بھر کے بچہ کو ۲ بوند دین خشک کہانسی اور ایٹھن مین یہ مرکب تیار کر کے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۰ گرین اسپرٹ ایتھر نائٹراس ۲۰ بوند شکر سفید ایک ڈرام آب مقطر ۱۰ اونس سبکو ملاکر ایک سے دو سال کی عمر کے بچہ کو ایک ڈرام دین اگر اس مین اپیکاک شامل کیا جاوے تو زیادہ تر فایدہ مند ہے **دیگر مجرب** جس سے سرخہ سیاہ کو ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ارومانٹک اسپرٹ امونیا ۵ ، ۷ بوند اسپرٹ ایتھر شکر ملا ڈوڈینا ہر ایک ۱۲ بوند ڈائیلیوٹ ہائیڈر وسیانک ایسڈ ۸ بوند شیرہ نبات ۲ اونس پانی اونس سبکو ملاکر دو برس کی عمر کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** کاربونیٹ آف امونیا ۱۲ گرین وائین اپیکاک ۴۸ بوند ٹنکچر سینگا ۲ ڈرام شربت کو کنار ۲ ڈرام پانی ۳ اونس سبکو ملاکر خورد سال بچہ کو بقدر ایک ڈرام اور بڑی عمر کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام پلادین اس سے چھاتی کی جمی ہوئی بلغم کو ازبس فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** کاربونیٹ اف امونیا ۲۰ بوند اسپرٹ کلورا فارم ۲ ڈرام جنیانہ سینگا ۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دین اور کم عمر کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام کافی ہے **دیگر مجرب** ۲۴ گرین برومائیڈ اف امونیا کو ۲ اونس پانی مین ملاکر بقدر ۲ ڈرام بچہ کو دین اس سے کہانسی کو بہت فایدہ ہوتا ہے اگر کیلہ کی جو کہار یا اوپلہ کنڈا کی جو کہار کو شہد مین حل کر کے بچہ کو دیجاوی تو بہت فایدہ ہوتا ہے کوئلہ اجواین خراسانی اور سہاگہ بریان دونون کو شہد مین ملاکر دینا بھی مفید ہے درجہ سویم اسمین جب کہانسی کی تواتر اور اوسکی شدت کم ہو جاتی ہے ہوپ کی آواز بھی کم آتی ہے اور جسمی علامات مین بھی کمی واقع ہوتی ہے تو اس صورت مین بچہ کو سردی سے محفوظ رکھین دودہ وغیرہ غذا سریع الہضم اور مقوی دین اسمین ادویات کی ضرورت چندان نہین ہوتی اگر رفع کمزوری کے لئے مقوی دوا کی ضرورت پیش آوے تو ۲ گرین سائیٹریٹ ایرن اینڈ کوئنیا کو ۴ اونس پانی مین حل کر کے سال بھر کے بچہ کو ایک ڈرام دو سال کے بچہ کو ۲ ڈرام دین اور دو برس کی عمر کے بچہ کو ۲ قطرات ڈائیلیوٹ نائیٹرک ایسڈ دینا بھی مفید ہے آب وہوا کی تبدیل بھی فایدہ مند ہے اگر رفع شدہ مرض کے بعد سینہ مین بلغم کا

اجتماع معلوم ہوا اور قے کے ساتھ قدرے قلیل خارج بھی ہو نبض نہایت کمزور اور جسم سرد پایا
جاوے تو اس حالت میں پھٹکری کا استعمال کریں ۱۰ سے ۲ برس کی عمر تک ۳ سے ۴ گرین
کے مقدار چار پانچ گھنٹہ میں دے سکتے ہیں اس سے بلغم کم ہو جاتی ہے کھانسی کا تواتر اور
قے کی شکایت رک جاتی ہے **نسخہ** پھٹکری ۲۴ گرین ڈائیلوٹ سلفورک اسڈ ۱۲ بوند
شیرہ نبات ۴ ڈرام پانی ۲۰ اونس سبکو ملا کر بقدر ۳ ڈرام تین دفعہ دیں اگر حملہ علامات کی کمی میں
کھانسی میں زیادتی پائی جاوے نوبت کے وقت قے بھی ہو بدہضمی کی موجودگی سے بھوک بند
ہو جاوے تو ہائیڈرو کلورک کا استعمال کریں اور یہ مرکب فایدہ میں سریع الاثر ہے
نسخہ ڈائیلوٹ ہائیڈرو کلورک اسڈ ۳۲ بوند ٹنکچر ادیکیم ۴ بوند شیرہ نبات ۴ ڈرام پانی
۲۰ اونس سبکو ملا کر بقدر ۳ درام دو سال کے بچہ کو دن میں ۳ دفعہ دیں اگر کھانسی کی متواتر آنے سے
لینے سانس زور سے لی جاوے کمزوری بھی زیادہ معلوم ہو تو مرکبات فولاد کا استعمال کریں اس سے
کھانسی بھی رک جاتی ہے اور یہ مرکب فایدہ میں عظیم النفع ہے **نسخہ** کمپونڈ ایرن مکسچر
۴ ڈرام ٹنکچر سلا ۱۶ بوند ٹنکچر کونایم ۴ بوند پانی ۹ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ۳ ڈرام دو برس کے بچہ
کو دن میں ۳ دفعہ دیں۔

فصل سی و ہفتم سرفہ یہ مرض جوان کی نسبت بچوں میں نہایت سخت
خوفناک ہوتا ہے کیونکہ بچہ کے نازک اور نرم مجری الہوا ریہ کی سوزش سے کھانسی ہوا
کرتی ہے اور نالیوں کے زیادہ تنگ ہونے سے کھانسی کا مادہ پھیپڑوں تک سرایت کر جاتا
ہے اور زیادہ عمر میں نالیوں کے زیادہ کشادہ ہونے سے کھانسی کا اثر ریہ تک بہت
کم پہونچتا ہے اور بچوں میں مرض کی ریہ تک پہونچ جانے سے مجری الہوا خون سے بھر جاتے ہیں
جس سے ہوا کی آمد و رفت میں از حد تکلیف ہوتی ہے دم گھٹا جاتا ہے اگر کھانسی میں سانس
کھینچنے کی شکایت پائی جائے تو چنداں خطرناک نہیں ہے جب بچے عفید لسج دار بلغم کو خارج
کرنے کے قابل نہیں ہوتا تو بلغم کے جمع ہو جانے سے دم کشی میں اور بھی تکلیف زیادہ
ہوتی ہے اور گلے تک بلغم کے آ جانے سے بچہ باہر نکال نہیں سکتا جس سے وہ کلیجہ میں واپس
نکل جاتا ہے جب شمالی اور شرقی ہوا کی سرایت سے بچہ متاثر ہو جاتا ہے تو اکثر

کہانسی کی شکایت ہو جاتی ہے بروز دندان کے وقت بھی کہانسی ہو جاتی ہے جو مسوڑہ و نیز
شگاف وغیرہ سے آرام ہو جاتا ہے شمالی ہند اور سمندر کے کنارہ کی رہایش سے بچے زیادہ
تر ہلاک ہو جاتے ہین ابتدا مین صرف زکام کی شکایت ہو جاتی ہے اور رات کے وقت
بچہ کئی بار کہانسی کو اوٹھتا ہے جس سے سانس رک جاتا ہے اور تیز کہانسی مین سانس
دہونکنی کی طرح جلد جلد آتا ہے اور سانس کے وقت سے پیٹ زیادہ پہولتا اور دبتا ہے
ناک کے نتھنے بھی پہول جاتے ہین دم اوکہڑا اور مشکل سے آتا ہے دم گہٹتا ہوا معلوم
ہوتا ہے اور چہاتی پر کان لگانے سے دہونکنی کی سی آواز مسموع ہوتی ہے کبھی تنفس
کی وقت بین سرفہ کے وقت منہ کی لسون کے نکل آنے سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے رات
کو بخار اور سرفہ کی شدت سے اضطراب اور بیقراری زیادہ ہو جاتی ہے پسینہ بکثرت
آتا ہے بہوک کم اور پیاس کی شدت ہوتی ہے مگر زبان اور منہ مین چندان خشکی معلوم
نہین ہوتی چہرہ زرد ہونٹ پہیکے منہ پیٹا ہوا معلوم ہوتا ہے بدن اینٹھ جاتا ہے آخرکار
زیادہ کمزوری کے باعث بچہ تلف ہو جاتا ہے بعض اوقات رات کے وقت بچہ سو جاتا ہے
ہے مگر مجری الہوا مین بلغم کے اجتماع سے سانس رک رک کر آتا ہے کبھی کہانسنے کے
وقت قی بھی ہو جاتی ہے جس سے مجری الہوا قدرے صاف ہو جاتی ہین اور بچہ کو
آرام سے نیند آجاتی ہے نبض دہیمی جسم کی حرارت کم سانس کی تکلیف اور دہونکنی کی سی
آواز بند ہو جاتی ہے اور کہانسی دیر دیر سے آتی ہے بہوک بھی لگتی ہے جس سے
بچہ آہستہ آہستہ تندرست ہو جاتا ہے - **علاج** جب قدرے قلیل زکام کی
شکایت معلوم ہو تو بچہ کو فی الفور گرم کرتہ پہنا دین تاکہ اوسکے بدن مین سردی
سرایت نکرے نیز اوسط درجہ کے گرم کمرہ مین شب و روز رکہین علاوہ ازین مخصوص کمرہ
مین گرم پانی کا تسلہ رکہین تاکہ کمرہ کی ہوا مرطوب رہے سرد اور گرم ہوا کے دفعتہ
لگنے سے بچہ کو محفوظ رکہین سرد ہوا کے جہونکے سے بھی بچا دین اور یہ مرکب تیار
کرکے صبح و شام بچہ کو پلا دین **نسخہ** ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۱۰ ڈرام وائین اپیکاک ایک ڈرام
اسپرٹ ایتھر نائٹراس ۱۰ ڈرام عرق بادیان ۱۲ اونس سب کو ملا کر ایک سال کے

بچہ کو بقدر ایک ڈرام اور ڈیڑھ سال کے بچہ کو بقدر ۱۰ ڈرام دیں اور وہوپنگ کی زیادتی میں
۲ سال کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام عرق بادیان اور شہد شامل کرکے پلاویں اگر اس سے قے نہو
تو گھنٹہ گھنٹہ کا وقفہ دیکر پلاویں اور دو تین دفعہ قے کے کرانے سے بھی کھانسی کو
آرام ہوجاتا ہے کیونکہ مجری الہوا کی بلغم خارج ہوجاتی ہے اگر بدن کے زیادہ گرم ہونے
سے سانس کھچ کر آوے یا بیہوشی طاری ہو تو دس بوند وائن اپیکاک کو گرم پانی اور شہد
میں ملاکر کلیھم ایک دفعہ دیں تاکہ قے کے کھل کر آجانے سے بلغم خارج ہوجائے اور
دو تین چار دفعہ اس عمل کو کریں اور جبتک کھانسی کو پورا پورا آرام نہو روزانہ بوقت
صبح دیا کریں تاکہ رات کی جمی ہوئی بلغم نکل جائے **دیگر مجرب** فلفل دراز
پوست ہلیلہ زرد کاکڑا سنگی شکر تیغال سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور شہد
میں ملاکر بچہ کو چٹاویں اس سے کھانسی دیرینہ کو بھی فایدہ ہوجاتا ہے زیب سپستان
کے چٹانے سے بھی خشک کھانسی کو آرام ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** جس سے
سرفہ اور بخار دونوں کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** طباشیر اصل السوس ربالسوس
ست گلو کاکڑا سنگی شکر تیغال سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور
قدرے شیر مادر میں حل کرکے چٹاویں اگر کھانسی سخت اور دیرینہ ہو جسم کی گرم
حالت میں کف کی زیادتی سے کھانستے وقت بچہ کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوجاویں
تو دوائی مذکور بقدر ۲ ماشہ عرق بادیان اور شہد سے شیرین کرکے بچہ کو دیں تاکہ قی
کے آجانے سے بلغم خارج ہوجائے اگر ایک دفعہ کے استعمال سے قے نہ آوے تو
دوبارہ سہ بارہ پلاویں اور آرام کے ہونے تک برابر پلاتے جاویں مگر بچہ کو کمزور
نہ ہونے دیں کمزوری میں پورٹ وائن یا برانڈی کے چند قطرات دودھ میں شامل
کرکے پلاویں نیز بچہ کی پشت اور چھاتی پر روغن سرسوں اور کچھ پیٹے تیل ور روغن بیضہ مرغ
اس میں چند قطرات روغن تارپین ملاکر دو تین چار دفعہ برابر گھنٹہ تک مالش کریں اور
استعمال کے وقت شیشی کو ہلا دینا ضروری ہے تاکہ جملہ روغنات باہم آمیز
ہوجاویں نیز مالش کے وقت آگ پر ہاتھ کو گرم کرلیا کریں اور چھاتی پر تخم کتان

کی ٹوپری باندہین جسمین دسوان حصہ رائی کا سفوف شامل ہو اور سرد ہونے کے بعد دوبارہ
باندہین اور ٹوپری کے بدلتے وقت سردی سے بچاوین تاکہ دوبارہ کہانسی نہو جاوے
اور آرام کی صورت مین بہی کچہ عرصہ تک بچہ کو سردی سے بچاوین اگر ٹوپری کا اتفاق
نہو تو پرانی روئی کو چہاتی پر باندہین علاوہ ازین ایک برتن مین پانی کو جوش دین بعد ان
سرپوش کو اوتار کر منہ اور ناک مین بہاپ دین تاکہ بلغم رقیق ہوکر باسانی خارج ہو اس
ترکیب کو برابر چار پانچ روز تک کرنے سے کہانسی کو آرام ہو جاتا ہے اگر بروز دندان
کے ایام مین کہانسی کی شکایت پائی جاوے تو بچہ کو گرم پانی سے غسل کرانا فایدہ
مند ہے غذا کے لئے دودہ ساگو دانہ اور اراروٹ دیا کرین مگر بہوکہ سے قدرے
کم کہلاوین اور خواب کے وقت سر کے نیچے تکیہ رکہین تاکہ سر اونچا رہے اور زیادہ دیر
تک سلانا بہی اچہا نہین ہے کیونکہ خواب مین مجری الہوا کے اندر بلغم کے جمع
ہو جانے سے تنفس مین دقت ہو جاتی ہے اور گاہے گاہے کہانسی کا آنا اچہا ہے
تاکہ چہاتی کی بلغم کا اخراج ہوتا رہے۔

فصل سی و ہشتم ربو اسکو ہندی زبان مین ڈبہ اور پسلی مارنا کہتے
ہین اور یہ مرض عورتوں مین زیادہ تر مشہور ہے جب خسرہ اور بروز دندان کے وقت
نیز دستوں کے آنے سے پہیپہڑہ مین فتور پڑ جاتا ہے تو مجری الہوا مین سوزش کے
واقع ہونے سے بلغم جمع ہو جاتی ہے جس سے ہوا کی آمد و رفت مین زیادہ تر رکاوٹ
ہو جاتی ہے جب سوزش کی زیادتی سے مجری الہوا مین خون زیادہ بہر جاتا ہے
تو پہیپہڑو نمین انبساط اور انقباض کی حرکت کم ہو جاتی ہے سانس نہایت تکلیف
سے آتا ہے اور پیٹ کے ذریعہ سانس کے آنے سے اضلاع زیرین زیادہ حرکت کرتی ہین
اکثر سردی کی سرایت سے مرض کا آغاز ہو جاتا ہے ابتدا مین صرف کہانسی
اور بخار کی شکایت پائی جاتی ہے جسکے علاج مین چندان پرواہ نہین کیجاتی
آخر اس خوفناک مرض کا دورہ شروع ہو جاتا ہے جس سے دردسر دوران سر
اور خشک کہانسی آتی ہے بعض دفعہ قے بہی ہو جاتی ہے اور زیادہ تر بچہ

رہتا ہے زبان پھٹ جاتی ہے پیشاب زیادہ سرخ اور جسمانی حرارت کہ ۱۰۵ درجہ تک ہو جانے سے بدن گرم ہو جاتا ہے اور نبض کی ضربات فی منٹ ۱۵۰ تک ہو جاتے ہین اور سرفہ کے وقت پسلی مین درد ہوتا ہے سانس رک کر آتا ہے فی منٹ ۲۰ سے ۳۰ مرتبہ سانس کی حرکت پائی جاتی ہے اور سانس مین تازہ ہوا کے زیادہ کھینچنے کیلئے بچہ منہ کو زیادہ کھولتا ہے جس سے ناک کے نتھنے پھول جاتے ہین منہ گرم اور خشک رہتا ہے اکثر اس مرض کی علامات سرفہ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہین اسلئے بغرض تفرقہ چند مخصوصہ علامات کا بیان کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ موقع علاج پر غلطی کا احتمال رفع ہو جاوے اور علامات مخصوصہ یہ ہین ۔

ڈبہ	سرفہ
۱۔ خاص ساخت یہ کہ جھری کی سوزش ہے	۱۔ یہ کہ مجری الہوا کی سوزش ہے ۔
۲۔ تنفس کم کم آنفسی دھونکنی کی سی آواز نہین نکلنے	۲۔ اسمین تنفس جلد جلد آتا ہے ۔
۳۔ جسم بہت گرم اور خشک پایا جاتا ہے ۔	۳۔ جسم گرم اور مرطوب رہتا ہے ۔
۴۔ کھانسی کم اور خشک آتی ہے ۔	۴۔ کھانسی کے زور سے بلغم خارج ہوتی ہے
۵۔ کف دار اور سرخی مائل بلغم نکلتی ہے ۔	۵۔ بلغم سفید لیسدار خارج ہوتی ہے ۔
۶۔ مزاج مین متانت پائی جاتی ہے ۔	۶۔ مزاج چڑچڑا اور تیز ہو جاتا ہے ۔

علاج مرض کے ظہور تار مین فوراً روغن بید انجیر کے استعمال سے معدہ اور امعاء کو صاف کرین بچہ کو گرم کمرہ مین رکھین چھاتی پر جوشاندہ کو کنار یا گرم لوبری کی تکمید کرین جیسا کہ مرض سرفہ مین بیان کیا گیا ہے مرچ سیاہ اور زیرہ سیاہ کے طلا سے نیز فایدہ پہونچتا ہے موسم گرما مین بچہ کو پنکھا کرنا چندان مضایقہ نہین ہے **دیگر مجرب** صبر ۶ ماشہ صمغ عربی ایک تولہ دونون کو شراب برانڈی یا گھیکوار کی رس مین حل کرکے پسلی پر لیپ کرنا زیادہ مفید ہے اور کھانیکو یہ حبوب دین ۔ **نسخہ** کمیلہ ۸ ماشہ انگوزہ ۲ ماشہ دونون کو کھرل کرکے حسب مقدار نخود تیار کرین اور دودہ مین حل کرکے بچہ کو پلا دین اگر اس سے صورت

آرام کی نمایان ہو تو سینہ اور پشت پر رائی کا پلستر لگا دین اور آب گرم مین بچہ کو برابر کمر تک بٹھا وین اور یہ کپ تیار کر کے پلاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ٹنکچر اافیر کمپونڈ۔ اسپرٹ ایتھر نائٹریس ہر ایک ۲ ڈرام وائین ایپیکاک ایکڈرام عرق بادیان ۴ اونس سبکو ملا کر سال بہر کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام اور دو سال کے بچہ کو ۱۰ ڈرام صبح و شام پلا دین **دیگر مجرب** اسکی استعمال سے نفس کی رکاوٹ کو از بس فایدہ ہوتا ہے۔

دیگر مجرب کے استعمال سے مرض ڈبہ اور ضیق النفس کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۶ گرین ارومائک اسپرٹ ایمونیا ایکڈرام ٹنکچر بلاڈونا ایک ڈرام عرق بادیان یا پیپرمنٹ واٹر ۲ اونس سبکو ملا کر بقدر ایکڈرام صبح و شام دین **دیگر مجرب** سلفٹ اف زنک ۲ گرین اکسٹرکٹ بلاڈونا ۲ گرین عرق بادیان ۴ اونس سبکو ملا کر تین سال کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام صبح و شام دین **دیگر مجرب** آئمی مونیل پوڈر ۲ گرین ایپیکاکیوانا ۴ گرین شورہ قلمی ۸ گرین کیالومل ۲ گرین شکر سفید ۱۲ گرین سب کو ملا کر ۸ پوڑیہ بنا دین اور چہہ ماہ کے بچہ کو تین ۳ دفعہ دین غذا کا انتظام پوری طور پر کرین اور صرف دودہ پر ہی کفایت کرین کمزوری کی زیادتی مین قدرے وائین دودہ مین شامل کر کے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے۔

فصل سی و ہفتم ذات الریہ (نیوموینا) اکثر سوزش قصبۃ الریہ کے بعد بچونکو خاص ساخت پہیپڑہ کی سوزش ہوا کرتی ہے بعض اوقات مستقل طور پر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے **علامات** مختلف کوایف کے لحاظ سے انکو ۳ درجہ مین بیان کیا جاتا ہے **درجہ اول** شروع مرض مین بچہ سست الوجود ہو جاتا ہے خواب سے دفعتًا چونک پڑتا ہے چہرہ سرخ جسم گرم رہتا ہے کہانسی کی آنے سے دم لینے مین قدرے تکلیف ہوتی ہے بھوک بند ہو جاتی ہے پاخانہ قبض سے آتا ہے جسم پر بخار رہتا ہے اور شام کے وقت بخار کی شدت ہو جاتی ہے جسمین پیاس زیادہ لگتی ہے نیند کے نہ آنے سے رات کو بیچینی بڑہ جاتی ہے درد سر اور دوران سر کے پائے جانے سے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور نیند کے آجانے پر بچہ خواب مین بکواس کرتا ہے

متوحش خوابوں کے آنیسے نیند ٹوٹ جاتی ہے اور بچہ خوف کہا کر اوٹھہ بیٹھتا ہے شروع
مین تہوڑی تہوڑی اور بتدریج کہانسی زیادہ ہوجاتی ہے اکثر دودہ کے پینے سے بچہ
کو قے ہوجاتی ہے منہ کہول کر سانس کہینچنے لیتے ہیں زبان نہایت خشک و سرخ معلوم ہوتی
ہے جسکے پیچہے رطوبت کی سفید تہ جم جاتی ہے لبین بہی سرخ رہتی ہین زیادہ
تکلیف کی وجہ سے بچہ دودہ پی نہین سکتا ہونٹون کو منہ مین لیکر دوچار لحظہ تک چوس کر
دفعتاً چہوڑ دیتا ہے روتا اور چلاتا ہے جون جون مرض کی ترقی ہولی جاتی ہے تون تون
دودہ پینے اور دم لینے مین تکلیف زیادہ تر ہوتی جاتی ہے **درجہ دویم** دوسرے
درجہ مین بچہ بالکل سست الوجود ہوکر کہلائی کی گود مین پڑا رہتا ہے بڑے لڑکے
سست الوجود ہوکر کہیل وکود سے نہایت نفرت کرتے ہین اور لیٹے رہنے کو زیادہ
پسند کرتے ہین سانس کے جلد جلد آنے سے ناک کی نتہنی زیادہ پہول جاتے ہین عضلات
شکم کے سہارے سے معلوم لیا جاتا ہے کروٹ بدلنے مین دم کی زیادہ تکلیف ہوتی ہے جس سے
بچہ کو دودہ پینا مشکل ہوجاتا ہے کہانسی باربار ہوتی ہے جس سے بچہ روتا اور چلاتا ہے
اس درجہ مین چہرہ اور لبون کی سرخی رفع ہوجاتی ہے لیکن جسم کا لمس بدستور گرم
رہتا ہے اطراف سرد جسم خشک ہوتا ہے چہرہ پہیکا اور بہاری تشنج فسریندر پایا جاتا ہے
پیاس کی شدت اور قے بدستور رہتی ہے اگر سینہ پر کان لگایا جاوے تو بال
کے مروڑ کی سی آواز مسموع ہوتی ہے اگر ایک حصہ پہیپڑہ کا ماؤف ہوجائے تو صحیح وسالم
حصہ مین رائل رس پرنس کی آواز بخوبی مسموع ہوتی ہے عظم کتف کے نیچے
عمل ندفاق سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے اگر پہیپڑے کا زیادہ حصہ مرض مبتلا ہوجائے
یا اوسکے ساتھہ ذات الجنب اور سوزش قصبۃ الریہ کی شمولیت پائی جائے تو مریض بچہ
فوراً تلف ہوجاتا ہے مرض خسرہ اور بکر وری مین بہی یہ مرض خطرناک ہے اگر
دستہال اور بخار لازمی کر اثنا مین پیدا ہو تو علاج مین نہایت احتیاط درکار ہے
درجہ سویم اس درجہ مین تکلیف تنفس زیادہ ہوجاتی ہے کہانسی بالکل نہین
ہوتی کبہی دیر سے آتی ہے جس سے آواز بیٹھہ جاتی ہے چہرہ دبجاتا ہے ہاتہہ پاؤن

سرد معلوم ہوتے ہین اور سر مین سرد پسینہ بکثرت آتا ہے نبض نہایت کمزور اور سریع الحرکت چلتی ہے بعض اوقات تپش اور بیقراری کی وجہ سے مریض بچہ ادہر اودہر کروٹین بدلتا ہے اکثر نیم بیہوشی کی حالت مین پڑا رہتا ہے اوٹہا کر بٹھلانے اور دودہ پلانے سے فوراً ضیق کی شکایت ہوجاتی ہے بعض بچہ کا چہرہ اور ناخن نیلگون ہوجاتے ہین کبھی کبھی تشنج بھی ہوجاتا ہے آخر کار اسی حالت مین تین روز کے اندر بچہ ہلاک ہوجاتا ہے

درجہ چہارم ذات الریہ معہ سوزش قصبتہ الریہ (برانکو نیومونیا)

اس قسم کے ہمین ابتدا مین بچہ کو تنفس کی تکلیف اور ضیق کی شدت زیادہ ہوجاتی ہے جس سے بچہ کا چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے کہانسی نہایت تکلیف سے نوبت بنوبت آتی ہے اور دونون پہیپڑون سے بلغمی آواز بخوبی مسموع ہوتی ہے **علامات تشخیص** اکثر ذات الریہ مین ذات الجنب کی شکایت پائی جاتی ہے جسکی تمیز اسطور پر کیجاتی ہے کہ ذات الجنب مین سینہ کے اندر درد بشدت ہوتا ہے جسکی مشارکت سے خاص دماغ مین فتور پڑجاتا ہے بے چینی اور اضطراب کی زیادتی سے بچہ بیقرار ہوجاتا ہے اسمین کہچاوٹ نہین ہوتی نہ بال کے مروڑ کی سی آواز مسموع ہوتی ہے اور بلبلہ ٹوٹنے کی سی آواز آتی ہے جیسا کہ ذات الریہ مین دونون آوازین پائی جاتی ہین . . . . نیز ذات الجنب کے اوفن حصہ پر بچہ کو عمل انداقاق کی برداشت ہرگز نہین ہوتی اور عمل کے وقت بچہ نہایت چیخین مارتا ہے اور یہ تمام صورتین ذات الریہ مین نہین پائی جاتین اگر بر تقدیر ان دونون مین غلطی پائی جاوے تو علاج کے متحد ہونے سے چندان مضایقہ نہین ہے لیکن استسقاء الراس اور ذات الریہ کی عدم تشخیص سے نہایت نقصان ہوتا ہے کیونکہ ان دونون مرضون کے علاج مین زیادہ تر اختلاف اور علامات مین باہم اتفاق ہوا کرتا ہے چنانچہ ان دونون مرضون کے ابتدا مین قے درد سر نیند مین ہذیان اور بوقت شب بے چینی سرفہ بخار اور قبض کی شکایت پائی جاتی ہے جنکا تفرقہ اسطور پر کیا جاتا ہے کہ ذات الریہ کی ابتدا مین قے کی شکایت عرصہ دراز تک نہین رہتی اور نہ اسمین ہمیشہ غشیان اور معدہ میں

بیہوشی رہتی ہے جیسا استسقاء الراس کے درجہ اول مین پائی جاتی ہے -
نیز ذات الریہ مین پاخانہ صحیح آتا ہے اور زبان زیادہ تر سرخ -
ہوتی ہے نبض سریع الحرکت چلتی ہے سر کی نسبت جسم زیادہ تر گرم -
ہوتا ہے پیاس بھی زیادہ لگتی ہے **علاج** بعض حکما اپنا تجربہ بیان کرتے ہین
کہ اس مرض کو جونکون کے لگانے فصد کے کرنے ٹارٹار ایمیٹک اور مرکبات سیماب
کے استعمال کرنے سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے مگر فقیر مولف کا تجربہ اسکے برخلاف ہے
اور ترکیب مذکورہ سے سراسر نقصان ہی ہے فایدہ ذرہ بھی حاصل نہین ہوتا اگر بچہ دموی
مزاج تنومند اور توانا ہو مرض بھی نہایت شدید ہو خسرہ سرخہ سیاہ وغیرہ کسی دوسری مرض
کی شکایت بھی نہ پائی جائے تو البتہ جونکونکی استعمال کر سکتے ہین لیکن فصد کا کرنا بالکل
منع ہے اگر بچہ کمزور اور مرض خفیف ہو تو ابتدا درجہ مین جوشاندہ گوکنار عنب الثعلب
وغیرہ کی تکمید کرنی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** گوکنار ۲ عدد عنب الثعلب اکلیل الملک
بابونہ ہر ایک یکتولہ نمک لاہوری ۲ تولہ سبکو ڈیڑھ سیر پانی مین جوش دین بعد ازان کپڑا بھگو کر نچوڑ دین
اور تکمید کرین بعد ازان تخم کتان کی لوپری باندہین اور کاربونٹ اف ایمونیا کا استعمال کرین
تاکہ جمی ہوئی بلغم خارج ہو جائے اور یہ مرکب بھی فایدہ مند ہے **نسخہ** واین ٹارٹار
ایمٹک واین اپیکاک ہر ایک ڈرام کمپونڈ ٹنکچر اف کمفر ۲۰ بوند پانی ۲ ڈرام سبکو ملاکر ۲ سال
کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین قبض کی صورت مین روغن بید انجیر
شیر خشت فلوس خیار شنبر وغیرہ ملینات کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف
کرین دودھ اور یخنی گوشت وغیرہ مقوی ہلکی غذا سریع الہضم کہانیکو دین اور صحت
کی صورت مین بھی مرکب مذکورہ مین سے واین ٹارٹار ایمٹک نکال کر کبھی کبھی استعمال کر دیا
کرین اور مرض کی ترقی مین مذکورۃ الصدر مرکب کے عوض یہ مرکب تیار کر کے دین فایدہ
مین نہایت تند الاثر ہے **نسخہ** کاربونٹ اف ایمونیا ۸ گرین واین اپیکاک کمپونڈ
ٹنکچر اف کمفر ہر ایک ۸ بوند پانی ایک اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام چھ ماہ کی عمر کے بچہ
کو دن مین ۳ دفعہ دین اور خاص چھاتی پر مرہم تارپین یا مرہم ایمونیا کی مالش کرین

فصل چہلم ذات الجنب (پلوریسی) بچون مین اس مرض کا ظہور مستقل طور پر بہت کم ہوتا ہے اکثر ذات الریہ کی شراکت سے ہو جایا کرتا ہے **علامات** بچہ کے سینہ یا شکم پر سخت درد ہوتا ہے جس سے بچہ روتا اور چلاتا ہے سبز رنگ کی قے ہوتی ہے بخار تیز ہو جانے سے نبض سریع الحرکت چلتی ہے سانس بیقاعدہ اور جلد جلد لیا جاتا ہے کھانسی بار بار آتی ہے بچہ سست الوجود اور خراب ناک پایا جاتا ہے زیادہ بے چینی کی وجہ سے کروٹین بدلتا ہے کبھی سیدھا بیٹھنے کو چاہتا ہے کبھی چت کبھی داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹ جاتا ہے سینہ مین کے استعمال سے ماؤف حصہ مین ہوا کی آمد و رفت کا آواز کم مسموع ہوتا ہے کبھی اخیر درجہ مین خشک کھردری آواز سنائی دیتی ہے عمل اندفاق سے آواز ٹھوس پیدا ہوتی ہے اگرچہ تکمید وغیرہ تدابیر سے چند گھنٹے کے بعد درد کی شدت رفع ہو جاتی ہے مگر بخار کی شکایت تنفس اور کھانسی کی تکلیف بدستور قایم رہتی ہے بعض اوقات ذات الجنب کی شدت مین دماغی امراض مین اشتباہ پایا جاتا ہے چنانچہ درد سر کی شدت سے قے ہوتی ہے بخار چڑھجاتا ہے ہذیان ہوجاتا ہے بچہ نیند مین دفعتاً چیخ مار کر اوٹھہ بیٹھتا ہے روتا چلاتا ہے درد سر کی شکایت زیادہ کرتا ہے سینہ کی درد کا نام بالکل نہین لیتا بعض دفعہ کھانسی مطلقاً نہین ہوتی اور ضیق کے خفیف صورت مین سینہ کی مرض کا گمان بہی نہین ہوسکتا پس اس صورت مین دونون مرض کا تفرقہ اسطور پر کیا جاتا ہے کہ ذات الجنب کی شدت مین تندرست بچہ دفعتاً مبتلا ہو جاتا ہے نیز پہیپڑہ کی ماؤف جانب مین ہوا کی آمد و رفت کا آواز کم مسموع ہوتا ہے نیز ذات الجنب کے شروع مین علامات کی شدت سے سخت بخار ہوجاتا ہے اور سر کی نسبت تمام جسم مین گرمی زیادہ تر پائی جاتی ہے نہ بچہ مین چندان بیہوشی طاری ہوتی ہے اور تشنج بہی نہین ہوتا اگر ایکدفعہ ہو بہی جاوے تو دوسری دفعہ نہین ہوتا نہ عضلات مین اختلاج ہوتا ہے نہ بچہ کو روشنی سے نفرت ہوتی ہے۔ استسقاء الراس مین جملہ علامات اسکی برعکس پائی جاتی ہین علاوہ ازین آلہ استماع الاصوات کے استعمال سے ہی تشخیص بخوبی ہوسکتی ہے

علاج درد کے مقام پر جونکین لگاوین کو کنار عنب الثعلب وغیرہ محلل ورام اور دافع سوزش ادویات کی تکمید کرین اندک مقدار مین کیا لومل معہ افیون یا ڈورس پوڈر برابر عرصہ دراز تک استعمال کرین اس سے مرض کی شدت فوراً رفع ہو جاتی ہے اگر مقام ماؤف پر پانی کی تراوش معلوم ہو تو آبلہ انگیز پلستر لگاوین یا ہلکی مرکیوریل آئنٹ منٹ کی مالش کرین اگر پانی کے نہ جذب ہونے سے تنفس مین تکلیف پائی جاوی تو چھاتی کو چھید کر پانی کو نکال دین۔

فصل چہل و ہیجم سل (تھائی سس) جب پھیپڑون کی ساخت مین خنازیری دانہ دار مادہ (ٹیوبر کل) پیدا ہو جاتا ہے تو اصل مرض کی علامات شروع ہو جاتی ہین اگرچہ بچہ اور جوان دونون مین اس مرض کی علامات یکسان اور باہم نہایت مشتبہ ہوا کرتی ہین مگر کئی باتو نمین فرق بھی پایا جاتا ہے جنکا تفرقہ اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ بچے خون بالکل نہین تھوکتے نہ اونکو بلغم آتی ہے اگر آئے بھی تو بہت کم ہوتی ہے اور جوانون کی نسبت بچونمین کھانسی نیز سینہ کی شکایت بہت کم ہوتی ہے اکثر سینہ کی علامات بھی پوشیدہ طور پر پائی جاتی ہین اکثر بچو نمین سل کا مرض دفعتاً پیدا ہو جاتا ہے سوزش حنجرہ اور ذات الریہ کے شامل ہو جانیسے بچہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے بعض دفعہ کھانسی سے کئی ہفتہ پیشتر بھوکھ کے بند ہو جانے سے بچہ پست ہمت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے کھیل کود مین بچہ کم مایل ہوتا ہے چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے جسم گرم وخشک اور لبین سوکھی جاتی ہین سینہ اور شکم مین درد کی شکایت پائی جاتی ہے جس سے سل کا گمان پیدا ہو جاتا ہے مگر نا تجربہ کار حکیم کو بھی تشخیص مرض مین غلطی ہو جاتی ہے حمی لازمی اور کرم شکم کے گمان مین پڑتا ہے اگر غور کیجاوے تو دونون مرض مین کسی قسم کا مغالطہ پیدا نہین ہو سکتا چنانچہ حمی لازمی کی خاص علامات پیدا ہو جاتی ہین جسم پر خفیف بخار رہا کرتا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے جسم نہایت گرم ہو جاتا ہے۔ نبض سریع الحرکت چلتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے رات کیوقت ہذیان کی شکایت پائی جاتی ہے اور سل کے ابتدا درجہ مین

سب باتین نہین پائی جاتین خفیف بخار کی موجودگی سے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے البتہ
مرض سل کے شدید درجہ مین تفرقہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے کرم شکم مین جسم کی حرارت حالت
صحت پر رہتی ہے بھوک کی شدت ہوتی ہے کبھی بالکل معلوم ہی نہین ہوتی زبان صاف
مرطوب کبھی نہایت میلی ہو جاتی ہے قبض کی شکایت ہمیشہ رہتی ہے اکثر جلاب کے بعد
کرمون مین تخفیف ہو جاتی ہے دم لینے مین تکلیف مطلقاً نہین ہوتی جیسا کہ مرض
سل مین ہوا کرتی ہے آلہ استماع الصوت کا اعتماد بھی چندان نہین کیا جا سکتا کیونکہ
جوان آدمی کے سل مین سب سے پہلے تکلم کے وقت تنفس کی آواز نہایت تیز اور تشنج
ہوتی ہے خصوصاً استخوان ترقوہ کے نیچے یہ آواز بخوبی مسموع ہوتی ہے جو سل کی موجودگی
مین قابل اعتبار شمار کیجاتی ہے اور بچونکے تمام پھیپھڑون مین خنازیری دانہ دار
مادے کے پھیل جانے سے آواز مذکور کا اعتبار کم کیا جا سکتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کے کسی خاص
جگہ پر مادہ مذکور موجود نہین ہوتا جس سے آواز بالا کا اعتبار کیا جاتا ہے —

حفظ ما تقدم اگر خنازیری مزاج بچہ کی احتیاط طاہرا ایک مرض پیدایش کے شروع
ہی سے کیجائے اور قواعد حفظان صحت کی پابندی ہو تو بیماری پیدا ہی نہین ہو سکتی
اس صورت مین حتی الوسع بچہ کو والدہ کا دودھ پلائین اگر والدہ یا اوسکے خاندان مین
مرض سل کی بنیاد پائی جائے تو شیر والدہ کے عوض کسی دوسری تندرست دایہ کے دودھ
سے پرورش کرین اوسکی پرورش مصنوعی ترکیب پر ہرگز نہ رکھین اور زیادہ تر بروز
دندان کے وقت حفاظت کرین اور جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاوے تون تون
اوسکی خورد و نوش پوشاک ریاضت اور تعلیم و تربیت کے قواعد کی پابندی نہایت
ضروری سمجھین **علاج** مرض کے شروع مین فولاد کونین اور معدنی تیزآب وغیرہ
مقویات کے استعمال سے بچہ کی طاقت کو قایم رکھین اگر بچہ کو دست آتے ہون
تو اکسٹراکٹ اف بارک اور اکسٹراکٹ اف لاگ ووڈ کی استعمال کرین گلٹی کی
غدودون کی موجودگی مین سرپ ایوڈائیڈ اف ایرن یا روغن ماہی کا استعمال
زیادہ تر مفید ہے اگر اس سے بچہ کا جی متلانے لگے یا دست لگ جاوین

نوبت سے کہانسی آوے تو ہایڈروسیانک اسڈ کا استعمال کرین اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے نسخہ ڈائیلیوٹ نائیٹرک اسڈ ۶ بوند ڈائیلیوٹ ہایڈروکلورک اسڈ ۸ بوند ڈائیلیوٹ ہایڈروسیانک اسڈ ۸ بوند کلورک ایتھر ۴۸ بوند ٹنکچر آرنج پیل ۱۰ ڈرام شیرہ نبات ۲ ڈرام پانی ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ۴ ڈرام چارسال کے بچہ کو دن مین ۳ دفعہ دین اور سینہ پر اسٹمی میولنٹ لینیمنٹ کی مالش کرین استخوان ترقوہ کے نیچے پیسہ کے برابر آبلہ انگیز پلستر لگا دین اور رفع کہانسی کے لیئے وائینم اپیکاک اور انٹمی مونیل واین وغیرہ واقع بلغم ادویات کا استعمال کرین -

فصل چہارم ورم حجاب القلب (پیری کارڈئی ٹس) یہ مرض مستقل طور پر بچونمین بہت کم خصوصاً ۶ برس سے پہلے اسکا ظہور شاذونادر ہوا کرتا ہے البتہ وجع مفاصل چیچک ذات الجنب حمی لازمی ۔ ذات الریہ ۔ فتق رعشہ اور ورم کلیہ وغیرہ کے بعد اکثر ہو جاتا ہے ضرب و زخم اور سردی کی سرایت سے بہی ہو جاتا ہے اور اس مرض کا ظہور شدید و مزمن دو قسم پر ہوتا ہے **علامات** بچونمین درد اور بے چینی کے صاف صاف نہ معلوم ہونے سے جوانون کی نسبت علامات بہت خفیف طور پر نمایان ہوتی ہین مرض کے عین شروع مین سینہ کے بائین طرف پستان کے قریب دل کے مقام پر درد اور بے چینی معلوم ہوتی ہے جسکی شکایت کو بڑا بچہ خود بیان کرسکتا ہے اگر خورد سالی کی وجہ سے بچہ بیان نکرسکے تو اسطور پر معلوم کرین کہ اسمین بچہ کہلے طور پر دم لے نہین سکتا حرکت دینے اور مقام ماؤف پر ٹہونکنے سے بچہ روتا چلاتا ہے البتہ ذات الریہ اور ذات الجنب مین اصل درد کی تشخیص بصد مشکل ہوتی ہے بخار وجع مفاصل مین سینہ کی بائین جانب بے چینی پائی جاتی ہے جو قلب کے امتحان سے فوراً معلوم ہوسکتی ہے دم بہی جلد جلد اور گہرا لیتا ہے تنفس کے وقت دونون نتھنے جلد جلد حرکت کرتے ہین کبہی سانس رک بہی جاتا ہے تکلیف تنفس کے باعث بچہ پورے طور پر کلام نہین کرسکتا دل بے قاعدہ حرکت کرتا ہے جسکی دہڑک برابر محسوس ہوتی ہے نبض نہایت سریع الحرکت اور سلو ہوتی ہے چہرہ فکر مند کہچا ہوا تکلیف زدہ خوف کہایا ہوا معلوم ہوتا ہے بچہ

ہر وقت روتا اور چلاتا ہے بستر پر چت لیٹا نہیں جاتا اگر قلب کے مقام پر کان لگاکر آواز کو سنا جاوے تو قدرے استخوان سینہ کے بائین طرف دل کے پیندی یا دونون اذن القلب کے مقام صوت المنشاری کی طرح رگڑکی سی آواز مسموع ہوتی ہے پہلے یہ آواز دو ٹکڑے کاغذ کے ملنے کی سی ملایم ہوتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد نہایت تیز ہوجاتی ہے جسسے یہ درد قلب کے باہر بھی مسموع ہوتی ہے جب لیسدار رطوبت کی پیدائش سے غشاء القلب کے دونون پرت علیحدہ ہوجاتے ہین تو رگڑ کی سی آواز بند ہوجاتی ہے اور رطوبت کے جذب ہوجانے پر پھر آواز مذکور پیدا ہوجاتی ہے اور نشست کی حالت مین بہ نسبت کھڑی اور لیٹے رہنے کی صاف سنائی دیتی ہے اور عمل الذفاق سے قلب کے مقام پر بالکل ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے اور رطوبت کی زیادہ تراوش سے مقام قلب زیادہ اونچا ہوجاتا ہے ٹھوس کی آواز بھی زیادہ بڑھجاتی ہے اور بخار کے ہوجانے سے نبض سریع الحرکت چلتی ہے بوجھ گھٹ جاتی ہے امعا کا فعل بیقاعدہ ہوجاتا ہے زبان پر سفید بلغم کی تہ جم جاتی ہے ہفتہ سے ایک مہینہ کے بعد صحت کی طرف طبیعت کے مایل ہوجانے سے علامات مین رفتہ رفتہ تخفیف ہوتی جاتی ہے غیر معمولی آوازین بھی مسموع ہوتی ہین اگر مریض تندرست بھی ہوجائے تو دل مین چند نقص ہمیشہ کے لئے باقی رہجاتے ہیں چنانچہ رطوبت مائیہ کے جذب ہوجانیسے لیسدار رطوبت کے ذریعہ پردون کی دونون سطحین آپسمین جڑجاتی ہین اور سطح کے آزاد مقام پر سوزش کے دوبارہ ہوجانیکا احتمال زیادہ رہتا ہے اور کبھی لیسدار رطوبت موجودہ قلب نہایت پتلی رقیق القوام ہوتی ہے کبھی غلیظ القوام پائی جاتی ہے جس سے دلکی حرکت پورے طور پر نہیں ہوسکتی اور مرض کی شدت مین ہذیان بیہوشی اور تشنج وغیرہ امراض دماغیہ کی شامل ہونے سے مریض تین چار روز مین ہی ہلاک ہوجاتا ہے **علامات بعد وفات** خون کے اجتماع سے غشاء القلب چکنا ہموار اور سرخ نظر آتا ہے دونون پردون کے درمیان آب خون کی موجودگی ہوتی ہے اور آب خون کے جذب ہونے پر پردہ کا ذب بنجاتا ہے **علاج** مستقل مرض مین طاقتور مریض کے لئے فصد کے ذریعہ

خون خارج کرین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے اگر مریض کمزور اور نڈہال ہو تو مقام قلب پر چند جونکین لگا دین گرما گرم پوری باندہین اندک مقدار مین کیالومل معہ افیون کا استعمال کرین چندانکہ مسوڑے پہول جاوین اور حرکت قلب کی کم کرنے کے لئے ایک سال کی عمر کے بچہ کو ٹنکچر ڈیجی ٹیلس بقدر ایک دو قطرات دن مین ۲ دفعہ دین اور رفتہ رفتہ خوراک کو بڑہا دین اور رطوبت مائیہ کی موجودگی مین مقام قلب پر پلستر آبلہ انگیز لگا دین اور یہ مرکب تیار کرکے چار سال کے بچہ کو صبح و شام دین **نسخہ** بلوپل ۸ گرین سفوف برگ ڈیجی ٹیلس سفوف اسکوئیل ہر ایک ۲ گرین سب کو ملا کر ۸ حبوب بنا دین اور استعمال مین لاوین —

فصل چہل و سوم ورم غشائے مستبطن قلب اندو کارڈائی ٹس

یہ مرض مستقل طور پر بہت کم پیدا ہوتا ہے اکثر بے احتیاطی کے باعث وجع مفاصل تپ لازمی اور چیچک وغیرہ امراض مین حاد اور مزمن دو قسم کا ہوتا ہے **علامات** ابتدا مین اس مرض کی علامات نہایت خفیف طور پر نمایان ہوتی ہین پہلے صرف خفیف سا بخار ہوا کرتا ہے اور کچہ عرصہ کے بعد خود بخود رفع ہو جاتا ہے اور دم کے رک کر آنے سے مقام قلب پر خفیف سا درد ہوتا ہے خصوصاً بائین کروٹ پر لیٹنے سے درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور مزمن حالت مین یہ علامات بخوبی نمایان ہوتی ہین —
بائین پستان کے مقام پر دل کی آوازین باقاعدہ اور روز بروز سے مسموع ہوتی ہین اور پہلی آواز کے ساتہ ایک مرمر کی آواز بہی پیدا ہوتی ہے کبہی دل کی نوک اور بلندی پر سنائی دیتی ہے بعض اوقات اثنائے مرض مین سوزش حنجرہ یا ذات الجنب یا ذات الریہ یا بخار ہو جاتا ہے جس سے خشک یا مرطوب کہانسی آتی ہے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے نبض سریع الحرکت اور کمزور چلتی ہے بدن گرم ہو جاتا ہے پسینہ بہی آتا ہے چہرہ فکرمند تکلیف زدہ معلوم ہوتا ہے ناک کے نتہنے حرکت کرتے ہین اکثر مریض تکیہ کے سہارے کچہ دیر تک بیٹہا رہتا ہے کبہی داہنی بائین کروٹ پر لیٹ بہی جاتا ہے **نتائج** اکثر اس سے استسقا بطن ہو جاتا ہے اور ایک دفعہ کے ہونے سے

دوبارہ سہ بارہ بھی ہوسکتا ہے دل کے کیواڑون کے بگڑ جانے سے بایان خانہ قلب پتلا اور ملایم ہوجاتا ہے اور دوسرا البطن موٹا ہوجاتا ہے اور جسم مین سوء القینہ کے شکایت پیدا ہوجاتی ہے **انجام** اکثر خراب ہوتا ہے اگر بقدیراً مریض بچ بھی جاوے تو مختلف نتایج کے ظہور سے بچہ ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** شدید اور مستقل مرض مین فصد کے ذریعہ خون نکالین کیا لومل کا استعمال کرین مدرات کے طور پر ڈیجی ٹیلیس اور اسکو ئیل کہلادین مریض کو حرکت سے باز رکہین لطیف سریع الہضم مقوی غذا کہانے کو دین۔

فصل چہل وچہارم تعلق علق وغیرہ اشیاء خارجیہ در حلق ومری

جب حلق اور مری کے کسی مقام پر مچھلی کا کانٹا اٹک جائے یا ہڈی کا ٹکڑا یا گوشت وغیرہ بعض شئی کا بڑا لقمہ یا پیسہ یا کوئی دوسری خارجی شئی منہ مین رکہی ہوئی نگل جائے اور مری میں پہنس جائے تو مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات تالاب اور کنوؤن کے پانی پینے سے حلقوم اور مری کے کسی حصہ پر جونک چمٹ جاتی ہے جس سے غذا کہاتے وقت نگلنے مین دقت اور درد ہوتا ہے اور خاص مری مین خارجی شئی کے پہنس جانے سے عظم العقص اور غضروف حنجری کے مقام پر درد شدید ہوتا ہے نیز ریہ کے پہنس جانے سے حنجرہ اور قصبۃ الریہ پر دباؤ پڑتا ہے جس سے تنفس مین تکلیف اور کہانسی کی شکایت پائی جاتی ہے اگر اس صورت مین علاج فوراً نہ کیا جاوے تو بار بار تشنج کے لاحق ہونے سے بچہ کا دم بند ہوجاتا ہے اور فوراً ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** شئی مدخولہ کی نرمی اور سختی کے اعتبار پر تدابیر موافقہ کو عمل مین لادین اور بچہ کو والدہ کی گود مین بٹھلا کر سر کو پیچھے کیطرف کرین اور منہ کو کہول کر شئے مدخولہ کے مقام کو انگلی کے ذریعہ دریافت کرین اگر کوئی چپٹی سی ہڈی یا گوشت کا ٹکڑا حلق مین پہنسا ہوا معلوم ہو تو ناخون یا انگلی سے نکالین یا تہری زنبور سے پکڑ کر کہینچ لین یا قوس کے وتر کو دوتہ کرکے حلق مین داخل کرین اور غیر جنس مرئی پسند اور بکر کہینچ لین جونک کی صورت مین نمکین پانی پلادین تاکہ جونک اپنی جگہ کو چہوڑ کر

باہر نکل آئے اگر خاص مری کے اندر پارچہ گوشت وغیرہ ملایم شئے اٹک جاوے اور کوشش سے خارج ہو سکے تو آلہ پروبنگ کے ذریعہ معدہ مین اوتار دین تاکہ ہضم ہو کر فضلہ کے ہمراہ نکل جائے اگر ہڈی اور کانٹا وغیرہ کوئی نوکدار شئے مری مین پہنچی ہوئی معلوم ہو تو اوسکے نکالنے کی کوشش کرین جسکا طریق عمل معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل چہل و پنجم بدہاضمی (ڈسپیپسیا) اس عام مرض مین زیادہ تر وہی بچے مبتلاء ہوتے ہین جو فالتو دودہ مصنوعی غذا پر پرورش پاتے ہین جو بچے خنازیری مزاج کے باعث ہاضمہ کے فتور مین مبتلا ہوتے ہین وہ اکثر مرض سل کے پنجہ مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اور جو بچے اپنی مان یا دایہ کا دودہ پیتے ہین وہ اس مرض کی شکایت سے بالکل محفوظ رہتی ہیں بعض اوقات دودہ کی کثرت بہاؤ کے سبب جلد جلد اور بڑے بڑے گھونٹ کے بہرنے سے یا دودہ پلانے والی کی غذا مین خراش معدہ کی پیدا کرنے والے اجزا کی زیادتی سے شیر مادر بہی ناموافق ہو کر موجب بدہاضمی کا ہوتا ہے۔ پکوان مٹھیائی ترشی یہل مرضعہ کے شراب پینے وغیرہ اس قسم کی دوائی کے کہانیسے دودہ کے ذریعہ بچہ پر بہی بڑا اثر پیدا ہوتا ہے۔ امتلائی معدہ۔ بخار جسمانی اور روحانی محنت خوف رنج و غم اور غصہ وغیرہ جوش نفسانیہ کی حالت مین دودہ پلانا موجب بدہاضمی کا ہوتا ہے۔ حسب دستور کپڑون کے نہ پہنانے سے سردی کا لگ جانا موجب مرض ہے بر وقت دندان نکلنے کے وقت میلے برتنو نمین دودہ کے پلانے سے نیز غذہائے نشاستیہ کے کہانے سے اور بہوکہہ سے زیادہ دودہ کی استعمال سے بچہ کو بدہضمی ہو جاتی ہے کیونکہ غذائے ماکولہ مین لعاب دہن اور رطوبت ہاضمہ (گیاسٹرک جوس) دونون کی آمیزش سی ہاضمہ کا فعل پورا ہوتا ہے اور بچونمین لعاب دہن پیدا نہین ہوتا صرف رطوبت معدہ سی ہضم کا کام پورا ہوتا ہے پس بے احتیاطی کی صورت مین زیادہ خوراک کے کہلانے سے معدہ کی دیوارین کمزور ہو جاتی ہین جس سے رطوبت ہاضمہ کافی طور پر پیدا نہین ہو سکتی بلکہ رطوبت مذکورہ کے عوض ایک قسم کا عرق خون سے نکل کر غذا مین مل جاتا ہے اور سراند پیدا کرتا ہے اور ابتدا مین یہ شکایت نہایت خفیف حالت سے بڑہتی ہے

قولنج قے اور اسہال کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے اور دودہ کے چکون کے متعفن ہونے سے ریح زیادہ پیدا ہوتی ہے جس سے نفخ شکم اور بے چینی ستاتی ہے رات کو نیند کم آتی ہے بہوک بالکل بند ہوجاتی ہے جس سے بچہ کی رنگت پہیکی پڑجاتی ہے سست الوجود پڑا رہتا ہے کبہی درد کی شدت سے بچہ جہٹپٹایان مارتا ہے اور زور سے چیختا و چلاتا ہے اور دونون ٹانگون کو پیٹ پر سمیٹ لیتا ہے قے کرنیسے قدرے آرام ہوجاتا ہے مگر دودہ کے پینے سے پہر ویسا ہی ہوجاتا ہے ہوا کے خارج ہونے سے کبہی ڈکار کے ذریعہ غذا کا کچہ حصہ باہر پہینک دیتا ہے کبہی قی کے ذریعہ جما ہوا دودہ پہینکتا رہتا ہے ہچکیان بہی آتی ہین کبہی عضلات چہرہ کے پہڑکنے سے منہ نیلگون ہوجاتا ہے ہونٹ سکڑ جاتے ہین آنکہین کبہی کہولتا ہے کبہی بند کر لیتا ہی اصلی حالت کے زیادہ خراب ہونیسے دم بعد مشکل لیا جاتا ہے کبہی دم کے بالکل رک جانے سے منہ کے گرد ایک حلقہ سا بنجاتا ہے اور ہوا کے خارج ہوتے ہی بچہ کو آرام معلوم ہوتا ہے اور دودہ کو بچہ پینے لگ جاتا ہے بعض بچے ہر ایک قسم کی غذا کے بعد بدہضمی مین مبتلا ہوجاتے ہین اور ہمیشہ بیقراری کی حالتین چلاتے رہتی ہین اس حالت مین قے اور دست نہین آتے مگر بار بار ترش بدبودار ڈکارین آتی ہین اکثر پاخانہ میں قبض رہتا ہے اگر دست آوین بہی تو پیلے یا سبز رنگ کے بدبودار دست آتے ہین جنمین جمی ہوئی دودہ کی پہٹکیان پائی جاتی ہین **علاج** سب سے اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر ابتدا ہی مین تکالیف مذکورہ کا تدارک کیا جاوے اور غذا کے رقیق کرنے مین پورے طور پر احتیاط کیجاوے تو فوراً صورت فائدہ کی نمایان ہوتی ہے اور اس قسم کی غلطیان بہت جلد رفع ہوسکتی ہین پس بچہ کی خوراک کا بندوبست کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ صرف دوا سے کچہ فایدہ نہین ہوتا اس صورت مین خوراک کو کم کرین اور کئی بار تہوڑا تہوڑا کرکے دودہ پلا دین تاکہ امتلا اور تداخل سے معدہ پر بار نہ پڑے اگر مان کا دودہ عمدہ نہو تو دوسری دایہ تلاش کرین یا گائی کا جوش کیا ہوا دودہ ایک حصہ پانی ۲ حصہ اور قدرے لایم واٹر ملا کر دین اس سے بچہ چند ہی روز مین تر و تازہ اور موٹا ہوجاتا ہے اور بتدریج دودہ کی طاقت بڑہاتے جاوین

اگر دودہ کے بیوقت پلانے سے ہو تو وقت کا انتظام کرین دودہ کے بہاؤ کی زیادتی مین سر
پستان کو دبا کر دودہ پلاوین۔ اور ماں کی غذا کو باقاعدہ رکہین بچہ کی پیٹ پیٹھ۔ ران
اور ٹانگون کو گرم کپڑے سے ڈہانک کے رکہین۔ اگر قے اور لعاب دہن کے آنے سے چہاتی کے کپڑے
تربتر ہو جاوین تو بچاؤ کے لئے گلے مین رومال باندہ دین بہیگ جانے پر دوسرا رومال بدل
دین۔ امتلا کی صورت مین ایک ڈرام روغن بید انجیر دین بعد ازان دودہ پینے کے بعد کوئی
کہاری قاطع ریاح دوا کے دینے سے معدہ کی ریح اور ترشی کو رفع کرین اور یہ مرکب فایدہ
مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سوڈا بائی کاربونیٹ اف پوٹاس ۸ گرین ارومائٹک اسپرٹ اف
ایمونیا اسپرٹ کلوروفارم ہر ایک ۲ بوند سرپ سمپل ۲۰ بوند ڈل واٹر ۲ ڈرام سب کو ملا کر ایک
مہینہ کے بچہ کو نصف صبح اور نصف شام پلاوین اگر اسمین بسمتہ اور پری پیارڈ چاک بہی
شامل کی جاوی تو زیادہ تر فایدہ مند ہے درد کی زیادہ تکلیف مین سوڈا کی بجای پری پیارڈ چاک
اور قبض کی صورت مین سوڈا کے عوض مگنیشیا سلفاس زیادہ کرین۔ **دیگر مجرب**
جس سے بدہضمی اور ترشی کو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** جوکہار ۱۰ گرین شورہ قلمی ایک
گرین۔ عرق بادیان ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب**
جس سے ترش ڈکارین رفع ہو جاتی ہین ریح شکم کو بہی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** لائکوار بسمتہ
ایٹ ایمونیا سائیٹراس ۲۰ گرین خیساندہ کو اشیا ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام
صبح و شام دین **دیگر مجرب** جس سے بدہضمی کو سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے
نسخہ بائی کاربونیٹ اف سوڈا ۱۰ گرین کاربونیٹ اف ایمونیا ۵ گرین ٹنکچر ارنشیا ۱
ڈرام خیساندہ چرایتہ ۴ ڈرام عرق بادیان ۱ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام صبح و شام دین
قے اسہال اور نفخ شکم مین یہ مرکب تیار کر کے پلاوین **نسخہ** کاربونیٹ اف سوڈا ۸ گرین
ارومائٹک اسپرٹ اف ایمونیا ۱۲ بوند ٹنکچر جنجر ۱۰ بوند پیپرمنٹ واٹر ایک اونس سب کو ملا کر
بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین اور اسہال کی زیادتی مین کاربونیٹ اف سوڈا
کمپونڈ کینس پوڈر ہر ایک ۳ گرین پیپرمنٹ مین حل کر کے دین خیساندہ چرایتہ یا جنشن
مین قدرے ڈائلیوٹ سلفیورک اسڈ ملا کر دین۔ یا کمپونڈ ٹنکچر اف سنکونا مین ہائڈروکلورک

اسٹد ملاکر پلادین آپ آہک کا استعمال زیادہ کرین قبض مین یہ مرکب دین لنسخہ کاربونٹ اف مگنیشیا ۳۰ گرین روبرب ۱۰ گرین عرق بادیان ۲ ڈرام سب کو ملاکر بقدر ایک ڈرام چہہ ماہ سے ایک سال کے بچہ کو دنمین ۴ دفعہ دین دیگر مجرب ارومانک اسپرٹ ایمونیا کمپونڈ ٹنکچر اف سنگونا ہر ایک ۳۰ بوند عرق بادیان ۱۰۱ اونس سبکو ملاکر بقدر ۲ ڈرام چہہ ماہ کے بچہ کو دنمین ۳ دفعہ دین -

فصل چہل وششم ورم معدہ وامعا (گیاسٹرو انٹی رائیٹس)

یہہ مرض بچو نکے لئے زیادہ تر خطرناک ہے جب دودہ وغیرہ ثقیل غذا کے نہ ہضم ہونے سے معدہ مین ترشی پیدا ہوجاتی ہے تو مجری الغذا مین پہونچتی ہے حرارت اور رطوبت کی تاثیر سے کیفیت خمیر کی نمایان ہوتی ہے اور سڑانڈ کے شروع ہونے سے جسم کے اندر ایک قسم کا زہریلہ مادہ پیدا ہوجاتا ہے جس سے معدہ اور امعا کی غشائی بلغمیہ مین سخت خراش ہوجاتی ہے اور ضعف کی زیادتی سے بچہ تلف ہوجاتا ہے موسم گرما مین سرما کی نسبت زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور پہاڑی قطعات کی نسبت نشیب زمین کے ممالک مین زیادہ ہوا کرتا ہے **علامات** رات اور دن مین چار پانچ دست زرد رنگ کے ترش بدبودار آتے ہین اور رفتہ رفتہ سبز رنگ کے دست آتی ہین قدرے بخار کی موجودگی مین دست زیادہ میلے آیا کرتے ہین اور پیاس کی شدت ہوتی ہے مگر کچہہ عرصہ کے بعد زبان خشک اور سرخ ہوجاتی ہے حواس باختہ ہوجاتے ہین بدہضمی کی علامات پائی جاتی ہین ثقل کے باعث معدہ اونچا معلوم ہوتا ہے تمام معدہ پر تشنجی درد کے واقع ہونے سے بچہ بچین اور بیقرار ہوکر روتا اور چلاتا ہے ٹانگین سمیٹی رکہتا ہے منہ سے ترش پانی بکثرت آتا ہے جی متلاتا اور قئے ہوتی ہے جسمین جمی ہوئی غیر منہضم ترش غذا نکلتی ہے کبہی قبض اور کبہی پیچش کے ساتہہ دست آتے ہین اور مرض کے زیادہ زور پکڑجانے سے کہانے پینے کے بعد فی الفور قئے شروع ہوجاتی ہے گھنٹہ گھنٹہ یا گھنٹہ مین کئی بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے پانی کیطرح بیرنگ

آتے ہین چربی کے تحلیل ہوجانے سے بچہ دبلا پتلا ہوجاتا ہے آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین
نظر و ہنسلی پڑجاتی ہے۔ آنسو بکثرت جاری ہوجاتی ہین عضلاتی طاقت گھٹ جاتی ہے اور ہوجانیسے
آنکھین نیم وا رہتی ہین اور جلد مین شکن پڑجاتی ہین نڈھال ہونے کی حالت مین بچہ خموش پڑا
رہتا ہے رطوبات کے گھٹ جانے سے جسم زرد ہوجاتا ہے دوران خون کے سست اور
حرارت عزیزی کے کم ہوجانے سے اطراف سرد اور نبض کمزور متواتر اور سوت کے موافق باریک
ہوجاتی ہے بعض اوقات ذات الریہ اور استسقاء الراس مین بچہ مبتلا ہوکر بیحس و حرکت پڑا
رہتا ہے اندہیرے کو پسند کرتا ہے روشنی سے زیادہ نفرت ہوتی ہے آخر کار بچہ نہایت
نڈھال اور کمزور ہوکر بہت جلد ضایع ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات صحت کے حاصل ہونیسے
قدرے قلیل غذا کہانے لگتا ہے قے رک جاتی ہے دست تھم جاتے ہین مگر پھر آناً فاناً
ہاتھ و پاؤن کے سرد ہوجانے سے رنگ زرد ہوجاتا ہے حس و حرکت کے زائل ہوجانے
سے مرگ مفاجات مین بچہ رہگرای عالم جاودانی ہوجاتا ہے **علامات تشریحی**
نعش کے امتحان سے مجری الغذا کا غشائے بلغمیہ متورم دیوارین دبیز و نرم اور بلغمی رطوبت
کے پرت سے ملفوف پایا جاتا ہے غذا کی نالیان خون سے پُر ہوتی ہین کبھی سطح پر چھوٹے
چھوٹے زخم بھی پائے جاتے ہین دماغ نہایت پھیکا نظر آتا ہے **علاج** اصل سبب موجب
فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین بعد ازان اسہال کے بند کرنیمین
حتی المقدور جلدی کرین ارومانک پوڈر اف چاک بقدر ۵ گرین استعمال مین لادین اس سے
دست فوراً بند ہوجاتے ہین **دیگر مجرب** جس سے اسہال دیرینہ کو از بس
فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اسی ٹیٹ اف لڈ ۲ گرین ڈائیلیوٹ اسی ٹک اسڈ ۲ بوند
ٹنکچر اوپیم ۸ بوند لعاب گوند کتیرا ۲ ڈرام آب مقطر ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دو سال کے
بچہ کو دین خمیر اور ترشی کے پیدا کرنیوالی اغذیہ کے استعمال سے قطعی پرہیز کرین تاکہ
خراش پیدا نہو۔ معدہ کی موجودہ ترشی کو دافع حموضت ادویہ سے دور کرین **نسخہ** بائی
کاربونٹ پوٹاس ۲۰ گرین ارومانک اسپرٹ اف ایمونیا ۳۰ بوند ٹنکچر اکونایٹ ۴ بوند
منیسا نذہ چرایتہ ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین اس سے معدہ

کی ترشی فوراً دور ہو جاتی ہے علاوہ ازین معدہ اور امعا کی خراش کو تسکین دین امعا
کی شدت تحریک کو روکین بسریع الہضم مقوی الاجزا اغذیہ کے استعمال سے بچہ کی طاقت
کو بحال رکھین تاکہ بدل یا تحلل کا سلسلہ پورا ہو جاسے مفرحات کے استعمال سے
دوران خون کو تیز کرین خارجی حرارت کی تکمید سے برد اطراف کو گرم کرین پس مذکورۃ
الصدر قواعد کی تکمیل کے واسطے دودہ وغیرہ خراش پیدا کرنے والی اغذیہ کو فوراً بند
کرکے عارضی طور پر اشیجہ ارارو ٹ وغیرہ بسریع الہضم غذا کہانے کو دین اگرچہ اس قسم کی
غذا مین پرورشی اجزا کے کم ہونے سے فاقہ کشی کے باعث بہی بچہ تلف ہو جاتا ہی
مگر اس صورت مین وقت مقررہ پر مفرح اور پرورشی غذا ہی قلیل المقدار دین اور یہ
صورت اسطرح پر حاصل ہو سکتی ہے کہ دودہ پلانے والی دایہ کا انتظام کرین تاکہ وقت
معین پر قلیل المقدار دودہ پلا دیا کرے اگر چہاتیون سے بچہ دودہ نہ پی سکے تو گدہی
کا دودہ پلا دین اور ایک دو ڈرام کے مقدار پر روٹی کی ہیلی کا حریرہ ایک ایک گہنٹہ کے
بعد دینا ہی مفید ہے نیز نقاہت اور تشنج کے موافق اولڈ فرنچ اور برانڈی کو بقدر ہو بوند
غذا میں شامل کرکے چار چار گہنٹہ کے بعد دی سکتے ہین یعنے ایک مہینہ کے بچہ کو چار چار
گہنٹہ کے بعد ۵ سے ۱۰ بوند تک دو مہینہ کے بچہ کو ۱۰ سے ۲۰ بوند تک اور تین مہینہ کے بچہ کو
۲۰ سے ۳۰ بوند تک چار مہینہ کے بچہ کو ۴۰ بوند سے ڈرام تک برانڈی کی مقدار دی سکتے
ہیں اہل سے نمالبا غذا متعفن نہیں ہوتی اور اسکے ساتھ افیون کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ دونون
چیزون کے مخدر اثر سے بچہ زیادہ ترست ہو جاتا ہے جب برابر ۳ گہنٹہ تک
مریض رک جاوی تو گوشت خام کی رس بالائی شیر اور روٹی کی ہیلی کا حریرہ وغیرہ پرورشی
غذا کا انتظام باحتیاط تمام کرین اور بتدریج غذا کا پورا وزن کرین اگر گائے کے دودہ
کا استعمال کرنا منظور خاطر ہو تو دودہ کو گہر مین لاتے ہی فی الفور جوش دین بعد ازان
اشیجو وغیرہ مناسب غذا دو چند شامل کرکے شروع کرین اور ہمیشہ صاف ستہری تازہ
بنا کر دین اور برتنونکی صفائی کا خیال مقدم رکہین تشنج اور بیہوشی کی صورت مین
دو اونس پانی یا روٹی کی ہیلی کے ...... میں برانڈی ...... شامل کرکے پچکاری کرین نیز

بچہ کو گرم پانی مین بٹھلا دین - حرارت غریزی کے حاصل کرنے کے لیے بچہ کو گرم فلالین
مین لپیٹ دین اور بستر مین گرم پانی کی بوتلین رکھین یا ایک بوتل پاوان کے ساتھ اور
ایک ایک دونون پہلوؤن مین رکھین مرض کی زیادتی مین ڈورس پوڈر اور گری پوڈر ہر ایک
چوتھائی گرین چھ مہینہ بھر کے بچہ کو تین تین گھنٹے کے بعد دین اور چھ مہینے کے بچہ کو ہر ایک
بقدر نصف گرین چار چار گھنٹے کے بعد کھلا دین اسہال اور غثیان کی کثرت مین نائیٹریٹ
اف بسمتھ ۲ سے ۲ گرین - لائکوار اوپیا اور وائین اپیکاک ۱ سے ۲ بوند پری پیارڈ چاک ۳ سے
۵ گرین تک ایک ڈرام پانی مین ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد دین اگر اس مکسچر مین کھڑیا مٹی کے
عوض بائی کاربونٹ اف سوڈا شامل کیا جائے تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے
غذا کی خمیر کی ترشی اعتدال پر آجاتی ہے بسمتھ کی تاثیر سے خراش دار مقامات پر تسکین
کا فایدہ ہوتا ہے افیون سے امعا کی تحریک کم ہوجاتی ہے اپیکاک سے امعا کی رطوبت
کے وافر پیدا ہونے سے مقام ماؤف کو آرام حاصل ہوتا ہے گری پوڈر اور ڈورس پوڈر
کے استعمال سے بھی فایدہ حاصل ہوتا ہے -

فصل چہل و ہفتم اسہال (ڈائریا) بچون کے لئے جملہ امراض مین یہ بیماری
زیادہ تر خوفناک ہے جس سے سیکڑون بچے تلف ہوجاتے ہین معمولی حالت مین روزمرہ
تین چار سے پونرد رنگ کے دست آیا کرتے ہین مگر مجری الغذا اور انتڑیون مین مواد کی
موجودگی سے عفونت پیدا ہوجاتی ہے اور رطوبات کی زیادہ تراوش سے اسہال آنے
شروع ہوجاتے ہین دستون کی مقدار رنگت اور بو مین فرق پڑجاتا ہے سادہ اسہال
ورمی اسہال اسہال ورم قولون اور اسہال ہیضہ وغیرہ اقسام اسہال کی علامات اور
تشخیص مین زیادہ پر فرق پایا جاتا ہے **اسباب** آب وہوا اور سرد گرم موسم
کی تبدیل - نمناک مقام کی رہائش بدپرہیزی - بدہضمی - امتلائے معدہ خراب غذا کی
استعمال بروز دندان - موجودگی کرم اور کھو کھر کھانسی وغیرہ سے دست لگ جاتے ہین
علامات پہلے قے ہوتی ہے اور متلی موقوف ہوتے پر دست شروع ہوجاتے ہین درد
معدہ اور نفخ شکم سے بچہ پاؤن کو سکوڑ کر روتا اور چلاتا ہے بدہضمی اور آب وہوا کی

خرابی مین ہے بو تیلی معمولی رنگ کے دست بکثرت آیا کرتے ہین صفرا کی زیادتی مین زرد رنگ
کے دست آتے ہین اور ہوا کے لگنے سے سبز رنگ کے ہو جاتے ہین جب معدہ کی ترشی
مین صفرا ملتا ہے تو بھی دستون کا رنگ سبز ہو جاتا ہے خون کی تبدیل سے بھی سبز رنگ
ہو جاتا ہے ان دونون صورتون مین چندان خطرہ نہین ہوتا انٹریونین سوزش کے پیدا ہونے
سے ہاضمہ مین فتور پیدا ہو جاتا ہے جس سے سبز زردی مایل یا حامض الرائحہ دست آتے ہین
اور دودہ کی پھٹکیان بھی پائی جاتی ہین کبھی معدہ مین دودہ کے پھٹ جانے سے قے بھی ہوتی
ہے ہیضہ مین سبز رنگ کے دست آناً فاناً آتے ہین جس سے بچہ نہایت کمزور اور نحیف البدن
ہو جاتا ہے کمزوری کی زیادتی سے بچہ کے سر کا تالو بھی نیچے بیٹھ جاتا ہے کبھی انتون مین
جلن لگی ہونے سے آنون نہایت تکلیف کے ساتہہ آتی ہے جسمین بخار کی شدت ۱۰۴ درجہ
تک ہو جاتی ہے - پیاس کی شدت - نبض کی سرعت زبان مرطوب وسفید ہو جاتی ہے
جسپر سرخ رنگ کے دہبے بیجا بیجا پائے جاتے ہین پسینہ مطلقاً نہین آتا پیشاب مین
بھی قلت پائی جاتی ہے پا بیجا نہ غلیظ القوام آتا ہے جسمین زرد رنگ کی گانٹھین اور
سفید آنون ہوتی ہے پیٹ پہول جاتا ہے قے بھی آتی ہے پیٹ مین درد زیادہ ہوتا ہے
مگر دستون کے آنے سے درد اور آنون مین قدرے تخفیف ہو جاتی ہے پاؤن سرد
شکم ملایم گرم اور چہرہ پژمردہ دبلا معلوم ہوتا ہے آنکھین نیچے کو دب جاتی ہین مزاج
چڑچڑا ہو جاتا ہے بر آوزدندان کیوقت اسہال تدریج ہوتے ہین اور دیر تک رہتے ہیں اور
زکام کی شکایت بھی پائی جاتی ہے اور دانتون کے نکل آنے پر یہ دونون شکایات رفع
ہو جاتی ہیں اور دوسری دفعہ دانتون کے نکلنے پر دوبارہ شروع ہو جاتے ہین اس حالت
کے واقع ہونے پر بچہ بیہوش ہو جاتا ہے جسمین ہاتہہ پاؤن اینٹھ جاتے ہین زبان
خشک نبض مین سرعت پائی جاتی ہے آخر کار اسی حالت مین بچہ رہگرای عالم جاودانی
ہوتا ہے بعض اوقات دستون کی کثرت مین کف اور آنون ملا ہوا ہوتا ہے بے
احتیاطی کی صورت مین رنگت کے آناً فاناً بدل جانے سے خون اور آنون آتی ہے
پائخانہ کے وقت پیچش کے ہونے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے کونتھنے وقت بچہ

روتا اور چلاتا ہے درد کے باعث ٹانگین سکوڑ کر بدن اینٹھی پڑا رہتا ہے چہرہ پژمردہ
اوداس بدشکل ہوجاتا ہے مروڑون کی تکلیف سے نیند نہین آتی بعض دفعہ تے بہی ہوتی ہے

علاج سب سے اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین بعدزان نہایت
ہوشیاری سے معالجہ کرین کیونکہ بعض اوقات دستون کے فی الفور بند کرنے سے نتیجہ برعکس
ظہور مین آتا ہے چنانچہ بروز دندان کے وقت دستونکا بند کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ
اسوقت معدہ مین ایک قسم کا زہریلا مادہ پیدا ہوجاتا ہے جسکا خارج ہونا ضروری ہے صرف مروڑون
پر شگاف دین اگر بار بار اور پتلے دستون کے .... بکثرت آنے سے بچہ کی طاقت
زایل ہوجائے تو چہہ ماہ سے ایک برس کے بچہ کو ایک ڈرام چاک مکسچر اور ۱ بوند ٹنکچر کینو
ہر ایک دست کے بعد دین **دیگر مجرب** شوگر اف لڈ ۲ گرین ڈائلیوٹ اسڈ ایسٹک ۴ بوند
پانی ۴ ڈرام سبکو ملاکر چہہ مہینہ کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام ہر ایک دست کے بعد پلا دین بعض
اوقات معمولی اسہال خود بخود بند ہوجاتے ہین بعض اوقات دستون کے بار بار اور بکثرت
آنے سے بچہ دبلا پتلا ہوجاتا ہے اس صورت مین دستون کے نہ بند کرنے سے نہایت
خطرناک صورت پیدا ہوجاتی ہے لیکن انکو یک لخت بند کرنے سے بہی زیادہ اندیشہ
پیدا ہوجاتا ہے اور بند کرنے مین جلدی ہرگز نہ کرین اور سخت قابض دوا کا استعمال کرین
ورنہ نفخ شکم کے ہونے سے تکلیف کا احتمال زیادہ ہوجاتا ہے پس سب سے پہلے کہانے
پینے کی اشیا کا امتحان کرین غذا کی خرابی مین اوسکی اصلاح کرین اگر دودہ کے زیادہ پلانے
سے دستون کی شکایت ظہور مین آوے تو دو دو گہنٹہ کا فاصلہ دیکر دودہ پلا دین اور
عمر کے لحاظ پر فاصلہ بہی بدلتے جاوین اگر سیر شکم مین دوبارہ دودہ کے پلانے سے
غلیظ القوام دست اور قے آوے تو روغن بید انجیر بقدر ۲ ماشہ دیکر معدہ اور امعا
کو صاف کرین تاکہ گانٹین وغیرہ نکل جاوین بعدزان حالت کے موافق نہایت
ہلکی قابض دوا دین اور دستونکے روکنے کے لئے حتی المقدور افیون کا استعمال ہرگز
نکرین اس موقع پر کلورا ڈین کا استعمال کرنا زیادہ تر فایدہ مند ہے چنانچہ ایک
سے تین ماہ کے بچہ کو ایک سے ۴ بوند تک چہہ ماہ سے سال بھر کے بچہ کو ۲ سے ۵ بوند

تک - ایک سے تین سال کے بچہ کو دو سے چھ بوند تک پانی مین ملا کر تین تین گہنٹہ
کے وقفہ مین بچہ کو دین تاکہ دست بند ہو جاوین - شیر خوار بچہ کی دوا کے علاوہ والدہ
کے پیٹ کی درستی کا خیال رکہنا بہی نہایت ضروری ہے اوسکو کوئی ثقیل یا دست آور
غذا ہرگز نہ دین بلکہ اس قسم کی اشیا استعمال کرین کہ جس سے طبیعت مین قبض رہے
اگر بچہ کو قابض دوائین دیجا دین اور ماں خود دست آور ثقیل غذا کہاتی جائے تو اس صورت
مین بچہ کی صحت کا قایم رہنا محال ہے بچہ کی کمزوری مین ارومانٹک اسپرٹ امونیا بقدر
پانچ بوند سرد پانی مین ملا کر تندرست ہونے تک برابر پلاتے جاوین اور یہ مرکب فایدہ مین
سریع الاثر ہے نسخہ ارومانٹک اسپرٹ امونیا کمپونڈ ایم گیرانٹ منگونا ہر ایک ۲ بوند
وانیم اپیکاک ۲ بوند عرق بادیان ۲ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام چار پانچ مہینہ کے
بچہ کو دنمین ۲ دفعہ دین اگر غذا کی خرابی سے بچہ کو سبز دست آوین تو پہلے ماں کی غذا کا
انتظام کرین اچار چٹنی وغیرہ اس قسم کی اشیا سے قطعی پرہیز کراوین اور بچہ کو فاسفیٹ اف
لایم بقدر ایک گرین دودہ مین حل کر کے دنمین دو تین بار دین اگر کمزوری کے باعث
بچہ کا بدن کبہی سرد کبہی گرم ہو جائے تو ڈوورس پوڈر ۲ گرین کو نمین ایک گرین اشبجو مین شامل
کر کے بچہ کو دین یا پوڑیہ بنا کر دو سال کے بچہ کو صبح و شام کہلا دین سال بہر کے بچہ کو
نصف گرین چہ ماہ کے بچہ کو چوتہائی گرین کی مقدار دین اگر سانس اور دستون
سے ترش بو آوے تو آب آہک ملا دین اگر دست و قے مین دہی کی پہٹکیان نکلین
تو دودہ مین آب آہک ملا کر دین اگر سفید رنگ کے دست آوین تو ایک ڈرام برانڈی
مین ایک گرین پوڈو فلین ملا کر بقدر ۲ قطرات شربت بنات مین داخل کر کے دو تین دفعہ
بچہ کو چٹا دین اگر پیچش کی صورت مین آنون خون آمیز اور گاڑہی بہی برامد ہون
تو بیدہ عنبہ البحیر کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کرین نیز گرم پانی
مین فلالین کا ٹکڑا بہگو کر نچوڑین اور گرما گرم پیٹ پر ٹکمید کرین اور بعد سرد ہونے کے دوسرا
ٹکڑا بدلین اور کہانسے کو کونین و ڈوورس پوڈر دین اور تہوڑا تہوڑا کر کے کئی مرتبہ
دودہ پلا دین اور طاقت قایم رکہنے کے لئے پورٹ وائن مین پانی ملا کر دین اگر

بیماری کے بڑہ ہجانے سے کوئی دوا فایدہ نہ دے تو یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ
مین سریع الاثر ہے **لنسخہ** ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ۲ بوند ٹنکچر کیپسی کیم ۱۰ بوند سیرپ
اف جنجر ڈرام پانی ۱۰ ڈرام سب کو ملا کر چھہ ماہ کے بچہ کو ۲۰ بوند سال بہر کے بچہ کو ایک ڈرام
ڈیڑہ سال کے بچہ کو ۱۰ ڈرام تین تین گہنٹہ کے فاصلہ پر دین **دیگر مجرب** پوست
ہلیلہ زرد ۴ سرخ اجواین ۲ سرخ کہریا مٹی ایک سرخ سب کو باریک کرکے ۲ پوڑیہ بنا وین
اور دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** نیلا تہوتہا ایک سرخ گوند ببول ۲ ماشہ
دونون کو باریک کرکے ۴ پوڑیہ بنا دین اور دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب**
کاسٹک سلفترہ ایک سرخ ڈائیلوٹ نائیٹرک اسڈ ۲ بوند صمغ عربی ۲ ماشہ بنات سفید
۹ ماشہ عرق گلاب ۳ چہٹانک سب کو ملا کر بقدر ۸ ماشہ دنمین ۳ دفعہ دین دستون کے
بند کرنیمین یہ نسخہ نہایت سریع الاثر ہے اگر میلے رنگ کے بدبودار دست آوین تو یہ
مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **لنسخہ** ایک تولہ سیماب کو ۲ تولہ
کہریا مٹی مین شامل کرکے کہرل کرین چندانکہ سیماب خاک ہوجائے خوراک اسے ۲ سرخ
تک اگر خاکی رنگ کے بدبودار دست آوین تو ارو ماٹک پوڈر اف چاک انڈ اوپیم مین
قدرے مرکب بالا بہی ملا کر دین دستون کے بند کرنیمین نہایت فایدہ مند اور سریع الاثر
ہے اور پیٹ کے چاروطرف فلالین کی پٹی کو باندہین اس سے ہر ایک قسم کے اسہال
کو فایدہ ہوتا ہے اگر اسہال سے ترش بو آئے تو یہ مرکب تیار کرکے دین نہایت
فایدہ مند ہے **لنسخہ** کمپونڈ پوڈر اف چاک انڈ اوپیم ۵ گرین بائی کاربونٹ
اف سوڈا ۔ ایلیم پوڈر ہر ایک ۸ گرین سب کو باریک کرکے ڈیڑہ سال کے بچہ کو دین
سال بہر کے بچہ کو نصف گرین اور چھہ ماہ کے بچہ کو چوتہائی گرین دین اس مرکب
مین افیون کی موجودگی صرف ۱۲ تک کے وقت استعمال کرادین مگر مرض کی شدت
مین صبح وشام دونون وقت دین اور درد کی زیادتی مین یہ مرکب تیار کرکے دین
لنسخہ سپرٹ ایتھر گندہک ۲۵ بوند ٹنکچر اوپیم ۸ بوند عرق بادیان ایک اونس
سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام صبح وشام دین علاوہ ازین بچہ کو نمی اور سردی سے

محفوظ رکھین اور خوابگاہ کے کمرہ مین پورے طور پر ہوا کی آمد و رفت کا انتظام کرین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بہت چھوٹے بچہ کو کارن فلور اور ارا روٹ کا دینا مناسب نہین ہے کیونکہ ان مین نشاستہ ہوتا ہے اور ایک سال سے کم عمر کا بچہ کسی نشاستہ دار شئی کو ہضم نہین کر سکتا جس سے بچہ کو دست و قے آنی شروع ہو جاتی ہین اور دیگر امراض بھی ستاتی ہین ....

فصل چہل و ہشتم پیچش (ڈیسنٹری) جب تبدیل موسم گرمی کی زیادتی اور خراب غذا - خام میوجات کے کھانے سے پیچش کا عارضہ شروع ہوتا ہے تو پہلے ایک دو روز تک قے کی شدت ہوتی ہے جس سے ایک قطرہ پانی کا بھی معدہ مین قرار نہین پکڑ سکتا بعد ازان دست برازیہ آتے ہین کچھ عرصہ کے بعد بچہ کو آؤن اور خون آمیز اسہال پیچش اور درد سے بار بار آتے ہین بعض اوقات اسہال برازیہ کی رنگت سبز ہوتی ہے جس سے بچہ کا جسم قدرے گرم نبض سریع الحرکت ہو جاتی ہے مزاج چڑچڑا طبیعت مین زیادہ بیقراری ہوتی ہے چہرہ دب جاتا ہے بچہ نہایت کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے کبھی تشنج کے ہونے سے غشی بھی طاری ہو جاتی ہے اگر اس حالت مین طبیعت اصلاح پذیر نہو تو مرض مزمن ہو جاتا ہے جس مین قدرے قلیل پتلی سبز رنگ کے دست خون آمیز آتے ہین کبھی آؤن اور پیپ بھی ملی ہوتی ہے بھوک کے بند ہو جانے سے کھایا ہوا ہضم نہین ہوتا جس سے بچہ نہایت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے جسم پر جھریان پڑ جاتی ہین علاج اگر پاخانہ کرتے وقت زیادہ زور لگانے سے بچہ کا منہ سرخ ہو جائے تیز پاخانہ مین آؤن خون آمیز آئے سدہ کی موجودگی سے قبض معلوم ہو تو آملہ سار گندھک بقدر ایک ماشہ بوقت خواب ہمراہ دودھ دین تین چار روز کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو روغن بیدانجیر کے استعمال سے معدہ اور امعا کی صفائی کرین

دیگر مجرب کسٹرائیل ۲ ماشہ ٹنگچر اوپیم ۲ بوند دونون کو قدرے گرم دودھ مین حل کر کے پلادین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی ثقیل غذا

کہانیکو نہ دین صرف دودہ ہی پلاوین اگر ماں کا دودہ خراب ہو تو دایہ کا دودہ تجویز
کرین دایہ کے نہ دستیاب ہونے پر گائی کے جوش کئیے ہوئے دودہ مین لایم واٹر
ملاکر پلاوین اگر یہ بہی ہضم نہو تو تہوڑا تہوڑا کر کے کئی دفعہ پلاوین بچہ کے زیادہ دبلاپن
مین گہنٹہ گہنٹہ کے بعد ۵ بوند برانڈی کو دودہ مین شامل کر کے دین اگر اس تدبیر سے
صورت فایدہ کے ظاہر نہو تو چہہ ماہ کے بچہ کو نصف گرین اپیکاک تین تین گہنٹہ کے بعد دین
دو سال بہر کے بچہ کو ایک گرین بڑا ہو تو دو گرین دین نیز سال بہر بچہ کے لیئے ۵ گرین اور
دو سالہ بچہ کے لئے دس گرین اپیکاک کو چاولون کی پیچہہ مین شامل کر کے حقنہ کرین اگر
پیچش کی شدت سے خون بہی آوے تو آدہ تولہ ڈنم کی پچکاری کرین اور حقنہ کے بعد چوتڑونکو
رومال سے برابر دس منٹ تک باندہ رکہین تاکہ دوا خارج نہو اگر اس سے فایدہ معلوم نہو تو
چہہ ماہ کے بچہ کو ایک گرین سال بہر کے بچہ کو ڈیڑہ گرین ڈوور س پوڈر دین اور پیٹ پر
تمباکو کی سینک کرین فلالین کی پٹی باندہین یا لینی منٹ اوف سوپ کی مالش کرین تخم کتان کی
لوپری باندہین اس سے شکم کا تناؤ رفع ہو جاتا ہے اور درد کی شکایت کو بہی افاقہ ہوتا ہے
اور لوپری کی گرمی سے خون کا اجتماع بہی دور ہو جاتا ہے۔ چہوٹے بچونکے شکم پر خالص
رائی کا پلستر لگانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس سے آبلہ کے پڑجانے کا زیادہ احتمال ہے
اگر بانہہ کے واسطے ضرورت پیش آئے تو دو سہ چند آٹا ملا کر استعمال کرین اس سے
چہاتی اور پیٹ کا درد فوراً دور ہو جاتا ہی اگر بروز دندان اور کرم کی موجودگی سے پیچش کی شکایت
پائی جائے تو خاص اوسکا علاج کرین دستون کی رقیق حالت مین کلوراڈین دین اور
چند ایام کے بعد کونین بقدر ۲ گرین کا استعمال کرین اور پیچش مزمن مین چاک ٹنکچر کو ٹنکچر اف
کیٹی کیو یا اکسٹراکٹ اف لاک اوڈ کے ہمراہ دین شوگر اف لڈ کا استعمال بہی مفید ہے یا گیالک
اسڈ کو تیزآب گندہک اور کمپونڈ ٹنکچر اف کمفر کے ہمراہ پلاوین اور پیچش مزمن مین یہ مرکب
زیادہ تر مفید ہے نسخہ گیالک اسڈ ۲ گرین کمپونڈ ٹنکچر سینی من ۲ ڈرام ٹنکچر اوپیم ۲ بوند
شیرہ نبات ۴ ڈرام عرق دارچینی ۱۰ ڈرام پانی ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دن مین ۴ دفعہ
دین **دیگر مجرب** اسی ٹٹ اف لڈ ۲ گرین ڈائیلوٹ اسٹیک اسڈ ۲ بوند

لاڈنم ۹ بوند یپوسلین ۱ ڈرام سیرپ اف جنجر ایک ڈرام پانی ۳ اڈرام سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** سلفٹ اف ایرن ۸ گرین لاڈنم ۴ بوند سیرپ اف ارنجر ۲ ڈرام عرق بادیان ۱۰ ڈرام سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین یہ تینون نسخے ایکسال کی عمر کے بچہ کو دینا نہایت موزون ہے —

فصل چہل و ششم نفخ شکم — یہ نہایت سخت مرض ہے جسمین اکثر بچے تلف ہوجاتے ہین جب بچہ کو دودہ کے علاوہ دیگر چیزین کہلائی جاتی ہین یا معدہ مین خود دودہ ہی خراب ہوجاتا ہے یا فالتو دودہ پلایا جاتا ہے تو اس سے اکثر پیٹ پہول جاتا ہے اور انگلی کے لگانے سے ڈہول کیطرح بولتا ہے تکلیف کی زیادتی سے بچہ روتا اور چلاتا ہے بار بار قے کرتے کرتے زیادہ نڈہال ہوجاتا ہے تنفس مین زیادہ تکلیف ہوتی ہے سانس کہینچکر لیا جاتا ہے دودہ بمشکل پیا جاتا ہے کبہی جلد جلد اور دودہ کے زیادہ پی جانے سے دودہ منجر موجب نفخ ہوتا ہے بعض اوقات درد کے ہونے سے بچہ پاؤن کو پیٹ کیطرف سمیٹکر تہرتہرا کر چلاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین بعد ازان پیٹ کو ہتہیلی سے آہستہ آہستہ ملین عرق بادیان مین کلوراڈین ایک دو بوند شامل کر کے دین اگر قبض کے ہونے سے صورت آرام کی نہایت ہو تو ۳ ماشہ روغن بید انجیر مین ۲ قطرات روغن تارپین اور قدرے عرق بادیان ملاکر بچہ کو پلادین اور روزانہ روغن تارپین کی تکمید برابر آدہ گہنٹہ تک کرین —

ترکیب تکمید دیگچہ مین پانی گرم کر کے فلالین کی دوہری گدی اوسمین ترکرین اور نچوڑین بعد ازان گدی کی ایک طرف روغن تارپین بقدر ۲۰ قطرات چہڑک کر پیٹ پر رکہین اس تکمید کے علاوہ تارپین کی بہاپ بہی ہوتی ہے اور سرد ہوجانے پر دوسری گرم گدی کو تبدیل کرین اور اس ترکیب کو برابر آدہ گہنٹہ تک کرین اور اس عمل کو دنمین تین چار دفعہ کرین تیز تکمید کرتے وقت ہر بار پانی کو نچوڑ کر روغن تارپین کو چہڑک دیا کرین مگر گدی زیادہ گرم نہو بلکہ سہتی سہتی ہو تاکہ بچہ اچہی طرح سہار سکے بلکہ پیٹ پر رکہنے سے پہلے اپنے ہاتہ کی پشت پر رکہکر دیکہہ لین تاکہ اوسکی گرمی کا اندازہ معلوم

ہوجائے اور دست آجانے کے بعد دو بوند روغن تارپین کو عرق بادیان مین ملاکر دو دو گھنٹہ کے بعد بچہ کو پلاتے رہین جبتک نفخ رہے تکمید اور دوا جاری رکھین تاکہ نفخ شکم کی شکایت رفع ہوجائے اسہال کی صورت مین بشیرہ زردک استعمال کرنا نہایت مفید ہے **ترکیب** گاجر کو کدوکش کرکے دباکر نچوڑین اور شکر سے قدری شیرین کرکے بقدر ایک اونس دین ۔

دیگر مجرب ڈائیلیوٹ ہائڈروسیانک اسڈ ۲ بوند ٹائیٹریٹ اف پوٹاس ڈرام پانی ۱۰ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک ڈرام دین یخنی گوشت یا اسکے جوہین قدرے برانڈی ملاکر دینا مفید ہے **دیگر مجرب** بائی کاربونٹ اف مگنیشیا ۱۵ گرین آئل اینی سید ۲ بوند پانی ۱۰ اونس سب کو ملاکر سال بھر کے بچہ کو ایک ڈرام چھ ماہ کے بچہ کو نصف ڈرام دین اگر قبض کے ہونے سے اپھارہ کی شکایت پائی جائے تو روغن بید انجیر کے دینے کی چندان ضرورت نہین ہے صرف روغن تارپین کی ایک ایک بوند دینے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے یا تھوڑی تھوڑی دیر مین ڈل واٹر بقدر ایک ڈرام دیا کرین دودہ اور پانی مساوی الوزن اور قدرے آب آہک شامل کرکے پلادین ماں کے بیمار ہوجانے پر بچہ کو دایہ کا دودہ پلادین اشد ضرورت کے وقت ایک دو دفعہ کے پلانے سے چندان مضایقہ نہین ہے ۔

دیگر مجرب جس سے نفخ شکم کو ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سہاگہ بریان تولہ سفوف بادیان ۲ تولہ شکر تری ۲ تولہ سب کو باریک کرکے رکھدین اور بوقت ضرورت بقدر ایک سرخ والدہ کی دودہ مین حل کرکے بچہ کو دین **دیگر مجرب** جس سے نفخ شکم قراقر مغدہ شیر در معدہ کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زیرہ سفید وسیاہ مدبر بہ سرکہ ہر ایک درم نانخواہ بادیان ہر ایک ۱۰ درم آملہ ہلیلہ سیاہ ۔ سعد کوفی ۔ قرنفل ۔ الاچی چوکہار ۔ سجی سفید ہر ایک ۲ ماشہ ۔ پودینہ ۔ دارفلفل ۔ گندہک آملہ سار ۔ بوہڑ نشادر ۔ سہاگہ بریان انگوزہ ہر ایک ۱۰ ماشہ ترید سفید ۶ ماشہ ۔ زنجبیل ۔ انار دانہ ہر ایک ۴ ماشہ پوست بیخ درخت مدار پوست بیخ سہجنہ ہر ایک ۵ ماشہ نمک لاہوری ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے گہیکوار کی رس مین کھرل کرین اور سفوف بنادین اور بوقت ضرورت قدرے شیر والدہ مین حل کرکے دین ......

فصل پچاسیم درد معدہ اکثر بچے کا رونا دو سبب ہوتا ہے درد سے یا بہوک سے مگر بہوک کی صورت مین جو چیز بچہ کو دیجاتی ہے اوسکو فوراً چوسنے لگ جاتا ہے پس اسصورت مین مان کے دودہ پینے یا شیشی کے چوسنے سے بچے کا رونا فوراً موقوف ہوجاتا ہے مگر درد کی صورت مین چہرہ کہچا ہوا معلوم ہوتا ہے دودہ اور شیشی کو پی نہین سکتا اور اکثر درد کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بسبب مان کی بدپرہیزی یا قبض اور غیر منہضم غذا کی استعمال سے دودہ بگڑ جاتا ہے اور غالباً تو بگڑا ہوا دودہ بچہ کے پیٹ مین ہوتا ہے تو ریح کے جمع ہوجانے سے درد شروع ہوجاتا ہے۔ مان کے جلاب مین بچے کا دودہ پینا یا بچے کا سرد و گرم ہونا موجب درد کا ہوتا ہے جس سے بچہ زیادہ روتا اور چلاتا ہے۔ کراہتا اور ادہر ادہر لوٹتا ہے دودہ پینے سے نہایت نفرت کرتا ہے پہٹے ہوئے دودہ کیطرح چہچہڑے دار کبھی زرد اور سبز رنگ کے بار بار دست آتے ہین پیٹ کے عضلات اکڑ جاتے ہین شکم مین نفخ پایا جاتا ہے کبھی قے بھی ہوجاتی ہے بعض اوقات درد کے صدمہ سے غشی بھی طاری ہوجاتی ہے **علاج** بدپرہیزی کی صورت مین روغن بیدانجیر بقدر ۲ ماشہ پلاکر شکم کی صفائی کرین بعدازان عرق بادیان یا عرق شبت (ڈل واٹر) تہوڑی تہوڑی دیر کے بعد بار بار پلا دین اس سے اکثر آرام ہوجاتا ہے دودہ خارجی مین یا پچوان حصہ آب آہک ملا کر دین والدہ کے مقصور مین دودہ کی تبدیلی کرین پیٹ پر فلالین کے ٹکڑے کی بار بار تکمید کرین پیٹ پر تختی باندہین بیقراری اور چڑچڑا مزاج ہونے کی صورت مین صرف برومائیڈ اف پوٹاسیم یا کلورل کی قلیل المقدار شامل کرکے دین پیچش مین قدرے قلیل ڈورس پوڈر دین کلوراڈین کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے مگر افیون کا استعمال ہرگز نہ کرین۔

فصل پچاسی و یکم دیدان الامعا (ورمس) اونکو چہنی اور سوتی کرم بہی کہتے ہین جوان کی نسبت خورد سال بچون کو زیادہ ستاتی ہین مگر شیرخوار بچہ مین بہت کم پیدا ہوتی ہین **اسباب** خراب غذا کے استعمال اور مرطوب جگہ کی بود و باش سے خنازیری مزاج کے بچے اسمین مبتلا ہوجاتے ہین میلے کچیلے رہنے سے بہی کرم پیدا

ہوجاتے ہین **علامات** اس مرض کیلئے کوئی مخصوص علامت نہین ہے
جس سے اسکی پوری پوری شناخت ہوسکے البتہ پاخانہ کے ساتھہ کرمون کے خارج
ہونے سے کسی قسم کا شبہ باقی نہین رہتا علاوہ ازین ہاضمہ کے خراب ہوجانے سے
قبض کی شکایت رہتی ہے کبھی پیچش اور خون آمیز دست آتے ہین لاغر الاندام
ہونے کے باعث جسم کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے پیٹ بڑھا ہوا سخت معلوم ہوتا ہے
بھوک کم ہوجاتی ہے کبھی کثرت سے کھایا جاتا ہے جس سے ناف اور معدہ کے مقام
پر تھوڑے تھوڑے قلیل درد رہتا ہے منہ سے بدبو آتی ہے پیشاب کی جگہ کو ہر وقت مقعد
اور ناک کو خواب کے وقت زیادہ کھجلاتا ہے نیند مین بچہ زیادہ دانت پیستا ہے
نیند بھی اچھی طرح نہین آتی اگر آبھی جاوے تو بچہ خوف کھاکر چونک پڑتا ہے آنکھین
کھلی ہوئی نیم وا رہتی ہین اکثر پتلیان پھیل جاتی ہین تشنج اور درد سر کی وجہ سے بچہ
بے چین رہتا ہے پست ہمت ہوجاتا ہے دم جلد جلد اور تکلیف سے لیتا ہے نبض سریع الحرکت
چلتی ہے دل دھڑکتا ہے اور ڈوبا جاتا معلوم ہوتا ہے خشک کھانسی سے دم بند
ہوجاتا ہے جی متلاتا ہے اور قے ہوجاتی ہے پیشاب کا رنگ سفید دودھ کی مانند
غلیظ ہوتا ہے چھوٹون کی موجودگی مین اوپر کی لب سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور کرمون
کے خارج ہوجانے سے یہ عام علامات مفقود ہوجاتی ہین اور اکثر بچون مین دو قسم کے
کرم بکثرت پائے جاتے ہین **قسم اول کرم حیات (اسکی رس لمبری
کائی ڈس)** یہ لمبی کیچوی زمین کے کیچوؤن کی طرح ہوتے ہین اور چھوٹی آنتریون
مین رہا کرتے ہین بڑی رودون اور معدہ مین بھی پہونچ کرتے اور دستون کے
ہمراہ خارج ہوتے ہین بعض اوقات کرم مذکور کی موجودگی سے کسی قسم کی
تکلیف نہین ہوتی کبھی کبھی ناف کے اوپر مروڑ کا سا درد معلوم ہوتا ہے جس سے
مریض پست ہمت ہوجاتا ہے بھوک زیادہ لگتی ہے مگر پھر بھی بچہ لاغر و کمزور
ہوجاتا ہے **قسم دوئم کرم سوتی (اسکی رس ورمی کیولی رس)** انکو اردو زبان
مین چینی کیچوی بھی کہتے ہین تہائی سے ایک انچ تک طویل قدرے مڑے ہوئے سوت

کی سی سفید چھوٹے چھوٹے ٹکری ہوتے ہین اور بڑی رودون مین خصوصًا مقعد کے چارون طرف
اور چوتڑون کی بیچ مین رینگتی رہتی ہین کبھی مرد کے نایزہ اور عورت کے اندام نہانی مین جاکر
خراش پیدا کرتے ہین اور براز مین بحیاب حرکت کرتے ہوئے باہر آجاتے ہین اور انکی
موجودگی سے خراش اور کہجلی بکثرت ہوتی ہے جس سے مقام مقعد سوج جاتا ہے شراکت کی وجہ
سے دہن اور ناک مین چنچناہٹ ہوتی ہے جی متلاتا اور معدہ مین درد ہوتا ہے - اگرچہ
کدو دانہ وغیرہ قسم کے کرم بہی ہوتے ہین مگر بہت کم پائے جاتے ہین اور مذکورۃ الصدر
دونون قسم بکثرت پائے جاتے ہین اس وجہ سے ان دونون اقسام کے لکہنے پر اکتفا کیا
گیا ہے **علاج** خراش اور سوزش کی صورت مین مسکن دافع خراش ادویات کے استعمال
سے دونون شکایت کو رفع کرین بعدزان سنتونیا اور جلیپ کے ہمراہ کیالومل ملاکر دین جسکی
کی موجودگی مین صبر کا جلاب فایدہ مین سریع الاثر ہے کیونکہ اس دوا کا اثر رودہ مستقیم
پر ہوتا ہے مگر اسمین زیادہ تر پچکاری مفید ہوا کرتی ہے مثلاً روغن بید انجیر اور روغن تارپین
مین ایک یا نصف ڈرام سنگپرافت الوژ شامل کرکے حقنہ کرین آب آہک اور جشیاندہ کو اشیاء
کی پچکاری بہی مفید ہے **دیگر مجرب** دو سے ۵ گرین تک سلفٹ اف
ایرن کو چار یا پانچ اونس پانی مین حل کرکے پچکاری کرین چھ ماہ کے بچہ کو روغن بید انجیر
بقدر ۲ ماشہ روغن تارپین ۱ بوند یا سعوف اندر جو بقدر ۱ ماشہ سب کو گرم دودہ مین حل کرکے
بوقت خواب دین اس سے کرم کلہم خارج ہوجاتے ہین بعدزان کونین ۵ گرین نمک لاہوری
ایکڈرام پانی ۲ اونس سب کو ملاکر حقنہ کرین بعد بیخ انار بقدر ۲ ماشہ سیر بھر پانی مین جوش
دیکر صاف کرین اور برابر پان روز تک بقدر ۲ ماشہ بچہ کو پلاوین اور کار یا کاسٹیل کا فتیلہ
مقعد مین رکہین اس سے تمام کرم مردہ ہوکر خارج ہوجاتے ہین اور دوبارہ پیدا نہین ہوتے
پیشاب کی رنگت بہی صاف ہوجاتی ہے اور عمر کے موافق دوا کی مقدار بہی کم و بیش
کرسکتے ہین - شیرین اشیا اور باسی دودہ اور معمولات کے استعمال سے پرہیز کرین
اور غذا کے بعد تھوڑے سے نمک کہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر مسہل کے بعد اس ترکیب
کو استعمال کیا جائے تو کرمون کی پیدایش موقوف ہوجاتی ہے **نسخہ** رسوت کا پسو

مقشر انگوزہ ہر ایک ماشہ صبر ۲ ماشہ سنج مرچ سیاہ ۲ ماشہ سنج نرم کو بنبلی نیم ایکتولہ سب کو
باریک کرکے گلگروندہ کے عرق مین حبوب مقدار دانہ موٹھہ بنا دین اور روزمرہ ایک حب
شیر مادر مین حل کرکے بچہ کو پلادین ـ بعدزان اس قسم کی تدبیر کرین کہ جس سے دوبارہ کرم
پیدا ہون اور وہ یہ ہے کہ ہاضمہ درست رکھین غذا مقوی سریع الہضم کہلا دین ـ

فصل پچاس و دویم قے (ایمی سس) جوانون کی نسبت بچون کو اکثر قے
زیادہ ہوا کرتی ہے ـ غشائی جنب اور پہیپہڑونکی امراض مین نیز امراض دماغیہ مین
نیز ظہور چیچک کے وقت قے کی شکایت ہوجاتی ہے بدہضمی بہی موجب قے کا ہے جیساکہ
دودہ وغیرہ غذا کی خرابی سے بچہ کے پیٹ مین فتور پڑجاتا ہے ہو پیا ہوا دودہ فورًا الٹ
دیتا ہی کرم شکم اور دودہ کے زیادہ پلا لینے سے بہی یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جیسا ان
کے پیٹ مین بدپرہیزی کے باعث بدہضمی ـ دشکم سینہ کی جلن اور ارو غ ترش آتے ہین
تو دودہ کے خراب ہوجانے سے بچہ کے پیٹ مین فتور پیدا ہوجاتا ہے نیز بروز دندان
کے وقت اس قسم کی شکایت پائی جاتی ہے کبہی اسباب کی نامعلوم صورت مین دفعتًا
بچہ کو قے کرنے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اور کسی قسم کی شئی معدہ مین قرار نہین پاسکتی

علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین برابر دو
گہنٹہ تک دودہ وغیرہ کسی قسم کی غذا و دوا نہ دین بعدزان سرد پانی یا آب آہک بقدر
دو چمچہ پلا دین اور قبول کرنے کی صورت مین قدری آشجو بہی دین اٹہہ دس گہنٹہ کے بعد
شیر مادر یا شیر گاؤ مین قدرے پانی ملا کر تہوڑی تہوڑی مقدار مین پلاتے جادین والدہ
کے قصور مین خاص والدہ کا علاج کرین سبز ترکاری وغیرہ بدپرہیزی سے روکین
بروز دندان کی صورت مین مسوڑہ نیز شگاف دین کرم شکم کی صورت مین قتل الدیدان کے
حیلے ہون اگر بچہ کے معدہ مین امتلا معلوم ہو تو روغن بید انجیر کے استعمال سے
معدہ اور امعا کی صفائی کرین بعدزان شربت انار ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۶ تولہ بید مشک
۲ تولہ مین زہر مہرہ اور ناریل دریائی گہس کر بار بار پلا دین اور عمر کے موافق چوتہائی
یا نصف یا ایک گرین کیا لومل کو زبان پر مل دین اور اوپر سے مان کا دودہ

دودھ پلادین اور دو گھنٹہ کے بعد بائی کاربونیٹ اف پوٹاس کو ہائیڈروسیانک ایسڈ کے ہمراہ دن میں ۳ دفعہ پلادین **دیگر مجرب** سوڈا اور بسمتھ ہر ایک گرین دونون کو مان کے دودھ مین حل کر کے گھنٹہ گھنٹہ کے بعد بچہ کو پلادین تین چار دفعہ کے استعمال سے قے بند ہو جاتی ہے اگر پیٹ مین ترشی کے پیدا ہونے سے دودھ کی پھٹکیاں اولٹ دی تو دودھ مین چونہ کا پانی ملا کر دیا کرین اگر کسی تدبیر سے قے نہ رکی تو مقام فم معدہ پر چھوٹا سا رائی کا پلستر لگا دین - **دیگر مجرب** جس سے قے اور متلی کو نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** لایکوار پوٹاسی ۵ گرین لاڈنم ۲ بوند پیپرمنٹ آیل ایک بوند عرق الائچی ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام صبح و شام بچہ کو دین - صرف ایک خوراک سے قے کی شکایت رفع ہو جاتی ہے ورنہ دوسری خوراک سے یقیناً قے بند ہو جاتی ہے **دیگر مجرب** جس سے قے صفراوی کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اسپغول ۶ ماشہ - تمر ہندی تولہ ۱ دو تولہ کو بھگو کر پانی کو نتھار لین بعد ازان زہر مہرہ اور نارجیل ہر ایک ۲ ماشہ گھس کر شامل کر کے شربت انار ۲ تولہ سے شیرین کرین اچند بار پلادین قاعدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے فوراً فایدہ ظہور مین آتا ہے **نسخہ** کلورا ڈین کرباز وٹ ہر ایک ایک بوند ہائیڈروسیانک ایسڈ ۲ بوند پیپرمنٹ واٹر ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام صبح و شام دین -

فصل بچاس و ہفتم یرقان (جانڈس) جب جلد اور پھیپھڑون کے فعل مین کسی قسم کا فتور پیدا ہو جاتا ہے یا مجری الصفرا بند ہو جاتا ہے تو یرقان کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات پیدایش کے تیسرے دن جلد کے نیچے خون کے زیادہ اجتماع سے بچہ کی رنگت زردی مایل ہو جاتی ہے اور خون کے مٹ جانے سے بتدریج رفع بھی ہو جاتی ہے لیکن اس سے بچہ کی صحت مین فرق آتا ہے اور نہ بچہ کی آنکھین زرد ہوتی ہین اور نہ شکم مین کسی قسم کی خرابی پائی جاتی ہے **علاج** بچہ کو زیادہ سردی سے بچا دین اور غذا کے بارہ مین

صرف شیر مادر پر اکتفا کرین کوئی دوسری قسم کی غذا نہ دین قبض کی صورت مین لضعف سے
ایک گرین ٹنک کیلا و مل کھلا کر بعد مین روغن بید انجیر پلا وین تا کہ معدہ اور امعا صاف ہوجاوین
خفیف صورت مین چند روز کے بعد یہ مرض علاج کے بغیر خود بخود رفع ہوتا ہے —

فصل پچاس و چہارم خروج کانچ (پرولیپسس نامی) خفیف صورت
مین صرف معاء مستقیم کا غشائے بلغمیہ باہر نکل آتا ہے اور مرض کی شدت مین بہت
ساحصہ یا رودہ مذکور کا تمام باہر آجاتا ہے **اسباب** جب امعا مین کرم وغیرہ
کوئی شئی فاسد پیدا ہوجاتی ہے تو کمزور بچہ مین پائخانہ کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہے
خصوصًا کھانسی وقت رونے اور کونتھنے وقت اس مرض کی شکایت زیادہ ہوا کرتی ہے
مثانہ مین پتھری کی موجودگی اور مرض پیچش بھی اس کا باعث ہے **علاج** مرض کی
خفیف حالت مین بچہ زیادہ دیر تک پائخانہ مین بیٹھا رہتا ہے زور لگانے اور خراش کی واقع ہونے
سے قدری قلیل رودہ مستقیم باہر نکل آتا ہے مثانہ مین بھی خراش پائی جاتی ہے اور فراغت
کے بعد خود بخود اندر چلا جاتا ہے یا ہاتھ کے ذریعہ اندر کردینے سے بآسانی اوپر کو چڑھ جاتا ہے
ہفتون اور کئی مہینون تک یہی حالت برابر قائم رہتی ہے رفع بواعث کے بعد طاقت
کے آجانے سے بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہے مگر مرض شدید مین رودہ مذکور کا غشائے
بلغمیہ برابر دو تین انچ تک ہر ایک دست کے بعد باہر نکل آتا ہے جسکا اندر کرنے کے لیئے
زیادہ تر تجربہ درکار ہوتا ہے اگر اس موقع پر انتڑی کو فورًا داخل نہ کیا جاوے تو اوسکے پھنس
جانے سے علامات خوفناک پیدا ہوجاتی ہین بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ انتڑی ہمیشہ
باہر نکلی رہتی ہے اور اندر کردینے پر فورًا باہر نکل آتی ہے **علاج** سب سے پہلے اصل سبب
موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین بعدازان خفیف قسم مین روبرب
سوڈا کلسنیا روغن بید انجیر فلوس خیار شنبر وغیرہ ملینات کے استعمال سے رفع قبض
کرین نیم گرم پانی مین صابون کو حل کرکے آب دست کرا دین اور نکلے ہوئے حصہ کو روغن بادام
سے چرب کرکے بذریعہ انگلی داخل کرین بعدازان ایک گدی کے بیچ مین سوراخ کرکے پائخانہ
کے مقام پر باندھی رکھین مرض کی شدید قسم مین مذکورہ بالا علاج کے علاوہ مرکبات

فولاد وکونین وغیرہ مقویات کا استعمال کرین اور داخل کرنے کے پہلے زنک سلوشن اور عرق پیشاب وغیرہ ع قباب ذالبتہ اشری کو صرف دہو دیا کرین اور بیماری کی تیسری قسم مین اسٹر گمنیا وغیرہ مرکبات تحلیلہ کا استعمال کرین فائدہ بسرایع الاثر ہے چنانچہ چار سال کے بچے کو دین دو تین دمہ ایک گرین کے ساتھ ان کے ... کی مقدار اسٹر گمنیا دین اور پسی ہوئی اشری پرہیز ... لگا دین اس سے دردمین فوراً افاقہ ہوجاتا ہے آب وہوا کی تبدیل بہت فایدہ مین سریع الاثر ہے بعض حکیم کہتے ہین کہ غشائے بلغیہ کے ڈھیلی ڈھیلی ٹکڑے تراش کر چپک دیئے جاوین مگر بیچ نہین اس قسم کا عمل مناسب نہین ہے کیونکہ اکثر اس سے سن بلوغت مین مقعد کا سوراخ تنگ ہوجاتا ہے –

فصل پنجاہ و پنجم مقعد غیر مثقوب اس تولیدی نقص کو چار قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول** مبرز کا سوراخ خاص مقام مقعد یا کسی غیر موقع پر مبرز کا سوراخ نہایت تنگ اور ضیق موجود ہوتا ہے جس مین باریک سلائی ہی بمشکل داخل ہوسکتی ہے جس کی جائے کہ اوس سے فضلہ براز یہ خارج ہو کبھی سوراخ مبرز صحیح وسالم ہوتا ہے مگر ایک قسم کی جھلی سے برابر ایک دو انچ تک معائے مستقیم بند ہوتی ہے اور پاخانہ کی حاجت کے بار بار ہونے سے شکم پھول جاتا ہے لیکن عدم اخراج فضلہ کے باعث بچہ روتا اور چلاتا ہے **قسم دوئم** مقعد کا بیرونی سوراخ صرف جلد کی پتلی جھلی سی مسدود ہوتا ہے اور فضلہ کے اجتماع سے جھلی مذکور ابھری ہوئی نیلگون معلوم ہوتی ہے **قسم سوئم** معائے مستقیم کا اختتام مثانہ کی گردن اور ناثیرہ یا فرج مین ہوتا ہے اور فضلہ براز یہ پیشاب کے راہ خارج ہوتا ہے **قسم چہارم** معائے مستقیم کا اختتام اوپر کیطرف سے برابر ایک یا نصف انچ کے اندازہ پر ہوا کرتا ہے بعض اوقات معائے مستقیم بالکل ہوتی ہی نہین ہے اس صورت مین مبرز کا سوراخ بالکل نہین ہوتا جس سے بچہ کا شکم روز بروز پھولتا جاتا ہے اور زیادہ تکلیف کے باعث بچہ چند ہی ایام مین تلف ہوجاتا ہے **علاج** اول صورت مین سوراخ موجودہ کو سلائی کے ذریعہ بتدریج کشادہ کرین تاکہ فضلہ بآسانی خارج ہو اگر سلائی کا داخل کرنا مشکل معلوم ہو تو لمبی شہتری شکل کی نشتر کو بذور داخل کرکے باحتیاط تمام سوراخ کو ... دین تاکہ قریب وجوار کی ساخت

پر کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے اور شگاف دینے کے بعد برابر کچھ عرصہ تک فتیلہ کا استعمال کرین تاکہ
اندمال زخم کے وقت دوبارہ تنگی پیدا نہو جاوے اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو مقام مقعد
پر مثقب انبوبی سے سوراخ کرکے فضلہ کو خارج کرین اور جہلی کی جلد کو سوراخ کے ساتھ سی
دین دوسری صورت مین جہلی کے مقام دباؤ پر چلیپا کی شکل کا اثر اشگاف دیکر موجودہ فضلہ
کو خارج کرین بعد ازان فتیلہ کے استعمال سے سوراخ کو اندمال نہونے دین تیسری اور چوتھی
صورت مین مقام مبرز پر مصنوعی مقعد بنادین جسکا طریق عمل معمول جراحیہ مین بوضاحت
تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل پچاس و ششم چیچک (سمال پاکس) اسکی بہت سے نام ہین
چنانچہ دی رائی۔ اولا۔ جدری۔ ماتا۔ سیتلا وغیرہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ زمانہ
سابق مین سیتلا نام کی ایک عورت تہی جسکو چیچک کے عمل مین کمال ملکہ تھا اور وہ
عورت چیچک کے دانون مین سے مواد چیچک کو لیکر دوسرے بچون کی بدن مین گود دیا کرتی تہی
جس سے وے بچے چیچک کی زیادہ تکلیف سے محفوظ رہتے تھے عمل مذکور کی بدولت
عورت ممدوح کی عزت و تکریم حد سے زیادہ ہونے لگی آخر وفات کے بعد اوسکے
نام کی پوجا ہونی شروع ہوگئی جو قوم جہلا مین برابر آجتک مروج ہے اسی وجہ سے
اس مرض کا نام بہی سیتلا مشہور ہوگیا۔ یہ مرض سخت متعدی ہے جسکی زہر تمام
آبلون اور پسینون مین بکثرت پائی جاتی ہے پارچات ظروف۔ کاغذات وغیرہ
مستعمل اشیاء مریض کی چہوت اور ہوا کے ذریعہ سے دوسرے تندرست بچے بہی مبتلائے
چیچک ہوجاتے ہین عام مین مرض کی تاثیر کو وبائی طور پر حکیم اور خدمتگار بہی پہیلا
سکتے ہین خون حاملہ کے وسیلہ سے بہی شکم مین جنین مبتلا ہوسکتا ہے نیز ٹیکہ
لگانے سے اس مرض کا وبائی اثر عام مین بخوبی پہیل سکتا ہے جس کی موسم گرما مین
بہ نسبت جاڑون کی اور جوان بہ نسبت بوڑہون کی بکثرت مبتلا ہوتے ہین اور یہ مرض
ہر ملک و قوم کے مرد و عورت کو ہر ایک حصہ عمر مین ہوسکتا ہے اہل حبش وغیرہ
گرم ممالک مین بکثرت ہوتا ہے اسے مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چہ قسمین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول چیچک متفرقہ (ڈس کریٹ سمال پاکس) مختلف علامات کے عارض ہوتے ہین انکو چند درجہ مین بیان کیا جاتا ہے **درجہ اول** جب اس مرض کا زہر یا مادہ جسم مین سرایت کرجاتا ہے تو برابر چھ سات روز تک بیکار پڑا رہتا ہے بعض حکما کا قول ہے کہ برابر سولان روز تک سمیت کا اثر ظاہر نہین ہوتا اس اثنا مین صرف بچہ تھوڑا سا سست الوجود ہوجاتا ہے اسکے سوا کسی قسم کی تکلیف ظہور مین نہین آتی **درجہ دوئم** جب سمیت کا اثر ظہور مین آتا ہے تو پہلے بخار کے ہوجانے سے بچہ کو سردی معلوم ہوتی ہے درد سر اور بے چینی کی وجہ سے مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے بھوک زائل ہوجاتی ہے جسم گرم اور خشک معلوم ہوتا ہے اکثر قبض کی شکایت پائی جاتی ہے بعض دفعہ دست بھی لگ جاتے ہین زبان میلی مگر نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہین تشنگی کمال ہوتی ہے ہاتھ و پاؤن - پیٹھ - کمر معدہ وغیرہ اعضا مین درد بشدت شروع ہوجاتا ہے اعضا شکنی تنفس مین تنگی - آواز مین گرفتگی آنکھون مین سرخی - ناک مین خارش اور بخار لرزہ سے آتا ہے جسمین نبض ممتلی اور سریع الحرکت چلتی ہے پسینہ بکثرت آتا ہے جس سے بچہ بالکل نڈھال اور کمزور ہوجاتا ہے اور آنکھین بدل کر سرخ ہوجاتی ہین گلا دکھنے لگتا ہے نگلنے مین درد اور تکلیف ہوتی ہے بعض دفعہ قلب کے مقام پر بوجھ معلوم ہوتا ہے دل دھڑکتا ہی خشک کھانسی آتی ہے بے خوابی زیادہ ہوجاتی ہے اگر نیند آبھی جاوے تو متوحش خوابات کی وجہ سے بچہ چونک پڑتا ہے اور روتا چلاتا ہے بعض اوقات بخار کی شدت سے بچہ کو ہذیان ہوجاتا ہے غشی کے ہونے سے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے کبھی مرگی کیطرح تشنج بھی ہوجاتا ہے اور اصل سمیت کی قلت اور کثرت پر علامات مذکورۃ الصدر مین کمی وبیشی ہوجاتی ہے اکثر یہ درجہ تین روز تک رہتا ہے بعض اوقات چھٹے ساتوین روز مین چیچک کے دانے نمودار ہونے لگتے ہین مگر متوسط اور شدت قسم کی مرض مین دوسرے روز ہی بخار کے ظاہر ہونے سے دانے نکل آتے ہین **درجہ سوئم ظہور دانہ چیچک** اس درجہ کا ابتدا دانون کا نمودار

ہوتا ہے اور مواد کے پیدا ہونے پر ختم ہوجاتا ہے خون کی ابتلا سے پہلے جلد پر بہت
چھوٹے چھوٹے مدور الشکل چھپاکی کی مشابہ سرخ رنگ کے نقاط نمودار ہوجاتے ہیں یعنی
زمان لرزہ اور قشعریرہ کے ساتھ دفعتًا بخار ہوکر دوسرے روز اور تیسرے دن تیسرے
روز پہلے چہرہ پیشانی گردن پھر چوتھے روز تمام جسم اور اطراف پر سرخ رنگ کے داغ
نمایان ہوتے ہین بعد ازان زیادہ اوبھر کر اونچی اونچی ٹھوس متفرق دانون کی شکل
پر ہوجاتے ہین اور دبانے سے مفقود ہوجاتی ہین پھر فورًا پیدا ہوجاتے ہین اور
پانی کے پیدا ہوجانے سے بیچ مین سفید زردی مایل آبلے بنجاتے ہین جب
علامات مذکورہ کی شدت کم ہوجاتی ہے مگر پانی کی پیدایش جسم کے مختلف حصہ مین
مختلف وقت کے اندر ہوتی ہے پانچوین روز دانے مذکور جلد سے ابھری ہوئی
نہایت شفاف رطوبت سے مملو مگر نوکین دبی ہوئین کنارے گول ابھری ہوئی اور گردا
گرد سرخ رنگ کا حلقہ بنجاتا ہے اور شفاف پانی بتدریج گدلا پن مین تبدیل ہوجاتا ہے
بخار اور بےچینی مین قدرے تخفیف ہوجاتی ہے چھٹے روز مرض کے بخوبی ظاہر ہونے سے
منہ حلق ناک اور آنکھون کے پپوٹے نیز اعضای تناسل پر دانون کا ظہور پایا جاتا ہے
اور خون کے اجتماع سے خراش مین شدت ہوتی ہے زبان پھول جاتی ہے منہ آجاتا ہے
جس سے آواز بیٹھ جاتی ہے منہ سے لیسدار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے غذا کا
نگلنا مشکل ہوجاتا ہے چہرہ متورم آنکھین بند ہوجاتی ہین درجہ چہارم دانون
مین مواد کی پیدایش ۔ ساتوین یا آٹھوین روز دانون کے بھر جانے سے نوکین
ابھر آتی ہین دائری مدور الشکل ہوجاتے ہین دانون کی موجودہ رطوبت غلیظ القوام
پیپ مین تبدیل ہوجاتی ہے جسکی شدت سمیت اور خون مین پیپ کے جذب
ہوجانے سے دوبارہ بخار زور سے چڑھجاتا ہے دانون کی تعداد اور حدود جسقدر
وسیع ہوتی ہے اوسیقدر بخار زیادہ شدید ہوتا ہے زیادہ بےچینی کی وجہ سے
ہذیان بھی ہوجاتا ہے مگر چیچک منفرقہ کی نسبت متوصلہ مین شدت زیادہ ہوتی ہے
ہذیان اور بیہوشی بھی طاری ہوجاتی ہے جلد کے گرم اور خشک ہونے سے

پسینہ بہت کم آتا ہے **درجہ پنجم** نانوین روز مین حلقے کے دور ہو جانے سے دانے مکمل ہو جاتے ہین جنکے بیچمین بہورے رنگ کا نقطہ نمودار ہو جاتا ہے چہرہ کا ورم قدرے خفیف ہو جاتا ہے مگر ہاتھہ و پاؤن زیادہ متورم ہو جاتے ہین گیارہوین روز کے بعد مواد موجودہ کا خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے چودہوین روز دانون کے ٹوٹ جانے سے کھرنڈ بنجاتا ہے اور اکیسوین روز کھرنڈ اوتر جاتے ہین اور مقام مذکور برابر چند روز تک صاف اور سرخ رہتا ہے ہاتھہ و پاؤن کا ورم بہی کم ہو جاتا ہے اور مریض صحیح و سالم تندرست ہو جاتا ہے **قسم دویم چیچک متوصلہ کان فلوانٹ سمال پاکس)** دانون کی کثرت سے سوزش کی شدت ہوتی ہے اور اس قسم مین ابتدا ہی مین بیہوشی ہذیان اور سخت بخار کے ہونے سے بار بار قے ہوتی ہے بخار برابر رہتا ہے جسکی شدت نانوین روز مین زیادہ ہو جاتی ہے نبض کی رفتار ۱۴۰ درجہ تک تیز اور ممتلی باقاعدہ ہو جاتی ہے خون مین پیپ کے زیادہ جذب ہو جانے سے تمام جسم مین فتور پڑجاتا ہے اور کئی قسم کی برائیان ظہور مین آتی ہین اور اس قسم کا بخار زیادہ تر ردی ہوتا ہے زبان خشک اور سیاہ ہو جاتی ہے دست لگ جاتے ہین پسینہ بکثرت آتا ہے ہوش و حواس مین فرق پڑجاتا ہے بعض اوقات جنون کے ہونے سے مریض خودکشی کر لیتا ہے کبہی زیادہ ضعف اور غنودگی کے وجہ سے مریض نیم جان ہوکر پڑا رہتا ہے اور رفتہ رفتہ دانون کے بیقاعدہ نکلنے سے جسم متورم اور چہرہ سوجکر بدنما پہوڑے کیطرح ہو جاتا ہے مختلف مقامات سے خون رستا ہے سوزش کی زیادتی مین گوشت گل سڑ کر خارج ہوتا ہے گردن کی غدودین بہی زیادہ بڑھ جاتی ہین منہ سے پانی بکثرت آتا ہے ردی علامات کے نمودار ہونے وانزوادی سیاہی مائل لب اور دانت بالکل سیاہ ہو جاتے ہین اور اکثر اس قسم کا مریض گیارہوین روز تلف ہو جاتا ہے اگر تدبیر اً بچ بہی جاوے تو ہمیشہ کے لئے بدشکل ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایک دور و بگا اندر دانونمین پیپ کے پڑتے وقت بخار کم ہو جاتا ہے مگر دانون کی کثرت سے نبض و دفعتاً کمزور ہو جاتی ہے دانت ابہری ہوئے بیٹھ جاتے ہین ہاتھہ

پاؤن سرد ہو جاتے ہین جس سے مریض چند ہی گہنٹہ مین جان بحق تسلیم کر جاتا ہے بعض اوقات دانون پر سیاہ رنگ کا کہرنڈ بنجاتا ہے اور سخت خارش کے ہونے سے بیمار اپنے بدن کو نوچ ڈالتا ہے نہایت بدبو پیدا ہو جاتی ہے خون نکل آتا ہے آخر کہرنڈ کے جڑہجانے سے زخم پیدا ہو جاتے ہین اور اچھے ہونے کے بعد بہت بہینگے داغ باقی رہجاتے ہین جس سے بیمار کی شکل بگڑ جاتی ہے **قسم سوئم چیچک دموی** جب مائیت اور پیپ کے پیدا ہونے کا درجہ شروع ہوتا ہے تو آبلون مین خون بھر جاتا ہے اور یہ قسم نہایت ہی سخت خطرناک ہوتا ہے **قسم چہارم چیچک اسود (میلگننٹ)** اسمین دانون کے بیقاعدہ ہونے سے جلد کے زیرین حصہ مین خون خارج ہوتا ہے جس سے تمام جسم پر سیاہ رنگ کے دہبے نمودار ہو جاتے ہین اور چیچک کے دانے بالکل غائب یا بہ حالت خفیف ہو جاتے ہین اور بخار کا درجہ ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک برابر رہتا ہے اور خون کے خراب ہو جانے سے بیچینی کمال ہوتی ہے کمر مین درد زیادہ رہتا ہے اور اطراف سرد ہو جاتے ہین **قسم پنجم چیچک متغیرہ (ماڈی فائیڈ اسمال پاکس)** ٹیکا لگانے کے بعد چیچک متغیرہ کا ظہور ہوتا ہے اسمین صرف ایک دورہ تک ...... بخار رہتا ہے اور دوسرے روز کمال بیچینی کے ہونے سے صبح کے وقت ہاتھ کے قبضہ اور ناک کی سطح پر چند متفرق دانے نمودار ہو جاتے ہین جنمین چوتھے روز پانی کے پیدا ہو جانے آبلے بن جاتے ہین اور آٹھوین رطوبت موجودہ پیپ مین بدل جاتی ہے جس سے مریض کو لرزہ کے ساتھ بخار آتا ہے اور بغل کی غدودین متورم ہو کر درد کرتی ہین گیارہوین روز آبلے مرجہا جاتے ہین اور چودہوین روز کہرنڈ کے پیدا ہو جانے سے جملہ تکالیف رفع ہو جاتی ہین اور ٹیکا کی کامیابی مین اکثر چیچک کا ظہور نہین ہوتا اگر ہو بھی تو نہایت خفیف اور متفرق قسم کی ہوتی ہے اور اسکا ظہور تین قسم پر ہوتا ہے **اول** قدرتی قلیل سے بیچینی درد سر ہوتا ہے تیسری روز متفرق دانے نکل آتے اور بہت جلد غائب ہو جاتے ہین **دوئم** معمولی طور پر بخار وغیرہ علامات

[illegible] کے روز دانے نمودار ہو جاتے ہین اور پانچوین روز پانی کے پیدا
ہونے [illegible] سے پھر تہ بہت بد رنگ ہو کر جھڑ جاتی ہین **سویم** ابتدا مین بخار کے
[illegible] زیادہ [illegible] مگر اور [illegible] وغیرہ اعضا مین درد و شدت ہوتا ہی
[illegible] بکثرت نکل آتے ہین چہرہ متورم ہو جاتا ہے [illegible] دیگر علامات
چیچک [illegible] ہین مگر [illegible] دانے بہت جلد غائب ہو جاتے ہین
[illegible] ایک ہفتہ تک اچھے ہو جاتے ہین اور زرد بھی چندان نہین
[illegible] ٹیکا کے لگانے سے چیچک کا ظہور کبھی نہین ہوتا بشرطیکہ
[illegible] بخوبی [illegible] ہون **قسم ششم مختلف اطوار سے**
[illegible] علامات پیدا ہی نہین ہوتین اگر پیدا ہون بھی
[illegible] دیر مین [illegible] ہوتی ہین کبھی صرف بخار ہی آیا کرتا ہے دوسری
کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی - دانون کی بیقاعدہ صورت مین پہلے جسم
اور ہاتھون پر بعدہ ان چہرہ پر نمودار ہوتے ہین کبھی چیچک کے دانے چہرہ پر بکثرت
جسم اور ہاتھ و پاؤن پر نہایت کم پیدا ہوتے ہین دانے کبھی بہت چھوٹے اور
کبھی زیادہ بڑے ہوتے ہین بعض دفعہ دانون کے نکلنے سے بخار فرو نہین ہوتا اسکی
شدت آخر تک برابر قایم رہتی ہے بعض اوقات پیپ بہت کم یا خون آمیز
ہوتی ہے کبھی مدت العمر مین ایک دفعہ کے علاوہ دو دو تین تین دفعہ بھی نکلتی ہی
مگر اس صورت مین علامات خفیف ہوتی ہین **علامات تشریحی**
جلد کی کیفیت بیان سابقہ سے بخوبی معلوم ہو گئی ہے علاوہ ازین خون کے رقیق
ہو جانے سے اسکی قوت انجماد زائل ہو جاتی ہے حنجرہ کے اندر بھی چیچک کے
دانے نظر آتے ہین ریہ قلب کلیہ اور کبد وغیرہ اغشیہ اندرونی مین سوزش
اور اجتماع خون کے آثار پائے جاتے ہین ذات الریہ اور ذات الجنب کی
کیفیت بھی پائی جاتی ہے البتہ یہ بات ابھی تک پایہ ثبوت کو نہین پہنچی کہ
معدہ اور امعا کی غشائے مخاطیہ پر بھی چیچک کے دانے نمودار ہوتے ہین

یا ہمین **انجام** ایک سال سے کم عمر کے بچے چیچک سے زیادہ ضایع ہوتے ہین اٹھ اور ۱۳ روز کے مابین موت کا وقوعہ بکثرت ہوتا ہے پانچ سال سے کم اور تیس سال سے زاید عمر مین فیصدی پچاس سے زاید ہلاک ہوتے ہین پانچ سے تیس سال کی عمر کے مابین باوسط فیصدی دس پندرہ تلف ہوتے ہین ۹ سے ۱۵ سال کی عمر کے لڑکے اکثر اچھے ہوجاتے ہین چیچک متوصلہ مین فیصدی ۵۰-۱۰۰ ور چیچک اسود کے بچے کاہم ہلاک ہوجاتے ہین تمام اقسام غیر ٹیکا شدہ کی تعداد باوسط فیصدی ۵۰ اور ٹیکا شدہ کی تعداد فیصدی ۲۵ اور کامیابی ٹیکا کی تعداد فیصدی صرف چار پانچ بچے ضایع ہوتے ہین ٹائیفائیڈ قسم کے بخار کا ہونا۔ دانونکا دفعۃً زایل ہوجانا دھبون کا ظہور تشنج۔ ہذیان سیلان خون دماغی علامات کا نمودار ہونا گلے اور پھیپڑون کا ماؤف ہونا وغیرہ اس قسم کی عوارضات سے نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے **نتایج**۔ اکثر نظام عصبی مین فتور پڑجاتا ہے۔ ناک کی غشائے بلغمیہ مین سوزش کے واقع ہونے اور دانون کی نمودار ی سے خون آمیز بلغم خارج ہوتی ہے زکام اور نکسیر کی شکایت پائی جاتی ہے۔ سوزش حنجرہ۔ سوزش قصبۃ الریہ اور ذات الریہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے منہ کے زخمی ہونے سے پتلی لیسدار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے معدہ امعا مین سوزش کے واقع ہونے سے فعل ہاضمہ موقوف ہوجاتا ہے بعض دفعہ پیچش اور دست ہمال کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ ردی قسم کی چیچک مین آنکھین دکھتی ہین کانون مین پیپ کے پڑجانے سے قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے جسکی مختلف حصص پر دنبل پیدا ہوجاتے ہین غدود جاذبہ سوج جاتی ہین۔ خون کی تراوشس ہی جلد پر اودی رنگ کے دہبے پڑجاتے ہین۔ ناک سے مسوڑون سے ریہ سے امعا سے اور گردون وغیرہ مختلف اعضا سے خون جاری ہوجاتا ہی **طریق انسداد چیچک** مختلف قواعد کے لحاظ سے اسکو چند ضوابط مین بیان کیا جاتا ہے **ضابطہ اول** حتی الوسع مریض کو علیحدہ ہوادار وسیع الخلو کمرہ مین مریض کو رکھین مگر زیادہ سرد نہو نیز اوسمین اسباب فالتو کم رکھا جاوے

اور نہ خاص کمرہ کی موجودہ شے دوسرے کسی مکان مین لیجادین نیز ہتھ کی طاقت والی کاربالک
سلوشن مین چادر بھگو کر نچوڑین اور مخصوصہ کمرہ کے دروازہ پر لٹکادین اس سے چیچک
کا زہریلا اثر باہر جانے سے رک جاتا ہے نیز مریض کے کمرہ مین کلورین گیس اس
حد تک رہین کہ تنفس مین دقت واقع نہو اس صورت مین مرض کے حملہ سے حکیم اور بیمار
دار دونون محفوظ رہسکتے ہین ترکیب گیس کلورین چھوٹی چھوٹی پیالیون مین کاربونیٹ
آف پوٹاس کو بقدر دس پندرہ گرین ڈال کر نصف ڈرام خالص ہائڈروکلورک ایسڈ
شامل کرین اور کمرہ کے کونون مین پیالیون کو رکھدین اگر روغن ایوکلپٹس مین چادر یا
کاغذ کے ٹکڑے ترکر کے رکھدیئے جاوین تو اس سے بھی کمرہ کی ہوا صاف رہتی ہے

ضابطہ دوئم مریض کی تھوک۔ بلغم۔ پیشاب اسہال وغیرہ غلاظت
بین فنائیل۔ دار چکنا۔ آہک۔ پرمنگنٹ آف پوٹاس اور پھٹکری وغیرہ دافع عفونت
ادویات کو کافی مقدار مین شامل کر کے باہر لیجاوین تاکہ تمام زہریلے مواد مرض ضایع
ہوجاوین **ضابطہ سوئم** خاص خدمت گارون کے سوا دوسرے کسی شخص کو
کمرہ مین آنے جانے کی اجازت نہ دین نیز جنکا ٹیکا لگایا گیا ہو یا چیچک ایک دفعہ
نکل چکی ہے انکو خدمت پر مامور کرین اور دوسرے مکان پر جانے کی سخت ممانعت
کیجاوے بلکہ تا وقتیکہ پورے طور پر تمام جلد کے کھرنڈ وغیرہ اوتر کر صاف نہ ہوجاوین
خاص مریض کو بھی باہر جانے کی اجازت نہ دین اور صحت یابی کے بعد تمام بدن کو ہتھ
کی طاقت والی مرکیوری سلوشن سے غسل صحت کرین **ضابطہ چہارم** مریض
کے کمرہ مین طبیب کو بھی زیادہ دیر تک ٹھہرنا نہ چاہئے نیز دوسرے مریض کے معائنہ
سے پیشتر پارچات پوشیدنی کو دافع عفونت عرقیات سے صاف کرلینا نہایت
ضروری ہے **ضابطہ پنجم** جب مریض صحت یاب ہوجاوے تو اوسکے کمرہ کے تمام
کمترقیمت اشیا کو جلا دین یا دافع عفونت عرقیات سے صاف کرین اور کمرہ کے دروازے
بند کرکے فی ہزار فیٹ کی جگہ پر لبقدر ۱ سیر گندہک جلادین دیوارون اور چھت
کو پھٹکری۔ چونہ پرمنگنٹ آف پوٹاس کے عرق سے دھودین **ضابطہ ششم**

اس مرض مین دوا کا کرنا بالکل بیفایدہ ہے کیونکہ وقت مقررہ پر پہنسیون مین تغیر و تبدل ضرور ہی ہوا کرتا ہے البتہ صفائی امعا کے لئے روغن بید انجیر کی استعمال قدرے مفید ہے جس سے بخار کی شدت کم ہوجاتی ہے اور آنکھون کی حفاظت کے لئے دمین کئی بار کنکنے پانی مین دودہ شامل کرکے آنکھون کو دہویا کرین اگر پہنسیون کے ظہور کا احتمال ہو تو ایک اونس گلاب مین ۲ گرین پھٹکری حل کرکے قدرے گرم کرین اور آنکھہ مین ڈالین اور پلکون پر تیل لگاوین اور دودہ کی استعمال برابر رکھین اور آبلون کے دور ہونے پر کونین دین **ضابطہ ہفتم** چہرہ کو چیچک کے داغون سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے اور وہ اسطرح پر ہے کہ زخمون پر بار بار بیدہ چہرہ کین اس سے کھجلی بہی نہین ہوتی روغن زیتون لگانا بہی مفید ہے ہر ایک دانہ کے سرے پر کاسٹک نقرہ یا کافور لگاوین یا ایک اونس پانی مین چار ہ گرین کاسٹک نقرہ حل کرکے لگاوین اور یہ مرہم بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے لنسخہ مرہم سیماب مرکیوریل الاشن ۵ حصہ موم زرد ۱ حصہ سیاہ پانچ ۶ حصہ سب کو ملا کر آبلون پر برابر پانچ چھہ روز تک لگاوین کہرنڈ کے اوترنے تک کرن آئیل کا لگانا بہی مفید ہے۔ کولڈ کریم اور اوکسائڈ آف زنک بہی لگا سکتے ہین رقیق اور خراش دار رطوبت مین کیلے ماینس کو روغن زیتون مین ملا کر لگاوین اور بچہ کے ہاتہہ کو ہتیلیون مین رکھین تاکہ دانون کو نہ کہجلائے ورنہ کہجلانے سے بڑے بڑے گہرے گہاؤ پڑجاتے ہین اور پہنسیون کے پہوٹ جانے سے مواد کو پونچھہ دین کیونکہ مواد کا بہنا اچھا نہین ہے **ضابطہ ہشتم** بغرض حفاظت بچون کو ٹیکا لگانا نہایت ضروری ہے کیونکہ عمل مذکور کے ایجاد سے پہلے دنیا مین سیکڑون بچے سیتلا مای کی بہینٹ ہوئے بدصورت۔ اندہے اور کانے وغیرہ قباحتون مین مبتلا ہونا تو شمار ہی نہ تھا فی الحال آبادی کا زیادہ بڑہجانا صرف عمل ٹیکا کی ہی بدولت ہے دانون کے کم نکلنے سے نہ چہرہ پر داغ پڑتے ہین نہ کوئی بچہ ضایع ہوتا ہے البتہ ٹیکا کی ناکامیابی مین احتمال خوف کا ہے مگر بہی کم۔ جن مقامات پر چیچک کا زیادہ زور رہتا ہے وہان ہر سال مین ٹیکا لگانا بہتر ہے ورنہ ہر سات سال کے بعد۔

نہایت ضروری ہے اس مفید عمل کا رواج ہندوستان مین ابتدا زمانہ سے ہی چلا آتا ہے چنانچہ
پہلے بعض متبرک اصحاب صاحب سلوک اہل صفا لوگ چیچک کے دانوں کا پانی لیکر یا اوسکی کہرنڈ
کو پیسکر تندرست بچون کے بازو نمین گود دیا کرتے تھے جس سے چیچک کی زہر کا زور قدرے
قلیل ہوجایا کرتا تھا مگر بے احتیاطی کی صورت مین کبھی کبھی سخت چیچک نکل آیا کرتی
تھی سنہ ۱۷۰۰ مین یہ عمل مسلمانون کے ذریعہ روم تک پہونچا اور قسطنطنیہ کے سفیر انگریز نے اپنی
بیوی اور لڑکے کو ٹیکا گدوایا اور کامیابی کی صورت مین اوسکے ذریعہ یہ عمل انگلینڈ مین پہونچا
جسکا امتحان اہل غربا کے بچونپر بکثرت کیا گیا اور عمدہ نتیجہ کے ظہور سے امیرون وزیرون
اور شاہی خاندان مین بتدریج رواج پا گیا مگر چیچک کے گودنی مین چیچک فوراً نکل آتی ہے
بعض اوقات اصل مرض کے برابر بچہ کو تکلیف ہوتی ہے نیز متعدی ہونے کے باعث
دوسرے بچون مین پہیل سکتی ہے اور مادہ گاؤ مین یہ قباحت نہین ہے بلکہ اس سے صرف
مقام ٹیکا پر ایک آبلہ اوٹھتا ہے اور کل جسم محفوظ رہتا ہے صرف بخار کی شکایت
ہوتی ہے اگر گاؤ کے تہن کے آبلہ سے پانی زیادہ لیا گیا ہو تو اصل مادہ کے کمزور ہوجانے
سے چندان مفید نہین پڑتا پس اس صورت مین تندرست سیاہ رنگ بچہ کے صرف ایک
آبلہ سے ٹیکا کرنا بہتر ہے تاکہ معمول بہ بچہ کے ٹیکا کا اثر کمزور نہ ہوجاوے موسم گرما مین
ٹیکا کرنے کی سخت ممانعت ہے صرف کاتک کے مہینہ سے لیکر پھاگن تک اس عمل کی
استعمال جایز ہے پہلی پھاگن سے ٹیکا کرانا چاہیئے خواہ بچہ ایک مہینہ کا ہو اگر پہنسی پہوڑا
وغیرہ کسی قسم کی بیماری مین مبتلا ہو تو دو تین مہینہ کی عمر مین ٹیکا لگانا بہتر ہے اور جسقدر
بچہ بڑا ہوجاتا ہے اوسیقدر ہاتھ سے کہجلا کر دانونکو چھیل دیتا ہے نیز دوسری عارضہ کی
صورت مین دانے بخوبی ظاہر نہین ہوتے اور نہ اوبھرتے ہین اگر اوبھر بھی آوین تو نہایت
کمزور ہوتے ہین اگر بچہ طاقتور ہے تو پہنسی پہوڑے کا لحاظ چندان نہ کیا جاوے
اگر تمام چیچک نکلنے کے دوسرے روز بھی ٹیکا کا عمل کیا جاوے تو سب پھنسیان مرجاتی ہین
تیسرے دن ابہار کے ٹیکا لگانے کے بعد برابر کچھ عرصہ تک بازو کو کہلا رہنے دین تاکہ وہ مقام
خشک ہوجاوے بعد ازان کرتہ کے آستین سے ڈہانک دین تاکہ خاک مٹی مکہی مچھر وغیرہ

عمل سے اوسکا اندیشہ کم ہوجاتا ہے مگر پانچوین دن لگانے سے کچھ فایدہ نہین ہے اور ٹیکا لگانے

سے محفوظ رہے اور کھرنڈ کو کھرچ کر اوتارنا اچھا نہین ہے خود بخود اوتر جانا بہتر ہے علاج دورہ مرض کو روکنا ہرگز مناسب نہین ہے البتہ ہر ایک درجہ کی شدت علامت کو رفع کرنا ضروری ہے اب مختلف اقسام کے لحاظ پر علاج کو چند درجات مین بیان کیا جاتا ہے

درجہ اول مرض کی سرایت تاثیر پر اسکی میعاد تین سے ۵ ایوم تک ہے اس عرصہ مین مریض کو ہوادار کمرہ مین رکھین مکان اور بستر کی صفائی کا خیال ضروری سمجھین غذا نہایت لطیف سریع الہضم دین ملایم نمکین ہلین کے استعمال سے قبض کو رفع کرین دافع عفونت عرقیات چہڑکین حتی المقدور ٹیکا کے عمل سے چیچک کو روک دین دیر سے ... دیکھ

ابتدائے مرض اسمین عموماً برابر تین روز تک بخار کی شدت ہوجاتی ہے درد سر کمر بیخوابی حرارت کی شدت اور غشیان کی شکایت پائی جاتی ہے پس اس صورت مین مریض کو بستر پر لٹادین سرد عرقیات پلادین خفیف مسہل دین غذا کم کردین اور بخار کی شدت مین یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع اثر ہے اس سے غشیان کو نیز فایدہ ہوتا ہے نسخہ کاربونٹ اف امونیا ۵ گرین کاربونٹ اف پوٹاس ۵ گرین لائیکوار امونیا اسیٹاس ۲۰ بوند پانی ایک اونس سبکو ملاکر علیحدہ ایک گلاس مین رکھہ دین بعدزان ۵ اگرین سائیٹرک اسڈ کو ایک اونس پانی مین حل کرکے دونون کو ملادین اور اثنائے جوش مین روزانہ چار یا پانچ دفعہ پلادین - فیور مکسچر اور فیور پوڈر کا استعمال بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے مگر زیادہ سرد دوا کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے ورنہ کسی اندرونی اعضا کے مبتلا ہوجانے کا زیادہ تر احتمال ہوتا ہے بیخوابی کی تکلیف کو کلورل ہائیڈریٹ برومائیڈ اف سوڈیم - مارفیا سلوشن اور افیون کے استعمال سے رفع کرین اگر قے کی ذریعہ دوا خارج ہوجاوے تو ذراقہ زیر جلد یا حقنہ کے ذریعہ مارفیا سلوشن کا استعمال کرین حجامت ساقین اور تکمید کمر کی استعمال سے درد کمر کو رفع کرین - رائی کے پلستر یا آبلہ انگیز پلستر سے نیز فایدہ ہوتا ہے انٹی پائرن یا فنسٹین وغیرہ معرق ادویہ کے استعمال سے پسینہ لادین اگر منہ اور گلا دکھتا ہو تو ترش عرقیات کا غرغرہ کرادین اگر بچہ خورد سال ہو تو شہد بہی قدرے سہاگہ حل کرکے لگادین اگر دماغ میں خون کا اجتماع پایا جاوے تو فصد ...

پرچند جونکین لگادین۔ ٹایفایڈ کی علامات شروع ہون تو محرکات اور مقویات کو استعمال
مین لادین گرم پانی کے غسل سے حرارت اصلی کو قایم رکہین جب قوت روحانی کم ہوتی
معلوم ہو تو رم برانڈی وغیرہ محرکات اور اغذیہ مقویہ کے استعمال سے طاقت کو
قایم کرین اگر کسی اعضای اندرونی مین کسی قسم کی خرابی معلوم ہو تو مرض چیچک کو مدنظر رکہکر
اوسکی دفعیہ مین کوشش کرین غرض جس قسم کی علامات نمودار ہون اونکے دفعیہ
کی تدابیر مناسب طور پر کرین اگر بروز چیچک کا اشتباہ پوری طور پر ثابت ہوجاوے تو مذکورہ الصدر
تدابیر کو موقوف کردین **درجہ سوئم ظہور چیچک** عموماً اسکی میعاد
برابر سات روز تک ہوتی ہے جسکا داخلی اور خارجی علاج صرف مانع عفونت ادویہ سے
کیاجاتا ہے **نسخہ** کاربالک ایسڈ ایک ڈرام گلیسرین ۲ اونس دونون کو ملاکر تمام بدن
پر تین چار دفعہ طلا کرین **دیگر مجرب** دارچکنا ۲ گرین نوشادر ۴ گرین پانی ۱۲
اونس سب کو ملاکر بذریعہ برش دنمین چار دفعہ تمام بدن پر لگادین **دیگر مجرب**
بورک ایسڈ ۴ ڈرام کاربونٹ اف مگنیشیا ایک اونس نشاستہ ایک اونس سب کو ملاکر دنمین تین
چار دفعہ بدن پر چہڑکین اور کونین ایسڈ ۲ گرین دنمین ۳ دفعہ کہلاوین کلورین مکسچر اور
جوش دہندہ مکسچر کا پلانا بہی زیادہ تر فایدہ مند ہے **دیگر مجرب** گندہک آملہ سار
۵ گرین گلیسرین ۳۰ قطرہ شربت رنگترہ ایک ڈرام پانی ایک اونس سب کو ملاکر دنمین
۳ دفعہ پلادین اگر سینہ اور حلق مین چیچک کے ظہور سی شورش معلوم ہو یا نگلنے مین تکلیف
پائی جاوے تو اس مرکب کو تیار کرکے غرغرہ کے طور پر استعمال کرین **نسخہ** اشجو
۲۰ پاؤ سوڈا بائی کاربونٹ ۱ ڈرام سہاگہ ۲ ڈرام سب کو ملاکر غرغرہ کرین بورک ایسڈ سہاگہ
اور کلوریٹ اف پوٹاس کو پانی مین حل کرکے غرغرہ کرنا یا گلیسرین مین حل کرکے لگانا نہایت
فایدہ مند ہے۔ نام بیقراری۔ اعضا شکنی اور دردون کے لیے مارفیا۔ ایشک ہر ایک
۱/۸ حصہ گرین سے نصف حصہ گرین تک بطور حبوب بناکر استعمال کرین کلورال ہایڈریٹ
اور برومائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال بہی فایدہ مند ہے **درجہ چہارم موجود**
دیمر سیوریشن جب آٹہوین روز سے نہایت بارہوین روز تک جسم کی

تمام ثبوبات پیپ سے بھر جاتے ہین تو اس اثنا مین مختلف مقامات پر دمبل - وسیلہ اوجاع
اور اورام کے پیدا ہونے کا احتمال زیادہ تر پایا جاتا ہے سخت حالت مین ۱۰۵ سے
۱۰۶ یا اس سے بھی زیادہ درجہ بخار ہو جاتا ہے بیچینی اور اضطرابی کی زیادتی سے مریض
کو کمال تکلیف ہوتی ہے خراش بکثرت ہوتی ہے اور بہی نئی خرابیان ظہور مین آتی
ہین جسکی پیش بندی کرنی نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ مفرحات کی زیادہ
استعمال سے مریض کی قوت کو قایم رکھین اشجو یخنی گوشت ماء اللحم دودھ بیسچر
برانڈی بیضہ خام وغیرہ مقوی سریع الہضم غذا کا استعمال کرین کونین بقدر ۲ گرین
دنمین ۳ دفعہ دین تاکہ بخار کی شدت کم ہو جاوے زیادہ مقدار مین کونین کو دینا
چندان فائدہ مند نہین ہے اگر آبلو نمین پیپ کی موجودگی سے خارش کی تکلیف زیادہ
ہو تو منوم اشیا کی استعمال کرین تاکہ نیند کے آجانے سے مریض کو آرام معلوم
ہو ایک حصہ کاربالک اسٹر مین تین حصہ روغن زیتون ملا کر دانون پر لگا دین چہرہ
کے دانون کو سوزن سے چھید کر ۲۰ گرین کی طاقت والی کاسٹک نقرہ کو لگا دین
اور مرہم سیماب کا لگانا بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے اور اس مرکب کی استعمال
بھی زیادہ فایدہ مند ہے نسخہ کافور دو حصہ منتہال ۳ حصہ ویسلین ۲۰ حصہ سبکو
ملا کر تمام بدن پر طلا کرین دیگر مجرب پیپرمنٹ آیل ۴ بوند ایو کی لیٹس ۱ بوند
روغن گنجد ایک اونس سب کو ملا کر تمام جسم پر لگا دین دیگر مجرب
سہاگہ ۲ ماشہ نوشادر ۲ ماشہ دونون کو نہایت باریک کرکے ۵ تولہ مسکہ مین داخل
کرین اور تمام جسم پر لیپ کرین دیگر مجرب جسکے استعمال سے چیچک
کے دانون مین درد نہین ہوتا اور نہ بو پڑتی ہے نہ کھجلی ہوتی ہے نہ غار مین
پڑتی ہین بلکہ آبلے بہت جلد خشک ہو جاتے ہین نسخہ ایوڈو فارم ۲۰ گرین
کافور ایک ڈرام ویسلین ۱۰۱ اونس سب کو ملا کر مرہم بنا دین اور مریض چیچک
کے تمام بدن پر تھوڑا تھوڑا کرکے لگا دین اگر مریض کے چہرہ پر کیا لوٹل چھڑک دیا
جاوے تو اس سے چیچک کے دانے بہت جلد خشک ہو جاتے ہین داغ

نہین پڑتے اگر اسمین فیصدی ۲ حصہ نشاستہ شامل کیا جاوے تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے
اور اوکسایڈ آف مرکیوری بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے ٹنکچر آیوڈین یا روغن گنجار
کا لگانا بھی بعض تجربہ کار مفید بتلاتے ہین اگر جلاٹن۔ گلیسرین اور کاربالک ایسڈ
جیسیہ ادویہ کو حسب مقدار مناسبہ پانی مین حل کرکے تمام جسم پر لگایا جاوے تو
اس سے بو بالکل رفع ہو جاتی ہے کھجلی نہین ہوتی نیز بچہ کے ہاتھ اور پاؤن کو روئی
کے نرم تھیلیون مین رکھین تاکہ دانون کو کھجل کر توڑ نہ ڈالے۔ اور کمرہ مین سلفیورس
ایسڈ کے بخارات موجود رکھین ہذیان کی صورت مین برومائیڈ آف پوٹاسیم کا استعمال
کرین۔ آنکھ کے دکھنے مین سلفیٹ آف زنک سلوشن یا ایٹروپیا سلوشن کو آنکھ مین
ڈالین اور بوقت خواب دونون پپوٹون کے درمیان سٹرن آئنٹمنٹ کو ہلکا کرکے
لگا دین تاکہ چپک نہ جاوین دیدون کے پڑ جانے سے کاسٹک نقرہ کا سلوشن استعمال
کرین سوزش کی شدت مین صدغین پر پلستر لگادین نیز آنکھ کو سرد پانی سے تر
رکھین نیز ۲ اونس گلاب مین ایک گرین رسکپور حل کرکے آنکھون کو تر رکھین۔ چکا چوند
کی صورت مین روغن ماہی یا مرکبات فولاد کھلادین اور سلفیٹ آف زنک اور ایٹروپیا
سلوشن سے آنکھ کو دہوین **درجہ پنجم انحطاط مرض** جب
تمام آبلے اور بثورات خشک ہوکر جلد کی سطح پر کھرنڈ کے طور پر ہوجاوین تو اس
حالت مین ادویہ اغذیہ مقویہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو قائم رکھین
مرکبات کونین فولاد اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ کو استعمال مین لاوین اور دافع
عفونت روغنات کے استعمال سے جلد کو مرطوب رکھین گلاب مین قدرے سہاگہ
حل کرکے آنکھون مین ڈالین بلکہ کپڑے کی گدی بھگو کر آنکھون پر متواتر رکھین اس سے
قرنیہ کا ورم اور اوسکے زخم کو نیز فایدہ ہوتا ہے اگر قرنیہ مین زخم زیادہ
ہوجاوین تو کاسٹک نقرہ سے جلادین اور ایٹروپیا سلوشن کے استعمال سے حدقہ
کو کشادہ رکھین ذبیلہ ذات الریہ۔ زخم باشرہ وغیرہ شاملات کا علاج
حسب قواعد مستقرہ عمل مین لاوین۔

فصل پنجاس و ہفتم کیفیت ٹیکا - مادہ گاؤ کے مواد چیچک کو
ذہی کسی نے شش اور دانہ چیچک کے مواد کو اناکیولیشن کہتے ہین اور ان
دونون ترکیب سے غرض یہ ہوتی ہے کہ آدمی خاص مہلک مرض چیچک کی چہوت
سے محفوظ رہے اور ہر ایک حکیم کا بہی یہی خیال ہے کہ اس وبائی مرض کی بیخکنی ہوجاوے
اگرچہ آبلہ چیچک کے مواد سے جس بچہ کو ٹیکا لگایا جاتا ہے وہ ضرور ہی چیچک کی وباسے
محفوظ رہسکتا ہے مگر اس سے مرض کا استیصال غیر ممکن ہے کیونکہ یہ حقیقت مین
چیچک ہی ہوتی ہے جسکی چہوت سے دوسرے بچے بہی مبتلائی مرض ہوجاتے ہین مادہ
گاؤ کے مواد چیچک سے خود بچہ بہی مرض سے محفوظ رہسکتا ہے اور بتدریج مرض کا
بہی استیصال ہوجاتا ہے پس اس صورت مین مادہ گاؤ کے چیچک کا مواد دوسری
ترکیب پر زیادہ تر ترجیح رکہتا ہے **ترکیب ٹیکا چیچک مادہ گاؤ** عہد طفلی
مین ڈیڑہ ماہ کی عمر کے بعد ٹیکا لگانا زیادہ تر موزون ہے - مگر قرب وجوار مین وبائی
چیچک کے پہیل جانے سے عمر کا لحاظ کرنا مناسب نہین ہے **عام ترکیب**
بائین ہاتہہ کے بازو کو پکڑکر عضلہ ڈالیہ (ڈلٹائیڈ مسل) کو نیچے کیطرف کہینچین تاکہ بالائی
جلد بخوبی تن جاوے بعد ازان تیز نوک کی نشتر پر گاؤ کے تہنون کے آبلہ چیچک
مواد کو لیکر ترچہی طور پر اسقدر جلد مین داخل کرین کہ قدرے قلیل خون باہر نکل
آوے اور نشتر کو زخم مین برابر ایک دو لمحہ تک رہنے دین تاکہ مواد چیچک بخوبی
جذب ہوجاوے بعد ازان بازو کی دو تین جگہ پر حسب دستور سابقہ ٹیکا لگادین اگر اس
قسم کا مواد دستیاب نہو تو چیچک مادہ گاؤ یا خاص مرض چیچک کے مواد سے
گاؤ کے تہنون پر ٹیکا دین اور نکلے ہوے دانون کے مواد سے بچہ کو ٹیکا کرین جب
ان ترکیبون سے مواد حاصل کرنا مشکل معلوم ہو تو بچہ کے بازو سے پانچوین اور ساتوین
روز کے مابین آبلہ سے مواد لیکر ٹیکا لگادین بعض اوقات ایسا بہی ہوتا ہے کہ
جب بازو کا آبلہ اٹہوین روز بخوبی مکمل ہوجاتا ہے تو نشتر کی نوک سے چہید کر مواد
مخرجہ کو ایک چوگوشہ شیشہ پر حاصل کرین اور خشک ہونے کے بعد دوبارہ

سے بارہ مواد لیکر خشک کرین بعد ازان دو کے شیشہ کی ٹکرہ سے ڈہانپ کرا وپر سے کاغذ مڑ دین تاکہ ہوا سے مواد محفوظ رہے اور ضرورت کیوقت دونون شیشون کو علیحدہ کرکے مواد مذکور پر ایک دو قطرات آب سرد کے چھوڑ دین اور نشتر کی نوک سے بخوبی حل کرکے ٹیکا دین کبھی چیچک کے خشک کھرنڈ کو آب سرد کے تین چار قطرہ مین خوب گہس کر حسب دستور بالا استعمال کیا جاتا ہے **علامات ٹیکا** جب بازو مین مواد چیچک پیوست کیا جاتا ہے تو برابر ایک دو روز تک کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا صرف خراش کے مقام پر سرخی اور قدرے اونچائی ہوجاتی ہے دوسرے روز کے آخیر مین ایک چھوٹی سی سخت پھنسی نمودار ہوتی ہے پانچوین یا چھٹے روز مدور الشکل یا بیضوی طور پر سفید رنگ کا آبلہ بنجاتا ہے کنارے اوٹھے ہوے نوکین دبی ہوئی ہوتی ہین اور بیچمین شفاف رطوبت بہرجاتی ہی بخار وغیرہ جیسی علامات خفیف سی بے معلوم پائے جاتے ہین اور ساتوین روز کے اخیر مین آبلہ کے کامل ہوجانے سے گرد مین سوزش کے باعث ایک سرخ ہالہ پیدا ہوجاتا ہے اور موتی کی مانند آبدار گول آبلہ معلوم ہوتا ہے کنارے نہایت سرخ چمکدار مضبوط حلقہ کے طور پر گول ہوتے ہین اور اس موقع پر مواد کو لیکر ٹیکا لگایا جاتا ہے بعد ازان برابر دو روز تک آبلہ بڑہتا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیچک کا مادہ تمام جسم مین سرایت کر گیا ہے اس صورت مین بخار کے ذرہ تیز ہوجانے سے بیچینی پائی جاتی ہے جسم گرم ہوجاتا ہے معدہ اور امعاء کے فتور سے اسہال جاری بغل کی گلٹیان متورم ہوجاتی ہین بعض دفعہ تمام جسم پر سرخ سرخ دہبے پیدا ہوجاتے ہین گیارہوین روز سرخ حلقہ کے زائل ہوجانے سے آبلہ کی نوکین خشک رنگت مین بہوری ہوجاتے ہین اندرونی مواد گدلا اور رفتہ رفتہ منجمد ہونا شروع ہوتا ہے چودہوین روز آبلہ کے خشک ہوجانے سے ایک کھرنڈ سا بنجاتا ہے جسکی رنگت بہوری سرخی مایل ہوتی ہے پندرہوین روز کھرنڈ زیادہ خشک ہوکر سکڑنے لگتا ہے اور رنگت مین سیاہی مایل ہوجاتا ہے اکیسوین سے پچیسوین روز کے مابین کھرنڈ کے اوتر جانے سے مدت العمر کے لئے داغ باقی رہجاتا ہے بعض اوقات موسم کے لحاظ سے آبلہ کی نموداری مین زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے

چنانچہ چھٹے ساتوین روز شاذ و نادر تین چار ہفتہ کے بعد آبلہ نمودار ہوتا ہے ڈاکٹر سیٹن صاحب کا تجربہ ہے کہ خشک مواد سے ٹیکا لگانا آبلہ کے ظہور مین دیر ہوا کرتی ہے اور اٹھہ روز کے بجای دس یا چودہوین روز مین آبلہ پختہ ہوتا ہے مگر ٹیکا کی تاثیر مین چندان حرج واقع نہین ہوتا البتہ آبلہ کے بقاعدہ نکلنے پختہ اور خشک ہونے اور گرد نواح حلقہ کے بخوبی ظاہر ہونے سے عمل مین خامی معلوم ہوتی ہے اس صورت مین بچہ چیچک سے محفوظ نہین .... رہسکتا ایک آبلہ کے ادہہلنے سے بھی چندان فایدہ متصور نہین ہے دوبارہ ٹیکا لگانے مین ہی وہی علامات ظہور مین آتی ہین جو اول مرتبہ مین پیدا ہوئی ہین البتہ اس صورت مین دو تین روز پیشتر آبلہ پختہ ہوتا ہے کبھی آبلہ کے بجائے صرف بمقام ماؤف سوج جاتا ہے اور یہ کاذب آبلہ کہلاتا ہے **مواد کی خراب حالت مین اصل مطلب کا حاصل ہونا** خراب دانہ کے مواد سے ٹیکا لگانا یا تازہ مواد کے عوض خشک مواد یا خشک کہرنڈ سے کار دائمی کو شروع کرنا اور ایک آبلہ سے بہت سی مواد لینا ہرگز اعتماد کے قابل نہین ہے کیونکہ خشک مواد کے عمل مین اکثر خطا کا احتمال ہے البتہ اشد ضرورت کیوقت کہرنڈ کی استعمال ہوسکتی ہے اور زیادہ مواد کے لیئے آبلہ کے مواد کی اصلی طاقت کمزور اور ضعیف ہوجاتی ہے جب کوئی بچہ آتشک اور کسی موروثی مرض مین مبتلا ہو یا آبلہ کے گرد کا حلقہ کامل طور پر سرخ ہوجاوے تو خون کے خراب اور مواد کے گدلا ہوجانے سے اس قسم کا مواد ٹیکا کرنے کے قابل نہین ہوتا اگر ٹیکا لگانے والا شخص پانچوین یا ساتوین روز کے شفاف مواد کو (جو خون کی آمیزش سے بالکل مبرا ہو) نہایت احتیاط اور ایمانداری سے استعمال کرے تو مرض چیچک سے بچہ یقیناً محفوظ رہسکتا ہے اگر اس صورت مین چیچک نکل ہی آوی تو نہایت خفیف ہوتی ہے اور مہلک کا باعث نہین ہوتی لیکن دیکھنے میں اکثر زیادہ تر نقشہ کی خانہ پوری کا کام ہوتا ہے تاکہ اعلےٰ افسر خوش ہوجاتے پیش اس خوشنودی کے خیال پر ہزارہا بچونکو ٹیکا لگایا جاتا ہے اور دانونکا دوبارہ دیکھنا مطلقاً خیال نہین کیا جاتا کہ دانے چہوٹے نکلے ہین یا خراب حالت مین ہین کیونکہ

آجکل یہ امر رواج پا گیا ہے کہ جس ویکسی نیٹر کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اسکو انعام دیا جاتا ہے اور اکرام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے نیز خوشنودی مزاج کا پروانہ ملجاتا ہے اور کم تعداد کی صورت مین مورد عتاب ہوتا ہے خواہ کتنا ہی ایمانداری کا عذر پیش کیا جاوے اسکی سماعت ہرگز نہین ہوتی جب اس بے اعتنائی کی وجہ سے وبائی چیچک کے پہیلنے وقت سیکڑون بچے تلف ہوجاتے ہین تو لوگ اپنے پیارے بچونکو ناحق کشتہ چہپانا کب گوارا کرسکتے ہین بلکہ ویکسی نیٹرون کو دیکہنا ہی ناگوار سمجھتے ہین گویا عوام الناس کو یہ لوگ ملک الموت نظر آتے ہین اور خوف کی وجہ سے اپنے بچونکو چہپا لیتے ہین پس مذکورۃ الصدر نقائص کی اصلاح نہایت ضروری ہے ورنہ کامیابی کی صورت بصد مشکل ہے **تجویز مولف** میری رائے ناقص مین عمدہ اصلاح اسطرح پر ہوسکتی ہے کہ ترقی اور تنزل کا مدار تعداد ٹیکا کے برخلاف کیا جاوے تاکہ نیا نتیجہ ظہور مین آوے اور وہ یہ ہے کہ معلوم کیا جاوے کہ ٹیکا یافتہ بچے دانے اور اونکے داغ اچہی طرح ہین یا خراب حالت مین ہین اور ایام وبا مین ٹیکا یافتہ کسقدر محفوظ یا مبتلائے مرض ہوئی ہین نیز گذر جانے موسم کے بعد ویکسی نیٹرون کو میڈیکل کالج مین داخل کرکے طب کی تعلیم دیجاوے اور تنخواہ بدستور قایم رہے **نیز** ہر ایک قصبہ اور شہر مین اس قسم کے چند اشخاص ٹیکا لگانے پر مقرر کئے جاوین جو نہایت بردبار اور ذی عزت ہون باپ اور مربے کی طرح ہر ایک گھر مین آمد و رفت رکہتے ہون باوجود اسقدر موقع کے پہر بہی داخل کرتے وقت اس قسم کی ضمانت لیجاوے کہ اگر کوئی بچہ ٹیکا یافتہ فوت ہوجاوے تو اوسکی ضمانت نیز تنخواہ کا روپیہ فوراً ضبط کیا جاوے گا نیز ٹیکا کے کارگر ہونے اور نہ ہونے کی رپورٹ قصبہ کے نمبرداروں اور ممبران کمیٹی سے طلب کیجاوے صرف ویکسی نیٹرون کی رپورٹ پر اکتفا نہ کرنا چاہئے نیز ایک قول اور ذی عزت عہدہ دار کی نگرانی مین ویکسی نیٹر رہین اور عہدہ دار اصحاب اس بات کی رپورٹ ملحقہ دین کہ جن بچو نپر ٹیکا لگایا گیا ہے اونکے دانے اچہی اور کامل طور پر نکلے ہین اور کہرنڈ جہڑنے کے بعد داغ بخوبی نمایان ہین جنکو ہمنے بچشم خود دیکھا ہے نیز

اس بات کو حلفاً بیان کرین کہ چیچک کی وبا سے ٹیکا یافتہ بچے کلہم محفوظ ہین ۔

فصل سچاسی ونہم ہشتم حمیقا (ویری سلا) اسکو افغانی زبان مین لاکڑا کاکڑا

اور انگریزی مین چکن پاکس کہتی ہین یہ ایک قسم کا متعدی وبای مرض ہے اکثر بر وزند ان کے پہلے مدت العمر مین خاص صورت کے آبلے ایک دفعہ ضرور ہی نکلتے ہین اور مرض چیچک کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ اسمین بخار وغیرہ علامات کلہم بہت خفیف ہوا کرتی ہین اسکے آبلی مثل چیچک کی دبی ہوئی نہین ہوتی اور چہید نے سے فوراً بیٹھ جاتے ہین اور ایک کی پیدا وار دوسری کی محافظ نہین ہے یعنی چیچک کے نکلنے سے حمیقا نہین رک سکتا اور اوسکے برعکس صورت نمایان ہوتی ہے اگر حمیقا کے آبلے سے مواد لیکر ٹیکا لگایا جاوے تو چیچک نہین رک سکتی علامات شروع مرض مین زکام کے ہوجانے سے خفیف بخار ہوجاتا ہے کمال بیخوابی کی وجہ سے جسم زیادہ تر سست اور اعضا شکنی پائی جاتی ہے تمام بدن درد کرتا ہے بہوک بند ہوجاتی ہے چوبیس گھنٹے کے بعد بیقاعدہ طور پر چہوٹے چھوٹے لوکدار گلابی رنگ کے ۲۸ یا ۲۹ مرورٹیان پیٹھ سے شروع ہوتی ہین اور بتدریج تمام جسم پر جدید مروڑیان شاید سوتک نمودار ہوجاتی ہین دوسرے روز چیچک کیطرح سفید شفاف زردی مایل رطوبت سے بھر کر بڑے بڑے آبلے بنجاتے ہین اور چیچک کیطرح انمین پیپ نہین پڑتی اکثر کھجلی سے تکلیف ہوتی ہے تیسرے چوتھے روز پختہ ہوکر خودبخود پھوٹ جاتے ہین یا خشک ہوکر جم جاتے ہیں بعد میں بہورا یا زردی مایل بار یک کھرنڈ بنجاتا ہے ساتوین اٹھوین روز کھرنڈ کی اوتر جانے سے کسی قسم کا داغ باقی نہین رہتا اور جملہ علامات مفقود ہوجاتی ہین علاج اسمین چندان دوا کی ضرورت نہین ہے صرف بیمار کو صاف وستھرا رکھین سریع الہضم ہلکی غذا کہلانے کو دین سردی سے بچاوین موقع مناسب پر گرم پانی سے غسل دین قبض کی صورت مین نہایت ہلکا مسہل دین حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھین ۔

. . . .

فصل پچاسویں خسرہ (ریوبولا) انگریزی میں اسے حصبہ کے نام سے بھی مشہور ہے

یہ ایک قسم کا متعدی چھوت دار مرض ہے جو اکثر مدت العمر میں صرف ایک دفعہ شیر خوار
وغیرہ بچوں کو وبائی طور پر پیدا ہو جاتا ہے اور دوبارہ بہت کم ہوتا ہے چھوت کا مادہ
کپڑوں برتنوں کتاب کاغذ وغیرہ متعدی اشیاء کے ذریعہ سرایت کر جاتا ہے بڑے شہروں میں
چھوت دار مادہ کی موجودگی سے ہر تیسرے سال یہ دورہ کرتا ہے گرم ممالک میں گرمی کی
شدت اور سرد ممالک میں سردی کی زیادتی سے زیادہ مہلک ہوتا ہے اور موت کی
اوسط تعداد قریباً فیصدی ۲ افراد کا ہوتی ہے اور خطرات کی شدت میں
چیچک سے کم نہیں ہے اب مختلف خصوصیات کے لحاظ سے اس کو چار قسم میں بیان کیا جاتا
ہے قسم اول خسرہ (ریوبولا ول گیرس) اس قسم میں چندان
تکلیف نہیں ہوتی شروع میں صرف زکام کی علامات پیدا ہوتی ہیں بخار کی موجودگی
سے درد سر تکلیف تنفس اور کھانسی کی شکایت ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے چھینکیں
بار بار آتی ہیں آنکھیں سرخ درد کرتی ہیں آنسو بکثرت جاری ہو جاتے ہیں پپوٹے سوج
جاتے ہیں چہرہ پر خارش ہوتی ہے ناک سے پانی بہتا ہے جسم کے مختلف حصص کٹتے ہیں
جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے زبان میلی اور بعض وقت بے حرکت ہو جاتی ہے تشنگی زیادہ ہوتی ہے
بیمار زیادہ کمزور اور سست الوجود اور غنودگی میں پڑا رہتا ہے گلے کی گلٹیاں
پھول کر زیادہ درد کرتی ہیں اور تینوں روز یہ جاری رہتی ہیں چوتھے روز بخار قدرے کم ہو جاتا ہے
مگر زکام اور کھانسی کی شکایت برابر قائم رہتی ہے تیسرے روز بخار کے پھر عود کرنے سے
زکام اور کھانسی کی شدت ہو جاتی ہے پیشانی چہرہ گردن اور ہاتھوں پر سرخ رنگ کے
چھوٹے چھوٹے مدور الشکل پسو کاٹنے کے طور پر دانے نمودار ہو جاتے ہیں چوتھے روز تمام
جسم پر نشانات کے بخوبی نمودار ہونے سے نبض زیادہ تیز اور بخار ۱۰۴ درجہ پر
ہو جاتا ہے کبھی ہذیان کی شکایت بھی پائی جاتی ہے پانچویں روز تمام نشانات ابھر
کر ہلالی شکل کے گچھوں میں پہلے چہرہ اور پیشانی پر پھر تمام بدن میں نمایاں ہوتے ہیں
اور زیادہ تر چپٹے ہونے کے باعث جلد کے ساتھ ہموار ہوتے ہیں اور چھوٹے

کے بغیر محسوس نہین ہوتے اور دو روز مین زیادہ بڑھکر سخت مثل دانون کی ہو جاتے
ہین رنگت مین گلابی رنگ کبھی زرد مایل سرخی یا سیاہی مایل ہوتے ہین دبانے سے
رنگت پھٹ جاتی ہے اور ہاتھہ کے ہٹا لینے سے پھر رنگت بدستور قایم ہو جاتی ہے
چھٹے روز چہرہ گردن اور بازو کے دانون کے مرجھا جانے سے تابنی کی رنگ کے گہری
داغ باقی رہجاتی ہین بعد ازان تمام بدن کے دانے اور اخیر مین پاؤن کے دانون کی
رنگت مرجھاتی ہے اور ایک دو روز کے بعد دانے بالکل مفقود ہو جاتے ہین جس سے
سبوس گندم کی طرح نہایت باریک چھلکا اوترجاتا ہے جس سے جملہ تکالیف مین
تخفیف ہو جاتی ہے کھانسی کم نبض ممتلی سریع الحرکت زبان نہایت صاف اور
بخار بھی برابر چار درجہ کم ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ صحت کے موافق حرارت ہو جاتی
ہے بعض دفعہ اسہال جاری ہو جاتے ہین زکام اور بخار کی علامات بڑھجاتی ہین
مدت اس مرض کی باوسط ۹ سے ۱۲ یوم تک شمار کی گئی ہے **قسم دوئم** صرف
بخار کے ہو جانے سے دانے پیدا ہو جاتے ہین اور زکام کی علامت مطلقاً نہین پائی
جاتی بعض اوقات دانون کے نہ پیدا ہونے سے بخار اور زکام کی علامات پیدا ہو جاتی
ہین اور یہ قسم بہت نادر الوقوع ہے اور اس قسم کو اصطلاح طبی مین رو- بیولا سائین
کے ٹارو کہتے ہین **قسم سوئم** وہ ہے کہ جسمین نزلہ اور زکام کی شکایت بالکل
نہین پائی جاتی اور دانے نکل آتے ہیں **قسم چہارم شدید خسرہ**
(رو بیولا می لگ نا) یہ قسم جملہ اقسام سے زیادہ تر شدید اور بہت جلد ردی حالت
کو پہونچ جاتا ہے اسمین نزلہ زکام اور بخار کی زیادہ شدت ہوتی ہے سیاہ یا اودے
رنگ کے دانے بیقاعدہ طور پر نہایت جلد بافراط نکلتے ہین کبھی گم ہو کر دوبارہ
نمایان ہوتے ہین اور دانون کے بیچ مین سیاہ رنگ کے داغ بھی پیدا ہو جاتے ہین
حلق متورم نہایت سرخ یا اودا ہو جاتا ہے شکم مین درد اور نفخ کی شکایت پائی
جاتی ہے دست بدبودار سیاہ رنگ کے آتے ہین مجری الہوا مین فتور کے واقع ہونے
سے کھانسی اور ذات الریہ کی شکایت پائی جاتی ہے ذات الجنب ہو جاتا ہے

دماغ میں ورم کے ہوجانے سے مریض کو ہذیان کی شکایت ہوتی ہے اسہال کی کثرت سے
بچہ نہایت کمزور اور نحیف البدن ہوجاتا ہے۔ آخر بیہوشی کے طاری ہوجانے سے
بچہ تلف ہوجاتا ہے۔ اگر بتقدیر الٰہی صحت کی صورت نمایاں بھی ہو تو برابر دس دن تک
بچہ پست ہمت کمزور اور نڈھال رہتا ہے کبھی اندھا ہوجاتا ہے کبھی دوسرے عوارض
ستاتے ہیں چنانچہ کن پیڑوں کی تکلیف خسرہ الہوا کی سوزش۔ ظہور چیچک۔ بخار
سرخ باد ستی وبائیہ۔ ورم حلق یا ورم حنجرہ۔ ورم نرخرہ۔ ذات الریہ ذات الجنب
ورم غشاء القلب گردن اور سینہ کی غدودیں زیادہ سوج جاتی ہیں دست جاری ہوجاتے
ہیں ورم دماغ وغیرہ عوارضات کے ظہور سے مرض طوالت پکڑ جاتی ہے **انجام**
کسی دوسری مرض کی شراکت میں چنداں خطرہ نہیں ہے اگر بخار اور سوء تنفس
کی زیادتی ہوجاوے۔ دانے یکایک معدوم ہوجاویں۔ ہذیان کی شکایت پائی جاوے
زبان خشک اور بھورے ہوجاوے وغیرہ شدید علامات بھی نمایاں ہوں تو اکثر بچہ
ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** مریض کو معتدل ہوا کے کمرہ میں کہ جہاں سردی اور ہوا کی
جھونکے لگنے سے بچا دیں اور مکان زیادہ روشن بھی نہ ہو اس سے بچہ کی آنکھیں دکھتی ہیں
اور بچہ خود بھی روشنی سے نفرت کرتا ہے علاوہ ازیں بچہ کو نہایت صاف و ستھرہ
رکھیں میلی کچیلی چیزوں کو پاس ہرگز نہ آنے دیں میلے کپڑے فوراً اتار دیں۔ پاخانے
کے برتن میں کلورائیڈ آف لائم۔ کاربالک ایسڈ۔ کانڈیز فلوئیڈ وغیرہ دافع عفونت
ادویات چھڑک دیں تاکہ خراب ہوا پھیلنے نہ پاوے قبض اور امتلا کی صورت میں روغن
بید انجیر اور جلاپ کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کریں کھانسی کی صورت
میں سائٹریٹ آف پوٹاس وائن اپیکاک ٹنکچر کمفر کمپونڈ وغیرہ دافع سرفہ ادویات
کا استعمال کریں عرق اور مدر کے طور پر اس مرکب کو استعمال کرنا فایدہ میں سریع الاثر ہے
نسخہ لائیکوار ایمونیا ایسی ٹاس ڈرام شورہ قلمی ۲ گرین نائٹرک ایتھر ۲۰ بوند وائنیم
اپیکاک ۲۰ بوند سپرٹ راگورگ ۱۲ بوند پانی ۶ ڈرام سب کو ملا کر چھ مہینہ کی عمر کے بچہ کو ایک
ڈرام دن میں چار دفعہ دیں بخار کی شدت میں معدنی تیزآب کو ہلکا اور شیریں کرکے

اور زیادہ پانی ملا کر پلادیں اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے سائیٹریٹ آف پوٹاس اور
روشیل سالٹ کو ملاکر بطور جرعہ جوش وار پلانا زیادہ تر مفید ہے۔ کمزوری کی زیادتی میں
کلوریٹ اف پوٹاس کو کثیر المقدار میں دینا مفید ہے نیز زردی بیضہ کو قدرے شربت
میں حل کر کے دیں۔ آشجو میں قدرے عرق لیمو شامل کر کے دینا زیادہ مفید ہے دودھ
ساگو دانہ کا استعمال بھی مفید ہے لیکن سب سے زیادہ فایدہ مند شیر مادر ہے اگر
دانوں کے دب جانے سے تشنج اور ہذیان کی شکایت ظہور میں آوے تو ۱۰۴ درجہ گرم
پانی میں قدرے رائی شامل کر کے صاف کریں اور بچہ کو بٹھادیں مگر پانی کا برتن اتنا بڑا
ہو کہ جس میں بچہ کی بغل تک پانی پہونچ جاوے اور چند گھنٹہ کے بعد جسم کے سرخ ہو جانے پر
باہر نکالیں اور بدن کو خشک کر کے گرم کپڑے میں لپیٹ کر بستر پر لٹا دیں اس سے
پسینے کھل کر آجانے سے دانے گم شدہ ظاہر ہو جاتے ہیں جسم کی درد کو
بہی مفید ہے سینہ اور پنڈلیوں پر رائی کی پٹی یا پلستر لگانا رم - امونیا اور ایتھر
وغیرہ مفرحات کا استعمال کرانا فایدہ میں سریع الاثر ہے اگر دانوں میں تناؤ اور کھجلی
کی شکایت پائی جاوے تو صاف چربی یا مکھن لگا دیں سرسون کا تیل بھی فایدہ مند
ہے ہذیان اور تشنج کی زیادتی میں برومائیڈ اف پوٹاسیم کی کامل مقدار دیں تاکہ نیند
آجاوے حنجرہ کی سوزش میں اسفنج کو گرم پانی میں بھگو کر مقام حنجرہ پر تکمید کریں حلق
میں گرم پانی کا بھپارہ لیں پھیپھڑہ کی سوزش میں مقام سوزش پر ادویہ محمرکہ کا ضماد
کریں کاربونیٹ اف امونیا اور سنیگا وغیرہ محرک دافع بلغم دوائیں پلادیں زکام
اسہال عارضہ وغیرہ عوارضات لاحقہ کا علاج حسب قواعد مشتہرہ کریں اپیکاکوانا
کا استعمال زیادہ تر مفید ہے اس سے دست تھم جاتے ہیں بلغم کم ہو جاتی ہے اور پسینہ
بکثرت آتا ہے درد کی صورت میں ڈوورس پوڈر کا استعمال زیادہ تر مفید ہے صحت
یابی کے بعد بھی غذا ہلکی مقوی الاجزا دیں روغن ماہی اور مرکبات فولاد کا استعمال کریں
سردی اور سرد ہوا سے محفوظ رکھیں آب و ہوا کی تبدیلی فایدہ میں
سریع الاثر ہے۔

فصل ستین آتشک (سفلس) بچون مین آتشک جیسی کوئی سخت اور مہلک
بیماری نہین ہے اور اسمین احتیاط کی زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے کیونکہ ناتجربہ کاری
کی وجہ سے بچہ مین مرض آتشک کا قرار دیا گیا تو بیوی اور خاوند دونون مین ہمیشہ
کے لیئے فساد کی بنیاد قایم ہوجاتی ہے نیز موجودہ آتشک کی صورت مین تشخیص نہ
کرنے سے والدہ یا مرضعہ نیز دوسرے اقارب بہی آتشک کی مرض مین مبتلا
ہوسکتے ہین **اسباب** والدین۔ مرضعہ اور کہلائی پر تینون کے ذریعہ آتشک کی
چہوت بچون مین سرایت ہوسکتی ہے چنانچہ نطفہ قرار پانے کے وقت یا اسکے بعد
والدین مین سے اگر کوئی ایک یا دونون مرض آتشک مین مبتلا ہوجاوین تو جنین مین
بہی موروثی طور پر مرض کی سمیت سرایت کرجاتی ہے بعض اوقات صرف مرد آتشک
کی منی کا اثر مادہ جنین مین ہوجاتا ہے اگرچہ بعض موقعہ پر آتشک کی مرض سے
خاص عورت محفوظ رہتی ہے اگر مرضعہ آتشک کا دودہ تندرست سالم بچہ کو پلایا جاوے
تو مرضعہ کے زخمی پستون سے بچہ چوس کر آتشک مین ضرور ہی مبتلا ہوجاتا ہے
نیز کہلائی کے جسمانی زخمون کی پیپ بچہ کے جسم مین سرایت کرجاتی ہے **علامات**
جب حمل کی حالت مین آتشک درجہ سوم کی سمیت جنین مین سرایت کرجاتی ہے
تو اکثر اس صورت مین حمل ساقط ہوجاتا ہے اور لاغر الوجود ہونے کے باعث استخوان
اور پوست ہی پایا جاتا ہے اور جلد پر دانے بیشمار ہوتی ہین اگر اس قسم کا جنین
زندہ ہی پیدا ہو تو ۱۲ دن سے [illegible] مہینے پیدایش کے بعد اسکی مقعد اندام نہانی نیز دوسری
جسم کے حصص پر تانبہ کی رنگت کے داغ بکثرت پائے جاتے ہین جلد نہایت ڈہیلی
سکڑی ہوئی اور چہرہ بڈہون کا سا معلوم ہوتا ہے اور یہ بہت کم وقوع مین آتا ہے
کہ پیدایش کے بعد ساتوین یا چودہوین سال کو علامات ظاہر ہون ڈاکٹر نیلر صاحب کا
تجربہ ہے کہ جب [illegible] والدین کو عقد نکاح کے چند ماہ پیشتر دویم درجہ کا آتشک موجود
ہو تو کامل طور پر صحت پانے سے [illegible] آتشک [illegible] اولاد [illegible] پیدا ہوئی تہی پس
پیدا [illegible] کے [illegible] چند [illegible] کی سمیت [illegible] کے ظاہر ہو [illegible] مقعد اندام نہانی

رانون کی اندرونی طرف سرین پہ جو تر کمر ہتھیلی اور تلوون پر تانبہ کی رنگت مین داغ اور
زخم پڑجاتے ہین اور جو پھنسی جسم پر نکلتی ہے باقاعدہ حلقہ دار ہوتی ہے انمین
درد نہین ہوتا نہ کھجلی پائی جاتی ہے زخم کی رنگت بھی خاکی اور بھوری ہوتی ہے غلیظ
القوام رطوبت سے زخم بھرا رہتا ہے کنارے سرخ کٹے ہوئے معلوم ہوتے ہین ناک
کی غشائے مخاطیہ مین سوزش کے ہوجانے سے تیز رطوبت بہتی ہے اور رطوبت کے
خشک ہوجانے سے نتھنون مین ایک چھلکا سا بنجاتا ہے جس سے دم تکلیف سے لیا جاتا
ہے نورتین کے متورم ہونے سے آواز بیٹھ جاتی ہے بچہ گنگنا بولتا ہے منہ کی
باچھین بھی پک جاتی ہین زبان تالو اور حلق مین چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہین
دانت پیچھے کی نسبت آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہین کترنے والے دانت پتلے
چھوٹے کھلے ہوئے معلوم ہوتے ہین اور قلیل صدمہ سے بھی ٹوٹ جاتے ہین
آنکھون کے دکھنے سے پیپ آمیز رطوبت جاری ہوجاتی ہے بعض اوقات بغل
چڈون اور گلے کی جلد کے شکنون مین زخم پیدا ہوجاتے ہین اور جلد پر متفرق
شقشقق پڑجاتے ہین جنسے اکثر خون جاری ہوجاتا ہے جسم کی بعض گلٹیان بھی زیادہ
بڑھکر سوج جاتی ہین جلد کے ڈھیلے ہونے سے تمام جسم پر جھریان پڑجاتی ہین ناخن
پھٹے اور بدصورت نمایان ہوتے ہین۔ پلکون بھون وغیرہ مقامات کے بال جھڑ
جاتے ہین چہرہ نہایت دبلا بڈھون کا سا معلوم ہوتا ہے عام کمزوری کے واقع ہونے
سے روز بروز لاغری ہوتی جاتی ہے بیخوابی کی وجہ سے بچہ زیادہ تر بیقرار رہتا ہے
کان سے مواد جاری ہوتے ہین جگر بڑھا ہوا سخت ہوتا ہے جس سے یرقان کی آثار
نمایان ہوتے ہین نفخ شکم کے باعث پیٹ مین درد رہتا ہے دبانے سے زیادہ
ہوتا ہے قے اور دست آتے ہین اکثر عظم الطحال کی شکایت بھی ہوجاتی ہے
باوجود ان باتون کے بھوکھ زیادہ لگتی ہے مرتے دم تک کھانے مین مریض منت
اور سماجت کرتا ہے اور اکثر علامات ردیہ کے ظاہر ہونے سے بچہ چند ہی روز
مین ہلاک ہوجاتا ہے کبھی چند ہفتون اور مہینون کے بعد نہایت تکلیف

اٹھا کر تلف ہوتا ہے **نتائج** بچہ سے مرضعہ کو اور مرضعہ سے اسکے خاوند و خویش و
اقارب کو آتشک کا مرض ہو سکتا ہے اور مرد آتشک کے نطفہ سے بچہ و سالم عورت
مرض مذکور مین مبتلا ہو سکتی ہے **تشخیص** جس مرض جو بچہ [illegible] آتشک کی
وجہ سے شکم مادر مین مبتلائی مرض ہو کر پیدا ہوتا ہے اوسکی جلد خشک جھرّیدار
ہوتی ہے بچہ خود بہی لاغر الجسد ہوتا ہے نیز والدین کی حالات دریافت کرنے پر
تشخیص مین چندان وقت پیش نہین آتی علاوہ ازین جب بچہ [illegible] پیدا ہو کر
داغ پہنسیان وغیرہ جسمانی تکلیف [illegible] تشخیص مین تقویت
ہوجاتی ہے نیز پیدائشی آتشک [illegible] ثابت نیز ہوتی ہے
نیز لبون یا چہون اور مقعد کے گرد شقوق یا زخم پائے جاتے ہین **علاج**
حمل کے بار بار ساقط ہونے سے عورت [illegible] کو [illegible] سیماب کا
استعمال کرایا جاوے اور ہم استری [illegible] پیدائشی آتشک
بچہ کو نصف سے دو گرین گری پوڈر [illegible] پوڈر [illegible] شامل کر کے
روزانہ دو تین دفعہ دین تا کہ سیماب کو [illegible] دستون کے [illegible] سے خارج ہو
جاوے۔ جب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کیلومل ۱ گرین شکر سفید
۵ گرین دونون کو ملا کر ہم پوڑیہ بنا دین اور [illegible] دست آئین
کی صورت مین ۵ گرین ارد ماشک پوڈر آف [illegible] شامل کرین اگرچہ سیماب
کے استعمال سے بچہ کا منہ نہین آتا مگر دستون کے آنے اور مرض [illegible] رفتہ رفتہ تخفیف
کے ہونے سے سیماب کے موثر ہو جانے کی دلیل پختہ پائی جاتی ہے اور اسکے ساتھہ مرضعہ
کو بہی استعمال کرانا چاہیئے کیونکہ مرضعہ کے منہ آجانے سے بچہ کو تندرستی ہو جاتی
ہے اور سیماب کی استعمال کم از کم دس بارہ ہفتہ تک کرین بعد ازان کرو سبلی
منٹ بارک کے ساتھہ دین **دیگر مجرب** ۵ بوند کروز و سبلی منٹ
سلوشن مین چند قطرات گلیسرین اور قدرے ضیا ندہ بارک شامل کر کے دین
دو دفعہ دین دستون کے اشتعال مین کہریا مٹی یا کاربونٹ آف پوٹاس شامل

کرکے دین اگر سیماب کے استعمال ناموافق معلوم ہو تو ۲ گرین کی مقدار مین کلوریٹ آف پوٹاس کو کسی سادہ شربت مین اور ۳ گرین کے مقدار مین مرکیوریل آئنٹمنٹ (مرہم سیماب) کی مالش رانون اور بازون پر نہین دو دفعہ گرین بیرونی زخمون پر بلیک واش یا سٹرین آئنٹمنٹ لگادین سفرہ کے زخمونکو ہمیشہ صاف اور ستہرہ رکھنا بہی نیز کبھی اول پہر کرکے دین کاسٹک نقرہ سے جلا دینا بہی مفید ہی خصوصاً منہ کے زخمون پر لگانا زیادہ فایدہ مند ہے خارش کی صورت مین ۲ گرین یلو اوکسائیڈ آف مرکری کو ایک اونس چربی مین ملاکر استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر رفع ہو جانے آتشک کے بعد بچہ مین کمزوری معلوم ہو تو عشبہ کلمبا سنکونا وغیرہ مقویات کا استعمال کرین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور آیوڈائڈ ایرن یا سرپ فراقی آیوڈائڈ کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر غذا مین قباحت ہو تو بکری یا گاؤ کا دودہ پلا دین حتی المقدور مرضعہ کا دودہ مت پلا دین ورنہ اوسکو بہی آتشک کے ہو جانے کا احتمال ہے۔

فصل ستین ویکیم خدبہ (رکٹس) اس مرض کو ارث سے بالکل

تعلق نہین ہے پیدائشی ہی بہت کم ہوتا ہے۔ زیادہ تر ماہ چہارم مین خصوصاً بروز دندان کیوقت اکثر اس مہلک مرض کے آثار نمایان ہو جاتے ہین غذا کی بے انتظامی سے زمانہ شیرخواری کے دو سال تک بھی اس مرض کا حملہ ہو سکتا ہے کیونکہ ارضی اجزا کے کم پیدا ہونے سے ہڈیان مرونہ اور نرم ہو جاتی ہین شراب خور آتشک زدہ خنازیری مزاج والدین کی اولاد بہی زیادہ تر اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے حاملہ اور امراض جیبہ کی عورت کا دودہ پلانا بہی موجب اس مرض کا ہے مادرزاد آتشک حفظان صحت کی عدم پابندی مرطوب وغلیظ ہوا اور تنگ و تاریک مکان کی رہایش اور صاف ستہرا کپڑون کے نہ پہننے سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے مقام رہایش مین روشنی اور ہوا کے نہ انتظام ہونے عضلاتی امراض خون کی قلت اور رقت فاقہ کشی۔ نظام عصبی کے فتور سے عظم الطحال

اسباب نفس الامر میں ... استعمال الادویہ

ورم کبد وغیرہ پیدا ہونے سے بڑے بڑے شہرون مین اور گنجان آبادی مین خصوصاً اہل
امراسکے بچون مین اور زیادہ مصنوعی غذا کے استعمال اور ہاتھون کی پرورش نیز
ایام فطام مین غذا کی بے انتظامی سے استخوان کی بناوٹ مین فرق آجاتا ہے جس
سے بدوضعی کے آثار نمایان ہوجاتے ہین دودھ وغیرہ غذا کے نہ ہضم ہونے سے
پاخانہ اور قے مین غیر منہضم دودھ کی پھٹکیان برآمد ہوتی ہین فعل معدا کی
خرابی یہ ہے کہ رنگت کا بدبودار پاخانہ آتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے
نفخ شکم رہتا ہے آنکھین زیادہ چمکیلی معلوم ہوتی ہین نرم نرم بخار جسم پر
پایا جاتا ہے پہلے کم و بیش لگتی ہے جب بچہ زیادہ کمزور ہوجاتا ہے
غذا کے نقص سے نظام عصبی مین اسقدر فتور پڑجاتا ہے کہ اعصاب محرکہ
کا فعل [illegible] نہایت کمزور ہوجاتا ہے بچے کے نشو ونما مین فتور کے پڑجانے
سے ناہموار [illegible] غیر معمولی اور بہار پیدا ہوجاتی ہین ہڈیان نرم بدوضع اوچھی
قطع ہوجاتی ہین ان چہرہ پڑا ہوجاتا ہے عضلات کے ڈہیلے اور کمزور ہوجانے
سے بچہ سیدہا [illegible] پر بیٹھ نہین سکتا چلنا پھرنا دشوار ہوجاتا ہے جسمی
کمزوری کے بدرجہ کمال ہونے سے فالج کے ہوجانے کا احتمال زیادہ رہتا
ہے دانت دیر مین نکلتے ہین اور خراب بہی جلدی ہوجاتے ہین جوڑون کی
بندہین ڈہیلے پشت خمدار پیٹ نکلا ہوا چہاتی نکلے کبوتر کیطرح ابہری ہوئی
ہوتی ہے جس کی پسلیان دب کر چہاتی کی دیوار کے ساتھ سکڑ کر لگ جاتے ہین
نفخ ریہ کی علامات نمایان ہوتی ہین دل کے مقام پر زیادہ دباو اور رگڑ کے
باعث مرمر کی آوازین مسموع ہوتی ہین پیشانی اونچی فراخ مربعہ شکل راگے
کو نکلی ہوئی تالو کہلا ہوا اور سر کی ہڈیون پر دردرزون کے قریب موٹائی ہو
جاتی ہے اور باقی حصص نرم رہتے ہین جس سے دماغ نرم ہوکر دب جاتا ہے
اور عظم قمحدوہ [illegible] ہوا معلوم ہوتا ہے اور پچھلی طرف کا قطر بہ نسبت
سامنے کے زیادہ [illegible] پایا جاتا ہے پسلیان چپٹی دبی ہوئین دانہ دار اور

اور طویل ہڈیاں زیادہ خمیدہ اور انکے سری موٹے ہوجاتے ہین سینہ کے آگے
نکل آنے سے سانس کی آمد ورفت مین دقت ہوجاتی ہے ہنسلی اور بازو کی ہڈیاں
بھی خمیدہ نمایان ہوجاتی ہین ادہر سے نخاع اور پنچے سے رانون کی ہڈیاں
کے دباؤ سے ٹانگین قوس نما پیر طولیٹا ہوا گہٹنے نکڑے ہوی پائے جاتے ہین
جگر طحال اور گردے بہی ضعیف ہوجاتے ہین سینہ کے بکثرت آنے سی سردی کی
موسم مین بہی بچہ کپڑے اوتار کر پہینک دیتا ہے اور ننگا رہنا زیادہ پسند
کرتا ہے تمام جسم دکہتا ہے کلائی ٹخنہ وغیرہ مفصل کی ہڈیاں موٹی ہوجاتی ہین
دبانے اور چہونے سے درد کرتی ہین ہلانے سے بچہ روتا اور چلاتا ہے صورت
مین مضحل کا سا معلوم ہوتا ہے اکیلا پڑے رہنے کو بچہ پسند کرتا ہے
مقام حنجرہ اور امعا پر رطوبات کے زیادہ اجتماع سے اکثر کہانسی اور اسہال
کی شکایت پائی جاتی ہے اور اوسکے باعث سے زکام کی شکایت ہوجاتی ہے
پس جو بچے ماں کی چہاتی سے پرورش پاتے ہین وہ اس مرض مین بہت
کم مبتلا ہوتے ہین **عوارضات** زیادہ سردی اور زیادہ گرمی کی
برداشت کے نہونے سے نزلہ زکام کہانسی اور ذات الریہ کے عارض ہونے
سے اکثر بچے ہلاک ہوجاتے ہین تشنج حنجرہ سے نکلنے اور تنفس مین دقت
ہوتی ہے عام تشنج کے بکثرت ہونے سے ہاتہ کے انگوٹہے کف دست
کیطرف مڑجاتے ہین انگلیاں بہی مڑکر ایک دوسری پر چڑہ جاتی ہین پاون
محراب دار اور انکی انگلیاں سمٹ جاتی ہین سر مین پانی کے پڑ جانے
سے عظم الراس کی شکایت ہوجاتی ہے **انجام** اگر شروع مرض
مین غذا کی اصلاح آب وہوا وغیرہ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی
پورے طور پر کیجاوی تو نشو ونما کی تکمیل سے ہڈیاں پختہ ہوجاتی ہین جس سے
وضعی اکثر رفع ہوجاتی ہے ورنہ بعد مین علاج بدقت ہوتا ہے عموماً
دیگر عوارضات کی لاحق ہونے سے ہلاکت ظہور مین آتی ہے **علاج**

سب سے پہلے اس قسم کی پابندی کرنی چاہئے کہ جس سے مرض حدبہ کا ظہور ہی نہو
اور وہ یہ ہے کہ ابتدا ہی مین غذا کی اصلاح کرین - فولاد فاسفورس آب ایک
روغن ماہی مسکہ وغیرہ روغنی اشیا کا استعمال زیادہ کرین گوشت خام کی
رس فاسفیٹ اف لایم دودہ غذائیت نباشیتہ آیوڈائیڈات پوٹاسیم وغیرہ
مقویات کی استعمال سے جسم کی پرورش کرین تا کہ طاقت کے زیادہ ہونے سے
بدن کی اجزا اور جسمانی بافتہ کو تقویت حاصل ہو پس اس خلاصہ کی تفصیل
یہ ہے کہ اطبای جمہور کی رای مین غذائیت کا کم ہونا موجب مرض ہے پس اگر
بچہ کی مان کا دودہ کسی مرض کے لاحق ہونے یا سخت لاغری کی وجہ سے ناقص
معلوم ہو اور بچہ کی پرورش کافی طور پر نہ پائی جاوی تو مناسب علاج عمدہ
غذا اور مقوی دوا سے اوسکی اصلاح فوراً کرین اگر اوسکی اصلاح غیر
ممکن معلوم ہو تو دوسری تندرست عورت کا دودہ پلانا شروع کرین اور
زمانہ رضاعت کے بعد طریق درست اور اقسام غذا کی بابت پورے طور
پر تحقیق کر کے حسب مناسب انتظام کرین سب سے عمدہ اور نعم البدل گوشت خام کا رس
ہے دودہ یا ماء یخنی شوربا گوشت کھچڑی - پلاؤ - شوربا مین بھگو کر دینا نہایت مفید
سند ہے بعضے نیمبرشت اور گوشت لیدہ کا رس بھی دے سکتے ہین اگر دودہ
دو حصہ پانی ایک حصہ مین قدر سے گیہون کا آٹا حل کر کے دیا جاوے یا گوشت خام
کی رس بقدر ۲ اونس سال بھر کے بچہ کو دیا جاوے تو چند روز مین ہی بچہ فربہ
تنومند اور مضبوط ہو جاتا ہے اور ہڈیون کے درست ہو جانے سے عضلات مین
طاقت آجاتی ہے اور پسینہ شب کے موقوف ہو جانے سے چہرہ کی زردی جاتی
رہتی ہے رنگ وروپ بحال ہو جاتا ہے اگر گائے بکری کا دودہ موافق نہ
آوے تو اوسکی اصلاح آب آہک اور آشجو سے کرین ورنہ گدہی کا دودہ پلاوین اگر
یہ بھی ہضم نہو تو مسکہ روغن - بالائی شیر اور دوسری اغذیہ سوافق برداشت
معدہ با فراط دینی تجویز کرین اور دبات مین سے روغن ماہی فاسفورس فاسفیٹ

اف لایم وغیرہ مرکبات آیک کا استعمال کرنا نہایت فایدہ مند ہے اگر دس حصہ روغن ماہی مین ایک حصہ فاسفورس حل کرکے بچہ کو کچھ عرصہ تک استعمال کرایا جاوے تو اس سے ہڈیون کی نرم ساخت نہایت سخت اور مضبوط ہوجاتی ہے اور مایوسی کی حالت فوراً رفع ہوجاتی ہے تقویت خون کیلئے ہائی پوفاسفائٹس اف لایم وین سوڈا ئیلیوٹ فاسفورک اسٹڈ فاسفٹ آف کیلشیم یعنی چاک فاسفٹ اف ایرن اور فلوراٹڈ اف کوئین کی استعمال سے نیز فایدہ کمال ہوتا ہے اور رفع تشنج کے لئے یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ نصف گرین برومائیڈ اف پوٹاسیم ۲ گرین دونون کو ملاکر ایک سال کے بچہ کو چار چار گھنٹہ کے بعد دین نیز مسکن الاعصاب ادویہ کی استعمال کرین تازہ ہوا اور عام صفائی کا خیال زیادہ رکھین کنکنے پانی سے نہلاکر موٹے تولیہ سے مل کر جسم کو صاف کردین مرکبات سیماب فصد۔ جونک۔ آبلہ انگیز پلستر اور انٹی مونیل وغیرہ اس قسم کی مضعف ادویہ کے استعمال سے قطعی پرہیز کرین زکام کی صورت مین چھاتی پر گرما گرم تخم کتان کی لوپری باندہین سائٹریٹ اور کلوریٹ اف پوٹاسیم اور اسٹیٹ اف امونیا کا مکسچر بنا کردین اگر قصبتہ الریہ کے مجاری مین بلغم کا اجتماع معلوم ہو تو اپیکاک یا عرق پھٹکری کے استعمال سے قے کرادین اسہال کی صورت مین ادویات قابضہ دین اگر درد شکم اور مروڑ مین سبز رنگ کے بدبودار دست آوین تو روغن بیدانجیر یا ریوچینی کو قہوہ یا برانڈی کے ہمراہ دیکر معدہ اور امعا کو صاف کرین بعدازان بسمتہ مکسچر کو لعاب صمغ عربی اور شربت انجبار مین شامل کرکے دین اور پیچش کی شدت مین دو چار قطرات لاڈنم اور عرق دارچینی بھی شامل کرکے دین

فصل بستم دو بہ خدمس المجلد رازی تھیا انیٹو

ڈراپی کس اکثر ملکے پھیلے بچے کی بغل جوڑ سے مقام سیون کی ادوکی اگر د

خلعت الاذن وغیرہ اون مقامات کی جلد میں کے جم جانے اور پسینہ کے آنے سے مقابلہ کی جلد سے رگڑ کہاتی ہے اور چھل جاتی ہے اور رطوبت کے خارج ہونے سے سرخی چہا جاتی ہے بعض دفعہ خراش کی شدت سے خفیف بخار بہی ہوجاتا ہے اور تکلیف کی زیادتی سے بچہ کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے عدم توجہ کی صورت مین جلد ماؤف سخت ہو کر جا بجا سے پہٹ جاتی ہے **علاج** امتلا کی صورت مین خفیف مسہل دین قبض کا خیال رکھین کو کنارے کے جوش اندہ سے دہو کر مقام ماؤف کو صاف دستہا کرین بعد ازان ملایم خشک کپڑے سے خشک کرین اور صابون ہرگز نہ دہو دین دہو لینے اور خشک کرنے کے بعد نشاستہ چھڑک دین اور کاؤلاف زنک کے چھڑکنے سے بہی فایدہ ہوتا ہے اور یہ سفوف بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کرتہ سفید کمیلہ سیدہ سک ہر ایک یکتولہ کافور گندہک چہا چہہ سیماب ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے کہرل کرین تاکہ سیماب کے ذرات معدوم ہوجا دین اور بوقت ضرورت مقام ماؤف پر چھڑک دین

فصل ستون وسوم نبات اللیل (آرٹی کیریا) اسکو ہندی مین چپاکی اور پتون کا نکلنا بہی کہتے ہین اکثر موسم گرما مین معدہ کے فتور اور غذا کی خرابی سے بڑون کی نسبت چھوٹے بچے اسمین زیادہ مبتلا ہوجاتے ہین کبہی فضول دیہ واجب التحلیل مواد سردی کے سبب جلد کے نیچے بند ہوجاتے ہین جس سے مسامات کثیف پائے جاتے ہیں اور ہوا اور مادہ کے متعفن ہونے سے جسم پر مدور الشکل سفید زردی مایل یا زرد سرخی مایل کبہی جسم کے ہمرنگ مدور الشکل دہبے اور چکتے نکل آتے ہیں خصوصاً رات کے وقت زیادہ ستاتے ہین جسکی شدت تکلیف سے بچہ کو نیند نہین آتی اور سخت خارش کے واقع ہونے سے چہرا درشت اور کہردرا ہوجاتا ہے چکتہ کا گرداگرد سرخ ہوتا ہے سوزش اور درد کی زیادتی سے بچہ بدرجہ کمال بیقرار ہوجاتا ہے اور جسم کے گرم کرنے سے

یہ دانے بہت جلد دفع ہو جاتے ہیں کبھی چند ہفتہ تک رہتے ہیں **علاج** اصل سبب موجب فساد کے رفع کرنے میں کوشش کریں قبض کی صورت میں مسہل کریں - آب گرم سے غسل دیں معرقات کے استعمال سے تفتیح مسامات کریں روغن گل اور سرکہ انگوری دونوں کو مساوی الوزن لیکر جسم پر مالش کریں اور گرم کپڑے پہنا دیں مرکبات سیماب کے استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے دانت نکلنے پر ہوں تو مسوڑوں کو چیر دیں شیر خوار بچہ کے لئے مرضعہ کی صحت پر متوجہ ہوں -

فصل ستون و چہارم جرب (اسکی بینز) گیلی کھجلی کے نام سے بھی مشہور ہے جب پیشاب و پاخانہ اور دیگر غلاظتوں کی موجودگی سے بچہ کو میلے کچیلے کپڑوں میں رکھا جاتا ہے تو جوؤں اور لیکھوں کے پڑ جانے سے عام جسم پر کھجلی کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی روغن جمال گوٹہ ٹارٹار ایمٹک اور روغن بلاذر وغیرہ ادویہ کی چھوت سے بھی کھجلی ہو جاتی ہے کبھی چنبل داد آبلوں اور عام پھنسیوں - جلدی سوزش - گرم اعماد ہضمی امراض گردہ ترشی معدہ وغیرہ سوزشی امراض کے انتقال سے کبھی خون میں صفرا کی زیادہ آمیزش سے خفیف یا شدید قسم کی کھجلی ہو جاتی ہے کبھی خاص فوطہ اعضائے تناسل وغیرہ مخصوصہ مقام پر ہو جاتی ہے اگر دایہ کو کھجلی کا مرض ہو تو بچہ کو بھی چھوت سی ہو جاتا ہے ابتدا میں زیادہ تر چوتڑوں پاؤں اور گردن کے پیچھے ہو جاتا ہے اور بتدریج ہاتھ کی انگلیوں پر بھی پھیل جاتا ہے اور نرم جلد کے ہونے سے سوزشی بثورات پیدا ہو جاتے ہیں جنکے پھوٹ جانے سے زخم ہو جاتے ہیں درد اور کھجلی کی تکلیف سی قدری قلیل بخار بھی ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں بچہ کو صاف و ستھرا رکھیں گرم دافع عفونت ادویات کو استعمال میں لادیں لیکن اس مرض کیلئے سب سے عمدہ سریع الاثر دوا گندھک کا استعمال زیادہ تر ثابت ہوا ہے

جسکو چند طریق سے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ دو اونس گندہک آملہ سار اور ایک اونس
آہک آب دیدہ کو پانچ سیر پانی مین حل کرکے رکہہ دین اور کچہہ عرصہ کے بعد بالائی صاف
اور مصفا پانی کو نتار کر بوتلون مین بہر دین اور بوقت ضرورت مقام خارش پر مالش
کرین اور غسل کے بغیر کپڑے پہنا دین فایدہ مین نہایت سریع الاثر ہے اس سے کرم خارش
علیم ہلاک ہوجاتے ہین سفوف گندہک کی مالش نیز ۱ حصہ طاقت کی مرہم
گندہک کو بطور مالش استعمال کرین اور کچہہ عرصہ کے بعد گرم پانی سے غسل کرا دین
دیگر مجرب آب آہک اور روغن کنجد ہر دو نون مساوی الوزن لیکر خوب
پہینٹین جب گہی کی طرح غلیظ القوام ہوجاوے تو روئی کے ذریعہ مقام ماؤف پر
لگادین نیز روغن تارپین روغن سرسون اور گندہک سب کو مساوی الوزن لیکر
کہرل کرین اور مقام خارش پر لگا دین اس سے ہر ایک قسم کی خارش کو فایدہ
ہوتا ہے **دیگر مجرب** سہاگہ ۲ گرین نیلا تہوتہہ ۳ گرین نوشادر ۳ گرین سکپور
۲ گرین کریازوٹ ۳ بوند سلفٹ اف پوٹاس ۲ گرین سب کو باریک کرکے ۱۰ اونس سادہ
مرہم مین ملا کر کہرل کرین اور مقام خارش پر لگا دین فایدہ مین سریع الاثر ہے بدن
کو روزانہ گرم پانی اور صابون سے صاف کرکے خشک کرین بعد ازان لڈ سلوشن مین
کپڑا تر کرکے پہنسیون پر لگا دین **ترکیب** نصف ڈرام سولیوشن اف سب اسی ٹیٹ
اف لڈ کو ایک بوتل عرق گلاب مین حل کرین بعد ازان ایک اونس مرہم سفید
شامل کرکے بچہ کے جسم پر لگا دین اگر خارش کی زیادتی سے بچہ بے چین اور مضطرب
پایا جاوے تو ۵ قطرات کلورا فارم بہی داخل کر دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب**
سیماب گندہک چہاچہہ نیلا تہوتہہ ہر ایک ۲ ماشہ نوشادر ۱ تولہ سب کو باریک کرکے
۵ تولہ روغن گاؤ مین آمیز کرین اور مقام ماؤف پر قدرے لگادین اور کچہہ عرصہ کے
بعد سرد پانی سے غسل کرا دین اس سے خواہ کیسے ہی دیرینہ اور شدید قسم کی کہجلی
ہو ایک دو دفعہ کے استعمال سے کافور ہوجاتی ہے اس سے داد چنبل کو نیز فایدہ
ہوتا ہے اگر بچہ بڑا ہو تو نصف ڈرام حلوہ گندہک کہلا دین سم الفار گندہک

آملہ سارا یوڈائیڈ اف پوٹاسیم وغیرہ اس قسم کی دوائین کہانیکو دین فائدہ مین سریع الاثر بخار کی صورت مین فینور پوڈر کا استعمال کرین اور بچہ کی شیرخوار صورت مین اوسکی والدہ کو اس قسم کی دوائین کہلا دیا کرین ایک ڈرام فلاورس اف سلفو کے کہلانیسے نیز فایدہ ہوتا ہے۔

فصل ستون و پنجم بثورات (کرسٹا الکیٹا) اکثر روزدندان کے ایام مین چہوٹے چہوٹے زردی یا ایل کم وبیش متوصل دانے پیشانی پر نکل آتے ہین خارش کی زیادتی سے جلد سرخ ہو جاتی ہے دانون کے ٹوٹ جانیسے غلیظ القوام رطوبت خارج ہوتی ہے کبھی زرد یا ایل بسبزی کہرنڈ بنجاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد کہرنڈ کے کنارون پر اور دانے پیدا ہو کر سر اور چہرہ پر پہیل جاتے ہین سوزش کی شدت سے گلے کی گلٹیان بہی پہول جاتی ہین کبہی کان گردن اور سینہ پر بہی دانے نکل آتے ہین اور پیپ بہی پڑ جاتی ہے اور سر کی پہنسیون سے پیپ خارج ہونے سے بالون مین جمع ہو جاتی ہے اور جوئین بنجاتی ہین خارش کی شدت سے بچہ کو نیند نہین آتی اور ہمیشہ بے چین رہتا ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور یہ مرض چہوت دار نہین ہے علاج سوزش کی شدت اور جریان رطوبت کی صورت مین دن مین چند بار جوشاندہ کوکنار سے بچہ کو غسل کراوین اور کہرنڈ کی صورت مین لوپری باندہین تاکہ کہرنڈ جہڑ جاوین اور سوزش کے کم ہو جانے سے مرض کا درجہ تزاید موقوف ہو جاوے اور خاص زخمون پر کاسٹک لغرہ کی قلم پہیرین یا ۲ گرین کی طاقت والے عرق نائیٹریٹ اف سلور لگا دین اس سے خارش بہت جلد رفع ہو جاتی ہے جس سے بچہ کو چین آجاتا ہے نیند پڑ جاتی ہے ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم وعرق مقوی اور مصفی خون ادویات کہانے کو دین سنکہیا کا استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے کمزوری مین مرکبات فولاد دین غذا مقوی سریع الہضم کہلاوین گرم اور ترش اشیا سے پرہیز کرین۔

فصل ستون و ششم ہزال مفرط (اٹروفی)

اسکو ٹیبس می لسن ٹریگا بہی کہتے ہین جب خنازیری مزاج خصوصًا اہل عربا کے
بچونکی عذودمارسایقا مین خنازیری دانہ دار مادہ (ٹیوبرکل) پیدا ہوجاتا ہے
تو اس مرض کا ظہور ہوا کرتا ہے مادرزاد آتشک سے بخار مزمن خراب غذا کے استعمال
بہی موجب اس مرض کا ہے فاقہ کشی یا اسہال و قیہ مین موجودہ غذا کے خارج
ہونے سے بچہ سوکھہ کر کانٹا سا ہوجاتا ہے شکم کی گلٹیان بخوبی محسوس ہوتی ہین
روغنی اور حیوانی اجزا کی کم استعمال سے بچہ لاغر اندام ہوجاتا ہے ہاتہہ
پاؤن سرد اور پیٹ مین سوئی چبہونے کے موافق درد رہتا ہے کبہی صرف
گاؤ کے دودہ زیادہ پلانے سے میلے کچیلے برتنون مین دودہ کے استعمال کرنے
سے ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے جس سے دودہ کی پٹکیان قے کی ہمراہ خارج ہوتی
ہین قبض زیادہ پایا جاتا ہے کبہی دایہ کے بڑی بچہ ہونے سے چہوٹے بچہ کو
دودہ ہضم نہین ہوتا ہو کہہ گہٹ جاتی ہے ترشش اور ثقیل غذا کیطرف طبیعت
زیادہ مایل رہتی ہے پاخانہ کا رنگ کہریا مٹی کی طرح سفید ہوتا ہے حقیقت سا بچہ
ہمیشہ رہتا ہے آخر پہیپہڑہ اور مجری الہوا کی غدودون مین مادہ ٹیوبرکل کے
پیدا ہونے سے بچہ ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** صرف غذا کی تبدیلی سے بچہ
مریض کی طاقت کو قایم کرین اور اس قسم کا علاج کرین کہ جس سے گلٹیان چہوٹی
ہوجاوین اور رفع سوزش کے لئے آب گرم سے غسل کراوین شکم پر تحمید کرین
ٹنکچر آیوڈین لگاوین اور روغن ماہی کو کوئین کے ہمراہ دین یا آیوڈائیڈ آف پوٹیاشیم
کو حسب اندازہ شربت کے ساتہہ دین دودہ یخنی گوشت خام کی رس وغیرہ نمکین
غذا کو روغن ماہی کے ساتہہ دین **دیگر مجرب** ۲۰ اونس دودہ کو جوش دین
بعد ازان اوسمین ۲۰ اونس روٹی کی جہلی حل کرکے حریرہ تیار کرین اور تین
تین گہنٹہ کے بعد بچہ کو دین اور گوشت خام کا رس بقدر ۲ ڈرام دیا کرین
گدہی کا دودہ بہی فایدہ مند ہے اس سے بچہ مشتہ دار وزن مین دو تین اونس
بڑہتا جاتا ہے عضلات مین مضبوطی آجاتی ہے رنگ و روپ مین ترو تازگی

[illegible] اطفال

ہوجاتا ہے پس جب بچہ اپنی اصلی اندازہ پر ہوجائے تو بتدریج دودہ وغیرہ قدرے
غلیظ القوام غذائیں شروع کرین **دیگر مقوی** جس سے بچہ بہت جلد طاقتور
ہوجاتا ہے **نسخہ** سیب سفوز جو مقشر کو جوش دین اور دوسری دفعہ کے طبخ مین
گوشت بریان بروغن داخل کرکے لگادین تاکہ گوشت کا اثر بخوبی شامل آوے
بعدہ ان صاف کرکے بچہ کو پلادین دیگر مقوی برانڈی شراب ۲ اونس عرق دارچینی ۲ اونس زردی

فصل ستون و ہفتم قلت الدم (اینیمیا) اس مرض مین اکثر خون کم ہوجاتا ہے
کبھی خون کے ناقص ہونے سے پانی زیادہ اور خون کے سرخ ذرات کم ہوجاتی
ہین کبھی انجماد خون کے باعث شرائین خالی پائی جاتی ہین اور خون کی رنگت مین
کیمیاوی تغیر پیدا ہوجاتا ہے اگرچہ اخراج خون کی کثرت سے اسہال دموی
اسہال و پیچش مزمن - مٹی کہانے کی عادت کرم امعا وغیرہ مختلف اسباب
کے واقع ہونے سے یہ مرض ہوجاتا ہے مگر امراض مادی آب و ہوا کی خرابی تنگ و
تاریک مکانات کی رہایش کہانے پینے کی بے احتیاطی سے زیادہ ہوجاتا ہے
کبھی صرف مصنوعی بنائی غذا پر پرورش پانے سے خون کے سرخ کرنے کی
طاقت زائل اور خون پیدا کرنے کے خواص ناقص ہوجاتے ہین باوجود خون
کے کم پیدا ہونے سے سرخ ذرات خون کے زیادہ ضائع ہوتی ہین اور خون
کے سفید ہوجانے سے بدن کا رنگ پہیکا زرد موم کی مشابہ ہوجاتا ہے جلد
پتلی نرم اور شفاف ہوجاتی ہے ہونٹ مسوڑے زبان اور آنکھین صاف
نیلی یا سفید پہیکی نظر آتی ہین عضلات ڈہیلے اور نرم ہوجاتے ہین
اور ناخون مین سے سرخی معدوم ہوجاتی ہے ہاتھ پاؤن اور چہرہ
متشنج سا معلوم ہوتا ہے جس سے چہرہ پہولا ہوا ہوتا ہے بہوکھ کے نہ لگنے
سے طبیعت سست اور نڈہال ہوجاتی ہے اور قبض کی اکثر شکایت
زیادہ پائی جاتی ہے **علامات تشریحی** معدہ امعا کی غدودین اور
اعصاب مین فتور پایا جاتا ہے جگر طحال اور گردون مین فولادی اجزا

[illegible] بیضہ کی سفیدی ۲ درام سپید کو ملا کر بقدر ایک [illegible] طور ۲ درام [illegible] کرین

کا اجتماع نیز جگر گلیہ اور شرائین میں خون کی کثرت پائی جاتی ہے استخوان کی گودہ
میں سرخ ذرات معمول سے زیادہ بنتے ہیں علاج غذا کی اصلاح کرنی اشد ضروری
ہے چنانچہ اوقات تناول اور غذا پر توجہ زیادہ کریں اصول حفظان صحت
کی پابندی مقدم ہے شہروں کی میلی اور بند ہوا سے علیحدگی اور گاؤں کی
صاف ہوا کی رہایش اختیار کریں صاف تازہ ہوا میں ہواخوری بکثرت
کرادیں اور ہوادار روشن مکان میں رکھیں نیز خوابگاہ کا کمرہ زیادہ تر موزون
ہوا اور قرب وجوار کی عمدہ صحت زیادہ تر فایدہ مند ہے حیوانی اور مقوی
سریع الہضم غذا کا استعمال کرادیں گوشت خام کی رس اور گوشت خام کا گودہ
ترقی صحت کے لئے ازبس مفید ہے اور قوت ہاضمہ کا خیال زیادہ تر رکھیں
معدہ اور امعا کی اصلاح ضروری ہے تنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد اور روغن
ماہی کا استعمال زیادہ تر مفید ہے مرض کی شدت میں قدرے سم الفار
کا دینا زیادہ تر فایدہ مند ہے مگر خراش معدہ اور قبض دامی کی صورت میں
مرکبات فولاد کا دینا مناسب نہیں ہے پس استعمال فولاد سے پہلے قبض کا رفع
کرنا ضروری ہے اور اس مرکب کے استعمال سے فایدہ میں سریع الاثر ہے
نسخہ تنکچر اسٹیل ۵ قطرہ ایسیٹیٹ سلفیورک اسٹد ہر ایک ۳۰ بوند لایکوار اسٹرکینیا
لایکوار مار فیا ہر ایک ۱ بوند جنیانہ کو شیا ۸ ازوس سب کو ملا کر بقدر ۲ بوند
شربت نبات میں پلادیں –

باب چہارم تعلیم اطفال

ہماللہ اس بات کو ہر ایک شخص بخوبی جانتا ہے کہ انسان کی ترقی کا زبردست
ذریعہ صرف تعلیم ہی ہے ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا
یَعْلَمُوْنَ پس عالم اور جاہل کا درجہ کسی صورت میں برابر نہیں ہوسکتا

کیونکہ جاہل اگرچہ اپنی حسب نسب اور حسن جمال اور جاہ و جلال اور مال و منال
وغیرہ امور مفاخرہ مین خواہ کتنا ہی عروج حاصل کرے مگر عالم علم کی بدولت
اوس سے ہزار درجہ شرف اور عزت مین افضل اور اکمل ہے الشرف بالعلم والادب ولا
بالاصل والنسب ؎ مَصَابِیحُ الاَنَامِ لِکُلِّ دُجیٰ + ھُمُ العُلَمَاءُ بِاللہِ الکِرَامِ
رفعت آدمی بعلم بود + ہرکرا علم بیش رفعت بیش + قیمت ہر کسے بدانش اوست
ساز افزون بعلم قیمت خویش + علم ہی کے سبب خوف خدا اور رحم دلی اور
حق شناسی پیدا ہوتی ہے اِنَّمَا یَخشَی اللہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُا ؎
خوف خشیہ نتیجہ علم است + ہرکرا علم بیش خشیت بیش + ہرکرا خوف شد
رفیق رہش + باشد از جملہ رہروان در پیش + خلق الانسان من علق و
علم الانسان مالم یعلم سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ پہلے انسان کو ایک
قسم کی ذلیل اور ناپاک پانی سے علقہ بنا گیا ہے بعد ازان تعلیم کی وجہ سے
شرافت اور فضیلت مین رفیع الدرجات کا مستحق ٹھہرایا ہے قُل رَّبِّ زِدنِی
عِلماً سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہری اور باطنی جملہ نعمتون سے زیادہ
تر افضل اور اکمل نعمت صرف علم ہی ہے ؎ علمہائی انبیا و اولیاء
دردلش رخشندہ چون شمس الضحیٰ + عالمی کاموزگارش حق بود + علم او
بس کامل و مطلق بود + علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما
جب اظہار منت کے موقع پر خود حقیقی جلشانہ نے علم کو فضل عظیم فرمایا ہے تو
اس سے بڑہکر اور کیا نعمت فوقیت رکہتی ہے صرف علم ہی قرب الہی کا
باعث وحشت کا انیس خلوت اور غربت کا ہم کلام اور مصاحبت سے فراخی
اور مروت کا رہنما ہے دشمنون کے روکنے کا ہتیار وطن مین ہمنشین اور
مجلس کا سردار ہے تنگدستی کا دوست ہے بے بسیاون کا ۔ وسیلہ
خسیس کی عزت شریف کی کمالیت بادشاہ کی جلالیت ہے حلال و حرام
کے احکام صلح رحمی کی تمیز اور صراط مستقیم کا رہنما ہے مال دنیا سے

علم ہزار درجہ بہتر ہے کیونکہ مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اور علم کی دولت کو
کوئی چھین نہین سکتا بلکہ علم خود آدمی کا محافظ ہے مال خرچ کرنے سے گھٹتا
علم بڑھتا ہے۔ وفی الجہل قبل الموت موت لاھلہ + واجسامھم قبل
القبور قبور + وان امرأ لم یحیی بالعلم میت + ولیس لہ
حتی النشور نشور + جہالت اپنے صاحب کے لئے موت سے پہلی موت ہے
اور جاہلون کے جسم قبرون سے پہلے قبورمین ہین - اگر علم سے مرد زندہ نہو تو وہ مردہ
ہے اوسکو حشر قیامت تک اوٹھنا نصیب نہین ہے - عالم کو خیر کثیر اور دنیا
و متاع قلیل کی بشارت ہے۔ رَضِینَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِینَا + لَنَا عِلْمٌ
وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ + فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ عَنْ قَرِیْبٍ + وَاِنَّ الْعِلْمَ
بَاقٍ لَا یَزَالُ + علم داوند بادریس وبہ قارون زر وسیم + شد یکے فوق
سماک و دگر تحت سمک + پس والدین کا فرض ہے کہ پیدا ہوتے ہی بچہ
کی تربیت کا خیال ملحوظ خاطر رکھین نام نیک اور عمدہ انتخاب کرین تا کہ
تمام عمر مین بچہ کو اپنے نام سے نفرت نہو - تندرست عقلمند خوبصورت نیک
سیرت خوش اخلاق دایہ کا مقرر کرنا نہایت ضروری ہے تا کہ دودہ کی تاثیر سے
بچہ کی طبیعت مین کسی قسم کا تغیر اور تبدل نہ پایا جائے - ایام رضاعت کے
بعد نیک حلال غمخوار صاحب عقل ذی شعور خادم خدمت گذار کے سپرد کرین تا کہ
بچہ مین نیک عادت پاکیزہ سیرت پائی جائے۔ ہر کہ در وی سیرت نیکو بود
آدمی از آدمیت او بود + نیکی مردم زنیکو سیرت است + خوب نیکو مایۂ نیکوی است
جب پانچ چھ برس کی عمر مین بچہ تعلیم کے قابل ہو جائے تو اوسکی مزاج مین
دیانت داری کا مادہ نیکی بدی کی طرف طبیعت کا میلان نجری اور ہیلی چیز کے
خواص کی تمیز عقل کی چالاکی اور ذہن کی تیزی کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے
پس اس سن وسال مین بچہ کی احتیاط نہایت ضروری ہے بد گوئی خود
پسندی اور دروغ گوئی سے بچا دین۔ بحساب خوبی قسم درشتی

درپے بیخودی علم برکش + اقوال ناپسندیدہ اور افعال ناستودہ سے روکین
اور بچہ کے روبرو فحش الفاظ زبان سے نہ نکالین نہ جھوٹ بولین نہ خراب
فعل کے کرنے مین دلیری کرین شراب نوشی افیون حقہ نا س پان وغیرہ
اس قسم کی بدعادت معیوب سمجھین ورنہ اس عمر مین بچہ کے عادی ہوجانے سے اوسکا
ازالہ دشوار ہوجاتا ہے مفسد کج طبع لوگون کی خراب صحبت سے محفوظ رکھنا والدین کا
عین فرض ہے ورنہ مفسدانہ خو کا خوگیر ہونا ہر حالت مین خراب ہے ۔ ہمہ
حالت مفسدان ناخوش است + سرانجام اہل دغا آتش است + نیز لفنا بیت
فتنہ اور مکر و فریب کی عادت سے محفوظ رکھین کیونکہ ان سے آدمی ہمیشہ ذلیل
رہتا ہے ۔ بدنفس معاش بدگمان باش + در فتنہ و مکر درامان باش
+ اور تمام دشمنون مین سے نفس امارہ زیادہ تر دشمن ہے اعدامی عدوک
نفسک ۔ این سگ نفس شوم بدکارہ + کہ ہم آغوش تست ہموارہ +
بدترین قاصدیست جان ترا + میخورد مغز استخوان ترا + پیش ازان کان ترا بہ
بند و چست + محکمش بند کن کہ دشمن تست + نیز کھیل و کود اور اکل و شرب مین
اعتدال قایم کیا جائے تاکہ صحت مین کسی قسم کا خلل واقع ہو۔ غرض امور مذکورہ
کی پابندی دو چیزون پر موقوف ہے اول لطف و مہربانی دویم تنبیہ اور چشم نمائی
پس صورت مین والدین کا فرض ہے کہ لطف و کرم نہ اسقدر کرین جو اولاد کی خرابی
اور بربادی کا باعث ہو اور نہ بالکل قہر و چشم نمائی کا وطیرہ اختیار کرین کہ جس سے
بچونکی پرورش مین خلل برپا ہو جائے بچونکی تہذیب اور اخلاق کا اصل مطلب
یہ ہے کہ نیک باتون او رپسندیدہ اخلاق کی رغبت دین تاکہ اون سے اخلاق ذمیمہ
کا انسداد خود بخود ہوتا ہے ۔ نیز بچون کے مزاج مین غصہ اور محبت دونون کے
سامان پائے جاتے ہین پس جو امور باعث غصہ اطفال ہون اون سے احتراز
ضرور ہے اگر کسی امر سے بچہ کی مزاج مین غصہ آجاوے تو شفقت پدرانہ اور
محبت مادرانہ سے اوسکے غصہ کو فرد کرین ورنہ غصہ کی عادت کے قایم

ہو جانے سے نیک اخلاق کی بنیاد کو قایم کرنا بصد مشکل ہے ؎ ستیزندگی کار
دیو و دد است + ستیزنده را دشمنی با خود است + سب سے بہتر یہی ہے کہ ابتدا ہی سے
نہایت شفیق اتالیق اور ادیب معلم کے بچہ کو سپرد کریں تا کہ بد عادات اور بری خصلت
کے نزدیک ہی نہ آئے اور استاد کی کوشش بلیغ سے شایستہ عادات
کو اپنی سعادت ابدی سمجھے ؎ آدمی می تواند از کوشش + کز فرشته
بفضل درگذرد + زمانہ قدیم کو بوڑھے بزرگوں سے سنا جاتا ہے کہ ہمارے
ملک میں ہر ایک پیشہ کا قیام مندرجہ ہوا کرتا تھا جو لوگ لوہار کا کام کرتے
تھے وہ اپنے بیٹے کو بھی لوہارا کام سکھلاتے تھے جنکے باپ دادا اپنے ہنر
میں دسترس رکھتے تھے انکی اولاد بھی اوسی پر مستعد ہو جاتی تھی
غرض ہر ایک شخص اپنے خاندانی موروثی پیشہ کے سیکھنے کو پشتہا بہ پشت
فخر سمجھتا تھا لیکن سرکار انگلشیہ کی عملداری میں یہ قید مرتفع ہوگئی ہے
اور روز بروز اوٹھتی جاتی ہے ہر قوم اور پیشہ کے آدمی کو پڑھنے لکھنے
کا شوق حد سے زیادہ ہو گیا ہے اور دن بدن یہ شوق بڑھتا جاتا ہے اور اس
تبدیلی کے خیال پر بعض احباب کی رائے ہے کہ اعلے درجہ کی تعلیم کا عام ہونا نہایت
ضروری تھا اور ہر ذات و پیشہ کی قید کو اوٹھا دینا ملک کی بہتری کا باعث ہے کیونکہ
علم کے بغیر عقل کا پیدا ہونا محال ہے اور اسکے سوا کسی کام میں ترقی نہیں ہو سکتی
اپنی موروثی پیشہ کی طرف جن بچوں کا قدرتی میلان طبع نہیں پایا جاتا اور کسی دوسری
طرف طبیعت کا میلان ہوتا ہے وہ ایسے ذات اور پیشہ کی پابندی سے بالکل
نکمے ہو جاتے ہیں پس والدین کو چاہئے کہ اپنے اولاد کو مفوضہ امانت پروردگار
سمجھیں ورنہ مواخذہ کے مرتکب ہونگے اسلئے کہ انکی اصل غرض حصول کمالات کی چاہئے
اور جو ہر علم کے تحصیل کی لیاقت ضرور ان میں موجود ہے اور استعداد قابلیت ولیاقت
تربیت والدین کی محتاج علیہ ہے امانت خدا کی عدم حفاظت میں مواخذہ پروردگار
کے علاوہ یہ انسانیت کا مقتضا نہیں ہے کہ اپنے عزیز لخت جگر نور البصر کی تربیت

مین غفلت روا رکہی جاوی جس سے وے بدکرداری اور بیعزتی کے باعث اپنی بزرگون
کے نام کو ذلیل وخوار کرین اگر اس امر کو روا رکہا جاوی تو ہم جانورون سے بہی بدتر
ہین اور دوسرے اصحاب کا یہ خیال ہے کہ مذہبی مسایل اور خانگی امور کی واقفیت
کے لئے صرف معمولی تعلیم کا ہونا ضروری ہے اور اعلے التعلیم کی چندان ضرورت نہین
ہے کیونکہ اعلے التعلیم کے عام ہونے مین ملک کا سراسر نقصان ہے جب بچے اپنے
عزیز و اقارب کو شب و روز کام کرتے دیکھتے ہیں اور اوسکے متعلق باتین سنتے
ہیں تو لڑکون مین مادہ نقل کی موجودگی کے باعث وے اپنی موروثی پیشہ کے حاصل
کرنے میں زیادہ مشتاق اور کامل الاستعداد پائے جاتے ہیں اس صورت مین اگر
وے سب پیشون کو چہوڑکر صرف ایک ہی پیشہ کو زیادہ آدمی اختیار کرلین تو عام
ہونے کے باعث اوس پیشہ کی بیقدری ضرور ہو جاتی ہے اور متروک الہنر کی
ترقی ہی کے رک جانے سے اسکی کساد بازاری ضرور ہی ہو جاتی ہے پس ہمارے ملک
میں افلاس کی زیادتی کا بڑا بہاری سبب یہی ہے کہ تمام اہل حرفت نے اپنی
جدی پیشہ کو چہوڑکر صرف نوکری کی نیت پر تعلیم پانی اختیار کرلی ہے جس سے
گورنمنٹ کو خاطر خواہ فایدہ ہو رہا ہے سو روپیہ کے عہدہ پر دس روپیہ کا آدمی نہایت
آسانی سے مل سکتا ہے پس نوکری پیشہ کے عام ہو جانے سے اسمین زیادہ تر
بیقدری ہو گئی ہے جس سے ملک کے لوگ زیادہ تر مفلس ہو گئے ہیں علاوہ ازین
حرفت اور صنعت کی طرف توجہ کے نہونے سے تنگدستی کا بازار روز بروز
گرم ہو رہا ہے الغرض ہر ایک اصحاب اپنے اپنے دعوے کے ثبوت مین بہت سی
دلایل پیش کرتے ہیں مگر **فقیر مولف** اسکی بابت بحث کرنا نہین چاہتا
کہ پیشہ کی قید کے اوٹہہ جانے سے تعلیم کا شوق اچہا ہے یا برا صرف اس کتاب
مین اس امر کو ظاہر کرنا زیادہ تر مدنظر ہے کہ بچونکی تعلیم کا رایج الوقت طریقہ صحت
موجودہ پر کیا کچہ اثر رکہتا ہے اور اس سے کیا نتیجہ ظہور مین آتا ہے اب مختلف
کوایف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول طریقۂ تعلیم مروجہ

ابتدا زمانہ مین بہت تہوڑی خاندان ایسے تہے کہ تعلیم کو اپنا موروثی پیشہ سمجہکر چار برس کی عمر مین شادی مکتب کی رسم ادا کرکے بچہ کو میان جی کے سپرد کر دیتی تہی اگرچہ بعض میانجی بچہ کو مقید رکہنے مین مشہور ہوئی تہی مگر پہر بہی میانجی کی خانگی کامون مین بچون کو کہیلنے اور کودنے کا موقع خاطر خواہ ملجاتا تہا اور تعلیم کا قاعدہ بہی صرف یہی تہا کہ دس بارہ برس مین بچہ کو قدرے قلیل لکہنا پڑہنا آجاتا تہا جسسے وہ فارغ التحصیل سمجہا جاتی تہی عربی سنسکرت کے عالم و پنڈت بہت ہی کم تہی اب موجودہ زمانہ مین مستثنیات کے سوا عموماً یہ طریقہ ہے کہ جو لوگ نوشت و خواند کو اپنا موروثی پیشہ سمجہتے ہیں وہ اپنے معصوم بچونکو سوا چار برس کی عمر مین مکتب یا مدرسہ مین مقید کرنا ضروری سمجہتے ہین خواہ بچے پڑہین یا نہ پڑہین اور عموماً دوسری قوم و پیشہ کے لوگو نمین شوق پیدا ہوگیا ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اونکے دماغ مین پڑہانے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور فوراً دو تین برس کے بعد مدرسہ مین داخل کر دیتے مین تاکہ خورد سالی ہی مین بہت جلد کچہ پڑہکر بابو کہلانے کے قابل ہو جائے بنگال پنجاب وغیرہ صوبجات کے زمینداروں کو بہی اپنی بیٹیون کو پڑہانے کا شوق پیدا ہوگیا ہے شہرون اور قصبات مین علم کا شوق زیادہ تر ہے اور فی زمانہ مدارس کی یہ کیفیت ہے کہ خورد سال بچونکی کہیلنے اور کودنے کا سامان ہی نہین ہے اگر کہین ہے بہی تو بچونکو کہیل کود کے لئے وقت کا ملنا بعد مشکل ہے اور پڑہائی کی زیادتی سے مدرسہ کے سوا گہر مین بہی بچے مدرسہ کا کام نکرین تو ممکن نہین کہ جماعت چڑہ جاوین البتہ ٹریننگ کالج مین جس مین معلمونکو تعلیم دیجاتی ہے بیشک قابل تعریف ہے لیکن دوسرے اسکولون مین نوجوان معلم جو بچونکی تعلیم کے لئے مقرر کئے جاتے ہین وہ اپنی غصہ کو کب ضبط کر سکتے ہیں علاوہ ازین تعلیم تو اسقدر سخت ہین کہ اگر دن بہر مین بچونکو گہیری نہ رکہین اور مار پیٹ نکرین تو بچونکا امتحان مین کامیاب ہونا محال ہے اور فیل کی صورت مین معلم کی بدنامی ہوتی ہے پس اس صورت مین معلم اپنا فرض سمجہتا ہے

کہ جسطرح ہوسکے بچونکو گہیر کر نیز مار پیٹ کر مقررہ مضامین کو بچہ کی کمزور دماغ مین ٹھوس
ٹھوس کر بھر دیتے ہین خواہ بچہ کی صحت مین فتور آجائے یا وہ تلف ہوجائے
مگر پاس ضرور ہی کر دیتے ہین اور جب بچے اعلے درجہ کی جماعت مین پہونچ جاتے ہین
تو اونکو ترقی کا شوق خود بخود ہوجاتا ہے اور قومی رشک کے باعث اور بہی اعلے
درجہ کی تعلیم کے حاصل کرنے پر مجبور ہوجاتے ہین جس سے قواعد حفظان صحت کی
پابندی بالکل نہین رہتی

فصل دویم طرز معاشرت اور طریق تعلیم اگرچہ ماڈرا بنگال اگر

پنجاب وغیرہ صوبجات کے زمینداروں کو بہی تعلیم کا شوق پیدا ہوگیا ہے مگر طرز
معاشرت کی طرف مطلقاً خیال نہین ہے جسکا نتیجہ اخیر مین برا ظاہر ہوتا ہے اب طریقہ
معاشرت کے نقائص کو چند اقسام مین بیان کیا جاتا ہے تاکہ حتی المقدور اونکی
اصلاح مین کوشش کیجائے **اول** ایک ڈاکٹر امریکن کا مقولہ ہے کہ اگر ایک
کمرہ مین دو آدمی سوئین تو مجھے اونکے بیمار ہونے پر نہایت تعجب آتا ہے
مگر ان بیچارون پر رحم آتا ہے جو ایک ہی چھوٹی سی مکان مین تمام رہایش کا سامان
پڑا ہے اوسی مین کہانا پکانا اور سونا ہے اور اوسی مین طالب علم پڑہ رہے ہین
جنکو چندروز بعد بابو کہلانے کا شوق ہے رات کے وقت مٹی کے تیل کی ڈبیا جلاکر
برابر پڑہ رہے ہین **دویم** بچونکی لباس کا حال قابل ذکر ہی نہین ہے
جیسا تیسا میسر ہوا پہن لیا البتہ انسپکٹر صاحب کے آنے پر ذرہ صاف کپڑون
کی ضرورت پڑتی ہے جو لوگ علم کو موروثی پیشہ جانتے ہین اونکے بچے
افلاس اور تنگدستی وغیرہ دیگر موانعات کے باعث اعلے جماعت تک
بہت کم پہونچتے ہین اگر دیگر پیشہ ورون کے بچے شوق کی زیادتی اور قدرے
قلیل مقدرت کے باعث مفصدی چار پانچ بچے اعلے جماعت تک ترقی کر گئے
تو کوٹ پتلون ضرور بنوا لینگے تاکہ جنٹلمین (شریف آدمی) کہلاوین لیکن ایسے
بچے بہت کم پلنے پاوینگے جنکے گھر مین لباس لبستر وغیرہ سردی و گرمی

سے بچانے اور صحت کی حفاظت کرنے کے قابل صاف وستھرہ سامان موجود نہو سکے
بعض طالب علم ایسے مفلس ہوتے ہین کہ پیٹ بہر کر خشک روٹی ملنے کو غنیمت سمجھتے
ہین بعض کفایت شعاری اور بخل کے سبب صرف کرنا نہین چاہتے بعض کو مذہبی قید
مانع ہوتی ہے بعض رسم رواج کے پابند ہین بعض مفید اور غیر مفید غذا مین تمیز ہی نہین
کر سکتے بعض کہانے پینے مین حد سے زیادہ صرف کرتے ہین بہر حال حفظان صحت
کی عدم پابندی انکے باعث ناکامیاب رہتے ہین چھٹے ادہر طب کا قاعدہ ہے
کہ جوان آدمی کے لئے کم از کم چہ سات گہنٹے سونا ضرور چاہئے اور بچون کو اس سے
بہی زیادہ سونا چاہئے مگر طالب علم بیچارے اگر اس قاعدہ پر عمل کرین تو جغرافیہ
جو انکو ملک ایران تک پہنچنے یا کسی مہم پر جانے کے وقت کام آئیگا نیز تاریخ کو کس وقت
یاد کرین حساب اور کچہ نہین تو قومی مخالفت ضرور ہی پڑے گی پنجم مدرسہ کی
قیدا ور مضامین کی زیادتی سے اسقدر فرصت کہان کہ ریاضت اور ہوا خوری مین
اپنا وقت صرف کرین اور یہ امر موروثی پیشہ طالب علم کے لئے چندان ضرر رسان
نہین ہے مگر تازہ گرفتارونکو سخت ضرر رسان ہے کیونکہ جو لوگ ملیریا ہوا کے
مقام مین پیدائش پاتے ہین اگرچہ کمزور اور دایم المریض ہوا کرتے ہین لیکن ایسا
نہین کہ برداشت نکر سکین اور جو آدمی اوس ملک مین نئے وارد ہوتے ہین
نا متحمل ہونے کے باعث اکثر بخار مین مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہین
ششم ہمارے ملک کے بچے سرد ممالک کی نسبت بہت جلد بالغ ہو جاتے
ہین اسی سبب سے چھوٹی عمر مین شادی کرنے کا رواج ہو گیا ہے علاوہ ازین
بد صحبت کے اثر سے نتیجہ خراب ظہور مین آتا ہے۔

فصل سوم بچونکی موجودہ تعلیم پر اہل حکما کی رائے اہل حکما کے
اقوال کلیہ مسلم الثبوت قابل تسلیم ہین جنکی مفید ہونے مین کسیکو کلام نہین
ہے ڈاکٹر وینوف بینڈ صاحب کا قول ہے کہ چہ سات گہنٹے
مدرسہ مین بچونکا بیٹھنا قدرتی جوشش کو کم کرتا ہے کیونکہ دماغی محنت کی علاوہ

مدرسہ کی قید اور اسکی خراب ہوا سے زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے اگر بچے میدان
مین جاکر اپنے وقت کا زیادہ حصہ جمناسٹک وغیرہ کھیلون مین صرف کرین تو تکان
کے دور ہونے سے بچے چالاک ہوجاتے ہین اور جسم کے بڑھنے مین مدد پہنچتی ہے
اور ہر ایک کام پر بچے مستعد ہوجاتے ہین **ڈاکٹر بلیک صاحب** کا
مشاہدہ ہے کہ مدرسہ مین کئی گھنٹہ تک بچون کا ایک وضع پر بیٹھے رہنا کمر کے
نرم اور نازک ہڈیونپر کل جسم کا بوجھ پڑتا ہے جس سے نصف سے زیادہ بچونکی
کمر ٹیڑھی ہوجاتی ہے بچونکو ورزش کی اجازت کے نہ دینے اور دماغی محنت کے
زیادہ کرانے سے اکثر ہونہار بچے تلف ہوجاتے ہین **ڈاکٹر ولسن صاحب**
لکھتے ہین کہ جیسی بچپن کی حالت مین جسمی اور دماغی طاقت اور صحت کا قیام ہوتا
ہے ایسا کسی عمر کے حصہ مین نہین پایا جاتا اور عمر کا بار بار آعادہ کرنا غیر ممکن ہے
پس اس عمر مین جو امراض صحت کے مخل ہین وہی ضعف جسمانی کا بانی اور زندگی
کے کم کرنیوالے اور فانی ہین **ایک ڈاکٹر صاحب** کا تجربہ ہے کہ بیماری کے
سبب اکثر طلبا کی غیر حاضری ہوجاتی ہے جس سے اونکی تعلیم مین حرج واقع ہوتا ہی
اگر بالفرض مدرسہ کی قید سے بچے بیمار نہون تو اسمین کچھ شک نہین ہے کہ آئیندہ کو
اونکی جسمانی ترقی رک جاتی ہے **ایک امریکن ڈاکٹر صاحب** فرماتے
ہین کہ جب مدرسہ مین بچون سے دماغی محنت جوانون کے برابر لیجاتی ہے تو
جسم کی قدرتی حرکات کے رک جانے سے دماغ بھی خراب ہوجاتا ہے کیونکہ اوس
سے محنت زیادہ لیجاتی ہے گھرون دفترون - دکانون - گرجاؤن اور مدرسون
مین تازہ اور عمدہ ہوا کے نہ پہونچنے سے مرض سل کا عارضہ ضرور ہوجاتا ہے نیز
دماغی محنت کی زیادتی سے اشتہائی طعام اور قوت ہاضمہ کم ہوجاتی ہے جس سے
اکثر طلبا کو ہاضمہ کی شکایت رہتی ہے اور محنت کی زیادتی سے خود دماغ مین بھی
سوزش ہوجاتی ہے جسکا نتیجہ آخر پاگل خانہ کی آبادی ہے **ڈاکٹر کاردنر صاحب**
لکھتے ہین کہ جو شخص شایستہ ہونے اور دولت کے زیادہ حاصل کرنے مین

پائی جاتی ہے سرفہ دردسر اور قبض کی شکایت ہمیشہ دامنگیر رہا کرتی ہے مزاج کے فتور سے طبیعت غضبناک زیادہ ہوجاتی ہے حسب نوکر چاکر اور بیوی بچے زیادہ تر تنگ ہورہے ہین ضعف دماغ کے سبب پریشان طبیعت اور متلون مزاج اول درجہ کی ہوجاتی ہے لحہ مین ناراض اور دوسرے لحہ مین خوش ہین اگرچہ اوکو خود ہین سمجھتے لیکن قیافہ سے دوسرون کو وہمی طبیعت صاف معلوم ہورہی ہی پھیپڑون کے ضعف سے عارضہ سل کا احتمال رہتا ہے ضعف معدہ کے باعث اشتہا کی کمی اور ہاضمہ کی خرابی پائی جاتی ہے ضعف بصارت کے سبب عینک کا لگانا لازمی ہوگیا ہے پرانے زمانہ کے ناخواندہ والد بزرگوار بلا تکان چھ سات کوس پیادہ پا سفر کرتے ہین لیکن ذوی علم اصحاب کا یہ حال ہے کہ دفتر سے گھر تک بلا سواری آئین تو برابر گھنٹہ تک حواس باختہ رہتے ہین مکان مکلف مین بے آرامی کی صورت بین آرائش کے سامان کلہم عبث سے معلوم ہوتے ہین یہ بہی غنیمت ہے کہ صحت جیسی نعمت کو قربان کرکے زندگی کو تلخی اور بدمزگی سے کاٹا مگر کسیقدر نام تو پایا اور کچھ روپیہ کمایا البتہ زیادہ تر افسوس اونپر ہے کہ طالب علمی کے زمانہ مین کیا کیا دلی جوش بھری ہی رہگئے اور طبیعت کے امنگ پوری نہ ہوئی سندات حاصل کرنے کے بعد نوکری کا ملنا مشکل ہوگیا اور اعضا کے ناقابل رہنے سے دوسرا کوئی کام کر نہین سکتے کہ شکم پروری کرین بیچارے حیران سرگردان ہین بعض کا یہ حال ہے کہ ٹائپ کے باریک حروف رات کے وقت پڑھتے پڑھتے اندہے ہوگئے ہین بعض صاحب دماغ سے زیادہ کام لینے کے باعث پاگل خانہ مین بسیرا کیا آخر شمش اور جگر کے عارضہ مین مبتلا ہوکر عین عالم شباب مین صدہا حسرتین دل مین لیتے ہوئے دنیا سے چل گئے سے پہول دو دن تو بہار اپنی دکھلا گئے حسرت اون غنچون پہ ہے جو بن کہلے مرجھا گئے۔ غرض مذکورۃ الصدر کلہم باتین بے قاعدہ تعلیم کا نتیجہ ہین ۔

تکمیل نجم آئیندہ نتیجہ تعلیم ادنیٰ و اعلےٰ آدمی اس بات سے بخوبی واقف ہین
کہ امریکا کی آب و ہوا نہایت عمدہ اور صحت بخش ہے وہان کے لوگ قواعد
حفظ صحت کی پابندی کے باعث قوی ہیکل معنیوط الاعضا ہوتے ہین دولت
مین مشمول اور آسودہ حال ہین باوجود اوصاف مذکورہ کی موجودگی سے وہان کے ڈاکٹر
صاحبان غل مچا رہے ہین کہ مدرسہ کی قید اور تعلیم کی زیادہ محنت سے بچون کی
کمر ٹیڑہی ہو جاتی ہے کل اعضا کے کمزور ہو جانے سے بہت سی خاندانون مین
بیماریان پہیلتی جاتی ہے علاوہ ازین اور بہی کئی خرابیان ظہور مین آرہی ہین پس
جب اس سنجیدہ ملک کا یہ حال ہی تو خدا جانے ہمارے ملک کے باشندگان
کی صحت پر اس محنت دماغی کی تاثیر کسقدر خراب ہوگی جبکی اکثر آب و ہوا خراب
اہل باشندگان کے قوی زیادہ کمزور وسیلہ معاش کے بہم نہ پہونچنے سے افلاس
اور تنگدستی کا بازار گرم ہو رہا ہے اگرچہ موجودہ تعلیم کی ترقی سے لیکچرار
اسپیچ کرنے والے کانگرس ہلانے والے سرکار سے کمبری کے حقوق
چاہنے والے ہندو صاحب مسلمانون کو آریہ بنانے والے مسلمان صاحب اہل ہنود
پر سبقت چاہنے والے ملک مین زیادہ تر ہین اور بکثرت ہوتے جاتے ہین
مگر اسکا اثر جو صحت موجودہ پر ہو رہا ہے اوسکا تدارک کسی کے خیال مین نہین ہے
اگرچہ بی اے ایم اے بیرسٹر پلیڈر ڈاکٹر وغیرہ باتون مین روز بروز
ترقی ہو رہی ہے لیکن اسکے ساتھ شفاخانجات کے رجسٹرون مین ہیضے
ہیلسی وغیرہ معمولی امراض کے علاوہ دردسر بدہضمی قبض بواسیر زکام
سل دیوانگی وغیرہ اس قسم کی سخت امراض کے مریضون مین زیادہ تر تعداد
تعلیم یافتہ اشخاص کی پائی جاتی ہے علاوہ ازین قدوقامت کی کمی قوت و
طاقت کا نقصان صاف صاف نظر آرہا ہے اعضا کی خلقی کمزوری کے سبب
موسمی تغیرات اور اتفاقیہ واقعات کی برداشت کے نہونے سے دوسری امراض
کی تعداد بہی بڑہتی جاتی ہے پنجاب مین شفاخانجات بکثرت کہل گئے ہین اور

اور دن بدن گھلتے جلتے ہین جنکا زیادہ تر قیام انہین ایم الریشون پر ہے نہ بے علم بیہاتی بیمارون پر کیونکہ اول تو وہ بیمار ہی کم ہوتے ہین اگر کچھ طبیعت بگڑ گئی تو دوا کی چندان ضرورت ہی نہین پڑتی یون ہی سدہر جاتی ہے۔
افتتاح میرا یہ خیال ہرگز نہین ہے کہ اعلے تعلیم یا عام تعلیم سے بالکل قطع نظر کیکے لوگون کو علم کے نہ حاصل کرنے کی طرف رغبت کیجاوے بلکہ میری اصل غرض یہ ہے کہ افلاس آرام طلبی وغیرہ کے سوا موجودہ طریقہ تعلیم بھی ملک کو کمزور کر رہا ہے اس صورت مین مصلح قوم کا منصبی فرض ہے کہ ترقی تعلیم کے ساتھ اس قسم کی تدابیر بھی سوچے جاوین کہ جس سے موجودہ صحت مین فتور واقع نہو اور وہ قواعد حفظان صحت کی پابندی ہے جسپر عمل کرنے سے صحت مین ذرہ بھر بھی خلل برپا نہین ہوتا دیکھو میری کتاب
محمد حیات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فصل ششم مناسب طریقہ ملفوظی تعلیم اطفال

ہر ایک آدمی بکری کے بچہ وغیرہ اپنی کم قیمت جانور کو گلی مین چھوڑ دیتا ہے کوئی رسی نہین باندہتا اچھلنے کودنے سے کوئی مانع نہین ہوتا تاکہ اوسکی نشو و نما مین فرق کے آجانے سے لاغر اور کمزور نہو جاوے مگر یہ کیسی بے عقلی اور بے رحمی ہے کہ اپنی پیاری لخت جگر بچہ کو چار یا پانچ برس کے ہوتے ہی مدرسہ مین قید کر دیتے ہین جس سے بیچارہ بلا وقفہ کئی گھنٹہ تک اوستاد کے خوف سے اپنی قدرتی جوش کو روک کر ایک وضع پر بیٹھا رہتا ہے کھانا کھانے کی لئے ایک دو گھنٹہ کی چھٹی قید مدرسہ کی سختی کے تلافی نہین ہو سکتی بقول شخصی مصرعہ
جمعہ کی بھی چھٹی نہ ملی ہفتہ کے غم سے مینے دوبارہ جانے کے خوف سے جمعہ کی چھٹی مفرح حال ہرگز نہین ہو سکتی اگر کوئی من چلا بچہ اپنے دلی نفرت کو ظاہر کرے تو والدین وغیرہ بزرگوار دھمکا کر اور مار کر ذریعے جلاد اوستادون کے حوالہ کر دیتے ہین اور وہ اوس چھوٹے سے بچہ کو کھینچتے گھسیٹتے نہایت

نہایت بے رحمی سے لیجاتے ہین پھر مدرس صاحب اگر تیز مزاج ہوئے تو مدرسہ مین پہنچ کر جو بچہ کے سر پر بلا نازل ہوتی ہے توبہ الامان پس اس بے وقت کی سختی کا نتیجہ ظاہر ہے کہ حریف کے مقابلہ مین بچہ اپنے کو بے بس اور ضعیف پاکر نفرت و بدلہ لینے کی بنیاد بچہ کے دل مین قایم ہوجاتی ہے اور موقع پاکر ویسا ہی برتاو کرتا ہے جو اوسکے ساتھ کیا جاتا ہے رفتہ رفتہ بزرگون کی صحبت بھی اوسے حقیر معلوم ہوتی ہے جیسکہ نہی اور ....
سیکھہ جاتا ہے جس سے بار بار پٹتا ہے اور یا یہ ہوتا ہے کہ طبیعت مین استقلال نہ رہنے سے ہر کام کو جلدی سے ختم کرنا چاہتا ہے ذرہ ذرہ سی بات پر ٹوک ٹوک ہونے کے سبب آزادی سے رائے دینے کا مادہ زایل ہوجاتا ہے اور انہین اسباب سے جو صحت پر خراب اثر پڑتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر ایک چیز مدرسہ کے رجسٹرون سے بآسانی مل سکتا ہے پس اگر صورت مذکورہ بالا کا خیال کیا جاے تو مناسب ہے کہ سات آٹھہ برس سے پہلے بچہ کو اسکول یا مدرسہ مین نہ بھیجین اگر اس صورت مین یہہ کہا جاے کہ جب آٹھہ برس کی عمر مین بچہ کو مدرسہ مین داخل کیا تو بمشکل بیس برس کی عمر مین انٹرنس پاس کریگا اگر بعد اسکے اعلی تعلیم کا خیال ہو تو اوسمین بھی پانچ برس صرف ہونگے نیز فیل کی صورت مین ایک برس ضایع ہوجانیکا احتمال ہے پس اٹھایس انتیس برس کی عمر کو بچہ پہونچ گیا جس سے اعلی تعلیم کا حاصل کرنا غیر ممکن ہے یہ سوال بیشک قابل تسلیم ہے مگر مذکورۃ الصدر بیان کا اصل مطلب یہ نہین ہے کہ آٹھہ برس تک بچہ کو بالکل بیکار رکھا جاے بلکہ اس اثنا مین جب اشیا کی شناخت کا مادہ اور گویائی کی طاقت بچہ مین آتی جاتی ہے اوسی کے مطابق مدرسہ کی باتین کھیل کے طور پر گھر مین سکھائی جاوین تاکہ اوسکی نظام عصبی پر زیادہ بوجھہ پڑھنے مدرسہ کی قید اور مدرس کی تنبیہ کا خوف ہو اس سے اوسکی دماغ مین مطالب مفیدہ بخوبی جمع ہوجاوینگے

زمانہ طفولیت مین عدم تکمیل نظام عصبی اور ذہن کے ناکامل اور کمزور ہونے سے زیادہ
محنت کے متحمل نہین ہوسکتے اگر قاعدہ کے خلاف سخت محنت بچہ سے لیجاوے تو بچہ کا ذہن
خراب اور کند ہوجاتا ہے اور بچونکو قدرتی شوق ہوتا ہے کہ اشیائے بالمشاہدہ
کا نام اور اوسکی کیفیت ضرور ہی دریافت کیتے ہین اور سمجھ مین نہ آنے تک برابر پوچھتی
رہتی ہین اور مختلف باتون کے استفسار مین زیادتی کرتی ہین اس صورت مین والدین
اور استاد کو خفا نہ ہونا چاہئیے ورنہ بچہ کے نظام عصبی مین فتور پیدا ہوجاتا ہے
اور بچپنے کی عادات مین ترقی ہوسکتی ہے لہجہ اور تلفظ کے نہ درست ہونے سے
تمام عمر کو بیماری رہجاتا ہے۔ اس بات سے ہر ایک شخص واقف ہے کہ تعلیم بلفوظی کا
تعلق لب زبان اور دانتون کے ساتھ ہوتا ہے مگر بچپن کی ابتدا حالت مین تکلم کی
عدم ضرورت کی باعث دانت نہین رکھتے صرف لبین اور زبان ہوتی ہے جنسے دوسرا
کام لیا جاتا ہے جب دو ڈھائی برس کی عمر مین دودھ کے دانت پورے ہوجاتے
ہین تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بچہ مین الفاظ کے آدا کرنے کا مادہ پیدا ہوگیا ہے
بچہ صحیح و درست بولنے لگ جاتا ہے مگر تکلم کے لئے مخرج کے حروف کی سمجھ کا پیدا ہونا
اور بہرا ایک کا مفہوم سمجھنا مادہ فہم کے متعلق ہے جو چار برس کی عمر مین آجاتا ہے
اسی بہت سے اس زمانہ مین تعلیم بلفوظی کا شروع کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے ابتدا
میٹھا پینے کے کھلونے جنکے نام آسان ہون اور رفتہ رفتہ دوسری خوشنما اشیا
کو بچہ کے پیش نظر کرین اور حال کے دریافت کرنے پر نہایت سلیس فقرون مین
محبت اور ملایمت سے بیان کرین تاکہ بچہ بخوبی سمجھ جاوے جب نام کے بتانے
اور شناخت مین بخوبی ماہر ہوجاوے تو مورتون کے ناک کان منہ سر دم پیٹ
پیشانی وغیرہ وغیرہ کے نام بتاسکے یاد دین اور انکی واقفیت کے بعد رنگون کا دکھانا
سمجھانا نام بتانا شروع کرین اسمین بہی مشاقی کے بعد بیس تک کی گنتی زبانی
یاد کرادین پھر چیزون کا شمار کرادین دنون اور مہینون کے نام بہی یاد کرادین
اسکے بعد جس علم کا سکھانا منظور خاطر ہو اوسکی حروف کھلونونپر یا تختین خوشنما

کاغذ پر لکھکر کھیل کے طور پر بتا دین اور انکی مہارت کی پیدا ہونے پر دوسرے
حروف کی مشق کرا وین تا کہ کل حروف مفردہ پر عبور ہو جاوے اوپڑھنے کی عادت
ڈالین کہ دن بہر مین گہنٹہ آدہ گہنٹہ بیٹھکر کتاب مین سے کوئی فقرہ یا ذکر سنے
اور کچھ عرصہ تک آرام دین سیر و تماشا اور ہوا خوری کرا وین اور آہستہ آہستہ
بچہ کو اس لایق کر دین کہ مدرسہ مین داخل ہونے کا خود بخود شوق ظاہر کرے
اور کم از کم تیسری جماعت مین داخل ہونے کے قابل ہو جاوے یہ بات مشاہدہ
مین بخوبی آ رہی ہے کہ اہل یورپ لہا سال ہند مین رہتے ہین اور اہل ہند
انگریزی مین بے اے اور ایم اے ہو جاتے ہین لیکن دونون اصحاب کے
تلفظ اور لہجہ کا فرق ہم کلامی کے وقت بخوبی معلوم ہو جاتا ہے پس تلفظ اور
لہجہ کی درستی کیواسطے مناسب ہے کہ بچہ کو چار پانچ سال کی عمر مین جس علم
کی تعلیم کرانی منظور خاطر ہو اوسی زبان کی زبان دان اتالیق کو مقرر کرنا چاہئے
تا کہ اتالیق زبان دان لڑکے کی ساتھ اوسی زبان مین بات چیت کیا کرے تا کہ
گفتگو کرنے مین بچہ کا تلفظ اور لہجہ درست ہو جاتے اتالیق کا خوش مزاج
ہونا بھی ضروری ہے لیکن اس قسم کا اتالیق جو ہمہ صفت مین موصوف ہو دستیاب
ہونا دشوار ہے اگر مل بھی جاوے تو ہر کسی کو اتالیق مقرر کرنے کی مقدرت
نہین ہے ما لایق باپ اس کام کو انجام دے لیکن اوسکو روزی کمانے کی افکار
اور دنیا کے جہگڑون سے فرصت ملنا غیر ممکن ہے البتہ اس فرض منصبی کو
احسن الوجوہ ادا کرنیکے قابل ماں ہے لیکن اس سے وہ بد مزاج نا مہذب
عورتین مستثنی ہین جو ساس یا خاوند سے لڑکر بے زبان بچہ پر غصہ اوتارتی
ہین اور بے رحم ہو کر مارتی ہین اگر عام طور پر غور کرو تو شکوہ نہین کہ اعادی
تو وسے قدرتا رحم دل ہوتی ہین علاوہ ازین اپنی بچہ کے پیشاب و پاخانہ
سے بھی نفرت نہین کرتین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم کے وقت
وے اپنی چھوٹے بچہ پر ہرگز ایسی سختی نکرینگے جو صحت کے مخل و مشکل ہو

کہ گونگے کے اشارون کو اوسکی مان بخوبی سمجھ سکتی ہے پس جب مان دیکھے گی
کہ ایک قسم کی مفید کہیل یا کتاب سے بچہ کا دل گہبرا گیا ہے تو فوراً دوسرے
کہیل مین لگاکر اوسکا دل بہلا دیگی اور اسیطرح بچہ کے سوتے کہانے پینے اوٹہنے
بیٹھنے پیشاب یا پایخانہ وغیرہ تمام حاجات ضروریہ کی اوقات سے واقف
ہوتی ہے بدین وجہ اونمین کوئی حرج واقع نہین ہوتا۔ بچہ اپنی مان
مانوس زیادہ ہوتا ہے اوسکو مان کی کہیل ہی مین سیکہنا ہرگز ناگوار نہین
گذرتا الغرض چہوٹے بچونکو اتالیق اور باپ کی نسبت مان ہی زیادہ تر
بہتر تعلیم دیسکتی ہے لیکن افسوس کہ ہمارے ملک مین لاکہون یا ہزار وشش
مین سے ایک مان بہی اس لایق نہین ہے کہ اپنے بچہ کو تعلیم دیسکے
اب تو زیادہ تر ایسی ہین کہ ہر وقت اونکے پاس رہنے کے سبب اس
قسم کی خرابیان بچہ کی بول چال مین عادت مین اخلاق مین اور صحت
مین ہوجاتی ہین کہ جنکا دور کرنا بعض وقت باپ اور اوستاد کی طاقت
سے بہی باہر ہوجاتا ہے اگرچہ عورتونکو یونیورسٹی کی ڈگریان حاصل کرنے کا
مسئلہ ابہی تک زیر بحث ہے مگر جو صاحب اولاد بچونکی صحت کا خیال
رکہتے ہین اونکے لئے ضروری ہے کہ عورتونکو تعلیم کیطرف رغبت
کرین اعلےٰ درجہ کی تعلیم نہین تو اتنا تو ضرور ہی چاہئے کہ طبی اور ضروری
مسایل کی کتاب دیکھ سکے گہر کا حساب لکہہ لین اپنے بچونکو اسی قدر سکہلادین
بچونکو تمام دن مدرسہ کی قید مین رہنے کہیل کودنے کا کافی وقت نہ
ملنے سے جو نقصان ہوتا ہے اوسکا مفصل بیان ہوچکا ہے اب
ایک نقشہ ذیل مین دیا جاتا ہے جسپر عمل کرنے سے بچون
کو آرام ملے اور بچے ہونہار ہون جس خانہ مین ورزش کا
لفظ درج ہے اوس سے کہیل وکود مراد ہے نہ مگدر کرنا اور ڈنڈ
پہیلنا اور بچون کے کام اور آرام کا نقشہ یہ ہے ۔

مذکورہ کی صرف مکتوبی صورت پہچاننی باقی ہے معنے اونکے زبانی یاد کر چکا ہی
بعدہ وہی روزمرّہ کی گفتگو کے چہوٹے چہوٹے فقرے جو اوسکی نوک زبان
پر یاد رہین لاکر ہجون کے ساتہہ پڑہاوین بعد ازان نقلیات حکایات اور جانورون
کے قصے جنمین اونکا تاریخی حال ہو یا اونکی تعریف یا مذمت ہو پڑہاوین جب
عبارت پڑہنے کی مشاقی اور معنے کہنے کی مہارت ہو جاوے تو اوسکی طبیعت
کو اخذ مطلب کیطرف مصروف کرین کیونکہ عبارت اور معنے سے اصل مقصود مطلب
کا پانا ہے ؎ چند صورت بینی اے صورت پرست + جان بے معنے ہست
کز صورت پرستی + درگذر از صورت و معنے بگیر + زانکہ مقصود از صدف
باشد گہر + دیدۂ صورت پرستی رو ببند + تا شوی از نور معنے بہرہ مند
معنے اور اصل مطلب کی طرف غور و تفکر کے نکرنے سے لیاقت ہرگز پیدا نہین
ہوتی ؎ دیدۂ از نور معنے نیست روشن + مخوانش دل کہ آن سنگ است
و آہن + دل کز گرد غفلت زنگ دارد + ازان دل سنگ و آہن ننگ دارد +
اور اخذ مطالب پر مجبور کے ہو جانے پر پند و نصائح کی حکایات پڑہاوین تاکہ
تعلیم مکتوبی کے ساتہہ ہی تہذیب اور تربیت کا سلسلہ بہی آتا جاوی اگرچہ
نقلون اور کہانیون سے دل بہلتا ہے مگر ذہن کامل نہین ہوتا بلکہ ذہن
بگڑ جاتا ہے اسلئے انکے ساتہہ حساب ہندسہ تاریخ وغیرہ اس قسم کا ذہنی
کام لین کہ جس سے ذہن پر وزن پڑے تاکہ ذہن کامل اور قوی ہوتا جاوی
اور سوچ بچار کی عادت ہو جائے ؎ خنک آنکس کہ عقل رہبر اوست + ہر دو
عالم بطوع چاکر اوست + عقل کان رہنمائے حیلہ نیست + آن نہ عقل ست
کان عقیلہ نیست + جب اخذ مطلب مین لڑکے کا ذہن رسا اور فہم ذکا عاری
معلوم ہو تو ریاضی منطق فلسفہ وغیرہ اعلٰی مضامین کی تعلیم شروع
کراوین مگر استاد کو چاہیئے کہ ہمت کی طاقت اور خواہش کے موافق
تعلیم کرین اور زیادہ بار نڈالین کیونکہ بچونکو دماغی محنت کی تعلیم مین

تربیت کی نسبت زیادہ مصروف رکھنا اور تقویت جسم کی طرف خیال نہ کرنا سراسر خرابی کا موجب ہے جس سے بچے روز بروز کمزور اور نحیف البدن ہوجاتی ہین اور جسمانی قوت کے نہ ہونے سے دماغ بھی کچھ کام نہین دے سکتا ضعیف القوی اور ضعیف الدماغ بچہ اگر شروع ہی مین مختلف علوم کے طالب کا حفظ کرانا تمام تندرستی مین فتور ڈالتا ہے آخر دماغی محنت کی زیادتی سے مختلف امراض دماغیہ پیدا ہوجاتے ہین قوت اعصابی مین زیادہ تر نقصان عاید ہوتا ہے دماغ اور شرائین دماغیہ مین تبدیلات کے واقع ہونے سے مختلف امراض پیدا ہوجاتے ہین تحقیقات سے یہ امر ثابت ہوگیا ہی کہ کل اعضای انسان کی نسبت نظام عصبی کی پختگی دیر سے ہوتی ہے پس دماغ اور اعصاب کی پختگی کے پہلے بچہ سے زیادہ کام لینا سراسر موجب نقصان ہے جسم مین فتور کے پڑجانے سے قوت نشو ونما مین خرابی عاید ہوجاتی ہے تندرستی میں فرق کے واقع ہوجانے سے عمر کم ہوجاتی ہے بعض بچے نہایت ذہین تیز طبع اور بیدار مغز ہوتے ہین جس چیز کے درپے ہون اسکو جلدی حاصل کرلیتے ہین اور برسون بھولتے نہین دیتے پس اس قسم کے بچون سے محنت دماغیہ کا زیادہ لینا سخت منع ہے ورنہ سال دو دق مین بچہ مبتلا ہوکر فوراً تلف ہوجاتا ہے غرض قابلیت کے موافق تعلیم کی محنت لینا چاہیے شروع مین تعلیم کا وقت دو گھنٹہ اور رفتہ رفتہ چھ گھنٹہ تک پڑھا کرین لیکن تفریح طبع اور رفع تکان کے لئے ہر گھنٹہ کے بعد پندرہ منٹ تک تعطیل مقرر ہو نیز بوقت شب تیل مٹی کی روشنی سے نہ پڑہا وین اس سے بصارت کو نقصان اور دماغ کو ضرر پہونچتا ہے۔

فصل ہشتم عام طریقۂ تعلیم اسکے دو طریق ہین اول قدیم دوم جدید یعنی نیا طریقہ جدید کو بلا دلیل اچھا سمجھا جاتا ہے اور طریقہ قدیم کو بُرا اور ناپسند خیال کیا جاتا ہے لیکن اسکی عمدگی ۔۔۔ کے خلاف پائی جاتی

کیونکہ طریقہ قدیم مین زیادہ تر فواید ہین جسکو حکیم فیلسوف نے ایجاد کیا ہے
تحصیل علم کے لئے آنکھہ دماغ اور پھیپھڑے کے فعل کو زیادہ دخل ہے اور
صحت کا قایم رکھنا بھی زیادہ ضروری ہے اور یہ سب باتین انمین بخوبی پائی
جاتی ہین چنانچہ آواز سے پڑہنے اور پڑہنے کی حالت مین ہلنے سے دو بڑے
مفید امر تجویز کئے گئے ہین جس سے تینون عضو ذیل امن وامان مین رہتے ہین
اور طالبعلم پھیپھڑے کی امراض ضعف بصارت اور دماغ کی نقص سے
محفوظ رہتا ہے چنانچہ آواز سے پڑہنے مین قوت حافظہ کی مدد کان کرتی
ہین جس سے دماغ کو کم محنت کرنی پڑہتی ہے اور وہ بات مدت دراز تک
یاد رہتی ہے کیونکہ علم طب کا یہ مسئلہ مسلم الثبوت ہے کہ بہرہ مادرزاد کو
گونگا ہونا لازم ہے اور گونگے مادرزاد کو بہرہ پن ہونا ضرور نہین ہے
اس وجہ سے کہ بہرہ سن نہین سکتا کہ جس سے دماغ مین تلفظ کے الفاظ
سماوین اور زبان سے نکالین پس کانون مین آواز کا متواتر پہونچنا
بھی اعلے درجہ کا آلہ ہے دماغ کو محنت سے بچاتا ہے اور آواز سے پڑہنے
کا مطلب یہ ہے کہ قاری خود سن سکے دوسرے کو سنانا مقصود
نہین ہے چیخنے چلانے سے دماغ اور پھیپھڑے کو نقصان پہونچتا ہے
پڑہنے کی حالت مین ہلنے کا فایدہ شبانہ روز کے تجربہ سے ظاہر ہو رہا ہے
کہ صبح سے شام تک ہر شخص ہر شئے کے دیکھنے وقت آنکھون سے برابر کام لیتا ہے
مگر اسکی آنکھون پر ذرہ بھر بھی بوجہہ نہین پڑتا نہ تکان پیدا ہوتا ہے کیونکہ
دیکھتے وقت آنکھہ ایک ہی شئے پر نہین جمتی اگر برابر کچھہ عرصہ تک کسی
ایک چیز کو دیکھا جاوے تو آنکھو مین ضرور پانی بھر آتا ہے اور نظر مین تاریکی
آجاتی ہے پس اسی اصول پر حکماے قدیم نے طلبا کو پڑہتے وقت ہلنے
و جنبش کی ہدایت کی ہے جسکو طریقہ مروجہ حال کے موافق معیوب
سمجھا جاتا ہے حالانکہ اسمین دو بڑے فایدے ہین اول کتاب کی

جب قدرتی طور پر ہر ایک شخص مین ترقی کے مادہ کی موجودگی سے ادنے
پیشہ ور دن اور غریب گہرون کے لڑکے تعلیم کی بدولت اعلے درجہ پر پہونچ
گئے ہین مالیت دولت اور عزت مین دوسرون سے زیادہ بڑہ گئے ہین
تو ایسا کون بیوقوف ہے کہ جس کے دل مین ادنے سے اعلے اور غریب سے
امیر بننے کا جوش پیدا نہو اور بچون کی تعلیم کو ضروری نہ سمجہین مگر زمانہ
کی حالت پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت ہاتھ
سے جاتا رہا ہے غربا کے دلونکو جو مثالین گدگداتی تہین وہ فصلی میوہ تہا
جسکا موسم نکل گیا ہے اور بے موسمی پہل امیرون کو بہی زیادہ روپیہ صرف
کرنے پر بمشکل میسر ہوتا ہے اس زمانہ سے تینتیس چھتیس برس پہلے جسقدر
بزرگ صاحب دلاد بچونکو پڑہا کر ملازمت حاصل کراتے تہے اب اوسکے لئے
گنا زیادہ حاصل کرنے سے بہی دلی مطلب حاصل نہین ہوسکتا اور جسقدر
مشکلات پیش آرہی ہین بیان کے محتاج نہین ہین پس موجودہ صورت مین
غریب آدمی پڑہانے کا بار گران ہرگز نہین اوٹھا سکتا اگر کوئی من چلا
بغیر سوچے سمجہے متحمل ہو بہی تو کافی طور پر حفظ صحت کے سامان کی عدم موجودگی
سے نیز طرز معاشرت کی خرابی سے موجودہ صحت مین ضرور ہی خلل برپا
ہوجاتا ہے علاوہ ازین تعلیم یافتہ صاحب دایم المریض ہونے کی وجہ سے
اپنی آبائی پیشہ کرنے کے قابل نہین رہتا کہانے پینے اعلے سوسائٹی
مین اوٹہنے بیٹہنے کے سبب خرچ بڑہ جاتا ہے اور نوکری کے نہ ملنے سے
بزرگون کے لئے وبال ہوجاتا ہے سچ بات تو یہ ہے کہ زمانہ حال مین
غریب آدمی کے بچونکو اعلے درجہ کی تعلیم دلانا محض بیوقوفی ہے بلکہ زیادتی
اور افلاس کا باعث ہے پس اوسکے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ جب بچہ قدرے قلیل لکہنا پڑہنا سیکہہ جاوے تو اوسکو اپنے کام
مین لگا دین اگرچہ ہمارے ملک کے امیر دولتمند صاحب ثروت بچون کی

تعلیم کے بار گران کو بخوبی اوٹھا سکتے ہین اور حفظ صحت کے سامان بہی پورے
پورے بہم وجوہ مہیا کر لیتے ہین لیکن انمین بہی وہ نقص عاید ہو سکتے ہین
اون اکثر زمانہ حال کے امیر ظاہری سامان کے باعث بڑے آدمی معلوم
ہوتے ہین مگر باطن مین اونکی مالی حالت نہایت خراب ہوتی ہے اگر وہ
ذرہ توجہ کرین اور بچونکی تعلیم کو اپنا فرض خاص سمجھین تو اونکی اصلاح نہایت
آسانی سے ہو سکتی ہے اور وہ اسطرح پر ہے کہ جو روپیہ شادی غمی کی نمایش
وآرایش کی تقریب مین بیفائدہ رائیگان صرف کیا جاتا ہے وہ اپنے بچون
کی تعلیم پر صرف کرین دوسرے امیرون کے بچے ناز ونعم کی پرورش کے
باعث تعلیم کی محنت کے کم متحمل ہوتے ہین علاوہ ازین بدچلن ملازمون کی
نگرانی سے بیباک ہو جاتے ہین والدین کا فرض ہے کہ ہر ایک بات مین
اپنے بچون کی حفاظت کرین اگر غور سے دیکھا جاوے تو اکثر امرا کے بچون کی
صحت موروثی امراض وغیرہ خرابیون کے باعث زیادہ تر ردی ہوتی ہے جس
تعلیم پانے کے قابل نہین پائی جاتی غرض یہ نقایص جو اعلے تعلیم کے خارج
بیان کئے گئے ہین قدرے قابل توجہ ہے اصلاح پذیر ہو سکتے ہین اور وہ تدبیرین
یہ ہین کہ صاحب ثروت جو روپیہ نمایشی کامون مین فضول طور پر صرف کرتے ہین
وہ بچونکی تعلیم اور پرورش پر لگا دین مگر رواج اور عادت قدیمہ کے موافق
اس پر عمل کرنا کسیقدر مشکل ہے قواعد حفظ صحت کی پابندی سے صحت مین بہی
فرق نہین آسکتا اور اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ لوگون کی تعداد اسطرح بہی بخوبی
بڑھ سکتی ہے کہ ہر شہر اور ضلع کے ہمدرد وفیاض اور صاحب قوم اصحاب
ذاتی اور قومی تعصب سے علیحدہ ہو کر متفق الراے ہو جاوین اور کل کاروائی اتفاق
سے کرین اور دولتمند اصحاب جو تعلیم کے فواید سے بخوبی واقف ہین وے
بچونکی تعلیم سے ہرگز غافل نہین رہ سکتے مگر جو لوگ باوجود دولت اور قابلیت
کے اس امر مین بے پروائی کرتے ہین اونکو رغبت دلاوین جو متوسط درجہ

کے امرا تعلیم دلانے کا شوق زیادہ رکھتے ہین مگر فضول اخراجات کے سبب
اپنے شوق کو پورا نہین کرسکتے اونکے لئے یہ تدبیر عمدہ ہے کہ نمائش اور
آرایش مین روپیہ صرف کرنے کے عوض اپنے بچوں کی تعلیم مین روپیہ
لگا دین اور بلا تفریق قومی غربا کے بچے جو قیافہ اور ماسٹرون کے بیان
سے تحقیل علم کے شایق ہو نہارا ور ڈاکٹرون کے معائنہ سے تندرست معلوم
ہون انکے اعلےٰ تعلیم کا سرمایہ باہمی چندہ سے کرین جس سے اونکی تعلیم
کی تکمیل بخوبی ہوسکے بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

فصل دہم موروثی مزاج بچہ و امراض۔ زن و شوہر کے خاص وقت
خلوت مین مختلف خیالات سے اختلاف پڑجاتا ہے وہ ایک مستثنیٰ امر ہے
ورنہ اکثر بچہ کی صورت مان باپ یا ننہیال و ددیال کے ہم مشابہ ہوتی ہے
ظاہری صورت کی مشابہت آنکھون سے دیکھی جاتی ہے اور غصہ رحم دلی
نادان مزاجی تحمل خوش خلقی اور بدخلقی وغیرہ مان باپ کے اندرونی حالات
کی کیفیت اور عادات کی موجودگی ہمیشہ ضرور ہی ظاہر ہوتی ہین پس جب مان
باپ کی ظاہری صورت اور باطنی سیرت بچہ مین پائی جاتی ہے تو ان باپ
کی مرض وجع مفاصل نقرس۔ ذیابیطس۔ سل سرطان۔ آتشک مرگی دیوانگی
مراق اوجاع عصبی سکتہ فالج۔ نابینائی بہراپن جذام دمہ ریگ گردہ بواسیر
کم عمری مین بالونکی سفیدی گنج چھہ انگلی کسی عضو کا معطل ہونا چنبل اور
دوسری جلدی موروثہ امراض کا بچہ مین پایا جانا قرین قیاس ہے بلکہ
ضرور ہے کہ جب مان باپ ایک ہی خاندان کے ہون یا بچہ مین سبب
کا علہ پیدا ہوجاوے تو والدین کی نسبت بچہ مین موروثی امراض کی شدت
اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے اور مذکورۃ الصدر امراض مین سے چند امراض
ایسے ہین جو تعلیم مین چندان خارج نہین ہین چنانچہ مالیخولیا عصبی درد
چھہ انگلی عضو کی لمبے وضعگی گنج کم عمری مین بالونکی سفیدی چنبل دمہ

سے تعلیم کو حرج نہین ہے اگرچہ بواسیر مین بعض کمزور اور نقیۃ البدن ہوجاتے
کے سبب سخت محنت کے قابل نہین رہتا مگر جب یہ سمجھ لیا جاوے
کہ مان کے پیٹ سے موروثی امراض مین بچہ مبتلا ہوکر پیدا نہین ہوتا بلکہ
اوسکا اثر بچہ کی طبیعت مین ہوتا ہے جو اپنے موقع پر ظاہر ہوتا ہے اور اکثر
بواسیر کا عارضہ بڑی عمر مین ہوا کرتا ہے تو اس صورت مین بواسیر اس قسم
کی مرض ہے جس سے اعلے التعلیم مین کچھ حرج واقع نہین ہوسکتی بہرا پن اور
نابینا پن اسی فہرست مین داخل ہوسکتا ہے انکے سوا دوسری امراض
کا موروثہ بچون کو ضرور ہی حاصل ہوسکتا ہے جس سے اعلے تعلیم مین خطرہ کا
احتمال زیادہ ہے اگر اس قسم کا بچہ اعلے التعلیم مین لیاقت پیدا کر ہی لے تو
آخرکار بہت جلد تلف ہوجاتا ہے یا امراض کی تکلیف سے مدت دراز
تک اپنی ذات نیز دوسرون کو فایدہ نہین پہونچا سکتا اگرچہ خنازیری
مزاج کا بچہ زیادہ عقل اور فہیم ہوتا ہے مگر جسمی اور ذہنی افعال کے سست
ہولینے سے اکثر مختلف امراض مین مبتلا رہتا ہے ہاضمہ کی خرابی سے بھوکھ
نہین لگتی قبض رہتا ہے کبھی دست لگ جاتے ہین غدود عنق کے متورم ہوجانے
سے پیپ پڑجاتی ہے آخر سل کی مرض مین بچہ مبتلا ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے

علاج اگر بچہ کو باپ کیطرف سے خنازیری مزاج کا ورثہ حاصل ہوا ہے
تو اوسکو مان کا دودھ پلانا خارج مزاج نہین ہے اگر یہ ورثہ مان کی طرف
سے حاصل ہوا ہے تو اس صورت مین دائی گائی یا بکری کے دودھ سے پرورش
کرنی نہایت ضروری ہے سردی اور پانی مین بھیگنے کا بچاو ہمیشہ کرین
ہوادار مکان مین رکھین موسم کے موافق روزمرہ تازہ یا نیم گرم پانی سے
غسل کراوین اور کھلی وسیع میدان کی ہواخوری اختیار کرین قبض کا لحاظ
رکھین دماغی محنت کی کثرت سے سخت روکین اور اس قسم کا فعل اختیار کراوین
بلکہ جس مین مکان کے اندر دیر تک بیٹھنے کا اتفاق نہو ذہین اور فہیم

سمجھکر اعلے تعلیم کا بار گران اوٹھانے نہ دین اگر مان باپ کی عمر چھوٹی یا دونون نحیفۃ البدن اور کمزور ہون یا باپ ضعیف العمر ہو تو اونکے بچے بھی خلقی کمزور ہوتے ہین پس اس قسم کے بچے اعلے تعلیم کے متحمل نہین ہوسکتے اگر ہو بھی جاوین تو عمر طبعی تک نہین پہونچ سکتے بعض اوقات بچہ کی صحت مین کسی قسم کا پیدایشی فتور نہین ہوتا مگر بعد مین کسی مرض کی نتیجہ سے دماغ یا نظام عصبی یا ریہ یا دل یا گردہ وغیرہ اعضا مین اس قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے کہ جسکا ازالہ غیر ممکن ہوجاتا ہے پس اس صورت مین بھی بچہ اعلے تعلیم کے حاصل کرنے کے قابل نہین ہے۔

فصل یازدہم بچہ کی میلان طبع کو خیال رکھنا یورپ کے اہل الرای کا قول ہے کہ اگر بچہ کی طبیعت ناچنے کی طرف مایل ہو تو اوسکو ناچنا سکھلا یا جاوے مگر اس قسم کا میلان طبع ہمارے ملک کی تہذیب کے سراسر خلاف ہے کیونکہ اس ملک کے شریف زادی اگر خراب صحبت مین بیٹھکر بگڑ جاوین تو چندان پرواہ نہین ہے مگر والدین شریف الذات یہ بات ہرگز گوارا نہیں کرسکتے کہ اونکا بچہ ناچنے یا گانے کا مشتاق ہو اگر بچہ کا میلان طبع اس قسم کی باتون پر ہو بھی تو حتے الامکان اوس سے باز رکھنے کے لئے کئی قسم کی حیلہ سازی کیجاتی ہے غرض والدین کا عین فرض ہے کہ جس علم اور فن مین بچے کا لگاؤ پایا جاوے اوسی کی تکمیل کے درپے ہون۔

فصل دوازدہم رسم و رواج ہمارے ملک کے بعض رسم و رواج اس قسم کے ہین کہ جسکی پابندی سے ہونہار بچے اعلے تعلیم کے حاصل کرنے سے باز رہجاتے ہین اور انکے عدم اصلاح سے کامیابی بصد مشکل ہوتی ہے چنانچہ بارہ تیرہ برس کی عمر مین شادی کرنے کا رواج صرف تعلیم کا حارج نہین ہے بلکہ صحت کو بھی خراب کرتا ہے اس صورت مین والدین کو پوتا پوتی کھلانے کا شوق حد سے زیادہ ہوتا ہے جسمین بچہ کی احتیاط غیر ممکن ہے

اگر کسی سمجھدار والدین نے قدرے قلیل احتیاط ہی کی تو اولاد کے دیر ہونے میں جا بجا خرچ جا ہونے لگتا ہے طرح طرح کی باتیں ظہور میں آتی ہیں پس عدم احتیاط کی صورت میں مدرسہ میں جانا موقوف ہو جاتا ہے یا ایک طرف کے لذاید نفسانی بجوں کرتے ہیں اور دوسرے طرف ایک ایسے پیسے کی سند حاصل کرنے کا شوق غالب ہوتا ہے پس شب و روز کی محنت سے تھوڑے روز بعد کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے بچہ بہت جلد تلف ہو جاتا ہے صغر سنی کی شادی کے علاوہ اکثر ہونہار بچوں کی لئے بد صحبت بمنزلہ سم قاتل ہوتی ہے جس سے کوئی لڑکا عیاش کوئی آوارہ کوئی نشہ باز کوئی شاعر کوئی مضمون نگار کوئی خوشامد طلب اور کوئی مذہبی خیالات میں مجنون ہو جاتا ہے تعلیم علوم کے اعلے مقصد سے محروم رہجاتا ہے بعض صاحب عیاش اور دوسرے کے فعل ناجایز کے اختیار کرنے سے سخت امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جنکا ازالہ حکیم کامل سے بھی نہیں ہو سکتا **فایدہ جلیلہ** جو صاحب حیثیت اپنی بچہ کو اعلے تعلیم دلانے کے شایق ہیں اونکو چاہئے کہ بچہ کے پیدا ہوتی ہی اوسکے پرورش اور تعلیم کا انتظام حسب قاعدہ مقررہ کریں دس بارہ برس کے بعد کسی لایق حکیم یا ڈاکٹر تجربہ کار کو دکھلا کر مشورہ لیں اور موجودہ خاندانی امراض کا بھی بیان کر دیں جب حکیم صاحب بچہ کی موجودہ صحت کو دیکھکر اور گذشتہ حالات کو دریافت کر کے دماغی محنت کے قابل سمجھ لے تو بچہ کی طبیعت کا لگاؤ اوستاد سے پوچھیں اور خود بھی غور کریں بعد ازاں جس علم یا فن کیطرف بچہ کی رغبت زیادہ پائی جائے اوسکی تکمیل کا بندوبست کریں علم اور فن کی تکمیل کے بعد کم از کم بیس بچیس برس کی عمر میں شادی کا انتظام کریں اور حتی المقدور بری صحبت سے بچاتے رہیں ۔

فصل سیزدہم دیگر مضر صحت امور اگر طالبعلمون کی حالت زار
پر غور کیجاوے تو مذکور الصدر امور کے سوا دیگر چند بے احتیاطیں بھی
مخل صحت ہوجاتی ہین اور وہ یہ ہین **اول** عموماً طلبا کا دستور ہے
کہ تمام سال لہو ولعب مین رایگان کرتے ہین اور امتحان کے قریب صرف
دو ڈیڑھ مہینہ اپنی کام کو مختصر کر کے شب و روز جان توڑ کر کوشش کرتے ہین
اس صورت مین اپنا اصلی کام کے نہ کرنے سے دوسرے کامون مین بھی
پورے طور پر خوشی اور اطمینان حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ مدرسہ کی روزانہ
مرہ لازمی پڑھائی کے حرج کا کھٹکا شب و روز لگا رہتا ہے جسسے خوشی
اور تفریح طبع کافور ہوجاتی ہے اور عادت کے خلاف دوسرے کام مین
شب و روز سخت محنت کے کرنے سے رفتہ رفتہ صحت مین خلل پیدا ہوجاتا
ہے ؎ کار امروز بفردا مگذار ای زنہار + روز چون یافتہ کار مکن عذر
میار + ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن + یا ز دیوان قضا خط امانی بمن آر
پس فرصت کے وقت کو رایگان کرنا موجب حسرت اور ندامت کا ہے ؎
تو امروز فرصت غنیمت شمار + کہ فردا ندامت نیاید بکار + بگوش ای توانا
کہ زان بری + کہ در ناتوانی بسے غم خوری + قطعہ مدہ فرصت از دست
گر بایدت + کہ گوئی سعادت زمیدان بری + کہ فرصت عزیز است اگر فوت شد
بسے دست حسرت بدندان بری + بعض اوقات دماغی عارضہ کی موجودگی
مین ناکامیابی کے وقت لڑکے خودکشی کر کے جان عزیز کو ضایع کردیتے ہین **دوئم**
محنت کے زیادہ کرنے سے امتحان کے ایام مین دودہ مٹھائی وغیرہ مقوی غذائین
معمول سے زیادہ کہا کر پڑہنے بیٹھ جاتے ہین دن بہر مدرسہ مین اور رات
کے ۲ بجے تک گہر مین بیٹھے ہوئے پڑھ رہے ہین اس صورت مین غیر معمولی غذا
کے نہ ہضم ہونے سے بدہضمی یا اسہال وغیرہ عوارضات پیدا ہوجاتی ہین
سوئم امتحان کے خیال سے سیر و تفریح تو درکنار مدرسہ کی معمولی ورزش

ہی مطالعہ کتب کا نتائج سمجھتے ہین جس سے درد سر بدہضمی وغیرہ علالت طبع کی
شکایت پائی جاتی ہے **چہارم** بعض طلبا کی نسبت چند حکایات سنے
جاتے ہین کہ زمانہ گذشتہ مین رات کے وقت سر کے بالون کو رسی کے ذریعہ
سقف سے باندہ دیتے تھے تاکہ نیند کے غالب آنے سے سر کے جھکنے کے وقت جھٹکا
لگ کر ہوشیار ہوجائین لیکن آجکل اسکے عوض چاء کافی کا استعمال حد سے
زیادہ کیا جاتا ہے تاکہ نیند کے نہ آنے سے دیر تک پڑہا جاوے لیکن یہ سب
باتین تجربہ کے بالکل برخلاف ہین کیونکہ دماغ کی تازگی اور طبیعت کی فرحت
ہونے پر پڑھنا اچھا ہوتا ہے نہ زبردستی جاگنے سے پس اس صورت مین
نیند کے آتے ہی سو رہنا بہتر ہے طلوع کے بعد جاگنے سے صحت درست
خراب ہوجاتی ہے۔

باب پنجم تہذیب و تربیت اطفال

تربیت سے انسانیت کا جوہر پیدا ہوتا ہے جو فخر اور تمیز کا سرمایہ ہے
نیک چلنی خوش اطواری کا سلیقہ صرف تربیت سے حاصل ہوتا ہے بچے جس طرح
نشو و نما پاتے ہین اور تربیت سے نیک راستہ پیدا ہوتا ہے اگرچہ
تہذیب کا مضمون بہت وسیع ہے مگر بخوف طوالت اسکو مختصر طور پر بیان
کیا جاتا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ بڑہ جاوے تہذیب کے لغوی معنے
پاک کرنا اور اصلاح دینا ہے مگر اسکا اطلاق کہانے پینے چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے
وغیرہ دنیا کے تمام قرینہ قرینہ کامون پر استعمال کیا جاتا ہے اگر ان باتون
کو مدنظر رکھا جاوے تو ہر ملک ہر قوم ہر مذہب اور ہر فرقہ کی تہذیب جداگانہ
ہوتی ہے اور ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی کیونکہ جب ایک ملک یا
قوم یا مذہب کے آدمی دوسرے پر غالب آتے ہین تو غالب کی تہذیب
کو مغلوب کے آدمی زیادہ پسند کرتے ہین یا میل جول سے زیادہ پیدا

ہونے سے ایک فرقہ کے آدمی دوسری کی باتون کو سیکھ جاتے ہین اور پہلی باتین
گڈ مڈ ہو کر زمانہ مین ایک نئی صورت پکڑ لیتے ہین غرض ان معنون پر سرسری
نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر زمانہ مین ہمیشہ تہذیب کے
خاص اصول کار آمد نہین ہو سکتے لیکن ہر ملک اور ہر مذہب کے دانا اور
شائستہ آدمیون کی چال وچلن اور اونکی تصانیف اور اقوال پر غور کرنے
سے صریحاً مفہوم ہوتا ہے کہ جن افعال سے صحت مین فرق نہ پڑے اور دوسرون
کے دل آزاری نہ پائی جاوے اوسکو تہذیب کہتے ہین کیونکہ بعض اوقات دوسرے
کی بے مقصود دل آزاری سے ناشائستہ افعال پر ضرور ہی نادم ہونا پڑتا ہے۔
جس سے عصبی تاثیر کے باعث طبیعت مضمحل ہو جاتی ہے اور صحت مین فرق
پڑ جاتا ہے اگر قدیمی بد عادات کی وجہ سے ندامت پیدا ہو تو دوسری طرف
کے بدلہ لینے سے ظاہری اور باطنی نقصان کا احتمال ضرور ہی ہوتا ہے جس سے
صحت موجودہ مین فرق پڑ جاتا ہے بعض ملکون مین اپنی اپنی رسم ورواج
پر تہذیب کی تعلیم مین بچون پر انتہا درجہ کی سختی کیجاتی ہے چنانچہ چینی لوگ
اپنے بچونکی تہذیب مین بچہ کے کل اعضا کو بیکار کر دیتے ہین مثلاً زیادہ
بولنے سے روکتے ہین دوڑنے کودنے سے سخت منع کرتے ہین کھیلنے کودنے
کو باہر جانے نہین دیتے دن مین تین چار دفعہ کھانے سے منع کرتے ہین قدرتی
جوش کو ٹھنڈا کر کے گھر مین چپ چاپ بیٹھے رہنے کو زیادہ پسند کرتے ہین
اور جو بچہ چار دیواری سے نہ نکلنے کے سبب چہرہ زرد بات کرتے وقت ڈری
باہر نکلنے سے خوف کرے تو اوس بچہ کو بڑا لائق سمجھتے ہین اور عموماً ہند
مین یہ رواج ہے کہ بچو نکا برہنہ رہنا معیوب نہین جانتے دو تین برس کی
عمر تک ہوتی یا پاجامہ پہنانا ضروری نہین سمجھتے چار پانچ برس کی عمر تک نہلانے
دھلانے پاخانہ پیشاب کرانے مین حجاب کر دیتے ہین جس سے بے شرمی زیادہ
ہو جاتی ہے پس اس صورت مین والدین کا فرض ہے کہ لڑکون مین اس قسم

کی عادت ڈالین کہ برہنہ رہنا تو درکنار گھٹنہ کے اوپر سے اگر عضو ننگا ہو جاسے تو
فوراً کپڑا سے ڈہانک دین اگر بچہ ہشیار کو پیشاب کرتے وقت یا کسی دوسرے
وقت مین آلہ تناسل کو چہوتے دیکہین تو فوراً اوسکے ناپاک ہاتہون کو دہلوا دین
اور اس قسم کی عادت ڈالین کہ آنکہہ سے بہی نہ دیکہے ورنہ اس قسم کی عادت سے
رفتہ رفتہ جلق کی عادت ہوجاتی ہے اگرچہ طالب علمی کے زمانہ مین لکہنے پڑہنے
کے لیے علیحدہ مکان چاہیئے لیکن والدین کی نظر سے پوشیدہ نہو نیز ۲۰ - ۲۲
برس کی عمر مین مکان کے اندر تنہا ہرگز نہ سونے دین اگر مکان پیش نظر ہو تو
چندان مضایقہ نہین ہے - اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ بے توقی اور موروثی عادت
کے باعث اکثر خاندان کے لڑکے جہک کر سلام کرتے پاؤن سکوڑ کر خاموش بیٹہے
رہتے اور دروغ باتون مین بہی آہستگی سے ہان ہون کرنے کے حد درجہ مشتاق ہوجاتے
ہین اور اسی پر دعوے مہذب ہونے کا کیا جاتا ہے حالانکہ اس سے صحت
خراب ہوجاتی ہے مزاج چڑچڑا اور ڈرپوک دلیری بالکل معدوم ہوجاتی ہے
مجلس مین تقریر کرنے اور رائے دینے کی قوت زائل ہوجاتی ہے پس یہ
نتیجہ سراسر والدین کی بے محل سختی کا ہوتا ہے - ترتیب کی شان و منزلت علم سے
زیادہ ہے نیز تعلیم سے قدرے مشکل ہے کیونکہ تعلیم کا لحاظ فطرتی رغبت
پر ہوسکتا ہے اور تربیت اسکے برخلاف ہے اگر بچہ کا میلان طبع معیوب امور
کی طرف زیادہ ہو تو اوسکو بکوشش تمام نیکی کیطرف لیجانا ضروری ہوتا ہے
اسی وجہ سے ایام طفولیت مین اس قسم کی باتون کا بچہ کو عادی کر دینا چاہیے
کہ جس سے اوسکی تمام زندگی صحت و آرام سے گزرے اور کوئی موقع و حالت بچہ
کی تکلیف کا باعث نہو اور عمر طبعی کو پہونچکر اطمینان کے ساتھہ دنیا سے کوچ
کرے اور دوسری زندگی مین بہی آرام پاوے جیسے پہلے لکہا گیا ہے -

. . . .

. . . .

ادسنے تو درکنار متوسط درجہ کی آدمی بہی اتالیق کی قدرت نہین رکہتے البتہ اعلے
درجہ کی امیرا ور رؤسا اصحاب اتالیق رکہنے کی طاقت بخوبی رکہتے ہین لیکن
وے اپنی کاہل الوجودی یا آرام طلبی یا ناواقفی وغیرہ امور کے سبب فرایض مذکورہ
کے اداکرنیمین بالکل بے پروائی کرتے ہین جسکا نتیجہ اکثر خراب ظہور مین آتا ہے
لایق اور مہذب اتالیق کے بجا اپنے بچونکو عام ملازمون کے حوالہ کردیتے ہین
چونکہ ملازمون کا فرقہ زیادہ تر بدرویہ بدچلن بدخو بدزبان اور کاہل الوجود
ہوتا ہے جنکی صحبت مین امیرون کے لڑکے رہکر بالکل بگڑجاتے ہین بلکہ
ملازم اپنے ذاتی فایدہ کے واسطے جان بوجہہ کراونکو عیاش فضول خرچ آرام طلب
نشہ باز وغیرہ خرابیون مین ڈال دیتے ہین جنکی امارت جلدی بہت جلد
غارت ہوجاتی ہے جیس اہل اللہ کا دہیان مبدأ اصل کیطرف صدق دل سے
یا مجنون العقل یا پاگل ہونے کی وجہ سے نیک وبد کی تمیز نہین رکہہ سکتا شاید ہی
امیر ہونے کی خواہش نہ رکہتا ہو ورنہ کوئی ایسا ذی روح نہین ہے جسکو امیر
ہونے کے پرجوش خواہش نہو جیساکہ بفحوای آیۃ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ
حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اگرچہ ہرایک شخص کو ابتدا
مین امیری کا جوش اسواسطے نہین ہوتا کہ روپیہ پیدا کرکے نمایش اور آرایش
کے کامون مین برباد کیا جاسے بلکہ اونکی اصل خواہش سراسر فواید پر مبنی ہوتی
ہے مگر رفتہ رفتہ دنیا کے غرور مین خیالات ضرررسان ہوجاتے ہین۔ اسیطرح
ہرایک شخص کو امیری کے پہلے امیری کی خواہش اس بنیاد پر ہوتی ہے کہ
امارت کی وجہ سے پہلے اپنے اور پہر علے قدر مراتب وحیثیت اپنی اولاد
اقارب امام ابنائی جنس کی حفظان صحت کے سامان مہیا کرنے کے قابلیت ہو
جاسے کیونکہ غریب آدمی کے پاس اسقدر سرمایہ نہیں ہوتا جو حفظان صحت
کے قواعد کی تعمیل کرسکے اسی وجہ سے قحط مین وبا مین موسمی اور ناگہانی

امراض میں زیادہ تر غربا ہی لقمۂ اجل ہوتے ہین اگرچہ مذکورۂ الصدر خیال
کی پابندی پر دارومدار صحت کی خواہش ہوتی ہے لیکن افسوس کہ ہمارے
ملک کے امرا اصول مذکورہ سے زیادہ تر دور چلے گئے ہین جیسے بعض عادتین
مثل عادات اوقات اونکی وبال جان ہوگئی ہے جس سے وے ہمیشہ دایم المریض
رہتے ہین اکثر یورپ مین صاحبان روپیہ کو کما کر حفظ صحت وغیرہ امور ضروریہ
مین صرف کرتے ہین مگر ہمارے ملک کے رؤسا زیادہ تر روپیہ کا حصہ نمائش
آرایش عیاشی شراب خوری وغیرہ مضر صحت اور فضول باتون
مین صرف کرتے ہین اور اول تو اونکی اولاد والدین کی بے احتیاطی
کے سبب موروثی امراض مین مبتلا ہوجاتی ہے دوسرا نوکرون کی
بری صحبت کے سبب بچپن سے ہی صحت موجودہ اور نیک عادت کو خراب
کردیتے ہین اور انہین نوکرسان موروثی بداخلاقی و بری صحبت کے
جیسی اسباب کے باعث بلکل ختم ہوجاتے ہین پس اگر صاحب
ثروت اصحاب عیاشی کاہلی الوجودی اور شراب خوری وغیرہ
مضر صحت اسباب سے پرہیز کرین اور اپنی اولاد و غربا کو عمدہ
نمونہ دکھلائین اور اپنے بچونکو اچھی اتالیق کے سپرد کرین اور
اونکی نگرانی مین کسی قسم کی کوتاہی نکرین تو صحت اونکو اور اونکی
اولاد کو ہی حاصل نہین ہے بلکہ قوم اور ملک کو اون سے بہت فایدہ
پہونچ سکتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پیدایش
کے بعد نوزاد بچے غیر مکمل ہوتے ہین کو ادراک کی قوت
نہایت کم ہوتی ہے یا بالکل نہین ہوتی گویا بچہ کے تمام اعضا
ایک کل کے پرزہ جات کی مانند ہوتے ہین اور حرکت دینے والے
کے محتاج رہتے ہین رفتہ رفتہ قوت ادراک کے پیدا ہونے سے
آنکھون میں روشنی کی شناخت آجاتی ہے جس سے بالمقابل کی

اشیا کو بچہ دیکھہ سکتا ہے کانون کو آواز کی شناخت قوت لامسہ
کو لمس کی طاقت ہو جاتی ہے بعد ازان حواس خمسہ پر مختلف اشیا کے
پڑنے سے مقابل اشیا کا نتیجہ بچہ نکال سکتا ہے سب سے اول اپنی
غذا کے لئے مان کے پستان سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے جو بینائی اور
لمس کے مقابلہ مین ہے جس سے منہ اور ہاتھہ کو پستان کے قریب
لیجاتا ہے مگر اس سے مطلقاً واقف نہین ہوتا کہ پستان جسم کے
کس حصہ پر ہین اور بچہ عرصہ کے بعد اپنی مان کو دوسرے آدمیون سے
تمیز کر لیتا ہے اور صحت کے عمدہ ہونے پر آہستہ آہستہ بہت
جلد چلنے پھرنے اور بولنے کے قابل ہو جاتا ہے مگر جس ملک
جس مذہب اور جس خاندان مین بچہ پیدا ہوتا ہے اوسی کے
مطابق بول چال اور اپنا چلن اختیار کرتا ہے اور وہی مذہب
پسند آتا ہے کیونکہ بچہ کے اعضا مین قدرتی افعال کے موافق
مادہ نقل کا موجود ہوتا ہے جس سے اپنے ہمنشین کے افعال کی
نقل فوراً اوتار لیتا ہے پس اس قاعدہ قانون قدرت کے تسلیم
کرنے سے لازم آتا ہے کہ اتالیق نہایت لائق نیک طبیعت راست گو
نیک چلن مقرر کیا جاوے اگر غریب اور متوسط درجہ کے آدمی
اتالیق کی طاقت نہین رکھہ سکتے تو اس کام کو خود اپنے ذمہ لین
اور جس قسم کی تعلیم بچہ کو دینی منظور خاطر ہو اوسی کا نمونہ پیش کرین
تاکہ بچہ جیسا دیکھے ویسا ہی کرنا شروع کرے ورنہ اوسکے روبرو
جھوٹ بولنا لغو حرکات کرنا پھر بچہ کو سمجھا کر دھمکا کر اور مار پیٹ
کر راست گفتاری اور نیک کرداری کا عادی بنانے کی امید کرنا بالکل
فضول ہے کیونکہ ظاہری افعال کے موافق اندرونی جذبات کی کیفیت
ضرور ہوا کرتی ہے بعض آدمیونکو دیکھا گیا ہے کہ بچونکے روبرو

خلاف تہذیب حرکات کرنے میں تامل بالکل نہیں کرتے اس خیال پر کہ بچہ ادنی
کیا سمجھتا ہے حالانکہ بڑوں کی سیرتیں بچہ رفتہ رفتہ اپنے اندر لاتا ہے خداوند
تعالے کی عین حکمت ہے کہ ایام ولادت ہی میں بچہ کو غصہ غیرت رشک پاس
عزت رحم محبت حرص وغیرہ اوصاف سے معروف کردیا ہے اور ہر ایک
وقت اپنی اپنی جگہ پر ظاہر ہونے والی ہے کیونکہ غصہ کی وجہ بچہ کو کسی کی
بے انصافی اور زیادتی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اوسکے دفع کرنے کا خیال
ہوتا ہے مادہ غیرت اور رشک کی موجودگی سے نیک اور لایق ہونے کی طرف
رغبت ہوتی ہے اگرچہ نفس طمع وغیرہ اوصاف ظاہر میں مذموم معلوم ہوتے
ہیں لیکن حقیقت میں انکا ہونا نہایت ضروری اور سرا سر مفید مطلب ہے البتہ
دلی جذبات اور اعضا کے افعال کو عین موقع اور ٹھیک محل پر کام میں لانا
ضروری ہے اور یہ قابلیت بچہ میں ہرگز نہیں ہوتی صرف مادہ افعال کی موجودگی
سے ہمنشین اور ہم صحبت کے چال چلن کو حسب مشاہدہ خود اختیار کرتا جاتا ہے
اسمیں کچھ شک نہیں کہ وقت استقرار حمل میں خیالات اور موروثی کیفیت کی تاثیر بچہ
کی صورت وسیرت میں بھی سرایت کرجاتی ہے اور صحبت کا اثر بھی بہت بڑا
تغیر پیدا کرتا ہے سے بجنس خود کند ہر جنس آہنگ + ندارد ہیچ کس از جنس خود
ننگ + بجنس خویش دارد میل ہر جنس + فرشتہ با فرشتہ انس با انس +
پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ جیسے بچہ کی صورت اور سیرت بنانی منظور
خاطر ہو ویسی قسم کا نمونہ پیش کریں اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ سیاہ رنگ
کا بچہ گورے رنگ کے پاس رہنے سے گورا ہوجاتا ہے بلکہ اس سے یہ غرض ہے کہ
میلے کچیلے آدمیوں کی صحبت سے جسم ولباس وغیرہ صفائی کا لحاظ بالکل نہیں
رہتا خواہ آدمی کتنا ہی دولتمند ہو اوسکی پاکیزگی صورت میں بھی فرق آجاتا ہے
اگر بچہ کی دایہ یا والدہ وغیرہ بد طبیعت غصہ ور ہو تو بچہ بھی اوسکے سبب
سے بے باعث ہوئی غصہ میں آجاتا ہے اور جھلنا سیکھ جاتا ہے اگر برعکس

اسکی وہی منہ دہولے غسل کرلنے صاف و پاک لباس پہننے کے عادی ہین مزاج حلیم
طبع سلیم رکھتے ہین تو بچہ کو بھی صفائی اور پاکیزگی کا شوق ہو جاتا ہے رحم دلی
اور بردباری سیکھ جاتا ہے بچونکو شائستہ بنانے کی امید شکم مادر سے ہی
ہوتی ہے کیونکہ عورت کے خیالات کا اثر بچہ پر حمل مین زیادہ پڑتا ہے
جرم وگناہ مدعی از فعل نادرست خود کو راخطا سے نادرا و خاکسار کرو - نیز پیدا
ہونے کے بعد خورد سالی مین ہی پہننے کہیلنے کودنے - ہوا خوری ریاضت صفائی
شرم وحیا مروت وغیرہ قواعد پر عمل کرنے کی عادت ڈالین جہوٹ اور سچی قسم کہانے
کی عادت سے روکین اصل مین قسم ایک قسم کی حقیقت حال اور واقعات کی اثبات
وتردید پر انتہا درجہ کی شہادت ہے جس پر قول فیصل کیا جاتا ہے پس ہر ایک
بات پر قسم کہانے کی عادت سے متکلم کی کلام بے اعتبار معلوم ہوتی ہے نیز
عیاشی اور عشق بازی سے روکین کیونکہ اس عمر مین جو عادت ڈالی جاتی ہے
وہی عمر بھر قایم رہتی ہے اگر کسی کی بدصحبت سے بچہ مین بداخلاق پیدا ہونے
معلوم ہون تو فوراً اوسکو اپنے بچہ سے یا اپنے بچہ کو اوس سے علیحدہ کرین پس
لڑکون اور لڑکیون کو اپنے والدین کی صحبت مین رہنا زیادہ تر موزون ہے
عدم فرصت کی صورت مین پاکیزہ خیال اور پاک لوگون کی صحبت مین رکھین
اور بچہ کی تربیت کو ہمیشہ مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے ورنہ اولاد کے خراب ہوجانے
سے بدنامی کے علاوہ بعد مین کف دست ملنے پڑتے ہین بچون کو نیکی کی جانب
رغبت دینے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اچھے کام پر زبانی شاباش کے علاوہ مفید
اور کار آمد اشیا کو انعام کے طور پر دو تاکہ انعام کی خوشی مین لڑکے اپنے
مفوضہ کام مین توجہ اور محبت کرین بلکہ لیاقت ومحنت سچائی اور نیک
چلنی کے لئے سراسر مضر ہے موسمی میوؤن اور تیوہار میلے کے موقع پر مناسب
مقدار مین مٹھائی کہلونون کا خرید کر دینا عیب کی بات نہین ہے لیکن
بچونکو پیسے دیکر خود مختاری پر چہوڑ دینا مناسب نہین ہے جو ان لڑکے کام

جیسے خرچ کلفتی طور پر عطا کیا جاسے اس سے محروم رکھنا مناسب نہین ہے تاکہ اپنے ہمنشینون مین شرمندہ ہونے کے باعث چوری الودبالی پر مجبور نہ ہو جائے مگر اوسکے محل خرچ کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ زیادہ اصراف اور خراب عادت مین نہ پڑجاوے اگرچہ کمسن لڑکے لڑکیون اور جوان مرد وعورتون کو تربیت کرنا بہتر ہے لیکن ہر ایک شخص اونکے اصولون سے ماہر نہین ہے ورنہ بچونکے اخلاق کبھی نہ بگڑین بعض لڑکے مار پیٹ کے بغیر متاثر نہین ہوتے بعض صرف اشارہ پاتے ہین اور اونکے سلئے جب صرف ایک ہی نسخہ سالم نکلے کے برابر ہے اور ہر وقت کی مار پیٹ سے بچے زیادہ بگڑ جاتے ہین نیز بار بار کی خفگی اور مار پیٹ سے بچہ کی صحبت خراب مزاج مین ضدیت اور چڑچڑاپن پیدا ہوجاتی ہے اگر بچہ سے کوئی غلطی سرزد ہو تو اوسکے خراب نتائج سے مطلع کرنا نہایت ضروری ہے نیز غفلت اور بداعمالی کے عوض سزا سے مطلع کیا جائے تاکہ ذہن نشین ہو جائے پر قابل عمل کے ہوجاسکے مناظرہ اور غیر مہذب الفاظ سے اخلاق بری پیدا ہوتے ہین سعدی خواہی کہ نامت بماند بجاسے

پسر را خردمندی آموز ورائی + کہ گر عقل ورائش نباشد بسے + بمیری وازتو نماند کسے + بسا رنج گاہ اکہ سختی برد + پسر چون پدر نازکش پرورد + گرش دوستداری بنازش مدار + خردمند و پرہیزگارش برار + بخردی درش زجر و تعلیم کن + بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن + اگرچہ خود تہذیب مجسم بنکر نمونہ دکھلانا بچون پر بہت بڑا اثر کرتا ہے لیکن پھر بھی بچہ کو ایکایک سلیقہ پیدا نہین ہوتا کہ دلی جذبات کو روک کر ہر ایک کام کو ٹھیک طریق پر عمل مین لاوین پس نمونہ دکھلانے کے سوا ورثنا اور اتالیق کو اور بھی کچھ لینے کی ضرورت پیش آتی ہے جب بچہ نتیجہ کی عدم واقفیت سے جاتو کا بدہ غیر کسی مضر چیز کی بار بار خواہش کرے تو نہایت نرمی سے روکین سختی ہرگز نہ کرین ورنہ مادہ عیزت کے جوش سے

ممنوعہ چیز کی طرف زیادہ رغبت کرتا ہے اگر بچہ کو ناکامی کے سبب غصہ بہی آوے
تو بچہ پر غصہ اپنا ظاہر نکرین بلکہ مادری پدری شفقت ظاہر کرکے بچہ کے غصہ کو
سرد کرین ورنہ بار بار غصہ کے ہونے سے عادی ہوجاتا ہے جس سے اخلاق خراب
اور صحت مین فرق پڑجاتا ہے اگر کوئی بڑا بچہ کسی مضر چیز کی خواہش کرے
تو نرمی اور ملائمیت سے اوسکے ضرر سے مطلع کرین - بچہ کو غل مچانے اور ڈور کر تیز
چلنے سے باز رکہنا مناسب نہین ہے کیونکہ زور کے ساتہہ بولنے سے آواز کے
آلات اور دوڑنے سے پاون قوی ہوتے ہین ہان ذرہ اتنی احتیاط چاہئے
کہ زیادہ بہت غل مچانے سے گلا بیٹھ نجائے اور بے تحاشا دوڑنے سے
گرکر چوٹ نہ لگ جائے مگر بچون مین اس قسم کا صدمہ شاذ و نادر ہوتا ہے
بچہ کو غیر عورتون کے ساتہہ بولنا بہی نہ چاہئے ؎ دیدہ بپوشید ز نامحرمان
دور شوید از رہ وہم و گمان + شادیون کی محفل اور رقص و سرود مین بہی
لڑکون کا شامل ہونا مناسب نہین ہے نہ قصہ کہانیون اور فحش مضامین کی
کتاب کا مطالعہ کرین اور اس آیت کریمہ پر عمل کرین وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا
کِرَامًا ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ - ؎ تالیان را وعدۂ
حسن الماب + منکران را وعیدۂ ذوقوا العذاب - جون جون بچہ کی عمر زیادہ
ہوتی جائے اوسکو کسی شغل مین لگادین کہیلنے کودنے سے بتدریج روکین
خصوصًا پندرہ برس کی عمر کے تجاوز سے بے شغل ہرگز نہ چہوڑین کیونکہ بے
شغل رہنے سے لڑکونکی طبیعت کا میلان کہیل و کود کیطرف زیادہ ہوجاتا ہے
بے شغلی فارغ بالی اور بد کامون کیطرف رجوع ہونے کا بڑا بہاری سبب ہے
اگر کند ذہن کمی حافظہ اور کوتاہ عقل کے سبب علم سیکہنے کے قابل نہو تو کسی
پیشہ یا حرفت کے سکہلانے کی تدبیر کرین اور اکثر پیشون مین ذہانت حافظہ
اور عقل کی چندان ضرورت نہین ہوتی رواج ہند کے موافق کسی پیشہ کو معیوب
نہ جاننا چاہئے پیشہ مین عیب چینی کرنا گویا کمال مین نکتہ چینی ہے اور کمال

کے حاصل کرنے سے انسان معزز اور ممتاز ہو جاتا ہے۔ [illegible]
را دست رنج + وگر دست داری چو قارون بگنج + [illegible] وزر
نگردد تہی کیسہ ہیشہ ور + جب کھیل میں کوئی اہتمام [illegible] تعلق نہیں
ہوتا تو اس صورت میں عقل اور ذہانت میں فرق آ جاتا ہے اور عرصہ دراز
تک اس کیفیت کے متصل رکھنے سے دماغ بالکل بیکار ہو جاتا ہے اگر ادنیٰ
عقل و فہم اور ذکا کے متعلق کچھ کام لینا پڑے تو اس کے پورا کرنے سے یہ بالکل
عاری ہو جاتا ہے یا بمشکل اور بدقت سمجھتا ہے بلکہ نہایت ادنیٰ بات
کو بھی بدقت سمجھ سکتا ہے چہ جائیکہ باریک اور دقیق مسائل پر غور کرے قوت
حافظہ بھی کم ہو جاتی ہے البتہ عضلات میں قوی ہو جاتے ہیں جس سے زیادہ
بڑھ جاتا ہے جسمی طاقت اور حیوانی قوت کے بڑھ جانے سے بیہودگی اور خیرہ
روی کی بد عادت دل میں جاگزین ہو جاتی ہے اگر اس اثنا میں [illegible]
کی صحبت بھی نصیب ہو گئی تو پھر بنا کیا ہے ان کا خدا [illegible]
کا تازیانہ نہ حیا کا کوڑا کام آتا ہے لڑکپن میں جن کو کھیل کی عادت رہتی ہے
سے جوانی میں بھی بے شغلی پسند ہوتی ہے قصہ کہانی بیہودگی اور برائی میں
ادھر ادھر بیٹھ کر اوقات بسری پوری کرتے ہیں شغل سے بالکل نفرت کرتے
ہیں چلنے پھرنے اور کام و کاج کرنے سے جی چراتے ہیں غرض بے شغلی کے
سبب کاہل الوجود میں اول تمیز ہو جاتی ہیں دل و دماغ میں بد خیالات کے
پیدا ہونے سے بد چلنی پر زیادہ مستعد ہو جاتے ہیں عیاشی عشق بازی ہر
کوچہ و بازار میں موجود نوجوانوں کے دل سے خاندانی ننگ و ناموس مفقود ہو جاتا
ہے اور یہ شعر ورد زبان ہے ~ سرمایہ ذوق دو جہان است عشق است
آرے! اگر از ین میکدہ خشت بیمنند چہ دانند + کیونکہ قوت باہ کو دل و دماغ سے زیادہ
تر تعلق ہے جس سے ایک دوسرے کو خاطر خواہ امداد ملتی ہے چنانچہ جب
کوئی صاحب ماضی کے سوالات سوچنے میں مصروف ہوتا ہے یا کوئی شاعر

شعر کے مضمون کی تلاش میں مستغرق ہونا ہے تو اوسکی قوت باہ بہت کم ہو جاتی ہے صرف غفلت کی نیند میں خیالات موجودہ کے بھول جانے سے خواب کے وقت خیزش ہوتی ہے بے شغلی میں دل و دماغ کے بیکار رہنے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہے جس سے آدمی بیکار بدچلن زیادہ ہو جاتا ہے۔

اشعار پند و نصائح

دبے جاتے ہیں ہم بار گراں سے
جلے جلتے ہیں ہم سوز نہاں سے

پھنکا جاتا ہے دل سینہ کے اندر
گزرنے والے ہیں ہم اپنی جاں سے

کلیجہ پک گیا غم سہتے سہتے
بہ تنگ آئے ہیں جور آسماں سے

فلاکت کی گھٹا ئیں چھا رہی ہیں
برستی ہے مصیبت آسمان سے

نہ سنئے ہاں اسے بالکل نہ سنئے
ملیگا کیا ہماری داستاں سے

ہمیں اپنی تباہی کے ہیں بانی
شکایت کیا زمیں و آسماں سے

نفاق و رشک ہے چھوٹے بڑوں میں
محبت اوٹھ گئی ہے درمیاں سے

تباہی کیوں نہو ہندوستان کی
گیا سب علم و فن ہندوستاں سے

نہیں ہے رغبت علم و ہنر کچھ
کہاں سے پائیں ہم دولت کہاں سے

رہیگی تا بکے یہ خواب غفلت
نتیجہ کچھ نہیں آہ و فغاں سے

کریں سب کوشش اصلاح ملکی
یہی اب عرض ہے پیر و جوان سے

سبق لیں مغربی ایجاد سے کچھ
کریں کچھ ہاتھ پاؤں اور زباں سے

سلف کے اپنے دیکھو کارنامے
سبق لو یادگار باستاں سے

پڑھو تم غور سے تاریخ انکی
سبق حاصل کرو اونکے بیاں سے

نہ تھی تحقیق کی فکریں تھیں اونکو
اونہیں مطلب نہ تھا کچھ خانماں سے

سیاحت کا اونہیں تھا شوق دل سے
اونہیں دلچسپی تھی سیر جہاں سے

میں اسکے اعلے ترین مقاصد ان سے ظہور پاتے ہیں - خود ہمارے جسم کے اعضا
بھی مشق اور سدھارنے کے بغیر کچھ نہیں سکتے مگر سیکھنے کے بعد ہاتھ و پاؤں سے
اس قسم کی حیرت انگیز کام نکلتے ہیں کہ جس سے خالق مطلق کی قدرت پر حیرت
ہوتی ہے جسم کی پوشیدہ قوتیں بھی مشق اور تجربہ سے ظاہر ہوتی ہیں دل
و دماغ کی زبردست غیر محدود روحانی قوتوں سے بھی ذی عظمت با وقعت حیرت انگیز
نتائج ظاہر ہوتے ہیں بشرطیکہ مذہب کے اصولوں سے انکی تربیت کیجاوے مذہب
کا نائب اور مددگار علم ہے پس تعلیم سے اصلی مقصود یہ ہے کہ ترقی پیشہ اور
عملی قوتوں کی تربیت کے علاوہ دیگر عطیہ ایزدی قواے انسانی میں بھی نشو و نما
کی کوشش کیجاوے - کیونکہ انسانی مقاصد کی کمالیت صرف فطرت کی حفاظت
ہے چنانچہ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاسلام فطرۃ اللّٰہِ التی فطر الناس علیہا
لا تبدیل لخلق اللہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے اور انسان کی پیدائش
صرف اس واسطے نہیں ہے کہ چند پیشے سیکھ کر جسمانی راحت اور بدنی آسایش کے
سامان پیدا کئے جاوین اور انہیں قوتوں کی مشغولی مین عزیز عمر کو بسر کیا جائے
مذہب کا مادہ انسان کی طبیعت مین فطرتی طور پر حاصل ہے جس سے انسانیت کا
مستحق ہو سکتا ہے اسکی موجودگی مین انسان خواہ کیسا ہی جاہل اور وحشی
ہو اپنی معبود کی تلاش کر لیتا ہے اصول مذہب کی پابندی پر دنیا کی ترقی
موقوف ہے تمام حکما کا اتفاق اس امر پر ہے کہ جماعت انسانی کی نظم کا
سلسلہ سراسر مذہب کی پابندی پر ہوتا ہے اور نظم قومی کا قیام مذہب
کے بغیر غیر ممکن ہے جبتک کسی قوم میں صبر و استقلال - ہمدردی - راستبازی
دیانتداری - حیا - عدل - نیکی - حقوق اللہ اور حقوق عباد کی حفاظت
والدین کے حقوق کی پابندی وغیرہ اس قسم کے اعلے صفات نہ پائی جائیں
نہ دنیا مین ترقی ہو سکتی ہے نہ ذاتی اخلاق کی اصلاح پا سکتی ہیں روحانی
قواے کی اصلاح نیز انکی تربیت اور صفات ملکوتیہ کا نشو و نما صرف مذہب

حقیقی سے ہی ہوا کرتا ہے تنگدلی اور تعصب رہائی اسی کی بدولت
ہوتی ہے پس اسکے سوا دین و دنیا میں ذلت اور تنزل ہے ؎
اے کہ حکم شرع را رد میکنی + راہ باطل میروی بد میکنی + چون تو بد کردی بدی
یابی جزا + پس بدینہا حیلہ باخود میکنی + اگر سوال کیا جاوے کہ باوجود لامذہب
ہونیکے بھی دنیا میں بعض قومیں ترقی کر رہی ہیں تو اسکا جواب اسطور پر
دیا جاتا ہے کہ دنیا کی ترقی میں اوصاف مذکورۃ الصدر کی پابندی نہایت
ضروری ہے تواریخ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک قوم کے عروج کا انحطاط
مذہب کی عدم پابندی سے شروع ہوا ہے اہل یونان اہل روم اہل ہنود
اہل اسلام وغیرہ اقوام قدیمہ کا عروج اصول مذہب کی پابندی کیوقت تک ظاہر ہو
چکا ہے جسکی اونکے اعلیٰ اصحاب واقف ہیں اب تنزل کی حالت سے بھی ہر ایک
شخص واقف ہے اگر یورپین اصحاب منتہا درجہ کی ترقی کی ہے تو صرف مذہب
کے چند اصول کی پابندی کی بدولت ہے کیونکہ عیسائیت کی خاطر یہ قومیں
سے لڑتے ہیں عالیشان کلیساؤں کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں
اپنی مذہب کی تبلیغ میں کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں خود بائبل نہیں کرتے
ودوسرے اقوال اور افعال کے مدد سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ
مذہب کی پابندی میں اول نمبر ہیں اگرچہ انتہائی کمال پر پہنچنے کے بعد بعض
محدود لوگوں نے تقلید کی تاہم اپنی مذہب کی پابند نہیں پائے جاتے
مگر حب الوطنی اور جماعت انسانی کی خیرخواہی سے پھر بھی ایسے اعلیٰ اصول کی
پابند ہیں جو درحقیقت مذہب کی بنیاد اور نظام انتظام کے لئے نہایت ضروری
ہیں اگرچہ بعض اشخاص لامذہب بھی ہیں تاہم للقلیل کالمعدوم کا مصداق
ہیں پھر بھی انکے وجود سے قومی اور ملکی ترقی کو احتمال زوال کا ہے البتہ
لامذہبی خیال کے عام ہو جانے سے تنزل کا ثبوت یقینا ہو سکتا ہے
جب سے فرانسیسی قوم نے لامذہبی طریق کو اختیار کیا ہے تب سے قومی مال

کی بنیاد قائم ہوگئی ہے جب انگریزی تعلیم کے رواج سے ہندوستان میں اکثر
لوگوں کے خیالات میں تبدل و تغیر پیدا ہونا شروع ہوگیا تو اہل ہنود میں سے
راجہ رام موہن رای صاحب چندر سین صاحب اور دیانند سرستی صاحب
وغیرہ روشن دماغ دور اندیش مدبران اور مصلحان قوم نے اس امر کی کوشش
پر کمر ہمت باندہی کہ جدیدہ علوم و فنون کے حملوں سے مذہب کو کسی قسم
کا صدمہ نہ پہونچے اب انہین ریفارمرون کے تجویزہ قواعد کی پابندی
کے باعث دوسرے اقوام کے مذاہب پر طعن و تشنیع کر رہے ہیں دنیا کے
امور مین دن بدن ترقی کا قدم آگے بڑہ رہا ہے۔ اہل اسلام مین جب سے
مذہب کی پابندی کو ضروری نہین سمجھا گیا تب سے دنیوی ترقی کی رکاوٹین
درپیش آرہی ہین خصوصا آجکل تو مذہبی قواعد کی پابندی بالکل فضول
سمجھی جاتی ہے اور نماز جیسے رکن عظیم کو ادا کرنا کسر شان سمجھا جاتا ہے
اور برملا کہا جاتا ہے کہ یہ صرف ملانوں اور بیکارونکا شغل ہے حالانکہ
اسلام کی یہ ایک بھاری نشانی ہے اور جملہ امور شرعیہ مین سے اسکے
ادا کرنے مین بار بار تاکیدی حکم ہے وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۔ جو لوگ کتاب الہی کو نہایت مضبوطی سے
پکڑتے ہین اور نمازین با نیاز ادا کرتے ہیں انکے اعمال دینی اور دنیوی
ہرگز ضایع نہین ہوتے ؎ خانۂ دین خویش را چون عمدہ + بر ستون نماز کردہ بپا
بیشکے تا ستون بجاست بود [illegible] دین حق بپا [illegible] مگر [illegible] دل کا ہونا
شرط ہے ؎ ذوق طاعت بے حضور دل نیاید بکس + طالب حق را
دل حاضر درین درگاہ بس [illegible] باوجود اسکے جھگڑے و بے بنیاد
لڑائیاں ہو رہی ہین کہین خلافت کا فساد ہے کہین آمین بالجہر کہین تقلید کا
عناد ہے کہین ضاد اور دواد کے تلفظ کی بحث کہین متمسک بالقرآن کی
تکفیر اور واجب القتل کے فتوے لگ رہے ہین مگر ترک الصلوٰۃ کیطرف مطلق

خیال ہی نہین ہے زانی چور رہزن وغیرہ مرتکب ممنوعات شرعیہ کی ہدایت
مین ذرہ بھر بھی توجہ نہین ہے بلکہ اونکے ساتھ شیر وشکر کیطرح میل و ملاپ
ہے - مشرکانہ رسمون روزانہ بلاناغہ ہمیشہ صبح کے وقت گرجے میں جایا
کرتے ہیں شاہ جرمن اپنی تقریرون مین ہمیشہ اپنے آپ کو مذہبی پابند ظاہر کرتا ہی
اوسمین پانسو ایسے گرجے ہین کہ جنپر کئی لاکھ پونڈ خرچ آئے مگر مسلمانونمین
کیا مجال ہے کہ نماز کیلئے مسجد مین نواب زادی یا امیرزادی شامل جماعت ہو
جاوین دوسرے عقاید و معاش کے اصول شرعیہ تو کسی شمار مین ہی نہین ہین
باوجودیکہ دوسری قوم کو مسلمان برابر دیکھ رہے ہیں کہ مذہب کی پابندی
سے وہ منتہائی درجہ کی ترقی پر پہونچ رہے ہین مگر یادہ اسکی عدم موجودگی سے
عبرت کا خیال مطلق نہین ہے حالانکہ اہل اسلام کا دعوی ہے کہ فطرت کے مطابق
مذہب اسلام کی دعوت ہے اور دینی و دنیوی ترقی کا مدار ہے فی الحقیقت ابتدائی
اسلام مین مذہب کی پابندی راسخ الاعتقاد مصلح قوم نے ملک گیری تجارت صنعت
حرفت تمدن اور علم و حکمت میں اسلام کو وہ ترقی دیکہ جسکی وجہ سے فاتح
دنیا اور مصلح امم معزز خطاب کے مستحق ہوگئے عربون کے باہمی اختلاف کو اتفاق
سے وحشت کو شجاعت سے شدت کو ہدایت ضلال سے اوہام پرستی کو خدا پرستی سے
عداوت کو ہمدردی سے بے اتفاقی کو عمل سے بدل دیا غرض اسلام کی تعلیم
اس قسم کی ہے کہ جسمیں دنیوی ترقی کے سامان اور روحانی برکات کا سرمایہ
موجود ہے اور ہماری تنزل کا صرف یہی سبب ہے کہ ہم نے اپنی متبرک
مذہب کے صحیح اصولون کو ترک کردیا ہے اور ہر ایک فرد بشر نے اپنی اپنی
خواہش کو قبلہ بناکر حقیقی قبلہ سے منہ پھیر لیا ہے سہ قبلۂ شاہان بود
تاج و کمر + قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر + قبلۂ صورت پرستان آب و گل +
قبلۂ معنی شناسان جان و دل + قبلۂ زاہد و محراب و قول + قبلۂ بدسیرتان کار
فضول + قبلۂ تن پروران خواب و خورش + قبلۂ انسان بدانش پرورش

قبلۂ عاشق وصال بے زوال + قبلۂ عارف جمال ذی الجلال + قبلۂ اصحاب منصب
مال و جاہ + قبلۂ اہل سلوک اسباب ہ اہ + قبلۂ حرص اہل باشد ہوا + قبلۂ قانع
توکل بر خدا + حالانکہ ابدی حیاتی کے مقابلہ مین دنیاوی سامان بالکل ہیچ
ہین ؎ مانہ دین را بدنیا داد ان از بے ہمتے ست + زانکہ دنیا جملگی رنج است
و دین آسایش است + نعمت فانی ستانی دولت باقی دہی + اندرین سودا خرد داند
کہ غبن فاحش است + کار اینجا کن کہ تشویش است در محشر بسے + آب از اینجا
بر کہ در دریا بسے شور و شر است + اگرچہ ابتدا مین دنیا کی چراگاہ تر و تازہ
اور سبزہ زار معلوم ہوتی ہے مگر اندک ہی مدت مین حوادثات کی باد خزان سے
بے رونق اور بے طراوت ہو جاتی ہے ؎ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن
دنیا + ولے بہ تکتب باد خزان نمی ارزد + كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ جب موت
اور فنا کا سفر در پیش ہے تو توشہ راہ کا سامان مہیا رکھنا نہایت ضروری ہے
؎ ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود + آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود +
آنکہ پرواز کند جانب علوی چو ہما + دنیا اندر نظر ہمت او مردار ست + وَابْتَغِ
فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ خدا کی دی ہوئی نعمتون کو کتاب اللہ کے
مطابق خرچ کرنا عین اوسکی رضامندی ہے جس سے آخرت کا درجہ حاصل ہوتا
ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبےٰ خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + اِنَّ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ دنیا کی زندگی خدا کیطرف سے روکنے والی
ہے ؎ بازیچہ است طفل فریب این متاع دہر + بے عقل مردمان کہ بدین
مبتلا شوند مَا اَغْنٰى عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ دنیا کی نعمت اور اوسکے فایدے
حق کا شکر نہ کیا جائے موجب عذاب الٰہی کا ہے ؎ بود مال دنیا چو آن سبزہ زار
کہ بس تازہ بینی بفضل بہار + چو بر وی وزد تند باد خزان + بیچے برگ سبزی
نیابی از آن + جہان ہیچ قاعیست مردم فریب + کہ از دل رباید قرار و شکیب +
نگر تا بجاہش نگردی اسیر + نیفتی پئے مالش اندر زحیر + کہ آدم کہ ہر گز اندر آید بزیر

عدالت کند دستگیری نہ جاہ - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ جو شخص صرف دنیا
کے مال پر خوش وخرم ہوتا ہے اوس سے خدا اوسکا بیزار ہے سے دنیا کے
دنی چیست سرائی بتی + اقامت رہ ہزار کشتہ در قدمی نگرست دید گدائی شادی
نکند + در فوت شد ز نیز بتی + لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا دنیا سے
اپنا حصہ مت بھلا سے گر ملک تو شام تا یمن خواہد بود + [illegible]
تا خفتن خواہد بود + آن روز کہ زمان تو [illegible] تا اوکفتن
خواہد بود + اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ
دنیا کی حیاتی کے فواید بہت جلد منقطع ہو جاتے ہیں آخرت مین آرام ہمیشہ والا
ہے سے باغ دہر اگر بس تازہ رنگ و خوشبوی است + مباش غرہ کہ
با خوشتران زیبے دارد + زمان زمان بجدا و نکہت وادیا + چہ رنگ و بو
کہ رشتہ زباغ نگذارد + اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا دنیا کی حیاتی نے ایسا فریب دیا کہ جس دین کی باتون کو لڑکون
کی کھیل سمجھا جاتا ہے سے در دیدۂ اعتبار خرابیست + در رہ گذر اجل بہرا است
مشغول شوید سخن و زر دوش + اندیشہ مکن ز گرم و سر پوشش + سرمایہ آفت است
زنہار + خود را ز فریب او نگہدار + اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى
اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کیا جو شخص سر جھکائی منہ پر چلتا
ہے یا کھڑا ہو کر سیدھی راہ جاتا ہے منزل مقصود پر پہونچنے مین برابر
ہیں سے فرق است میان آنکہ از روی یقین + با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین
با آنکہ دو چشم بستہ بے دست کسے + ہر گوشہ ہمیرود بظن و تخمین +
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ جس
شخص نے بد اعمال کی وجہ سے دنیا اور آخرت کا خسارہ قبول کیا اوس
سے بڑھکر کون نقصان اوٹھانے والا ہے دنیا مین رسوائی اور ذلت
آخرت مین عذاب حریق کا مستحق ہوتا ہے سے نہ مال نہ اعمال دنیا و دین

در ہر دو جہان منفعل و خوار و حزین + البتہ زیان نہ بود بدتر از این + نور مذہب کی محرومی سے انسان مختلف مصائب کے ظلمات اور تاریکیان مین مبتلا ہو جاتا ہے اگرچہ ظاہر مین شان و شوکت معلوم ہوتی ہے مگر تفکرات کی کثرت سی اوس جیسا کوئی بیکس دنیا مین نظر نہیں آتا اور اوسکے مقابلہ مین پابند مذہب ہزار درجہ بہتر آسودہ اور خوشحال معلوم ہوتا ہے سے مومنان از تیرگی دور آمدند + لاجرم نورٌ علیٰ نور آمدند + کافرے تاریک اندل نکبت است + حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است + اب دین و دنیا کے باہمی تعلقات کو مباحثہ کے طور پر نظم مین بیان کیا جاتا ہے جس سے ایک قسم کا نیا لطف پیدا ہوتا ہے -

مباحثۂ دین و دنیا

ایک دن دنیا کا جوبن تھا بہت نکھرا ہوا
زیب و زینت خوب تھی اور روبرو آئینہ تھا

آئینہ پر جو نظر ڈالی وہ للچائی ہوئی
حسن و خوبی ہی نظر آئی اوسے سر تا بپا

خوبصورت شکل ہے نک سکھ سے ہین اعضا درست
ہی بڑہاپے مین بھی نخل حسن پھل لایا ہوا

دیکھکر وہ حسن اپنا آپ ہی مٹنے لگے
آئینہ کو دیکھ کر کچہ حوصلہ اوس کا بڑہا

ہو گئی بے سوچے سمجھے وہ مقابل دین سے
شوخ چشمی سے شرارت سے تکبر سے کہا

مین مجسم حسن ہون تصویر ہون خوبی کی ایک
خوبیان ہین جو مری وہ گوش دل سے سن ذرا

قاف مجہہ مین اور مجہہ مین قاف کی تابی ہے
جتنے ہین آئینہ رخ ہین میری صورت آشنا

مجہہ مین جو چہل پہل ہے جو رونق ہی وہ تجہہ مین نہین
رنگ و روغن جو ہے میرا وہ نہین تجہہ مین ذرا

پہول پہل باغ اور بحیر و بر گوہر لعل خوشاب
انکو ہفت اقلیم مین مجہہ سے ہی ہے جوہر ملا

میری نوبت بادشاہون مین بہی بجتی ہی رہی
ڈنکے بجتے ہین مرے فتح و ظفر کے جا بجا

میری ہی دم سے ہے رونق ملک و دم شام کی
شرق سی تا غرب ہے میری ہی چم سی پھر ضیا

میری قوت سی تہا زور رستم و اسفندیار
ہون فریدون قدر ذی رتبہ مرا کیا پوچہنا

فیل تن سے ال سے سہراب سی تو پہلوان
میری لشکر مین نظر آتے ہین لاکہون برملا

وہ حسینؑ ابن علی گلگونۂ باغ رسول — افتخار آدم و عالم حبیب کبریا
جن کا بابا ہی علی - مان فاطمہ بنت نبی — اور نانا سرور کونین و محبوب خدا
کیا کرون آگے بیان پھٹتا ہے اس غم سی جگر — ہے زبان خلق پر حال امام دوسرا
تو ہی کر انصاف اپنے دل مین ای دنیای دون — فعل تیرا خوب ہی یا ہے سراسر یہ برا
جو امام دین ہون اور راکب دوش رسول — اونکا فرق پاک نیزہ پر چڑھے ہے واحسرتا
حیف جو ہو بوسہ گاہ خاص پیغمبر گلو — اوس کو تیغ ظلم سے کاٹین سراسر اشقیا
جنکو آئین میوۂ جنت لباس عنبرین — حیف وہ بھوکے رہین اور بے عبا و بے قبا
مل چکا ہو جنکو حق سے مژدۂ خلد برین — بیوطن افسوس ہون اونکے عزیز و اقربا
جس لب جو سے کہ سارے جانور سیراب ہون — حیف ہو محروم اوس سے خاندان مصطفے
ساقی کوثر کے پیارے تین دن پیاسے رہے — قطرہ پانی کا لب دریا نہ حیف اون کو ملا
یاد آجاتی ہے جبدم اصغر معصوم کی — شق جگر ہوتا ہے غم سے خشک ہوتا ہی گلا
تیرے ہی کرتوت سے دنیاء پر مکر و فریب — یہہ ہوئے ظلم و ستم اور یہ ہوسے جور و جفا
بس نہین طاقت زبان کو کچھہ بیان کرنیکی اب — ہمسری میری تو اے دنیا کرےگی کیا بھلا
تو ستمگر پر جفا ہے مرتد و جلاد ہے — تو ہی دار القہر ہے بے شرم ہی اور بے حیا
میرے ساتھی سرور دین آل و اصحاب رسول — انبیاء اتقیاء اصفیاء و اولیا
تیرا ساتھی کون ہی ابلیس ہے شداد ہے — شمر ذی الجوشن ہے اور فوج یزید بیحیا
سن رہا تھا ذاکر اس تقریر کو مین شوق سی — ناگہاں پھر قاضی دانش نے یہ آکر کہا
دین و دنیا مین زمین و آسمان کا فرق ہی — دین ہے مہر و وفا دنیا ہے پر مکر و جفا

پس ہر ایک ذی ہوش صاحب عقل کو چاہئے کہ شروع ہی سی اپنی اپنی عقاید کے موافق اولاد کی تعلیم مین مذہبی تعلیم ہی شروع رکھین اور آلہی کتاب کو بمعنے پڑھا دین سلف صالحین کے پاکیزہ خیالات اور عادات کو اونکے طبایع مین بٹھلا دین تاکہ ابنای جنس پر شفقت اور غیر جنس کے ساتھہ برتاؤ کا طریقہ ہمیشہ کیلئے ذہن نشین ہو جائے کیونکہ سات اٹھہ برس کی عمر سے پہلے ہی بچون کے دل مین نیک خیال

دیانت داری وغیرہ کی بنیاد قایم ہو بات تو بہت ہے ورنہ پیشہ پیشہ کل

فصل دوم فضائل کلام الٰہی

یہ بات ظاہر اور مسلم الثبوت ہے کہ ایک
کلام کی قدر و منزلت متکلم کی قدر و منزلت کے مطابق ہوا کرتی ہے صاحب
عقل ذی ہوش کا ایک نکتہ بے ہوش کے نکتہ سے ہزار درجہ بہتر اور قابل التسلیم
ہوا کرتا ہے کیونکہ اوسکے ایک نکتہ میں ہزاروں مطالب ہوتے ہیں نقطہ نقطہ
میں متکلم کا مافی الضمیر اور عندیہ ثابت ہوتا ہے اگرچہ عام کیلئے ظاہر میں گول و
مجمل معلوم ہوتا ہے کہ لغویات اور اختلافات سے جدا ہونے کے باعث اہل
بصیرت کے لئے پند و نصایح کا سراسر دفتر ہوتا ہے پس قادر مطلق هُوَ الَّذِی
یُحْیِی وَیُمِیْتُ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ کی ذات پاک کا یہی خاصہ
ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت کا دارومدار ہے نیز ہر شی کے
پیدا کرنے میں اوسکا صرف ارادہ ہی کافی اور وافی ہوا کرتا ہے آلات اور اسباب
کی مطلق ضرورت نہیں ہوتی ع اوست قادر بحکم کن فیکون + غیر او جملہ عاجز اند و
زبون + عجز را پیش قدرتش رہ نیست + عقل ازین کارخانہ آگہ نیست + قدرتے را کہ
عجز نیست دران + ہست ازین نوع کارہا آسان + فعل او را کہ عیب علت نیست
متوقف بہیچ آلت نیست + از خم زلف کاف طرہ نون + ہر زبان شکلی آورد بیرون
آنکہ از وی پدید گشت سبب + بے سبب آفرینش چہ عجب + اور یہی قادر قیوم
کے اوصاف جمیلہ میں سے ہے کہ ع ہر کرا از نبود او قالب کند + پر ز گوہر
ہائے روحانی کند + کشتگان را شربت حیوان دہد + بے کششتن جان جاوید ان دہد
پیش قدرت کارہا دشوار نیست + عجز را با قدرت حق کار نیست + دخان جیسے لطیف
شی سے آسمان کو اور کف جیسے کثیف چیز سے زمین کو پیدا کرنا اوسی کامل
الصفات اور جامع الکمالات کی قدرت کا کرشمہ ہے ع زمی را بسط سازد کہ این
فرشیست بس لایق + بخاری را برافرازد کہ این سقفیست بس زیبا + ازان سقف
معلق حسن تصویرش بود ظاہر + وزین فرش مطبق لطف تدبیرش بود پیدا

اگرچہ اکثر امور الٰہی کم فہمی کے باعث ہمین عجوبہ اور اچنبھی معلوم ہوتے ہین
مگر اوسکی قدرت کاملہ سے چندان بعید نہین ہے ✧ ہر کجا قدرتش علم افراخت
زغرائب ہر آنچہ خواست بساخت + قدرتے را کہ نیست نقصانش + کارہا جملہ ہست
آسانش + آنکہ ما را ز خلوتِ نبود + میکشد تا بجلوہ گاہ وجود + بار دیگر کہ از ہجوم ہلاک
روئی پوشیم زیر پردۂ خاک + ہم تواند بامر کن فیکون + کار داز گوشۂ لحد بیرون
صفت دویم جملہ اشیا کا وجود واحد لاشریک کے وجود پر سراسر دال ہے
✧ ففی کل شیٔ لہ آیۃٌ + تدل علیٰ انہ واحدٌ + ✧ ہمہ ذرات از مہ تا
بماہی + بوحدانیتش دادہ گواہی + ہمہ اجزائی کون از مغز تا پوست + چو دا بینی
دلیل وحدت اوست + ہر گیاہی کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید +
علاوہ ازین لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ بھی اوسی کی اوصاف حمیدہ مین سے ایک عظیم الشان
صفت ہے ✧ خداوندیکہ معبود است و واحد + نگوید کس کہ مولود است و والد +
کسے کو را نباشد کفو و مانند + چہ و نسبت نشاید کرد فرزند + ذَالِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ
هُوَ الْحَقُّ وَاِنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ هُوَ الْبَاطِلُ خداوند تعالےٰ کی ذات کے
مقابلہ مین کلہم باطل اور معدوم ہے ✧ اَلَا کُلُّ شَیْئٍ مَا خَلَا اللّٰہُ بَاطِلٌ +
اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ غَیْرُہٗ ھَاطِلٌ + این دوئی اوصاف دیدہ احول ست + ورنہ اول آخر آخر
اول است + ملک ملک اوست او خود مالک است + غیر ذاتش کُلُّ شَیْئٍ ہَالِکٌ است
وحدہ لاشریک لہ صفتش + وہو الفرد اصل معرفتش + شرک را سوے وحدتش رہ نیست
عقل از کنہ ذاتش آگہ نیست **صفت سویم** اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ اوسکا علم اور دانائی
جہل اور نادانی سے مقدس اور مبرا ہے اوسکی قدرت اور توانائی عجز و ناتوانی
سے منزہ اور معرا ہے ✧ علم او بر طرف از شائبۂ جہل و فتور + قدرتش
پاک ز آلایش نقصان و قصور + نہان و آشکارا ہر دو یکسان ہست بر علم او
نہ این را زود تر بیند نہ آنرا دیر تر داند + اور اوسکے دایرہ علم سے کوئی شئی باہر
نہین ہے ✧ ہرچہ دانستنی ست در دو جہان + نیست از علم شاملش پنہان

تقدیر الٰہی کے مقابلہ مین ہماری تدبیر ہمیشہ مغلوب ہے اگرچہ ہین ۔ تدبیر کنند
بندہ و تقدیر نداند + تقدیر خداوند بتدبیر نماند + نیت قادر مطلق کی قدرت کاملہ
مین عاجزی کو ہرگز دخل نہین ۔ قدرت بے عجز نداد بے کس + قدرت
بے عجز تو داری و بس ۔ صفت چہارم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ
یہ خداوند لایزال کا خاصہ ہے کہ کلی اور جزئی جملہ اشیا اوسکے علم مین موجود
ہین ۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ گردن کی رگ سے بھی
البتہ بہت قریب ہے ۔ نحن اقرب گفت من حبل الورید + تو فگندہ تیر فکرت
را بعید + ای کمان و تیرہا برساختہ + صید نزدیک تو دور انداختہ + قرب بیچون است
جانت را بتو + قرب حق را چون بدانی ای عمو + قرب نے بالا و پستی رفتن است
قرب حق از قید ہستی رستن است + لیکن قرب کی کیفیت کہ معلوم کرنا انسان
کی طاقت سے باہر ہے اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ بجمال انہ باری کے
دریافت مین عاجزی اور جاہلی کا اقرار ہے ۔ بر لب بحر تشنہ وا ماندہ اند +
تشنہ لب ہم مبتدی و منتہی + پس جملہ امور کا موقوف علیہ ہو الحکیم العلیم
کی ذات منزہ مقرر کیجاوے تا کہ کسی قسم کا فتور وقوع مین نہ آوے ۔
کسے کو لیکاری کہ دانا بود + برا تمام ان ہم توانا بود + بجز در گہش رو مکن سوے
کس + مراد دل خویش ازو خواہ و بس ۔ صفت پنجم اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ جو لوگ نفس امارہ کے پابند اور خواہشوں کے میدان
مین سرگردان ہین توبہ نصوح کے وقت پاک و صاف ہو جاتے ہین ۔
الٰہی عاصیم استغفر اللہ + توی فریاد رس الحمد للہ + ندارم ہیچ گوشہ
توشہ راہ + بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ + تو فرمودی کہ نومیدی میارید +
ز من لطف و عنایت چشم دارید + بدین معنے امید داریم + بخشا نکہ
بس امید داریم + امید دردمندان را دوا کن + دل امیدواران را روا کن
لَا یُضِیْعُ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ نیکوکاران کی مزدوری خداوند تعالٰی

ضایع نہین کرتا بلکہ پرہیزگاران کی تسبیح سے گنہگاران خوف زدہ کی فریاد و نالہ زیادہ
تر پسند ہے ؎ غلغل تسبیح شیخ از چند مقبول است لیک + آہ دردآلود
رندان راقبول دیگر ست + پس خوف و رجا دونون کو مساوی درجہ پر کہنا
خاص مومن کی نشانی ہے ؎ گرچہ داری طاعتے از ہیبتش ایمن مباش
در گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار + نیک ترسان شو کہ قہر اوست
بیرون از قیاس + باش پس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار
صفت ششم کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا جملہ مشکلات اور مہمات کا حل کرنا
اوسی ذات پاک پر موقوف ہے ؎ چون زرہ لطف عنایت کند + جملہ
مہمات کفایت کند + صفت ہفتم اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ خدا کا
حکم سب پر غالب ہے کسی مین یہ طاقت نہین ہے کہ اوسے روک سکے ؎
حکمے کہ آن ز بارگہ کبریا بود + کس را دران مجال تصرف کجا بود + وَلَنۡ تَجِدَ
لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا خدا کے حکم اور قواعد مین تبدیلی غیر ممکن ہے ؎
تغییر بحکم ازلی راہ نیابد + تبدیل بفرمان قضا کار ندارد - در دایرہ امر کم و بیش
نہ گنجد + با امر قدر چون وچرا کار ندارد ؎ در حریم ستر تعظیم تو کس را راہ نیست
وازکمال احتشامش ہیچکس آگاہ نیست + غرض رب العالمین کے علم و عقل وغیرہ
صفات کا بیان کرنا انسان ضعیف البنیان کی طاقت سے باہر ہے بیشک
خالق مطلق وہی ہوسکتا ہے جو جملہ صفات مین لاثانی مانا جاسے جسکے مقابلہ
مین مخلوق مین کسی قسم کی طاقت نہین ہے پس اس صورت مین اوسکی معجز
کلام کا فصاحت اور بلاغت مین بےنظیر ہونا قرین قیاس ہوسکتا ہے -
مُبَشِّرًا وَنَذِیۡرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُنِیۡرًا نیک اعمال کو خوشخبری
دینے والا شرک اور بداعمال کو ڈرانے والا تمام خلایق کو توحید اللہ کی
طرف ملانے والا اور نہایت روشن چراغ قران شریف ہی ہے جسکے
نور ہدایت سے کفر کے اندہیری نیست و نابود ہو جاتے ہین اسی کے نور سے

انوار معرفت حاصل ہوتے ہین ؎ چراغ روشن از نور الٰہی + جہانرا دادہ
از ظلمت رہائی + وز دو جہان را بدانش آشنائی + وز دو چشم جہانرا روشنائی
در گنج معانی بر کشادہ + وز ان صاحبدلان را مایہ دادہ + اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ
فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ یعنی قرآن بزرگ ہے وہ قرآن عظیم ہے جو
لوح محفوظ مین بحفاظت تمام محفوظ ہے پاک فرشتے اور خاص مومنون کے ہاتھہ
مین ہوتا ہے جو ماسوا اللہ کی نفی مین مستغرق ہین ؎ عروس حضرت قرآن
نقاب آنگہ براندازد + کہ دار الملک ایمان را مجرد بیند از غوغا + اور قرآن شریف
کے اسرار مخفیہ ایسے شخص پر تجلی منکشف ہوتے ہین جو غیریت کے توہم
سے پاک ہوتا ہے اور شرک کی آلودگی سے بری ہے ؎ چون تجلی کرد اوصاف
قدیم + پس بسوزد وصف حادث را کلیم + قرآن مجید کی ابتدا بسم اللہ کی بے
اور اسکی انتہا ناس کے سین پر ہوئی ہے پس ان دونون حروف کے ملانے
سے لفظ بس پیدا ہوتا ہے اور بس کے معنے عرب کے محاورہ مین بس کے
یعنے حسبک من الکونین ما اعطیناک بین الدفتین جو اللہ تعالےٰ نے عطا کیئے ہوئے
فوائد صرف ان دو حرفون مین ہی بند ہین جو دونون جہان کے لیئے کافی اور
بس ہین ؎ اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین + یعنے اندر رہ دین رہبر تو
تو قرآن بس + وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ
مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُہَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
اگر اپنی بندہ پر ہماری اوتاری ہوئی کتاب مین تمہین کچھ شک ہے تو اسکی مثل
کوئی سورت لاؤ اس سے جتا سکا آور [illegible] سکے - اس قسم کا ذکر
انسان کی طاقت سے باہر ہے ورنہ فوق کل ذی علم علیم کے سوا اور تو کوئی زکب
الہامی پڑہی - قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے کے لیئے مین یہ بھی ہماری دلیل
ہے کہ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اگر خدا کے سوا
کسی دوسرے کا بنایا ہوا ہوتا تو اسمین اختلاف بکثرت ہوتا کیونکہ

جب اوالوالعزم موسے کا اقرار لا تواخذنی مما نسیتُ پایا جاتا ہے تو عوام کا کیا ذکر ہے
کلام مین اختلاف کا واقع ہونا صرف نسیان کا باعث ہے اور اس نقص سے
ذات باری پاک ہے - اگر قرآن شریف کے بعض مقامات پر اختلاف معلوم ہوتا ہے
تو وہ صرف ہماری غلط فہمی اور ادراک کا قصور ہے تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین
سنۃ ۔ ۵ فکر از این خانہ فرازت کشد + سوئے سراپردۂ رازت کشد + جیسا کہ
کلام الٰہی سے ثابت ہے اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا علٰے اُمَّتِہٖ او اِنَّا علٰے اٰثارھم
مُقتَدُوْن جس طریق اور آثار پر ہمنے اپنے بزرگون کو پایا ہے اوسی رستہ پر
چلینگے - یہ صرف تقلید کی شامت ہے جس سے مخالفان دین کو قران شریف پر حملہ
کرنے کا موقع مل گیا ہے اگر ترجمہ کے وقت ذرہ بہی غور کیجاتی تو مخالفین کے اعتراض
کبہی نہ وارد ہوتے ~ خلق را تقلید شان برباد داد + کہ دو صد لعنت بران تقلید باد
اگرچہ عقلش سوئے بالا مے برد + مرغ تقلیدش بپستے مے برد + از مقلد تا محقق
فرقہا است + این یکے کوہ است وان دیگر صد است + منبع گفتار این سوزی بود + وان
مقلد کہنہ آموزی بود + دست در مینا زنی آئی براہ + دست در کوری زنی اُفتی بچاہ
اکثر اہل مذاہب نے اپنے مذہب کی اصلاح کرنی شروع کردی ہے اور مشتبہ باتونکی
ترمیم مین از حد کوشش کر رہے ہین تاکہ مذہب کو غیرون سے محفوظ رکہا جائے
مگر اہل اسلام پر سخت افسوس ہی کہ متقدمین کی غلطیان پر ذرہ بہر بہی توجہ نہین کرتے
اگر کوئی صاحب علم توجہ بہی کرتا ہے تو کلام تقلیدی مولوی اوسکے تکفیر اور
واجب القتل ہونے پر چارون طرف سے فتوون کی آتش زیری شروع کر دیتے
ہین کہ یہ شخص متقدمین کی پیروی سے منحرف ہوگیا ہے اور طرح طرح کے افترا
بے بنیاد اوسپر باندہتے ہیں تاکہ اوس سے عوام کو نفرت ہو اگر ان خود غرض ملاؤن
کی کوشش سے مذہب کے مشتبہ امور کی اصلاح نہ کیجا ویگی تو ہماری آئیندہ نسلون
پر ہزارون خرابیون کے واقع ہونے کا احتمال ہے ~ ای کہ پائے نفس و ہوا میردی
راہ شاہراہ است خطا میروی + راہ روان زان رہ دیگر روند + پس تو بدین راہ چرا میروی

منزل مقصود ان جانب آئے گا پس اس قدر سے ثابت ہوا کہ یہی ابتدا سے ثابت
کیا گیا ہے کہ صاحب کمال متکلم کی کلام میں ایسا ہی نقص الفاظ اور معانی بیان باتوں سے نہ ہوگی
اور پر مضمون ہونے کی وجہ سے ضرور ہے جس میں اصل مطلب نہیں ہوتا پس خدا تعالی
کامل الصفات اور جامع الکمالات کی کتاب میں اس قسم کی نقص کا موجود ہونا نہایت
ضروری ہے کہ اسکا کوئی فقرہ بے مطلب نہ ہو اور نہایت اعلی درجہ کے مضامین
موجود ہوں اور نہ الفاظ زائد ہوں پس اگر غور سے سمجھا جائے تو یہ سب اوصاف
قرآن شریف میں بدرجہ اکمل پائے جاتے ہیں لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ قرآن شریف اس قسم کی پاک اور منزہ کتاب ہے کہ اسکے
مقدم اور موخر کسی جگہ میں ذرہ بھر بھی اطلاق کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ خدا ای
علام الغیوب کی طرف منسوب ہے جسکی ذات میں تمام امور کا علم تا قیامت موجود ہے
نیز قرآن شریف کے صرف تیس سیپارہ ہیں جن میں تربیت ایمانی اور روحانی کے
قواعد مکمل طور پر تفصیل وار ایسی ترتیب سے درج ہیں کہ انکا خلاصہ طویل دفتر میں
بھی نہیں آسکتا۔ نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ وھدی ورحمتہ
لقوم یومنون یہ عالیشان کتاب پیغمبر اسلام علیہ السلام پر اتاری گئی جو اونمیں
دین اسلام کے تمام مسایل عمدہ طور پر بیان ہیں جنپر عمل کرنے سے رستہ الہی
زیادہ کھلتا ہے اور رحمت روحانی نازل ہوتی ہے۔ ما کان حدیثا یفتری
ولکن تصدیق الذین بین یدیہ وتفصیل کل شئ قران شریف ایسا کلام نہیں ہے
کہ کسی غیر کا بنا ہوا خدا کی طرف منسوب کیا جائے کیونکہ ایسی کلام میں بوجہ غلطی
کے باعث ضرور ہی اختلاف ہوا کرتا ہے۔ نیز یہ قران پہلی تمام منزلہ مسایل کی
تصدیق کرتا ہے نیز دین اسلام کے ہر ایک مسئلہ کو تفصیلوار بیان کرتا ہے۔ اولم
یکفیھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم جو کتاب پیغمبر صاحب پر اوتاری گئی ہے اور
لوگوں پر پڑھی جاتی ہے گمراہی کے دور کرنے میں اور ہدایت کے لئے کافی و وافی ہے
لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون بیشک ہم نے تمہاری طرف کتاب

نازل کی ہی اسمین تمہاری بھلائی کا سرا سر مایہ ہے مگر دریافت مسایل سے تم قاصر ہو جس سے تمہین دوسری طرف جانی کی ضرورت پڑتی ہے ؎ امتان را در دو عالم اوست دوست + دوستی با دیگران بر بوے اوست + دوستی با اصل ہا یکرده دبس فرع را بہر چہ دارد دوست کس + اصل داری فرع ہرگز کو مباش + تن بان و جان بگیر اسے خواجہ باش + اہل قرآن اند اہل اللہ بس + اند ر ایشان کی رسد ہر بلہوس + ہر کہ اندر دام نفس است و ہوا اہل شیطان ست نے اہل خدا + پس اہل ہنود + اہل یورپین اور اہل اسلام وغیرہ ہر ایک اہل کتاب کا عین فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنے اولاد کو کلام الہی پڑہا دین نیز اوسکے مطالب ذہن نشین کرا دین اہل ہنود کے لئے وید مقدس عیسایون کے لئے انجیل اور مسلمانون کے لئے قرآن شریف کی تعلیم مقدم ہے تاکہ نیک عادات کے پیدا ہونے سے والدین کا نام نکلے ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم + تو خواہی از سخنم پند گیر خواہ ملال +

فصل سوا یمہ حرص

معاش کی ضرورت سی زیادہ دنیا کے مال و متاع کو جمع کرنا اور اطمینان کے نہونے سے شب و روز اوسی کی طرف رغبت اور میلان طبع کا پایا جانا اسکو حریص کہا جاتا ہے ؎ کاسۂ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + گر بریزی بحر در ہر کوزۂ + چند گنجد قسمت یک روزۂ + حق تعالے چون در حکمت کشاد + ہر کسی را آنچہ می بایست داد + نیست دانع اندران قسمت غلط بندۂ خواہی رضا خواہی سخط + دنیا مین حرص جیسی کوئی بری بلا نہین ہے جکوئی حرص کے پنجہ مین پہنسا ہے ضرور ہی ذلیل و خوار ہوا ہے ؎ نادان تلاش طرۂ نہ بستہ تو باز آ + چون شمع یون ہو کہ ترا سر کٹا سے حرص سودا بسر ہو خوبی سے اوقات ہر طرح + پردہ میان نہوی بشر طیکہ یاتی حرص + حرص و ہوا کو سینہ مین غافل جگہ نہ دی مطلب کو فوت کرتا ہے کثیرا کتاب کا + جسے ہر فرد بشر کو حذر کرنا لازم ہے کیونکہ حرص ہی انسانی جوہر شا جاتا ہے ۔ اعلی ترقی کے حاصل کرنے کو مانع ہے شرفا کی بنیاد ہے بڑی بڑی قومون کے مضبوط گردہون کو تباہ و برباد کرنے والی ہے اعزا

اور اقربا مین تفرقہ ڈالنے والی ہے انسان کی عیش وآرام مین خلل انداز ہے ۵ ممکن نہین ہے کہ یہ بہرے کاٹ حرص + دہلین کرو ڈر و جو ہر اسے گدائے حرص ٭ حرص کی موجودگی سے انسان کبہی آسودہ طبیعت نہین ہوتا ہے آرام پہر کہان ہے جو ہو دلمین ہائے حرص + آسودہ زیر چرخ نہین آشنائی حرص + اس نے ہزار خاندانون کی ننگ وناموس خاک مین ملجاتی ہے بڑے بڑے نامور بہادران قوم ہی کے سر اسی سے کٹ جاتے ہین ہزارون جانین ہلاک ہوجاتی ہین حرص ہی نے شہدائے کربلا کو ہمیشہ کے لئے بستر مرگ پر سلایا ہے کیونکہ اشقیا کو ملک گیری کی اور عزت کے تقاضہ مین بندگان مقرب خدا شجاعان شیر خدا کے خون کا پیاسا ہونا پڑا اور مہ پارہ بچون کو تہ وخستی مین تو شہ وڈالا اور خدا کے سامنے روز حشر کو روسیاہی کو پسند کیا ایسی ظلم ستائی پر آمادہ ہونا اور پاک جانون کا لہو لہان کرانا صرف حرص ہی کا کام ہے جس سے آدمی دین ودنیا کی بہلائی سے تہی ہوجاتا ہے غرض حرص ہی کا کام ہے جس سے ہر طرح کی آفتون کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۵ وہ ہی نیش عقرب ہی دم اژدہا ہی ناگن ہے + نظیر ناخن ضیغم ہے برق آتش افگن ہے + فرشتہ موت کا کہئے اجل کہئے قضا کہئے + ہلاہل جانئے زہر اسے سمجھئے سنکہیا کہئے + پئے منصور دار آتش جہنم اسکو دار کہتے ہین + اسیکو گردش قسمت اسکو خار کہتے ہین + حرص ہی سے دنیا ومافیہا دونون مین ذلت اور خواری ہوا کرتی ہے باوجود مال واسباب عیش کی موجودگی سے حریص کی عاقبت بخیر نہین ہوتی ہے ۵ دنیا کا زرو مال کیا جمع تو کیا ذوق + کچہ فایدہ بے توبہ کرم نہین ہوسکتا + زمانہ کی نشیب وفراز کو نظر انداز کرنا صرف حرص ہی کا کرشمہ ہے جس سے انسان ہمجنسون مین ذلیل وخوار سمجہا جاتا ہے ۵ ہیچے خندان ابد عشرت ہیچے نالان لبعد عسرت + ہیچے درراحت وصلت ہیچے دربند مشقت ہجرات + اگر دنیا مین مال کو خدا کی مرضی کے موافق جمع وخرچ کیا جائے نیز اولاد کو پابند شرع بنایا جائے تو دونون نعمت غیر

مستر قبہ میں ہے ہین حکم الٰہی کی خلاف صورت مین دونون فتنہ اور وبال جان ہین
اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ؎ جوان و پیر کہ در بند مال و فرزند اند +
نہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمند اند + اگر حرص سے کنارہ کشی کی جاوے تو
یہ سب برائیان مثل نقش بر آب کی زایل ہو جاتی ہین اور دین دنیا کی
نعمتین میسر ہو جاتی ہین - ؎ انسان نہو ذلیل زمانہ کے ہاتھ سے +
ذلت کسی کو کوئی نہ دیوی سوائے حرص + جب تک اہل اسلام مین حرص جیسے
تباہ اور برباد کرنے والی بلا نہ پھیلی تھی تب تک اسلام کا ستارہ ترقی پر چمک
رہا تھا ترقی شہرت کی آفتاب کی کرنین تمام عالم کو منور کر رہی تہین مگر برے
دنون کے آنے سے حرص نے ایسا بیخبر کر دیا کہ آپس کی خانہ جنگیون مین مشغول ہوگئے
اور ہمیشہ کے لئے تاج و تخت سے ہر طرف ہونا پڑا - قناعت کی عادت نہایت پسندیدہ
خاطر اور ہر دل عزیز شے ہے جسکے اختیار کرنے سے فقیر بھی عزت اور شرافت
کے درجہ پر صدر نشین ہو جاتا ہے اور اسکے مقابلہ مین حرص سے امیر کبیر بھی
ذلت اور حسنت کے باعث حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ؎ آن کو
بقناعت آشنا شد + از فیض تعزز من تشا شد + وان کورہ حرص و آز پیمود
مقہور تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ شد + اگر تائید الٰہی سے استغنائے باطنی انسان کو
حاصل ہو جائے تو قناعت جیسی کوئی نعمت عظمیٰ نہین ہے ؎ قناعت تونگر کند
مرد را + خبر کن حریص جہان گرد را + پس صاحب عقل و دانش کے لئے اس بیت
کا مد نظر رکھنا کافی و وافی ہے ؎ اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورائے تو ہیچ
نعمت نیست + پس خورد سالی مین لڑکون کو قناعت کا عادی بنانا اور
حرص جیسی بری بلا سے نفرت دلانا والدین کا عین فرض ہے -

فصل چہارم کفایت شعاری كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ حلال اور پاکیزہ چیزین کھاؤ اور پیو اور افراط مین ہنو پڑو اور نہ اسراف
کرو اسمین خدا کی رضامندی نہین کھانے پینے مین بھی اسراف ہوتا ہے

جس سے مالی نقصان کے علاوہ احتمال بیماری کا ہے اسی صورت مین آمدنی کی
کمی کے علاوہ خرچ بڑھ جاتا ہے سے خواجہ را بین کہ از تخمہ بشام * دارد
اندیشۂ شراب و طعام * شکم از توشہ لی و خوش حالی * گاہ پر میکند گہی خالی
فارغ از خلد و ایمن از دوزخ * باشی ار مزبلہ ات یا مطبخ * وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا
إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا * فضول
خرچی کسی صورت مین جائز نہین ہوتا فضول خرچ شیطان کے بھائیون مین
شمار کیا جاتا ہے اور خدا کے درگاہ مین شیطان کافرون مین سے ہے
مال کی خوشحالی کے لیے کفایت شعاری ایک قسم کی ہنرمندی ہے جو عادت
اور ارادہ کے ساتھہ تعلق رکھتی ہے اسمین دولتمندی کا کچھ دخل نہین ہے
آدمی صرف ارادہ سے کفایت شعاری کی عادت کرسکتا ہے نیز صاحب صنعت
ملازمت پیشہ وغیرہ مختصر آمدنی کا آدمی نہایت آسودگی سے زندگی کے ایام
بسر کرسکتا ہے جو اصحاب متاہل ہونے کی صورت مین محدود آمدنی سے کچھہ
نہین بچاتے وہی بیماری یا کسی دوسرے حادثہ کے واقع ہونے سے ایکدم
مین کنگال ہوجاتے ہین اور افلاس کی صورت مین زیادہ تر تکلیف اوٹھاتے
ہین مگر کچھہ بھی عبرت نہین کرتے سے عمر ببازی بچہ لب سے بری * پا ے
ز دروازہ بیرون می بری * بہ کہ زبازی نہ دہان باکشی * طفل شو چند ببازی خوشی
* گھر کے اخراجات مین [illegible] کفایت شعاری کا سلیقہ عورتون کو خوب معلوم ہے
ہوشیار سمجھہ دار بی بی گھر کے انتظام مین بال بچون کی پرورش بخوبی کرسکتی
ہے اور اپنے خاندان کو ہزارون مصیبتون اور محتاجون سے بچا سکتی ہے
سلائی چرخہ کشیدہ نیز نوکری سے اپنے گھر کی آمدنی کو بڑھا سکتی ہین اکثر گھرون
مین پانی تیل لکڑی نمک مرچ وغیرہ مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی چیزین
ضایع کرتے ہین کچھہ پروا نہین کیا جاتی آخر اس بدانتظامی سے قابل لحاظ
کمی پیدا ہوجاتی ہے جو باعث تنگدستی کا ہے [illegible] تجارتی تنگدستی کا باعث

روزانہ آمدنی سے اہل وعیال کی ضرورتین پوری نہین ہو سکتین باوجود اسکے گھر
کی بی بیان کاہل لوجودی کے باعث تمام اوقات بیکاری مین ضایع کردیتی
ہین غرض جس خاندان مین آمدنی اور خرچ کا انتظام پورے طور پر پایا جاتا
ہے اوسکی خوشحالی ہمیشہ بدستور قایم رہتی ہے آمدنی اور خرچ کے صیغہ کو
پیش نظر رکہنا نہایت ضروری ہے جسکا عمدہ طریق یہ ہے کہ آمدنی اور خرچ
کی موٹی موٹی رقمین روزنامچہ کی کتاب مین درج کرین اور بچت کو جدا دکہلاوین
اس صورت مین مالی مشکلات سے انسان بخوبی بچ سکتا ہے علاوہ ازین والدین کی
اس طریقہ سے خوردسال بچے بہی کفایت شعاری مین مستفید ہو جاتے ہین۔

فصل پنجم خیرات اے توانگر بتجارت منگر سوے گدا + کہ گدائی وے
آئینہ بردار گی تست + مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اگر مال دنیاسی
مقاصد عقبی حاصل ہون تو وہ مال متاع سرور ہے اگر اس سے نفس کی خواہش
اور مزہ پورا کیا جاے تو سراسر متاع غرور اور سرمایہ طغیان کا ہی نیز شر وشرور
کا سبب ہے مال دنیا وہی اچہا ہے جو خدا کی رضامندی مین خرچ کیا جاے
نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ ــ مال اگر بہر حق باشد حمول + نعم مال
الصالحین گفتہ رسول + حیف باشد لعل وزر دادن زچنگ + پس گرفتن در برابر
خاک وسنگ + نزول رحمت ایزدی کا باعث صرف خیرات کرنی ہے نیز مسرت
ابدی کا ذریعہ ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا
لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اے صاحبان ایمان اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو جو تمہارے واسطے
ہمنے زمین سے پیدا کیا ــ کرمی کاہلی رامی شناسم اندرین دوران
کہ گر نانی رسد از آسیاے چرخ گردانش + نہ استغنائی ہمت باوجود
فقر وبی برگی + نہ خود را گرد وساز وشار بے توانائش + مال وہی پایدار
اور اچہا ہوتا ہے جو وقت پر کام آئے ــ سنگ بیندازند وگوہر
می ستانند + خاک مین میدہ ند ... ستاند + در عوض فانی خوار وحقیر

نعمت پاکیزۂ باقی بگیر + عقلمند آدمی وہ ہوتا ہے کہ حیات الدنیا کو عاقبت کے
مقابلہ مین نیست و نابود سمجھے اور ہمیشہ حیات ابدی کی فکر مین توشہ عاقبت جمع کرے
تاکہ دنیا سے چلتے وقت حسرت اور ندامت نہ اٹھانی پڑے ــ چو دنیا توانی کہ
عقبے خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + کسے گوی دولت ز دنیا برد + کہ با خود
لیسے بہ عقبے برد + گناہون کے بوجھہ کو دلیرانہ اوٹھاکر آگے بھیجنا اور مال کو پیچھے
چھوڑ کر حسرت اوٹھانا سراسر بیوقوفی ہے دانا وہ آدمی ہے جو توبہ کی تلوار سے گناہ
جیسے قاتل ایمان کو نیست و نابود کرتا ہے اور خیرات کے ہتیار سے منافع کا امیدوار
ہوتا ہے ـ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ تمہارے پاس کی چیز خرچ ہوجاتی ہے
اور اللہ کے پاس کی موجودہ شے باقی رہنے والی ہے ــ ــ گرچہ مال صرف
راہ کنی + گنج داری وگرنہ آہ کنی + مال دنیا مثل آب روان کی ہے جبکہ ٹھہر جاتی ہے
رنگت بو اور مزہ مین فرق پڑجاتا ہے اسیطرح بخیل اور خسیس کے بخل اور امساک سے
مال دنیا نامقبول ہوجاتا ہے کریم النفس سخی جوانمرد کے خرچ کرنے سے مقبول
ہوجاتا ہے ــ مال چون آب ہست تا باشد روان + فیضہا یابند ازان اہل جہان
چند روز سے چون کند یکجا درنگ + گندہ و بیحاصل است و تیرہ رنگ + اعمال
نیک کا خزانہ مال دنیا کے خزانہ سے ہزار درجہ بہتر ہے اور اسباب فانی کی نسبت
اسرار الٰہی کے امور پایدار اور بیزوال ہین ــ یک درم کان دہی بدرویشی
+ بہتر از گنجہائے مدخر است + زانچہ داری نقد بردار + کان دگر روزی کسی دگر است
وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ جس چیز سے لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین اثر زمین
مین اوسکی پائداری دیر تک پائی جاتی ہے ــ ہر نہالے کہ برگ دارد و بر + یاد
ز آب حیات تازہ و تر + وانچہ بے میوہ باشد و سایہ + بہ کہ گردد تنور را مایہ + ترد
سیم اندر سنگ زر و سفید + اندرین سنگہا بند امید + دست از سنگ تحت
تر باید + کز سنگیش راحت افزاید + دل از ان سنگ اگر تو برتنگی + سر حسرت
لیسے بسنگ زنی + اور کہانا کہلاتے یا کوئی چیز دیتے وقت کسی قسم کے احسان کا

طالب ہنو بلکہ لسان مقال ورزبان حال سے سایل کو یہ کہے کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا ہم آپکو محض بغرض رضامندی خدا کہانا کہلاتے ہین اور تم سے اوسکے عوض بدلا چاہتے ہین اور نہ شکر گذاری کے خواستگار ہین کیونکہ کسی پر احسان کرکے اوسکے بدلہ کی توقع رکہنی ہی ہتی چیز کو ضایع کرتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی سے ہرچہ دہی میدہ ومنت منہ تو آنچہ بمنت دہی آن خود مدہ منت ومزدی کہ در احسان بود + وقت جزا موجب نقصان بود + ریا کاری سے بہی اعمال حسنہ ضایع ہوجاتے ہیں سے نہ کاری کہ پابند مزدی بران + نہ مالی کہ بینہ لفغی درن زابر ریا برق افروختہ + ہمہ کشت اعمال شان سوختہ + محتاج تنگدست مسکین آدمی کی دستگیری کرنی صاحب توفیق کا فرض ہے مگر اس نازک فعل کو حسب موقع عمل مین لانا عین خدا کی رضامندی ہے ورنہ نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے اس خیرات کے زیادہ تر مستحق نہایت بوڑہے کمسن یتیم مسکین بیوہ عورتین بیمار ضعیف القوی۔ اندہے لنگڑے غریب الوطن وغیرہ اس قسم کے محتاج ہون جو کلام الٰہی کے احکام چلتے ہون اور مذہب کے پابند ہون ایمان کی حمایت اور اسلام کی غیرت بہی رکہتے ہون۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ ذی قربی مساکین وغیرہ مین الف لام عوض مضاف علیہ جو تابع کتاب الٰہی ہے۔ آجکل بہی اکثر گہرون مین بلا ناغہ کہانا پکانے وقت آٹے مین سے پہلے ایک مٹھی خیرات کے لئے نکال کر علیحدہ رکہہ لیا جاتا ہے ہفتہ یا مہینہ کے بعد جمع کرکے یتیم خانہ مدرسہ شفاخانہ یا غریب خانہ وغیرہ رفاہ عام کے کام مین دیا جاتا ہے اور خیرات بہی اصل مین یہی ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ عوام الناس کی رسمی خیرات سے اوباشون کی کثیر تعداد پرورش کیجاتی ہے جس سے اونکو گانجہ افیون۔ چانڈو۔ بہنگ اور شراب وغیرہ روزمرہ کی بدکاریون اور بہی ترغیب دیجاتی ہے جس سے بالواسطہ وہ بہی گناہ مین شامل ہوجاتا ہے ہندوستان کی ہمدردی نے تنومند اشخاص کی خاص تعداد کو مجہول بنا رکہا ہے

جو بدکاریوں میں مسلمان گداگروں سے کم نہیں ہیں علاوہ ازین پیرزادہ گسائیوں
کا گروہ غریب جہلا کی کثیر تعداد کو بخوبی لوٹ رہا ہے اور ذرہ سی ضرورت کے پیش
آنے پر فوراً اپنی مریدوں اور چیلوں پر چندہ لگا دیتے ہیں اور خوب عزت سے
روٹی کہاتے ہیں۔ واعظ مولود خوان اور کتھا کرنیوالے پنڈت بھی جاہلوں پر
اپنے علم و فضل کا سکہ جما کر بیچاروں کی خاصی مرمت کرتے ہیں حالانکہ ان تمام
لوگ محض جاہل ہوتے ہیں صرف اپنے مطلب براری کی چند باتیں سیکھ لیتے ہیں
اور جاہل لوگوں کو دام تزویر میں بخوبی لوٹتے ہیں پس ان لوگوں کو خیرات وغیرہ
کے ذریعہ سے مدد کرنی گویا اونکو بداعمالیوں اور بدکرداریوں پر آمادہ کرنا ہے
علاوہ ازین یہ معنت خور لوگ گداگری کے خوگیر ہوجانے سے محنت مزدوری سے
بالکل قطع تعلق کر دیتے ہیں۔

فصل ششم ہمدردی و باہمی اتحاد خلق مروت سب سے اعلی قابل قدر
وصف انسانی ہے یہ دونوں صفات ملکوتی اوصاف میں سے ہیں دین و دنیا
کے امور تعلیم و تربیت کی ترقی تہذیب و شائستگی کی بنیاد اسی پر قایم ہے آپیں
ہمدردی ملنساری نیک بد کی شمولیت ایک دوسری کی دستگیری دشمنوں کی
رفاقت کا ذریعہ ہے قومی ترقی کی اصل اصول ہے اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ
اَخَوَيْكُمْ سے فراغ دلت ہست و نیرو سے تن + چون میدان فراخ ہست گوئی بزن +
بزرگوں کا تلطف اور مہربانی سے پیش آنا۔ خوردوں کا ادب اور تابعداری کو اختیار کرنا
اوصاف کو بڑا نشوونما ہوتا ہے۔ بزدلی اور نفاق سے اوسکی قطع نسل ہوتی ہے ہمدردی
اور اتفاق میں نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے یکرنگی اور یکجہتی
میں خانہ آبادی کا قیام ہے سے دو تن یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی
آرد انبوہ را + ایک ایک دو گیارہ کے اصول پر عمل کرنا باعث برکت اور نزول
رحمت الہی ہے جس گھر یا جماعت میں نفاق ہے وہان روز بروز ابتری اور بربادی
کا زور ہے دنیا میں جسقدر مصیبتیں اور تکلیفات پیش آرہی ہیں وہ سب نااتفاقی

کا نتیجہ ہین فلاکت اور ادبار صرف خودرائی کا ثمرہ ہے اگر ہم کتاب الٰہی کے فرمان بردار اور مخلوق خدا کے مصلح بن جاوین تو دین دنیا کی اچھائیاں بخوبی حاصل ہو سکتی ہے۔ مختلف اقوام کے اتفاق اور اتحاد کی صورت اسطرح پر پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو اپنی مراسم اور تقریبون مین شریک کرین اور اسکے کامون مین مناسب طریقہ پر خود شریک ہون۔ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائین آپسمین رشتہ الفت کا مضبوط کرین اور زبان حال اور مقال سے اس بیت کا مضمون ظاہر کرین:۔

ـــہ اپنی مہمانی سے بخشین افتخار + آپ ہی کا ہے یہان پر انتظار + ـــہ کرین سب ملکے کوشش تاکہ بیڑا پار ہو اپنا + زمانہ ہو موافق اور مقدر یار ہو اپنا + سب کو وہ روش اختیار کرنی چاہئے کہ جیسے حاکم وقت کو یہی ناز ہو کہ ہماری رعایا سب صلح کل۔ نیک خصلت نیک طینت ہے اور وفاداری کا خون رگ و ریشہ مین چل رہا ہے غرض اتفاق ہمدردی کی خوبیان اور نفاق و بے اتفاقی کی برائیان جابجا نظر آرہی ہین زیادہ طوالت کی چندان ضرورت نہین ہے ۔

فصل ہفتم رحم دلی ہر ایک شخص مین رحم دلی کا مادہ فطرتی طور پر کم و بیش پایا جاتا ہے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ قدرت پانی کی حالت مین غصہ کو پی جانا اور کمی ہوئی زیادتی کو آدمیون سے معاف کر دینا خاصہ پیغمبرون مومنون اور دیوتون وغیرہ اہل اللہ کا ہے ـــہ بدی را مکافات کردن بدی + بیر اہل صورت بود بیخردی + یعنے کسانیکہ پے بردہ اند + بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ جو شخص ظلم کے بدلہ کو ظالم پر معاف کرکے آئندہ کے لئے باہمی صلح پیدا کرے۔ اوسکا اجر اللہ کے پاس ہے ـــہ عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ست + بگزر ز جور خصم و کرم کن کہ عاقبت + در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَہُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ نرم دل ہونا ہی رحمت الٰہی ہے غصہ اور سخت دلی مین دوست رفیق بھی پاس نہیں آتے ـــہ کم مباش از درخت سایہ فگن + ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش +

از صدف یاد گیر نکتۂ حلم + ہر کہ زد بر سرش گہر بخشش + اس سے قوت ملکی کی نشو و نما خاطر خواہ ہوتی ہے جس کے آدمی فرشتہ سیرت ہو جاتا ہے بشرطیکہ صفت موصوف پر مغرور نہ ہو جاوے ؎ مباش غرہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس + بدین سبب ز در بارگاہ عزت دور + کسی معاملہ کی خطا میں تقصیر کا معاف کرنا حقیقی خوشی میں داخل ہے اس سے بڑھکر کوئی دوسری ہی چیز ہے ؎ بجان بدیتی ز خلق در گذاری + تر از بیہ طریق بردباری + اگرچہ دامنت را سبہ ز خار + تو گل باش و دہان پر خندہ مسدا زیر دستوں مظلوموں اور یتیموں کے ساتھ رحمدلی سے پیش آنا نیز رحمت ایزدی کا باعث ہے ای عزیز بیچو رحم دلی کی صفت میں موصوف ہو کر خدا کے نیک بندوں میں داخل ہو جاؤ ۔

فصل ہشتم ظلم غضب غصہ یہ تینوں فعل ذمیمہ قوائی بہیمیہ اور سبعیہ میں سے ہیں جس سے نفس امارہ زیادہ تر سرکش ہو جاتا ہے ؎ بدافتن باش بدگمان باش + ز فتنہ و مکر در امان باش + اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک بڑا دشمن انسان کا نفس ہے جسکے مکر و فریب سے بچنا نہایت ضروری ہے علاوہ ازین ملکوتی صفات زایل ہو جاتے ہین حالانکہ ملکوتی قوت انسانیت کی اعلی جزو ہے ؎ در تو پوشیدہ لطف یزدانی + خلعتے از صفات روحانی + دار ازو دور شہوت و خشم + تا بپاکیزگی شوی مشہور + ظالم کا مددگار بھی ظلم میں شمار کیا جاتا ہے ؎ یار ظالم مباش تا نشوی + روز حشر از شمارۂ ایشان + گر تظلم پسند میداری + باشی از جملگی یکے ایشان + واللہ لا یحب الظالمین ظالموں کو خدا دوست نہیں رکھتا ؎ آزار دل خلق مجوبے سبب + تا بر نکشند یارب نیم شبے + بر مال و جمال خویش تو تکیہ مکن + کانرا بشبے برند دین را بہ تبے + یوم المظلوم علی الظالم اشد من یوم الظالم علی المظلوم بعض اوقات ظلم و تعدی کی وجہ سے ظالم مغلوب اور تباہ ہو جاتا ہے اور مظلوم غالب و سرفراز ہو جاتا ہے ؎ اے کشتہ ستم بہ پیش ازان روز سیاہ + کہ ترا شومی ظلم افگندہ زجاہ بچاہ + +

انکہ اکنون بحقارت نگری جانب وے + بشماتت کند آن روز بسوے تو نگاہ +
جو لوگ بات بات پر غصہ کرتے ہین وہ خود اپنی ذات پر نیز اپنی دوستون اور عزیزون کو صدمہ پہونچاتے ہین مگر پہر بہی زیادہ مغروری اور اپنی قوت کے گہمنڈ مین آکر نہین سمجہتے کہ کوئی مجہپر غالب آنے والا ہے ؎ خدائی کہ بالائی و پست آفرید + زبردست پردست وست آفرید + ظالم کے متواتر ظلم سے دوست و عزیز تنگ آجاتے ہین اور مصیبت کے وقت ہرگز مدد نہین دیتے علانیہ اور خفیہ طور پر عام لوگ بہی دشمن ہوجاتے ہین معمولی آدمی کے علاوہ جو پیشہ بادشاہی اپنے فعل بد کا نتیجہ برا اوٹہا لیتا ہے۔ زیردستون پر ظلم روا رکہنا اپنی گرم بازاری کو بے رونق کرتا ہے ظالم بادشاہ اور ظالم اہلکار سرداری کے مستحق نہین ہوتا ظالم سے گہر کا انتظام نہین ہوسکتا بیڑا پار ہونا کجا بلکہ باقی ہونی محال ہے والدین کے ظلم سے خاص اولاد بہی بیزار ہوجاتی ہے بعض لوگ اپنی غصہ کا اظہار گالی گلوج غلیظ الفاظ اور فحش کلام سے کیا کرتے ہین جسکا نتیجہ اکثر خراب ہوتا ہے ؎
مہلت دہ روزہ ظالم ببین + فتنہ ببین دم بدمش در کمین - اول حالش ہمہ عیش است وناز + اسے عزیز بجو حق المقدور غضب وغصہ سے محفوظ رہو ؎ مردی گمان مبر کہ بزور است وپردلی + باخشم گر برآئے دانم کہ کاملی + غصہ کی غالب حالت مین طبیعت کو سنبہال رکہنا جوان مرد کا کام ہے غصہ کے وقت قدرے سرد پانی پینا اکثر مفید ہوا کرتا ہے غور وفکر سے بہی غصہ فرو ہوجاتا ہے اور خاص غصہ کے موقع پر کوئی کام نہ کرو تاکہ پیچہے سے پچہتانا نہ پڑے۔

فصل ہفتم خودداری - رعونت اور تکبر خاص بزرگون اور دانشمندون کا دستور ہے کہ عام بازاری لوگون کے ساتہہ خلط ملط کم رکہتے ہین اور نامحرم شخص سے بے تکلف نہین ہوتے اپنی عزت اور وقار کے مرتبہ کو محفوظ رکہتے ہین اور اس صفت کو خودداری کہا جاتا ہے مگر مذکورۃ الصدر صفت مین ہر ایک اصحاب کا موصوف ہوجانا محال ہے اگر اس سے تجاوز کیا جائے تو اسکو

رعونت کہا جاتا ہے اسمین آدمی اپنی غلطی کو غلطی نہین خیال کرتا اسی وجہ سے
اوسکو اصلاح کے قابل نہین سمجھتا اور جون جون رعونت مین ترقی ہوتی جاتی
ہے توں توں اوسمین ترش روئے اور کرختگی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور حقیر
سے حقیر کم رتبہ آدمی کے ساتھ لڑتا جھگڑتا رہتا ہے یا ایہا الناس انا خلقنکم
من ذکر و انثی جب تمام انسانون کو آدم اور حوا سے پیدا کیا گیا ہے تو
اپنی نسب کو فخریہ طور سے بیان کرنا اور دوسرے کو طعن اور حقیر سمجھنا سراسر بے انصافی
مین داخل ہے بیت آن آدمیان کہ آفتاب در زنند + از زرہ دانش ع
الفعات چہ دور افتادند + نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے + چونکہ در اصل
نژاد آدم و حوا زادند + رعونت سے تجاوز کرنا تکبر اور نخوت مین داخل ہے
جسمین اس قسم کی بدعادت پائی جاتی ہے وہ ہر ایک کو عیب دار کم رتبہ سمجھتا ہے
حقیر اور ناجایز کامون پر ذرہ بہی دریغ نہین کرتا موقع بے موقع اکڑ کر چلتا ہے
چہاتی کے زور گردن کو بلند رکہتا ہے حفظ مراتب اپنی کے زعم مین دوسرون
کے مراتب کو نظر انداز کر دیتا ہے بلکہ تمام خیالی کی وجہ سے اپنے والدین اور
بزرگون کے مراتب کو بہی ملحوظ خاطر نہین رکہتا آخر کار اس بدعادت کا نتیجہ نہایت خراب
ہوا کرتا ہے متکبر آدمی نفرت کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے اور کمینہ پن کے خطاب
سے نامزد کیا جاتا ہے ؎ ای دل تا کے فضول بو العجبی + از من چہ نشان
عاقبت مطلبی + سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی + در رو ادب ما ادری ما یفعل
بی + واللہ لا یحب کل مختال فخور تکبر اور فخر کی بدعادت سے خدا بہی بیزار
ہے ؎ تونگری کہ شدت سوی عیب و نخوت و ناز + خوش است فقر کہ دارد
ہزار سوز و نیاز + اے پیارے بچو خودداری کے برتاؤ سے اپنے وقار کو
قایم رکہنا فرض سمجہو لیکن رعونت اور حماقت سے اپنے آپ کو محفوظ رکہنا
نہایت ضروری جانو ؎ اے پسر عجب آتش عجیب است + گرم بازار
تنور بولہب است + ہر کجا شعلۂ از و افروخت + ہر چہ از علم و ہنر بود بسوخت

دعوی اور تکبر سے ہمیشہ ذلت اور خواری ہوا کرتی ہے عجز و نیاز مین مقبولیت پائی جاتی ہے

ایمن آباد است این راہ نیاز + ترک نازش گیر و با این راہ بساز

اے برادر ترک دعوی و دعوت بگو + راہ حق از کبر و از نخوت مجو

فصل دہم راستی اور دروغ - امر واقعہ کا اظہار مستفسرہ شی کی اصل ماہیت اور حقیقی کیفیت کا بیان کرنا راستی اور سچائی کہلاتا ہے اسکے برخلاف صورت کو کذب، دروغ اور جھوٹ کہتے ہین دنیا کی کل قومین متفق الرائے ہین کہ راستی جیسی کوئی چیز دنیا مین نہین ہے راست گوئی مین ابتدا اگرچہ نہایت تکلیف ہوتی ہے مگر اخیر مین از حد سرخروئی حاصل ہوتی ہے اور راست گو برابر عزت پاتا ہے

از کجی افتی بہ کم و کاستے + از ہمہ غم رستے اگر راستے +

راستی خویش نہان کس نکرد + در سخن راست زیان کس نکرد + اگرچہ پہلے پہل راستی اور حق گوئی کڑوی اور تلخ معلوم ہوتی ہے مگر دوای تلخ کے سریع الاثر اور زیادہ خوشگوار ہونے سے دانشمند اصحاب زیادہ پسند کرتے ہین جس قوم کے لوگ راستی مین مشہور ہو جاتے ہین وے عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُ مَا لَا یُغْنِیْہِ صاحب عقل سے بے مطلب اور لایعنی کلام کا زبان سے برآمد ہونا محال ہوتا ہے اس وجہ سے اوسکے کاروبار دنیوی مین روز بروز ترقی ہوا کرتی ہے

ابلہے از صرفہ زر میکنی + صرفہ گفتار کن ار می کنی + مصلحت نیست زبان زیر کام + تیغ پسندیدہ بود در نیام +

بیوقوف نادان آدمی دروغ کو زیادہ فروغ دیتا ہے اور جھوٹے گوٹے کی طرح چمک دمک دکھلا کر بیخبر لوگون کو اپنے قابو مین لانا چاہتا ہے آخر بار کے فاش ہو جانے پر پہلے سے بھی زیادہ بیقدر ہو جاتا ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اوسکی راست بات بھی قابل قدر نہین سمجھی جاتی مقولہ کاٹھ کی ہانڈی نہین چڑھتی بیپارے بار بار + اے عزیز بچو جھوٹ جیسی کوئی چیز دنیا مین خراب نہین ہے بے اعتباری کی وجہ سے دروغ گو زیادہ تر ذلیل و خوار پایا جاتا ہے اگرچہ

بعض موقع پر راستی فتنہ انگیز سے دروغ مصلحت آمیز بہتر سمجہا جاتا ہے مگر یہہ
بہی جہوٹ کی عادت سے بچنا اور سچ کو اپنا وتیرہ بنانا نہایت ضروری امر ہے
کیونکہ کذب کی چاشنی سم قاتل کی تاثیر رکہتی ہے سعدی بگو آنچہ لفظش ضرورت شود
دگر گفتہ بار آورد بند در + بجا آر فعلے کہ لازم بود + زافعال بیجا مسل اندر گذر +
جہوٹی چیزون سے انواع و اقسام کے فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہین ۔ ہرگز سخنان
شبہ آمیز مگوی + وزان رہ مکہ ہست فتنہ انگیز تو مشے + خاموش کن ودگر چارہ
نداری بجز این + شوخی مکن و تند مشو تیز مگوے + اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَہٗ اگر کسی مجلس یا محفل مین کوئی بات سنی جاوے تو اوس مین احسن بات
کی پیروی ضرور ہی کر لیا کرو خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدُرَ زند قول کس چون بشنوی در وی تامل
کن تمام انصاف را بردار ود بدی را رہا کن والسلام ۔

فصل یازدہم دیانتداری راستی اور خوش معاملگی کے اصول کی

پابندی غیر کے مال و حقوق پر ناجائز تصرف سے کنارہ کشی کرنا دیانتداری
کہلاتا ہے جس آدمی مین اس قسم کے اوصاف پائے جاوین وہ عوام مین عزت
کی نگاہ سے دیکہا جاتا ہے اعتبار کے زیادہ بڑہجانے سے دنیا کے کاروبار
مین ترقی زیادہ ہوتی ہے ۔ دیانتدار عورت کے پاس لوگون
کی امانتین بکثرت ہوتی ہین اہل محلہ کے لوگون مین صاحب عزت اور قدر و
حرمت زیادہ ہوتی ہے رعب و داب کے باعث تمام پر حکومت کرلیتی ہے کنبہ
کے اندرونی حالات اور پوشیدہ رازون سے واقف ہوتی ہے غم و شادی وغیرہ
امور دنیاوی مین اوسکی شمولیت کو ضروری سمجہا جاتا ہے دیانتدار ملازم
پر آقا ۔ افسر اور ماتحت کے لوگ سب کے سب خوش ہوا کرتے ہین قابل اعتبار
سمجہے جانے کے باعث اوسکی عزت زیادہ کیجاتی ہے ہر ایک قسم کے خوف و خطرہ سے محفوظ
رہتا ہے قول و فعل کے بہروسہ پر اوسکی آمدنی مین ترقی ہوتی ہے
اس قسم کے خوش نصیب ملازم نہایت آسودگی کے ساتہ زندگی بسر کرتے ہین

دیانتدار دوکاندار کا اعتبار تمام بازار۔ ساہوکارون اور گاہکون مین ہوا کرتا ہے۔ دساور مین زیادہ ساکھہ اور تمام کاروبار مین صرف بھروسہ ہی ہوا کرتا ہے تول پورا جنس عمدہ کے باعث بہ نسبت دوسری دوکاندارون کی خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہے جس سے روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے شہر کے گلی کوچہ بلکہ گھر گھر مین اوسکی دیانتداری کا چرچا ہو رہا ہے دیانتداری کے اصولون پر قایم رہنے سے دکان کے مالک اور عوام الناس دونون کافی فایدہ اوٹھاتے ہین لوہار۔ ترکان۔ درزی۔ موچی۔ زرگر۔ رنگریز۔ تیلی اور جولاہا وغیرہ صاحب حرفت اور ذی پیشہ اصحاب سب کے سب دیانتداری کے باعث دن بدن کام مین بڑہتے جاتے ہین ساکھہ مشہور ہو جاتی ہے۔ اچھی جنس کے تیار کرنے پر وہ فوراً نکل جاتی ہے رہنے نہین پاتی۔ ایفای وعدہ اور پختہ بات کے باعث گاہکون کا ہجوم بکثرت رہتا ہے نیکنامی کی وجہ سے دولتمندی اور عزت کی زیادتی روز بروز ترقی پر ہوا کرتی ہے بد دیانت شخص کی زیادہ بے اعتباری سے ہر کام مین ذلت اور خواری پائی جاتی ہے بدمعاملگی کے باعث سب کی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے بدنام ملازم اپنے آقا اور افسر کی نظر مین بے وقر۔ حقیر اور بے رسوخ ہوتا ہے بے اعتبار دوکاندار سے کوئی ساکھہ نہین کرتا نہ دساور سے مال آتا ہے اور نہ ہی دساور پر مال جاتا ہے گاہکون کے نہ پیدا ہونے سے عزت۔ اعتبار اور دولت مین کمی ہو جاتی ہے۔ دغاباز سو بار دہوکہ کرے آخر راز کے فاش ہو جانے پر تمام عزت خاک مین ملجاتی ہے دوکان کے بدنام اور بے اعتبار ہونے سے دیوالہ نکل آتا ہے دہوکاباز صاحب حرفت کی ناقص جنس یا کم مصالحہ دار شئے کو کوئی نہین خرید کرتا اور جو کام کرتا ہے اوسی مین خسارہ اوٹھاتا ہے عوام مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور ہم صحبت سے لوگ بیزار ہو جاتے ہین کنبہ پروری کے نہ پائے جانے سے بال بچے بیوی وغیرہ عزیز و اقارب کنارہ کش ہو جاتے ہین اے عزیز بچو تمہاری بہتری کے لئے چند قواعد لکھے جاتے ہین جس کی پابندی مین تمہارا سراسر فایدہ۔

اول شروع کام کو حتی المقدور نہایت احتیاط سے پورا کرین ناجایز طمع کے خیال سے
تساہل اور غفلت نکرو اپنی والدین اور آقا کے حقوق کو ملحوظ خاطر رکھنا نہایت ضروری
ہے اور حبیب الدعوات کے درگاہ سے والدین کے حق مین صدق دل سے لیل و نہار
دعائین مانگا کرین کہ ربّ ارحمہما کما ربّیانی صغیرا **دویم** دوسری کسی کے راز
سربستہ کو فاش نکرو اگرچہ فاش کرنے مین تمہارا فایدہ ہی ہو مگر دوسرے کے نقصان
ہو جانے پر ذاتی فایدہ بہی نقصان مین داخل ہے نیز امانت کے مال کو محفوظ رکہنا
اور طلب کے وقت بیسہ و اپس کرنا خاص ایماندارون کا کام ہے جو خدا کی رضامندی اور
عوام مین نیکنامی کا باعث ہے **سویم** عہدہ اور اختیارات کے ایام مین رشوت
ستانی وغیرہ امور قبیحہ سے کنارہ کرو انصاف کو مدنظر رکہنا فرض ہے **چہارم**
تبادلہ کے وقت معاوضہ مین کمی و بیشی ــ دوا اسامت اور بیوپار مین فریب بازی نکرو
دہوکہ کی عادت مین اکثر نتیجہ خراب پیدا ہوا کرتا ہے **ـــه** تو کم دہی و بیش ستانی بر
کیش و زن + دوری بود کہ از کم و بیشت نزکند + اپنے فایدہ کی غرض پر سچی
بات کو روپوش کرنا مناسب نہین ہے ــ

فصل دو از دہم چغل خوری بدترین خصایل مین سے چغل خوری ہے اور
ایک کے راز کو دوسرے کے سامنے اظہار کرنا نہایت خباثت پیشہ لوگون کا کام ہے
ـــه میان دو کس جنگ چون آتش است + سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگرباره دل + وی اندر میان خاکسار و خجل + میان دو کس
آتش افروختن + نہ عقل است خود در میان سوختن + دنیا مین بہت سی فساد
ہیں جو چغل خوری کی بدولت پیدا ہوتے ہین **ـــه** ہر کہ عیب دگران
پیش تو آورد و شمرد + بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد + یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ
بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ
تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ ــ اے صاحب ایمان زیادہ تر گمان سے بچا کرو کیونکہ بعض ابعاث

گمان کے قسم سے گناہ صادر ہوتا ہے اگر دنیا اور معیشت کے انتظام مین گمان کیا جائے تو چندان بدگمانی مین داخل نہین ہے ؂ بدنفس مباش و بدگمان باش و ز فتنہ و مکر در امان باش + تم مین سے ایک دوسرے کی جاسوسی اور غیبت بہی مناسب نہین ہے - اپنی میت بہائی کا گوشت کہانا کوئی پسند نہین کرتا بلکہ اوس سے زیادہ نفرت ہوا کرتی ہے ویسا ہی غیبت سے کراہت کرنی نہایت ضروری ہے ؂ آنکس کہ بلوای غیبت افراختہ است + آواز تن مردگان غذا ساختہ است - وآنکس کہ بغیبت خلق پرداختہ است + زانست کہ عیب خویش نشناختہ است - ہمیشہ کا پیشہ کر لینے سے چغل خور کی اصالت نسبی اور شرافت شخصی مین فرق پڑ جاتا ہے بے اعتباری کی وجہ سے مطلب کی بات اوسکی روبرو کہنی مشکل ہو جاتی ہے - راز افشا کرنے کی بدعادت مین ہمیشہ چغل خور لوگون کی باتین چپ کر سنتا ہے چوری چوری غیرون کے خطوط اور کاغذات پڑہ لیتا ہے - ای عزیز بچو چغل خور آدمی کے قول و فعل کا اعتبار ہرگز نہ کرو نہ اوسکو اپنی پاس عزت کے ساتھہ بٹھاؤ اگر اثنائے گفتگو مین اتفاقاً آجائے تو اوسی روک دو تاکہ تمہاری مین کسی قسم کا خلل انداز نہو - ورنہ تنکے کا پہاڑ بنا کر طوفان بے تمیزی برپا کرے گا اور یہ بہی خیال رکہو کہ جس بات مین اپکو مخاطب کیا جائے اوسکی طرف زیادہ توجہ کرنی اور کان لگا کر سننا مناسب نہین ہے اگر اتفاقاً تمہارے کان مین کوئی بات پڑ جائے تو اوسکو امانت کے طور پر دل مین محفوظ رکہو اور نہ کسی دوسرے کے خط کو پڑہا کرو - اگر میان بیوی یا دو عزیز دوست وغیرہ غیر اشخاص آپسمین جمع ہون یا باتین آہستہ آہستہ کر رہے ہون تو اونکے پاس بلا اجازت نہ جاؤ اور نہ کہڑے ہو اور نہ دروازے کی درزون سے اونکو دیکھو نہ پوشیدہ ہو کر بات چیت سننے کا خیال کرو اس مین کمینہ پن پایا جاتا ہے -

فصل سیزدہم مہمان نوازی اور ممسکی - غریب الوطن

مسافرون کی مہمان نوازی اور دوسرون کی خاطر تواضع کرنا مہذب قومون کا حصہ ہے نامورسی اور نیکنامی کا نہایت عمدہ ذریعہ تواضع ہے جس سے دوسرون کی نظر مین انسان ممتاز ہو جاتا ہے بڑے آدمی کی تواضع سے چھوٹے آدمی تابعدار ہو جاتے ہین اور بڑون کی تواضع مین چھوٹے آدمی معزز اور ممتاز ہو جاتے ہین ایک دوسرے کی تواضع سے محبت اور ہمدردی بڑھتی ہے بیگانے خالص دوست بنجاتے ہین میل ملاقات کا قابل تعریف ذریعہ ہے مسلمان اور عیسائی دونون گروہ کے اصحاب مہمان نوازی مین زیادہ تر ممتاز ہین غریب سے غریب مسلمان اور عیسائی اپنی طاقت سے بڑھکر مہمان کی خاطر داری کرتا ہے عربون ترکون اور افغانون کی مہمان نوازی کے قصے مشہور خلایق ہین انگلستان اعظم کے باشندہ ان کی تواضع اور مہمان نوازی کی تعریف آمدورفت کے لوگون کی زبانی حد سے زیادہ سنی جاتی ہے اور جس شخص مین تواضع کا مادہ موجود نہین ہے وہ ممسک بخیل کہلاتا ہے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ اِلَى النَّارِ ~ بخل فرحت مرد را رسوا کند + بلکہ در چاہ بآتش افگند + روی جنت راکجا بیند بخیل + بشنو ۔ افتادہ زیر پای بخیل اے بنیا جہنم کار نیست + جائے ممسک جز میان نار نیست + جبتک مال خرچ نہ کیا جائے وقوع تواضع ممکن ہی نہین ہے بخل کے مقابلہ مین کوئی رذیل کام اور بری صفت بڑھکر نہین ہے جس مال اور شے سے کسی کو فایدہ نہ ہو وہ ایک قسم کی مردہ لاش ہے اور بے پھل درخت کی مانند ہے ~ ممسک شجر بے برست + ہر بخیل جسد بے سرست + بخیل کہ سرمایہ ناکامیست + در دو جہان موجب بدنامیست + اصل مین دنیا کے مال و متاع کی مالکیت لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے لیئے ہے بخیل کا کچھ مال ہی نہین پھر مال خدا کو حکم خدا کے موافق نہ خرچ کرنا نہایت شقاوت ہے ~ ای آنکہ بخیل کیسہ را بند کنی + خود را بوجود مال خرسند کنی + آن مال تو نیست صرف کن در راہ + تا ساکن مال دیگرے چند کنی

صرف اپنا پیٹ پالنا اور اپنے مفروضہ مال سے دوسرونکو فایدہ نہ پہونچانا انسانیت مین داخل نہین ہے گویا گندہ اور بدبو دار پانی کا ذخیرہ ہے جسکی وجہ سے ہر ایک شخص کی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے سوسائیٹی کے عام فواید سے محروم رہتا ہے ظاہری آسودگی کے موجود ہوتے ہمیشہ تنگی مین رہتا ہے پس اے عزیز بچو تواضع کا برتاؤ سیکھو جو شخص تمہارے مکان پر آئے اسکے ساتھہ نہایت خلق اور محبت سے پیش آؤ عمدہ جگہ پر باعزت بیٹھاؤ پان تمباکو وغیرہ خاطر داری کے لوازمات سے خاطر کرو موسم سرما مین چاء بسکٹ اور موسم گرما مین شربت کیوڑہ بید مشک اور سرد پانی سے تواضع کرو خاص کہانے کے وقت کہانا کہلاؤ تاکہ تم مین انسانیت کے اوصاف پائے جاوین اور یہ نہ خیال کرو کہ خاطر تواضع کرنے سے ضرر مین کمی پیدا ہو جاتی ہے قسمت پر شاکر ہونا رضامندی الہی کا موجب ہے سہ

ز روزی مقسوم است وازاول مقرر کردہ اند + ہیچکس را بیش ازان حاصل نمیگردد بجہد +
ہر چہ می آید ز بیش و کم بدان خرسند باش + کانچہ خواہی ز آسمان نازل نمیگردد بجہد

دنیا مین خاطر داری سے بڑہکر کوئی عمدہ چیز نہین ہے اور حسب موقع وہ بہی تمہاری اور تمہارے عزیزون کی خاطر تواضع کرے گا اور عزت کی نگاہ سے دیکھیگا غرض دنیا مین خاطر کو خاطر ہے۔

فصل چہاردہم دوستی اور دشمنی

انسان کی فطرت مین حب اور عدو کا مادہ موجود ہوتا ہے جسکی وجہ سے آدمی کبھی محبت اور رغبت کیطرف مایل ہو جاتا ہے کبھی دشمنی اور خصومت کیجانب لوٹ جاتا ہے اگر دوستی تسلی بخش مسرت افزا اور پرامن مبارک شئی ہے تو اوسکے مقابلہ مین دشمنی نہایت زحمت افزا بیچین اور باد خزان کی مانند بربادی کا سامان ہے دوست کے نام سے مسرت حاصل ہوتی ہے اور دشمن کے نام سے چہرہ پر پژمردگی کے آثار چہا جاتے ہین دوستی اور دشمنی دونون ایک دوسرے کی نقیض ہین ایک سے دل زخمی ہو جاتا ہے اور دوسری مرہم کا کام دیتی ہے پس دوستی کی صورت مین ہمین چاہیئے کہ بنی آدم کے ساتھ

پوری طور پر دلی تعلق کیا جائے ملاقات کے وقت رفیق و شفیق رہے ہمدردانہ الفاظ سے
دوست کو اطمینان دلایا جائے اور اسکی مشکل میں پوری امداد دیجائے اور اسکے برخلاف
کارروائی کو عمل میں لانا دوستی کا حق نہیں ہے یہ سب خصلتیں دیانتداری کی ہیں ہم
کو دکھلاتے ایکو ہیں شیر + نسبت کو اوصاف کے لحاظ سے دوستی کے تین قسم ہیں
اول دوست جانی اپنی زندگی کو دوست کے لئے وقف کر دیتا ہے دوست
کے وقت صلاح و مشورہ میں کام آتا ہے غلطی سے متنبہ کرتا ہے تمام امور کی
تکمیل میں خاطر خواہ مدد اور مصیبت میں ہاتھ دیتا ہے آفت پناہ میں نہایت
قابل القدر ہوا ہوتا ہے ہمیشہ خیر خواہ منکسر اور محرم راز ہوتا ہے دوست کی نیک نامی
میں ہمیشہ کوشش کرتا ہے رنج و راحت میں شریک ہونے کو مستعد رہتا ہے وقت
پر پیشقدمی دیتا ہے ایک معاملہ میں واثق الاعتقاد ہوتا ہے ایسے لوگ قابل الاعتماد پائے
جاتے ہیں دوست کی تعریف و صفات میں ہمیشہ ساعی اور غائب طیب اللسان رہتا ہے
بلکہ غائبانہ حالت میں محبت کا جوش زیادہ دکھلاتا ہے نجیب الاصل امین الذات وفادار
نہایت ثابت القدم ہوتا ہے عام میل جول اور برتاؤ میں متانت پایا جاتا ہے اسکی
گفتگو صاف ..... اسرار میں پر ... ہے تصنع اور بناوٹ سے بالکل مبرا ہوا کرتی ہے
اگرچہ ظاہر میں ترتیب ... ہی ہو مگر کشادہ دل اور صاحب سخاوت ہوتا ہے نرم
طبیعت صاحب ... ساعی عیب جوئی اور پردہ کے فاش کرنے سے نہایت
متنفر اور پردہ پوش ہوتا ہے ہمیشہ ... سے پاکیزگی اور اہلیت ٹپکتی رہتی ہے پس
اس قسم کے دوست کی دوستی میں رفتہ رفتہ محبت دل کے جذبات خلوص و اتحاد
کے مراتب دن بدن بڑھتے ہوئے عشق کے درجہ کو پہونچ جاتے ہیں جنکے ملنے سے
آنکھوں میں نور اور دلمیں سرور پیدا ہوتا ہے ... سلام دوست شنیدن سعادت است
سلامت ... وصل یار رسیدن بفضیلت وکرامت + پس جب اس قسم کے خیال
کا دوست دستیاب ہو جائے تو اسکی دوستی کو نعمت غیر مترقبہ زندگی کا زیور بنانا
چاہئے ... صادق سے کمزور دل کو پوری پوری تقویت حاصل ہوتی ہے

بگڑے ہوئی کام اوسکے امداد سے درست ہو جاتے ہین اوسکے بغیر دنیا کے کام چل نہین سکتے ~ یک یار پسند کن چو یکشدل داری + ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری + یورپ کے ایک مشہور عالم کا مقولہ ہے کہ دنیا دوست کے بغیر دشت پر خار سے کم نہین ہے دنیا مین اوس شخص سے زیادہ تر بدنصیب کون ہے جسکا ایک متنفس بہی دوست نہین ہے پس جب ہم اپنے آپکو کسی کے پیچھے مٹا دینگے اور اپنی زندگی اوسپر نثار کر دینگے اور اوسکی خوشنودی و دلجوئی پر مسرت کا حصر کر دینگے تو دوسرے کے دل مین ہمارا خیال بہی ضرور ہی پیدا ہو جاوے گا ~ ہر کہ در راہ محبت شد فنا + یافت از بحر لقا در بقا + ہر کہ را شمشیر شوقش سر برید میوہ ذوق از درخت وصل چید ~ دل را بدل ہیست درین گنبد سپہر + از سوی کینہ کینہ و از سوے مہر مہر + لیکن زمانہ حال مین ایسا ہونا محال اور غیر ممکن ہے ~ بیت اس عالم کے ہین مطلب کے دوست[+] ایسے یارون سے حذر یار دوست

کیونکہ دوستی کے شعاعون کو خود غرضی اور مطلب براری نے بہت دہندلا کر دیا ہے اب محض مطلب پرستی کا نام دوستی رہگیا ہے اور کام کے نکل جانے پر دوستی کا فور ہو جاتی ہے ایسے نازک موقع پر احباب کی انتخاب مین زیادہ تر ہوشیاری چاہئے نیز دوست و دشمن مین تمیز کرنی نہایت ضروری ہے ورنہ سراسر نقصان ہے دشمن سے اتنا نقصان اور ضرر نہین پہونچتا جتنا کہ منافق نادان دوست سے ~ بیت مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + انسان کا دل دوست و دشمن کی شناخت کا آئینہ ہے بشرطیکہ زنگ غفلت سے صاف و پاک ہو حقیقی اور جانی دوستون کی تعداد ہمیشہ کم ہوا کرتی ہے **دو بد دوست دنیا** کا اس قسم کا دوست اگر کسی دوست کے ساتھ ذرہ بہر بہی احسان کرتا ہے تو بار بار بیساختہ اپنی زبان سے اوس احسان کو دہراتا ہے اور اپنی دنیا داری کو ثابت کرتا ہے حالانکہ یہ فعل دوست کی شان سے بعید ہے ~ ست کرو ذکر کم اپنے داد و دہش کا

یون ہی سیکڑون کو اسامی بنانا + روایات پر حاشیہ اک چڑہانا + قسم جہوٹی وعدہ بیہ
سو بار کہنا + اگر مدح کرنا تو حد سے بڑہانا + مذمت پہ آنا تو طوفان اٹھانا + یہہ ہے روزمرہ
کا یاں اونکے عنوان + جتانے جو ہین آپکو دوست انسان + روبرو مین خوشامدانہ باتین
غائب کی صورت مین شکوہ شکایت کرنا گندم نما جو فروش دوست منافق کا کام ہے
اس قسم کا دوست مار آستین کی مشابہ ہے جسکی دوستی سے سراسر بدنامی اور
بربادی کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے علاوہ ازین بد صحبت کی تاثیر سے اخلاق حمیدہ کے
بگڑ جانیکا زیادہ احتمال ہوجاتا ہے کیونکہ الفت اور صحبت سے اکثر جنسیت مین
طبیعت مائل ہوجاتی ہے ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سما ست + جنس خود را ہمچو
کاہ و کہربا ست + ناریان مر ناریان را جاذب اند + نوریان مر نوریان را طالب اند +
اہل باطل باطلان را میکشند + اہل حق از اہل حق ہم سرخوش اند + طیبات آمد
زبہر طیبین + للخبیثات الخبیثون است یقین + بد اصل خبیث الطبع آدمی کبھی
سدہر نہین سکتا جسکی تصدیق کلام الہی سے بخوبی ہوتی ہے وَلَوْ عَلِمَ اللّٰہُ فِیْہِمْ
خَیْرًا لَّاَسْمَعَہُمْ وَلَوْ اَسْمَعَہُمْ لَتَوَلَّوْا وَّہُمْ مُّعْرِضُوْنَ - اگر اللہ انمین توجہ کی بہلائی جانتا
تو اونکو سناتا اگر بعدم توجہ کی صورت مین سنا یا بہی جاتا تو وہ فوراً پہر جاتے - کیونکہ
اونکی طبع پہرنیوالی ہے رذیل نااہل شخص ظاہر مین دوست باطن مین دشمن ہوتا
ہے خواہ کتنا ہی دولتمند ہو نہایت ہی کنجوس ہوتا ہے غرض ہزاروں دولتمندون
کی دولت اور شریفون کی شرافت انہین رذیل لوگون کی ہم صحبت سے برباد ہو
جاتی ہے ہزارون نیک بی بیون کی عصمت بدطینت لوگون کے ذریعہ خاک
مین ملجاتی ہے سیکڑون نیک مرد فاحشہ عورتونکی پیچ مین آکر دین و دنیا سے
غارت ہوجاتے ہین - سہیلیون مین سے بڑی سہیلی وہ ہے جو بدزبان - بد
چلن بددماغ زیادہ جہگڑالی - شوخ چشم - کاہل الوجود کام کی چور - جاہل چغل خور جہوٹی چٹوری
پہرالو بیہودہ گو اور والدین کی تابعداری سے ہٹانیوالی ہو ایسی سہیلی
سے اکیلا پن اختیار کرنا بہتر ہے - نیک چلن باحیا - نیک زبان محنتی سہیلی کا

ہونا نہایت ضروری ہے جسکی بزرگی ثابت [illegible] کو یا [illegible] ذات سے
عزت و دولت اور دلی محبت رکھے [illegible] دوست اور
سہیلی دوست یا شب [illegible]
میاں کو اپنی بیوی اور بیوی کو اپنے میاں سے [illegible]
چاہیے عزیز و اقارب میں باہم محبت پیدا کرنے [illegible]
ذاتی شرافت نظر کی اہلیت اور اصالت کی خوبی کا خیال رکھنا [illegible] ضروری [illegible]
بداصل بدگہر بدطینت اور نااہل لوگوں کے [illegible]
ہرگز پیدا نہ کرو [illegible]
حدیث [illegible] دنیا میں [illegible] ذات پاک ہے [illegible]
کے مقابلہ میں شناخت ضروری ہے جس شخص میں [illegible] اور رذیل خصائل
کی نسبت نیک اوصاف اور عمدہ خصائل [illegible] زیادہ ہوں [illegible] وہ نیک آدمی
کہلانے کے مستحق ہے ہم عنصر اور ہم چشم میں زیادہ تر خوبی سے ! حدیث شریف کو
پا شریف بی بی اگرچہ اصالت نسبی [illegible] ہے لیکن شرافت ذاتی اور لیاقت
شخصی بھی قابل فخر ہے جسکو خدا عطا کرے اگر اتفاقاً کسی امر متنازعہ فیہ میں ایک
دوست کو دوسرے دوست سے رنجیدگی کا موجب ہو جائے تو نہایت آہستگی سے
کام لیا جائے کامل غور و فکر کے بغیر بے سوچے سمجھے بگاڑنا نہ چاہئے جلدی
میں سراسر خرابی ہے کیونکہ غصہ اور طیش کی حالت میں آدمی اندھا ہو جاتا ہے جسمیں
نیک و بد کی تمیز نہیں ہو سکتی اور غصہ اوتر جانے کے بعد ممکن ہے کہ وہ امر
متنازعہ فیہ موافق طبع ہو جائے غصہ کی حالت میں تحریر سے بھی کام نہ لیا جائے
کیونکہ اسمیں خواہ کیسی مدلل اور معقول تحریر ہو کچھ نہ کچھ نقص ضرور ہی نکل آتا ہے
اور آخر میں پچھتانا پڑتا ہے دوست کی چیز میں تصرف کرنا جائز ہے قرض دینا
مناسب نہیں ہے ورنہ دوستی اور مال دونوں میں نقصان پہونچ سکتا ہے
تھوڑی سی شکر رنجی سے احتمال دشمنی کا ہو سکتا ہے جو چیز وہ بیجا دے اوسکا نام

تاکہ کیا کیا نئے دریافت وصنعت کی خواہش ہو -

فصل یازدہم دستکاری

فطرتی مقتضا کے موجب مرد اور عورت کے کام جدا جدا ہوا کرتے ہین جیسا کہ لئے اعمدہ ماتھی طاقت کی وجہ سے ہل جوتنا - زمین کھودنا - جہازرانی کرنا - سپاہ گری آہنگری - معماری کاشتکاری - پہلوانی وغیرہ جسمانی محنت اور بدنی مشقت مردونکا کام ہوتا ہے - عورت کا کام نہایت آسان اور قلیل محنت کا ہوا کرتا ہے چنانچہ گھر کی خانہ داری - کھانا پکانا - بچوں کی پرورش وغیرہ امور جو گھر کی آسودگی کے متعلق پائے جاتے ہین علاوہ ازین سینا پرونا - کپڑونکا قطع کرنا - ازار بند گوٹا بننا اور لگانا - کشیدہ کرنا - گلوبند - دستانہ - جراب - ٹوپی - فیتہ اور نئے نئے قسم کے بیل نکالنا خاص عورتونکا کام ہے معیشت کی کنگری - گوشہ کے پھول بوٹے اور جالی دار رومال وغیرہ اس قسم کی دستکاری سے معاش پیدا کرتی ہین کم آمدنی کے لئے یہہ نہایت عمدہ ذریعہ ہے بلکہ اوس سے معقول سرمایہ پیدا ہو سکتا ہے اور کافی آمدنی کی صورت میں اس قسم کا شغل نہایت عمدہ ہے اس سے متعلقین کے روح کو تازگی اور مسرت حاصل ہوتی ہے محنت کا عوض نہایت عمدہ پاتی ہین اب اسکی تائید میں چند اشعار تحریر کئے جاتے ہین سہ ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے + آپ زیور کی کرین تعریف مجھہ اے جان سے + کون سے زیور ہین اچھے یہ جتا دیجے مجھے اور جو بدزیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجھے + تاکہ اچھی اور بڑی مین مجھہ کو بھی ہو امتیاز + اور مجھہ پہ آپکی برکت سے کھل جائے یہ راز + یون کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری + گوش دل سے بات سن تو زیورون کی تم پوری + سیم و زر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بھلا + پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے + چار دنکی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے + تمکو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات + دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جان آئے ہات + سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام

نقصان کے عوض میں اوسکا اکتفا ہو سکے - نوکر سے یہ بھی معاہدہ لیا جائے
کہ علیحدگی کی صورت میں مہینہ یا پندرہ روز سے پہلے اطلاع دے ورنہ جرمانہ
اور تکلیف کا عوض معاوضہ اوس سے پورا کیا جاوے کیونکہ بعض بدمعاش
ملازم یکدم کام سے علیحدہ ہوکر آقا کو تکلیف دیتے ہیں اگر کسی ضروری کام کے
لئے چلے جانے میں ملازم معذور ہو تو معافی کا مستحق ہے اور ملازم کو علیحدہ
کرتے وقت کچھہ عرصہ پہلے مالک کا اطلاع دینا بھی حق ہے اگر ملازم نہ فرمان
بردار یا بدچلن معلوم ہو تو پہلے اطلاع دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے
فوراً موقوف کر سکتے ہیں اور حق الخدمت کی چٹھی مالک کے اختیار میں ہے
دے یا نہ دے - ناقابل اعتبار اور مشتبہ چال چلن شخص خدمت کے قابل
نہیں ہے نوکر سے کام لینا دانائی میں داخل ہے کیونکہ جوان نوکر سلیقہ دار
نہونے کی وجہ سے خدمت میں سستی کرتا ہے اور تجربہ کار مسن نوکر زیادہ تر
خائن اور کام کا چور رہوتا ہے - خودغرضی کے لئے اپنی دستوری نکال لیتا ہے
خواہ مالک کا نقصان ہی ہو جائے جھوٹ و فریب کے ذریعہ کام کو ٹال دینا اوسکی ہوشیاری
میں داخل ہے - ابتدا میں غلطی کے واقع ہونے سے صرف زبانی فہمائش
کرنی مناسب ہے مگر متواتر غفلت پر زیادہ چشم نمائی اور گوشمالی کریں نوکر پہ مناسب
رعب و داب رکھنا نہایت ضروری ہے زیادہ نرمی سے گستاخ ہوجاتے ہیں
جابرانہ صورت میں مضمحل طبیعت رہتے ہیں گھر کے کل ضروری سامان کو ہفتہ
وار یا ماہواری اپنی نگرانی سے خرید کرنا بہتر ہے اس سے اچھی نرخ پر عمدہ
چیز ملتی ہے نوکروں کی معرفت ادہار پر کوئی مال منگانا یا نقدی لینا سراسر
نقصان ہے جسمیں خورد و برد کا احتمال پایا جاتا ہے نیز گھر کے بھید سے نوکر کو
مطلقاً آگاہ نکریں ورنہ نقصان کا احتمال ہے -

فصل ھفدھم ادب کلام

اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ
وَالنَّسَبِ - انسان کی بزرگی اور شرافت کا اعلیٰ رتبہ علم اور ادب کے ساتھہ ہوا

کرتا ہے اسمین اس خاندانی اور اعلی نسبی کو دخل نہین ہے ۔ باادب باش تا
بزرگ شوی + کہ بزرگی نتیجۂ ادب است + ادب کے ذریعہ آدمی رحمت الٰہی اور [illegible]
منتہائی مین داخل ہوجاتا ہے ۔ ہر بانہ ادب بکف آور کہ این متاع [illegible]
فیض ابد آمدیش بدست + ظاہری شکل و شباہت کے بعد انسان کی گفتگو کی
قدر ہوا کرتی ہے جس سے انسان کی قدر و منزلت اور نشیب و فراز کا [illegible] معلوم
ہوجاتا ہے ۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش نہفتہ باشد ۔ گفتگو مین
اعتدال نہایت ضروری ہے۔ غیرون کے ساتھہ سوائے ضروری [illegible] کے
کلام کرنا حماقت مین داخل ہے۔ کم بولنے مین زیادہ عزت پائی جاتی ہے ۔
ابلہے از صرفۂ زر میکنی + صرفۂ گفتار کن ار میکنی + اور زیادہ بولنے مین نکتہ چینی کا
احتمال ہے۔ بے محل گفتگو خواہ کیسی مرغوب طبع اور پاکیزہ ہو ناشائستہ اور
معیوب معلوم ہوتی ہے اور ضرورت کے وقت چپ چاپ بیٹھنا [illegible] زیادہ تر [illegible]
ہے ۔ دو چیز تیرۂ عقل است لب فروبستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی +
عموماً گفتگو تین قسم کی ہوا کرتی ہے ۔ **اول بڑون سے کلام کرنا** جنمین
رشتہ داری بعض بلحاظ [illegible] بخیال دینداری بعض بلحاظ قومی [illegible] بعض باعتبار
افسری کے لحاظ پر اور بعض سن و سال کے تعلق سے قابل العزت اور واجب
التعظیم سمجھے جاتے ہین اور حسب مراتب ہر ایک اصحاب کے مرتبہ اور منزلت کا خیال
رکھنا نہایت ضروری ہے اور قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا پر عمل کرنا سعادت مندی
ہے والد۔ جد۔ استاد۔ قومی پیشوا وغیرہ رہنما کو قبلہ۔ حضرت جناب عالی وغیرہ
اداب و عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا مناسب ہے۔ اعلی افسر کو آقا۔ خداوند۔
عالیجاہا۔ حضور وغیرہ کلمات سے یاد کرنا چھوٹون کی عین برخورداری ہے ۔ عام
بزرگون کو جناب اور آپ کے الفاظ سے مخاطب کرنا لازم ہے ۔ بڑے بزرگون کی
مجلس مین صرف سوال کا جواب مودبانہ طور پر دینا سعادت مندی مین داخل ہے
اور بڑھکر بات کرنا مناسب نہین ہے ۔ کہین ایک حبیب سن کی انسان [illegible]

کہ حق نے زبان ایک دی کان دو + اتنا ہی گفتگو مین بات کرنی یا قہقہ مار کر ہنسنا نہائت عیب کی بات ہے اگر حسب موقع ہنسنے کا اتفاق پڑے تو نرم تبسم سے چہرہ کو مزین کرنا شریفون کا دستور ہے جس سے گفتگو زیادہ دلچسپ اور مرغوب طبع ہو جاتی ہے - **دویم برابر کے ساتھ گفتگو کرنا** - دوست اور محرم راز کی گفتگو مین تکلیف کی چندان پرواہ نہین ہے ہنسی دل لگی شریفانہ ملاحت ایک قسم کا جوہر ہے جسمین قابلیت ولیاقت معلوم ہوتی ہے اور ہمچشمون کو اچھی بہایں - بہائی صاحب - میر صاحب اور آپ کے لفظ سے یا خاندانی اور رشتہ کے خطاب سے مخاطب کرنا نہائت موزون ہے جس سے دلی محبت اور اخلاص پیدا ہوتا ہے - **سویم خوردون سے گفتگو کرنا** - چہوٹون کی گفتگو مین مہربانی اور تلطف کا پیار و محبت کے الفاظ کا برتاؤ کرنا نہائت مناسب ہے ہونہار بچونکی گفتگو مین اس قسم کا لہجہ اختیار کیا جائے کہ جس سے بچو نمین محبت پیدا ہو اور ڈرتے بھی رہین - نوکرون چاکرون اور دوسرے زیر دستون کی ہمکلام مین رعب وداب کا قایم کرنا نہایت ضروری ہے جس سے وے نیک نیت نرم دل اور قابل عزت سمجھین فرعون بے سامان کی طرح بیجا شیخی کا اظہار رکہنا کم ظرفی کی علامت ہے - **امور قابل لحاظ** شیرین ملائم کلام جادو اور کشش مقناطیسی کا حکم رکھتی ہے زبان شیرین ملک گیری کے مقولہ کو ہم کلام کے وقت مد نظر رکہنا نہائت ضروری ہے - کلام کی تیزی حد اعتدال سے تجاوز کرتی ہوئی ناپسند معلوم ہوتی ہے جہالت اور غیر مہذب ہونے کی نشانی کرخت کلامی ہے سہ
گرمی سہی ہے کلام مین لیکن نہ اسقدر * کہ جس سے بات کی او سنے شکایت ضرور کی *
خامش کن وگر چارہ نداری ز سخن * شوخی مکن و تند مشو تیز مگو + شرافت اور اصالت کی دلیل مہذبانہ گفتگو ہوتی ہے اثنائی گفتگو میں تلفظ کی صحت الفاظ و فقرات کی عمدگی کو مد نظر رکہنا خاص لیاقت اور سنجیدگی کا کام ہے - مغلظات اور سوگند کہانے کی عادت نہائت معیوب ہے سہ کند سوگند بسیار آشکارہ + دروغ اہد یقیا

یا اوسکی زبان مین لکنت پائی جاوے تو اوسکا سوانگ اوتارنا باعث دل شکنی کا ہے ہم کلام مین کسی کے غلط تلفظ کو پکڑنا مناسب نہین ورنہ اصل مطلب کے فوت ہو جانے سے گفتگو کا لطف نہین رہتا عام مجلس مین گھر کی باتون کو زیر بحث لانا سخت عیب مین داخل ہے - اپنی میان کی عادات اور اوسکی حرکات کو سہیلیون مین بیان کرنا میان کی ہتک کا باعث ہے - عورتون کی مجلس مین نہایت شائستہ گفتگو کرنا مناسب ہے غلط و فحش الفاظ کا اشارہ بھی منع ہے - عورتونکو مردونکے روبرو بات و چیت کا نہایت آہستگی سے کرنا اور شرم و حیا کو مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے - مہمان یا دوست کے روبرو کسی شخص سے کانا پہوسی کرنا مناسب نہین اگر ضرورتاً خفیہ طور پر کلام کرنی منظور خاطر ہو تو علیحدہ کمرہ مین چلے جاوین -

فصل ہژدہم قرضہ اور اوسکی برائی

- جو لوگ اپنی آمدنی اور خرچ مین کفایت شعاری نہین کرتے اور نہ سود سے ڈرتے ہین آخر فضول خرچی کے باعث مقروض ہو جاتے ہین جس سے مقروض اپنی گردنکو بلند نہین کر سکتا ظاہری حیثیت مین کمی آجاتی ہے عام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہوتا ہے شریف کو رذیل کا دست نگران ماتحت اور تابعدار بنا تا ہے جسکا منہ دیکھنا منظور نہین ہوتا اوسکی دروازہ پہ جانا پڑتا ہے قرض کے دن رات بڑھنی سے بوجھ بھاری ہو جاتا ہے جسکا اوترنا محال معلوم ہوتا ہے روپیہ کے ۱۲ بلکہ اس سے بھی کم ہاتھ آتی ہین اور زیادہ دینے پڑتے ہین گھر بار کے چھوٹ جانے سے شہر بدر ہونا پڑتا ہے بعض اوقات جیلخانہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے غرض قرضہ کے مقابلہ مین کوئی سخت مصیبت نہین ہے قسط کی عدم ادائگی مین طرح طرح کی حیلہ سازیان بنا تا ہے دروغگوئی وغیرہ بعید از مصلحت کی کارروائی کرنی پڑتی ہین قرضہ کے لئے ہر وقت مختلف قسم کے بہانے کئے جاتے ہین آخر بیدریغ خرچ کر کے نہین ندامت اوٹھانی پڑتی ہے قرضہ کا چھٹا ہوا عارضہ لبضہ مشکل دور ہوتا ہے عموماً قرضخواہ سخت دل بیرحم اور خود غرض ہو جاتے ہین جنکے دل مین مقروض کی مصیبت اور عاجزی کا خیال کبھی نہین آتا - اے عزیز بچو فضول خرچی وغیرہ قرضہ کے

ہمارے ملک میں بعض اس قسم کے اوہام اور خیالی امور رائج الوقت ہو گئے ہین کہ
جنکا برا اثر ہمارے بچون پر زیادہ پڑتا ہے حالانکہ حقیقت مین یہ خیالی باتین کچھ وقعت نہیں
رکھتیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب چھوٹا بچہ کسی بات پر ہٹ کرتا ہے اور روتا ہوا چپ نہین
کرتا تو مان وغیرہ بوڑھیان اوس سے باز رکھنے کے خیال پر قسم قسم کی ڈرانے والی باتین
پیش کرتی ہین چنانچہ ہوا آیا - بھو آیا - ڈائین آئی - پیر الٹی مائی آئی - ٹلی والا باوا آیا جم
سا ہیون آیا نیز اور بھی اسی قسم کے نام اور حیلے ہر خاندان اور محلہ مین مروج ہین جس سے
بچہ ڈرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور خیالی چیزون کو اصلی اشیا ماننے لگتا ہے آخر نتیجہ
یہ ہوتا ہے کہ ڈرپوک اور بزدلی ہونے کا اثر بچہ کے دل مین مدت العمر برابر رہتا ہے
اگرچہ بفطرت مین دلیر اور بہادر ہی کیون نہ ہو مگر ابتدا کے ڈراؤنے سے ہمیشہ ڈرتا ہوا
معلوم ہوتا ہے اور کار آمد موقع پر ایک حسرت ناک نظارہ پیدا ہوتا ہے پس والدہ کو
لازم ہے کہ اس قسم کے ضرر رسان موہوم نامون سے احتراز کرین اور جب موقع بچکار کر
اور ہوا دیکھ کہلوا دکھلا کر وغیرہ اس قسم کی معقولیت سے سلجھا دین اور منا دین تین
اور تئیس نیز اٹھ اٹھارہ اور اٹھائیس تاریخین عموماً منحوس سمجھے جاتے ہین اور کوئی خوشی
کا کام ان تاریخون میں نہین کیا جاتا ہے نیز تیسری تاریخ کو چاند کا نظر پڑ جانا
نحوست مین داخل ہے اسیطرح منگل اور سنیچر کے دن نیک کامون کے واسطے
غیر موزون خیال کیئے جاتے ہین اصل مین یہ سب باتین خام خیالی کا باعث ہین
تمام دن اور تاریخین خدا کی پیدا وار ہین کوئی دن دوسرے دن سے زیادہ منحوس یا
سعید نہین ہو سکتا اگر مذکورۃ الصدر ایام مین لڑکا پیدا ہو یا کہیں سے مال دستیاب ہو
یا عہدہ اور تنخواہ مین ترقی ہو جائے یا کوئی اعلیٰ خطاب سرکار سے ملے یا اسی قسم کی
ذریعہ پیدا ہون تو اس صورت میں منحوس کا لفظ کبھی زبان پر نہین لایا جاتا اور منحوس
ایام کے خیال سے نہ اشیائے عطیہ کو واپس کیا جاتا ہے - بعض لوگون کے
خام خیال میں خاص دنوں میں خاص سمت کیطرف روانہ ہونا منحوس تصور کیا
گیا ہے چنانچہ مثل مشہور ہے کہ منگل بدھ نہ جائین پہاڑ جیتی بازی آدی ہار - اور

بعض لوگ انہین تاریخون مین مذکورۂ بصدر سمت کیطرف روانہ ہوتے ہین اور کسی
قسم کی غیر معمولی بات نہین پاتے جس سے اس قسم کے خام خیال بے بنیا معلوم
ہوتے ہین جو تاریخ ایک شخص یا فرقہ یا قوم کے واسطے منحوس ثابت نہیں ہوتے دوسرے
کے لیئے اوسی تاریخ کا منحوس ہونا غیر ممکن ہے اگر ان مین ذاتی نحوست ہوتی توسب
پر یکسان موثر ہوتی فی الاصل ان دنون مین نحوست کا کچھ اثر نہین ہے صرف ابتدائی
بیہودہ تعلیم کا ڈر ہے جو اونکے دلون مین بیٹھ گیا ہے پس اس قسم کے خیلات سے
بچنا بہتر ہے۔ بڑے بڑے شہرون نیز چھوٹے قصبجات مین بعض امراض کی موہومی
سے پریون۔ بہوتون اور دیوؤن کا سایہ تصور کیا جاتا ہے جس مین منتین مانی
جاتی ہین اور چوکیان دیجاتی ہین جس سے فائدہ خاک ہی نہین ہوتا بلکہ موجب
بد اخلاقی کا ہوتا ہے اس قسم کا خیال اکثر جاہل عورتون مین پایا جاتا ہے اکثر لوگ انکا اعتقاد
ہے کہ ایذا بد [illegible] کی صورت مین ہوا کی - گنڈہ تعویذ اور شیر کے ناخن کا ہار بچونکے
گلے مین ڈال دیتے ہین بعض عورتین سر کے بالون مین بعض پاؤن مین ٹخنے کے اوپر بعض
کمر کے گرد تعویذ باندہ رکہتی ہین اور موجب تندرستی کا خیال کرتی ہین حالانکہ ان سے
کوئی فائدہ مترتب نہین ہوتا بلکہ بعض اوقات بچونکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے کیونکہ
چاندی سونا کے لالچ سے بدمعاش لوگ بچہ کو جان سے مار دیتے ہین بعض جاہل
عورتین بچونکے کان اور ناک مین بالی اور بلاک پہناتی ہین تاکہ نظر بد اور ناگہانی صدمات
سے محفوظ رہین اور برعکس اسکے زیور ہی بچونکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے - اکثر بچونکو
پہول اپنے پاس رکہنے نہیں دیتے نہ خوشبو اور مہندی لگاتی ہین شادی کے ایام مین
گہر سے باہر اکیلا جانے نہین دیتے لوہے کی چھڑی یا چہری پاس رکہنے کو ہدایت
کرتے ہین اور بہی کئی رسوم ہین جنکا ذکر کرنا طوالت بیجا مین داخل ہے اگر ان باتونکی
اصلیت پر خیال کیا جاوے تو سب کے سب اوہام معلوم ہوتے ہین حالانکہ پہولون اور
خوشبو سے بچونکو نہایت فرحت اور مسرت حاصل ہوتی ہے البتہ خوشبو کی کثرت
استعمال سے خراب عادات کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اس صورت مصلحتاً بچون کو

خوشبو اور مہندی کا لگانا مناسب نہین لیکن بہوت پری کے خوف وخطر سے انکا نہ
استعمال کرنا صرف بے بنیاد خیال ہے - عموماً یہ بھی رسم ہے کہ گھر سے سفر مین جاتے وقت
کئی قسم کی شگون منائے جاتے ہین چنانچہ کوئی عورت صاحب اولاد پانی اور میٹھا
لیکر باہر آتی ہے اور صاحب سفر کے منہ مین لگاتی ہے تاکہ سفر مین سلامتی اور خوشی نصیب
ہو بعض صاحب اس رسم کی عدم ادائگی مین سفر کو چل دیتے ہین اور کسی قسم کا نقصان نہین
اٹھاتے بلکہ رسوم مذکورہ کے پابند اصحاب زیادہ تر وسوسہ مین مبتلا پائے جاتے ہین
بعض صاحب چلتے وقت چھینک کا سننا یا واپس بلایا جانا منحوس جانتے ہین
بعض رخصت کے وقت مچھلی اور دہی منہ لگا کر چلتے ہین اسی قسم کے اور بھی کئی
رسوم ہین جنکے ادا کرنے سے ناحق وسوسون اور اوہام مین پڑنا ہے بہرحال ان سے
پرہیز بہتر ہے اگر صاحب سفر رخصت کے وقت اللہ حافظ - حوالہ خدا - بحفظ
وامان خدا وغیرہ اسی قسم کے جملون سے خیال کو اظہار کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے
اور یہہ شعر بھی مناسب حال ہے سے بسفر رفتنت مبارک باد + بسلامت روی و
باز آئی بسوے ما + آنکھہ کہولتے ہی بندر بلی کوا وغیرہ بدہیئت کریہ المنظر یا بداخلاق شخص کا
منہ دیکھنا یا شہر جہون - بندر بلی ہاتھی کا نام لینا معیوب خیال کیا جاتا ہے اگر مجبوراً ذکر کرنا
منظور خاطر ہو تو اشارتاً بیان کیا جاتا ہے مثلاً جہون کو اونچا شہر اور بلی کو پیران والی اور
خیال کرتے ہین کہ صبح کے وقت پہلے پہل ان جانورون کی شکل دیکھنی یا انکا نام لینا تمام
دن کی غمی کا باعث ہے اور بہاگوان کا آمنا سامنا مبارک تصور کیا جاتا ہے نیز داہنی
آنکھہ کا پھڑکنا اچھا ہے اور بائین کا برا وغیرہ اسی قسم کے اوہام ہزارون رائج الوقت ہین
جنکا بیان کرنا تضیع اوقات ہے بہرحال انکی پابندی کسی صورت مین مناسب نہین

فصل نسبت و ایام شادی بیاہ - مرد اور عورت کا نکاح شرعی طور سے
کرکے زندگی بسر کرنا شادی کہلاتا ہے جسمین حقیقی ذمہ داریون کی ابتدا ہوتی ہے ادہر
بیاہ ہوا اور وہ ہر بحیثیت مجموعی جان مین کئی فرائض کی صدہا ذمہ داریان عاید حال ہوجاتی ہین
زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ اس قسم کی ذمہ داریون پر خوشیان منائی جاتی ہین-

بیشمار سادہ لوح برباد ہو جاتے ہین حالانکہ تنبول کی رقم ایک موہوم امید ہے تجربہ سے صاف ثابت ہے کہ تنبول کا روپیہ فضول خرچی کے برابر کبھی نہین ہوتا آخر تنگدستی کی صورت مین دلہن کے زیورات اور گوٹہ کناری کے کپڑے بھی بک جاتے ہین مگر قرضہ ادا نہین ہوتا روزمرہ کی کمائی کا کچھہ حصہ سود مین وضع ہو جاتا ہے بال بچے پے در پے ہونے سے پرورش اور تعلیم کے سامان مین ضعف آجاتا ہے اب تنگدستی کی حالت مین دوست واشنا بھی زبان طعن کی دراز کرتے ہین —

زیورات مین فضول خرچی ہمارے ملک کی عورتونکو زیور کے پہننے کا شوق حد سے زیادہ ہوتا ہے اور زیور پر جان دیتی ہین سونے چاندی کے زیورات تو بجائے خود رہے پیتل تانبا اور کٹ کے زیور بھی بکثرت دیکھے جاتے ہین اور حال مین جرمن سلور نیز ملمع کے گہنے سفلہ طبیعت کی عورتین زیادہ پسند کرتی ہین سینگ اور کانچ کی انگشتریان نیز چوڑیان تمام عورتین بخوشی زیب تن کرتی ہین غریب عورتین کانچ اور لاکہہ کی بنگلیان (دنگین) پہنکر زیادہ خوش ہوتی ہین - زیورات کی تعداد احاطہ تحریر سے باہر ہے ہزارون اور لاکھون روپیہ زیورات کی بدرسم پر خرچ کیا جاتا ہے جسکے اصل فائدہ سے مالک محروم رہتا ہے کیونکہ زیور کے بنائی مین روپیہ کے بارہ آنے وصول ہوتے ہین وہ بھی بند بے سود پڑے رہتے ہین اگر یہی روپیہ کسی کام مین لگایا جاتا تو دو گنے تگنے ہو جاتے —

پارچات شادی پر فضول خرچی - بہت سی سادہ لوح آدمی شادی مین اگر اپنی طاقت سے بڑھکر کپڑون پر روپیہ صرف کرتے ہین اور کپڑے بھی ایسے بنائے ہوتے ہین کہ سوائے دکھادی کے کسی مصرف مین نہین آتے اس صورت مین خاص اپنی ذات نیز بچونکو اوسکے فائدہ سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیتے ہین چند

امور قابل لحاظ موقع شادی پر بدرسومات کے خراب نتائج سے بچنے کی تدبیرین ذیل مین درج کیجاتی ہین تدبیر اول لڑکی لڑکے کی بلوغت اور شکل وصورت کو لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے نیز لڑکے کی عمر لڑکی کی بنسبت کم از کم پانچ چھہ برس تک

زاید ہو ہم عمر یا کم سال کا ہونا مناسب نہیں ہے۔ لڑکی دیکھنے مین مشابہ حور کے اور لڑکا پیشکل مین مشہور ہے یا یہ تلبیس صورت کا خلاف ہے تو وہ لڑکا یا بہم تعلق اتفاق بعید مشکل ہے **تدبیر دویم** لڑکے لڑکی کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی مناسبت کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے عالم متبا ہر خوش خلق مہذب آدمی کے ساتھ جاہل ترش رو بد خلق عورت کا نکاح کرنا یا ناز و نعمت سے پروردہ شریف زادے کا بیوہ کہ اگر سقہ وہ ہو یا مستی کے لڑکے سے کرنا قابل نسبت نہین ہے **تدبیر سویم** حق مہر نان نفقہ وغیرہ نکاح کے متر ادا فریقین کی حیثیت کے موافق ہونی چاہئے لڑکی کا جہیز اور لڑکے کی بری اپنے اپنے مقدار کے مطابق تیار کرین جہیز زیورات کی تیار کرنے مین اپنے مقدور کو مدنظر رکھنا عین ثواب ہے ورنہ بربادی کی صورت درپیش ہے کہانے اور ضیافتوں مین مقدور سے زیادہ روپیہ خرچ کرنا کسی صورت مین جائز نہین ہے اگرچہ صاحب مقدور ہے تو برات یا ولیمہ کی ضیافت اور برات کی دعوت حسب موقع ادا کرین تاکہ شرافت کا تقاضا پورا ہو البتہ بڑی نکی لنقل اوتار نے وقت بیاد رہے پاؤن کو باہر نکالنا کسی صورت مین جائز نہین ہے **تدبیر پنجم** رقص و سرود کی محفل گرم کرین اگر بعض مذاق کے دوستون کی خاطر منظور ہو تو کسی الگ مکان مین بطریق مختصر اونکی خوشنودی کو پورا کرین عام مین ڈھنڈورا مناسب نہین ہے غریب اور اوسط درجہ کے لوگون کو آتشبازی کا خرچ بالکل فضول ہے اگر صاحب توفیق اصحاب اپنی شان و شوکت کے موافق محدود مقدار مین کرین تو چندان مضائقہ نہین ہے غرض بیاہ کے عام اور متفرق اخراجات کی بے پرواہی مین تھوڑی رقمین کثیر بنجاتی ہین پس اس بربادی کی لوازمات کو یکدم خیرباد کہنا نہایت ضروری امر ہے۔ **تدبیر ششم تعلقات مرد و زن** میان کے حقوق یہ ہین۔ صاحب ہنر بیوی اور بچون کے ساتھ محبت سے پیش آوے خصوصًا بیوی منکوحہ کی الفت مین غیر عورت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔ اونکی ضروریات کو بخوبی پورا کرے۔ شام کو گھر آجائے خانہ

داری بہ سلطنت کی انجام دینے مین پوری دسترس رکہتا ہو سختی و نرمی کے موقع پر
نرمی اور سختی کر سکتا ہو۔ اپنے گہر کی عزت اور منزلت کا پورا محافظ ہو۔ اپنی آمدنی کو
گہر کی ناموری اور آسودگی مین بخوبی خرچ کرے اپنے گہر کی محبت کو امر طبعی اور اہل
خانہ کی ذمہ داریون کو فرض جانے جنکے پورا کرنیمین عزت اور فخر ہے۔ ہکٹو کاہل الوجود
ترش رو سخت زبان اور مار پیٹ سے سروکار نہ رکہتا ہو۔ بدراہ اشخاص کی صحبت
اور خراب مجلس مین شامل نہو نہ خرافات یا فسق و فجور کا عادی ہو فضول خرچی مین اپنی
آمدنی کو تلف نہ کرے نہ سفلہ طبیعت ہو

حقوق بیوی

میان کی نہایت تابعدار
مونس غمخوار ہو دلی محبت اور الفت سے پیش آوے۔ میان اور اپنے بال بچونکی خوشی
اور آسودگی کو اپنے آرام پر مقدم رکہے دستکاری اور گہر کے شغل مین مشغول رہے
دیانت داری کی وجہ سے اپنے گہر کو عزیز رکہے نیک چلن خوش اخلاق رحم دل کار
دار۔ خانگی امور کی کیفیت سے ماہر اور واقف کار ہو۔ فضول خرچی کی دشمن کفایت
شعاری کی حامی اور رمحتی ہو۔ گہر کا حساب و کتاب۔ نوکرون کی غور و پرداخت عزیز و
اقارب سے واجبی ملاقات میان کی کمائی کی محافظ وغیرہ امور کے سرانجام دینے مین
پوری پوری لیاقت رکہتی ہو۔ نیز میان کی طبیعت کو اعتدال پر لانیکی صلاحیت رکہتی
ہو۔ پاک و صاف اور ستہراپن کی عادی ہو۔ اعتدال سے زیادہ بناؤ سنگار کو عیب
جانے میان کی امانت کی حفاظت کرے زیادہ تر عصمت حیا اور پردہ مین۔ جس منکوحہ عورت مین اوصاف
مذکورہ پائے جاتے ہین وہ بہت زیادہ عزت اور افتخار کے قابل ہے ۔ عصمت و
پردہ و حیا نیکی + بی بیون کے یہہ چار جوہر ہین + جو کہ ہین ان صفات سے موصوف
وہ ہی سب عورتون سے برتر ہین + خوب سیرت کے ساتھہ خوبصورت کا ہونا زیادہ
تر قابل قدر و صفت ہے۔ با عصمت غریب عورت بے عصمت دولتمند عورت سے
بدرجہا عزت اور حرمت کے لائق ہے عصمت و حیا کے سوا قابل التفات نہین ہے
حقیقت مین عصمت و حیا عورتونکے لئے آبدار قیمتی موتی ہے جو عورتین عصمت کے بے بہا
جوہر سے محروم ہین وہی اپنے و بیگانو نمین ہمیشہ بے آبرو اور ذلیل ہین بلکہ اونکی

بھلائی برائی کا اثر چند پشت تک قایم رہتا ہے اس صورت مین نیک چلنی کی حفاظت
ہر ایک عورت پر لازم ہے - کاہل الوجود - بدمزاج بے پرواہ - زبان دراز اور گھر بہ
گھر پھرنے کی عادی نہو - پس اس قسم کا میان اور بیوی کا ہونا گھر کی آبادی عزیز و اقارب
کی خوشی اور غیرون کے لئے قابل تقلید ہے - **تدبیر ہفتم پردہ مین** عورتونکی بانی اور
بدنی بلکہ روحی لحاظ سے عصمت و پاکدامنی کو لئے پردہ عمدہ محافظ اور مددگار ہے پردہ
دار عورت گھر کی ملکہ ہے مالی اور عملی حقوق مین زیادہ تر دخل رکھتی ہے - پردہ کیا
شے ہے غیرون اور نامحرمون کے روبرو نہونا نہ اون سے کلام کرنا بلا ہمراہی کسی
عزیز یا خادم یا خادمہ کے باہر نجانا وسعت کی صورت مین سواری پر جانا ورنہ برقع وغیرہ
کے بغیر گھر سے باہر قدم رکھنا عموماً ایسے وقت اور رستہ سے آنا جانا کہ جہان لوگونکا
انبوہ نہو - بازارون گلی کوچون سڑکون اور باغیچون مین - نیز ادہر ادہر رشتہ سے بیجا
نہ پھرا کرین غرض کوئی حرکت ایسی نکرین جس سے اونکی حیا و عصمت مین فرق آئے
زیادہ آزادی بد اعمالی کا ذریعہ ہے حد سے زیادہ پردہ بے رحم اور بے درد لوگونکا کام
اور جابرانہ حرکت ہے غرض افراط و تفریط ہر حال میں معیوب ہے - اے پیارے بچے
گھر کے تعلقات اور فرائض کے پورا کرنے مین حتی المقدور کوشش کرو ایک دوسرے کے
چھوٹی چھوٹی فرو گذاشت سے چشم پوشی - ناحق باتین سخت گیری - نکتہ چینی - نوک جھونک
سے پرہیز - آپسمین دوستانہ مخلصانہ برتاؤ ایک دوسرے سے دلی محبت اور ہمدردی اور
باہمی صلاح و مشورہ کی بنیاد قایم کرو تاکہ محدودہ ایام زندگی کے نہایت آسودگی سے
سرانجام پاوین - فضول خرچی کی صورت مین خاص ذات اور متعلقین کے حفظ
صحت کے سامان کو مہیا کرنا بعد مشکل ہو جاتا ہے نیز برات کی تقریب سے آدمیون
کا انبوہ کثیر خصوصاً وبا کے دنو مین جمع ہونا صحت کے لئے زیادہ تر مضر ہے
علاوہ ازین دیگر بھی بہت سی رسوم ہین جو قومی اور ملکی مصلح قوم کے ذریعہ اصلاح
پذیر ہو جاتی ہین لیکن اس موقع پر اون امور کا لکھنا نہایت ضروری ہے جو خاص
طب کے متعلق ہین اور مصلحان قوم اور ملک کو اس طرف ابھی تک بالکل خیال

نہین اگر ہے تو بہت کم اگر شادی کو معمولی قاعدہ سے کیا جاوے تو چندان توجہ کے
قابل نہین ہے مگر غور کرنے سے یہہ بھی نہائت بڑا کام معلوم ہوتا ہے جسمین
زن و مرد کی تمام عمر کا گذارہ اسی پر ہو البتہ ہے اگر طرفین شادی کے اغراض اور
قابلیت کی موجودگی پائی گئی تو میان بیوی دونون کی زندگی نہائت آرام سے بسر
ہوتی ہے ورنہ شب و روز مین یہہ راگ گھایا جاتا ہے ع عمر کٹنے کو گئے پر کیا ہے
خواری سے گئے۔ شعر زن بد در سرائے مرد نکوست + ہمدرین عالم ست دوزخ
اوست + زینہار از قرین بد زنہار۔ وقنا ربنا عذاب النار + میان بیوی کے مختلف
خیالات اور باہمی تعلقات کے عدم مناسبت صورت مین تکلیف اور دلی رنج
کے مقابلہ مین عذاب دوزخ کا جھلنا ہے پس یہہ کام ایسا نہین ہے کہ حجام مراثی
اور برہمن وغیرہ جاہل اور طامع لوگون یا رفتہ عقل بوڑھیون کے سپرد کیا جاوے
بلکہ حتی المقدور اس ضروری کام کو سوچ سمجھکر کرنا چاہیئے اب علم طب کے متعلق
جو امور زیادہ تر قابل لحاظ ہین اونکو علیحدہ علیحدہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول شادی کرنی کس عمر مین مناسب ہے ہمارے ملک
مین اکثر چھوٹی عمر مین شادی کی رسم کا ادا کرنا زیادہ رواج ہے بعض دلہا اور دلہن
کی عمر پانچ چھہ برس سے زیادہ نہین ہوتی بلکہ شیرخوار بچونکی شادی بھی ہو جاتی ہے
بعض خاندان حمل کی حالت مین بھی رشتہ کر لیتے ہین اگر اونکی خواہش کے مطابق
ایک کا لڑکا دوسرے کی لڑکی پیدا ہو جاتی ہے تو پیدائش کے قبل کا معاہدہ برابر
قایم رہتا ہے اگرچہ شادی کے معاملہ مین اہل اسلام کی شرع میں جانبین کی قبولیت
فرض ہے اور اہل ہنود مین پیری پڑنے جو نکاح کے وقت ان رسوم کو ادا کیا جاتا ہے
اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زن و شوہر کا اقرار کرنا نہائت ضروری ہے مگر رواج
کے مطابق یہان شادی کے اقرار و انکار کو ذرہ بھر بھی دخل نہین ہے بلکہ والدین
اور دیگر ناتا کو کلی اختیار رہتا ہے جب رایج الوقت قانون کے موجب صغر سنی کی شادی جایز ہے
نہین ہے اور مذہبی اعتراض کی بھی کچہ پیش نہین ہے تو اہل اسلام کے علماء زید ہ

اہل ہنود کے پنڈتوں نے اسکو ضروری جائز رکھا ہے جو ازروئے مذہب کے کوئی
صاحب کلام نہیں کرسکتا - اخلاقی نقصوں کی اصلاح قومی ملکی معاملات قوم کے ذمہ ہے
اور جو باتیں طب کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں - شادی کا اعلیٰ مقصد تو ظاہر میں نسل کی
ترقی ہے ... میں شادی کے سرانجام پانے سے زن و مرد کی جسم کی بالیدگی موقوف
ہوجاتی ہے اعضا کی کمزوری کے سبب جسمی اور دماغی افعال بخوبی پیدا نہیں ہوسکتے
جس سے محنت کرنیکو جی نہیں چاہتا رنگت زرد ذہن کند اور حافظہ خراب ہوجاتا
ہے نطفہ کی کمزوری سے کئی بار حمل گر جاتا ہے اگر اتفاقیہ حمل کے قائم رہنے
سے بچہ پیدا بھی ہو تو زندہ نہیں رہسکتا اگر زندہ بھی رہے تو کمزور اور نحیف جسم
کوتہ قد ضرور رہتا ہے اور دانت بھی زیادہ تکلیف سے نکلتے ہیں - کل ڈاکٹروں
اور حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جبتک عورت پوری جوان اور طاقتور ہو اسکی
شادی نکرنی چاہیئے ورنہ اولاد کمزور اور لاغر الوجود پیدا ہوتی ہے خود عورت بھی
کمزور اور جلد بوڑھی ہوجاتی ہے اور چھوٹی عمر میں حاملہ کے ہوجانے سے وضع حمل
کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جوف خانہ بنات چھوٹا ہوتا ہے اور دوسرے
اعضا بھی پورے طور پر مکمل نہیں ہوتے اور اسکی مثال بعینہ اوس پودہ کی
ہے جو کمال پر پہونچنے سے پہلے پھل دینے لگتا ہے مگر بہت جلد خام حالت میں
بھی گر پڑتا ہے طبیبی قواعد کے علاوہ عقل بھی نہیں مانتی کہ چھوٹی عمر میں لڑکے
لڑکی کی شادی کیجاوے معلوم نہیں کہ لڑکا کیسا ہوگا اور لڑکی کیسی ہوگی اور وقت پر
دونوں میں مناسبت پائی جاویگی یا نہ اسی وجہ سے ہزاروں گھر مصیبت میں مبتلا
اور لاکھوں مرد و عورتیں خانہ بربادی کے باعث بدچلنی کا شکار ہوگئے ہیں کئی
مردوں اور بیویوں کو رنج و تکلیف کے مصائب خاموشی اور صبر کے ساتھ برداشت
کرنے پڑتے ہیں قہر درویش بر جان درویش کے مصداق ہوکر اندر ہی اندر گھٹے ہوئے
سمجھے جاتے ہیں فی الحقیقت کمسن نابالغ دلہا دولہن ذمہ داریونکا اندازہ اور نتیجہ
پیدا نہیں کرسکتے ... امید و بیم کی خبر رکھتے ہیں اگر خبر ہے تو صرف اتنی ہے کہ سجے ہوئے

گوٹہ دار عمدہ عمدہ کپڑے پہنینگے - باجا اور رنڈیونکا گانا سنینگے آتشبازی کا رنگ
کیچنیون کا ناچ دیکہینگے سہرہ باندہ کر گہوڑی پر سوار ہونگے ڈولی مین بیٹہینگے غرض
اسی قسم کی طفلانہ خوشی مین مست رہینگے البتہ بلوغت کی حالت مین ایجاب و
قبول کی بابت اور اصل مدعا کو بخوبی سمجہینگے اور بیاہ کا حظ اور لطف خاطر خواہ اوٹہاوینگے
ہین پس اگر والدین کو اپنی اولاد کی بہتری مدنظر ہے تو کم از کم جبتک لڑکے کی
عمر ۲۵ برس اور لڑکی کی عمر ۱۶ سال کی نہو جاوے شادی کا نام ہرگز نہ لین بعض حکما
کی رائے ہے کہ جبتک زمانہ نمو کا پورا نہو جاوے شادی کرنے کی اجازت ہرگز نہ دین
اکثر سنا جاتا ہے کہ اہل ہنود مین اگر والدین کے گہر مین لڑکی کو شادی ہونے سے
پہلے ماہواری ایام آجاوین تو قتل کے برابر گناہ عظیم گنا جاتا ہے جس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ماہواری ایام کے شروع کو بلوغت کا زمانہ تصور کیا جاتا ہے اور غالبًا اسی
لحاظ پر جلد تر شادی کرنیکا شوق دلایا گیا ہے مگر نئی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ
ماہواری ایام کا شروع ہونا بلوغت کی کافی دلیل نہین ہے چنانچہ ڈاکٹر سیرٹ صاحب کا
قول ہے کہ لندن اور پیرس مین فی ہزار ایک بہی ایسی عورت نہیں ہے جسکو ۱۰ سال
کی عمر مین حیض آنا شروع ہو مگر ہندوستان مین فیصدی ایک یا دو عورتونکو ۹ سال کی
عمر مین اور فیصدی ایک سے چار تک دس سال کی عمر مین اور فیصدی ہی کو گیارہ برس
کی عمر مین اور فیصدی ۲۵ کو بارہ سال کی عمر مین ماہواری ایام ہونے لگتے ہین اور اکثر
ڈاکٹرونکا قول ہے کہ صرف حیض کا آنا اس بات کی دلیل نہین ہے کہ عورت شادی
کرنے کے قابل ہو گئی ہے بلکہ شادی کے لئے پوری جوان اور طاقتور ہونا ضروری
ہے اور جملہ اعضا بہی کامل ہو جاوین اور یہہ مقصد کم از کم اٹہارہ بیس برس کی عمر
سے پہلے حاصل نہین ہو سکتا - بعض اہل ہنود کی کتب سے معلوم ہوا ہے کہ سابق
مین شوہر کی رسم اوس وقت ادا ہوتی تہی کہ بالغ عورت اپنی مرضی کے موافق
شوہر پسند کرے - نیز ملک عرب مین بہی کم عمری مین شادی کرنیکا رواج نہین ہے اور
نہ مرد و زن ایسے مجبور و بے اختیار رکہے جاتے ہین جیسا کہ ملک ہند مین دستور ہے یا دونون

باتون کے مسلمان ملک کو اس طرف توجہ نکیا جانے تعجب ہے جب ہمین علم
طب اور اخلاق کے قواعد بموجب سے تیا نقص پایا جاتا ہے تو اس رواج کے دور کرنے
مین کوشش کرنی ضروری ہے اگرچہ یکدم توڑنا محال معلوم ہو تو رفتہ رفتہ اسکی بیخ کنی
کے درپے ہون اگر شادی صغر سنی کی بابت یہ عذر پیش کیا جاوے کہ چھوٹی عمر کی شادی
مین مکلاوہ (گونہ) کی رسم اکثر زن و مرد کی بالغ ہونے پر کیجاتی ہے جسکا جواب اسطرح
پر دیا جاتا ہے کہ والدین ہمیشہ اس بات کا خیال نہین کرتے کہ کامل بالغ ہونے پر
گونہ کرین بلکہ جسطرح شادی کا بار سر سے ٹالنے کی فکر کرتے ہین ایسے ہی گونے کی رسم کو
حتی الوسع بہت جلد ادا کرتے ہین اور نیز شادی کے ہو جانے پر طرفین کے رشتہ
دارون مین مذاقیہ گفتگو اور رسوم اس قسم کے ادا ہوتے ہین کہ لڑکی اور لڑکے کو قبل
از بلوغ کامل اشتعال ک پیدا ہو جاتی ہے جو ہندو کی بیاہی الریوپ کے باشندون
یوروپ سے تمام ہے اہل اسلام یا قدیم زمانہ کے اہل ہنود کی مانند ہمارے ملک مین مرد
اور عورتون مین طرفین کی پسند پر شادی کا ہونا بہت ہی دور ہے مگر تعلیم یافتہ
جب اسکی خوبیون کو تسلیم کرتے ہین تو پھر کیون نہین کم و بیش سلسلہ جنبانی کرتے
اگر والدین یا ورثا اپنی بچونکی شادی کے اہم معاملہ کو اپنی مسلمان قوم کے حوالے کر دین
اور اپنی خود داری سے دست بردار ہو جاوین تو اسمین اونکو زیادہ تر فائدہ ہے اول
زیادہ تر خرابیون سے بچ جاوینگے جسکے سبب تمام عمر خراب حالت مین رہتے ہین نیز
مسمات نا بالغ کے تدارک سے امن مین رہینگے جس سے اکثر ناک مین دم آجاتا ہے بلکہ
اس سے آیندہ نسل کے لئے بہتری پائی جاویگی - اگرچہ والدین اپنی عقل کے مطابق
بہتر رشتہ سمجھکر کرتے ہین لیکن اگر لڑکی لڑکے دونون جوان ہو کر ایک دوسرے کو پسند
کر لیا تو خیر ورنہ دونون کی عمر بڑی بے لطفی سے کٹتی ہے اور زندگی وبال
ہو جاتی ہے - اس پر اطبا کا اتفاق ہے کہ اگر طبیعت کو اطمینان اور دل کو خوشی
حاصل نہو تو عمر کم ہو جاتی ہے پھر کیون سنگدل والدین ہین جو اپنے بچے کی عمر کم ہونے
کی تدبیر کرین یہ بھی محققین کا قول ہے کہ جب جانبین مین سے کسی کو نفرت

یا آپس مین کامل رغبت نہ پائی جاوے تو اولاد کے اعضا کلہم ناکمل ہوتی ہین جس سے کمزوری زیادہ پائی جاتی ہے پس بچپن مین بلا رضامندی طرفین شادیکا ہونا آیندہ نسل کی خرابی کا سبب ہو سکتا ہے اور کوئی دانا اس خرابی کو پسند نہین کر سکتا۔

قسم دویم زن ومرد کی صحت کا مقابلہ اہل ہند کے اکثر اقوام خصوصًا اہل شرافت مین زیادہ تر رواج ہے کہ دولہا اور دلہن کو شادی کے معاملہ مین بولنا بھی بے شرمی سمجھا جاتا ہے علاوہ ازین شادی بھی ایسی عمر مین کیجاتی ہے کہ جسمین وے بھلے برے کی تمیز بھی نہین کر سکتے اور نیز اس اہم معاملہ کے ذمہ دار بھی حجام۔ میراسی۔ برہمن یا بوڑھے اصحاب ہوتے ہین جو بالکل ناخواندہ جاہل طامع اور بے سمجھ پائے جاتے ہین رشتہ دار کے فاصلہ پر ہونے سے مفصل حال معلوم ہونا غیر ممکن ہے اگر ایک شہر مین بھی ہو تو بھی بعض خاندان مین یہہ دستور ہے کہ نسبت کے چرچا ہو جانے پر دولہا کے محلہ دار عورتین بھی لڑکی کو نہین دیکھہ سکتین اگر اتفاقًا دائی۔ انا یا کسی گھر کی بوڑھیا نے ایک نظر سے دیکھہ بھی لیا تو اس سے صحت ومرض کا حال کب معلوم ہو سکتا ہے اگرچہ لڑکے کو مثل لڑکی کی چھپایا نہین جاتا لیکن دور کے رشتہ مین صرف نائی میراسی کا لڑکے کو دیکھہ لینا کافی سمجھا جاتا ہے اور انکی اصل کیفیت یہ ہوتی ہے کہ لڑکے والے اونکی خاطر تواضع روپیہ اور کھانے پینے وغیرہ باتون مین بخوبی کر دیتے ہین جسکے عوض وے لڑکے کی تعریف حد سے زیادہ لڑکی والون کے گھر مین کر دیتے ہین نزدیک رشتہ مین صرف لڑکے کو دیکھہ لیا جاتا ہے کہ اوسکے ہاتھہ پاؤن معذور نہون امیر گھرانے کا ہو باوجود ان باتون کے دولہا اور دلہن کی صحت کا خیال کچھہ بھی نہین کیا جاتا حالانکہ ایک پائی کے برتن مٹی کو خریدنے کے وقت اولٹ پلٹ کر بخوبی دیکھہ لیا جاتا ہے مگر اس عظیم الشان معاملہ مین حسن وقبح کیطرف ذرہ بھر بھی خیال نہین کیا جاتا حالانکہ اس پر حسب حیثیت سیکڑون اور ہزارون روپیہ صرف کیا جاتا ہے

آیندہ نسل کی ترقی اور تنزل کا دار و مدار اسی پر موقوف ہے چاہیے اور عزیز یا نوجوان
اولاد کی زندگی کا آرام اور تکلیف سے لبریز ہونا اسی پر منحصر ہے سب سے زیادہ خرابیون کی
بنیاد صرف مروجہ رسوم کی باعث سے ہے جو ایسے لڑکی کی صحت کا حال معلوم کرنیکی بلکہ مانع
ہے اگر لڑکی کے پوشیدہ کرنیکا حال دریافت کیا جاوے تو بیہودہ عورتین صاف
جواب دیتی ہین کہ بے حیایانہ سامنے آ جانے اور بے تکلف بات چیت کرنے سے
آدمی گستاخ ہو جاتا ہے گر لڑکیاں چھپائی نہ جاوین تو شادی کے بعد بزرگون چھوٹو
ادب و لحاظ بالائے طاق رکھ دیتی ہین اگرچہ دلیل اونکی قدرے قابل قدر معلوم ہوتی ہے
مگر اس سے زیادہ مضر بات یہہ ہے کہ مروجہ رسم کی وجہ سے قبل از شادی لڑکی کا
عیب و صواب مطلقاً معلوم نہین ہوتا البتہ کسی نقص کی موجودگی سے شادی کے
بعد ورثا کو اور جوان ہونے کے بعد دولہا کو رونا پڑتا ہے۔ اکثر سن رسیدہ لوگون کا
خیال ہے کہ لڑکے لڑکی کی آنکھہ ناک رنگ و روپ کے دریافت حال پر زیادہ چھان
بین کیجاوے یورپ جیسے ولایت مہذب مین ذرہ سی بات کے سبب ہزارہا ان
لڑکیان اور لڑکے کوارے رہجاتے ہین اگر یہہ رواج اس ملک مین بھی رائج ہو
جاوے تو تجرد کی صورت مین زیادہ تر افعال ناقص کے سرزد ہونیکا احتمال
ہوسکتا ہے بدین وجہ ہمارے اس گرم ملک مین یہی دستور بوجہ مناسب حال
ہے اگرچہ یہہ قول بیشک قابل تسلیم ہے کیونکہ جانبین کی کامل تندرستی پر خیال
کرنے سے لاکھون زن و مرد بے شادی رہجاتے ہین اور دس برس کے بعد مردم
شماری مین زیادہ تر کمی ہوسکتی ہے لیکن زن و مرد کی صحت سے اولاد کا طاقتور
اور تنومند اور لایق ہونا کیسے فائدہ کی بات ہے اگر حشرات الارض کی طرح کمزور اور
دائم المریض بہت سے بچے پیدا ہو گئے تو ان سے کیا حاصل ہے بلکہ کمزور نسل
زیادہ عرصہ تک قایم نہین رہسکتی بلکہ کچھ مدت کے بعد بالکل معدوم ہو جاتی ہے
پس اس قسم کی ضعیف اور ناپایدار کی زیادتی سے کمی ہی بہتر ہے جسکو پایداری
ہو جیسا کہ گیدڑ کے سو بچون مین سے شیر کا ایک بچہ بھی بہتر ہے۔ ہمارے ملک مین

لڑکون کی صحت اور تنومندی کا کچھ خیال بھی ہے لیکن لڑکیون کی صحت کیطرف بہت کم توجہ کیجاتی ہے اور یہہ نہین سمجھتے کہ نسل کی تنومندی جانبین کی صحیح وسالم حالت پر موقوف ہے آجکل عام وخاص سب کی زبان پر ہے کہ زمانہ سابق کی نسبت آدمی کمزور ضعیف البنیہ پیدا ہوتے ہین اور روز بروز گھٹتے جاتے ہین جسکا اصل سبب یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے لیکن اسکے دفعیہ کا خیال ابتک کسی کو نہین ہے جب تعلیم یافتہ اصحاب کو اس رسم کے نقصان سمجھہ مین آجاوین تو اس صورت مین چاہئے کہ لڑکے کیطرف سے صحت کا سارٹیفکٹ ڈاکٹر سے اور لڑکی کیطرف سے ڈاکٹرنی اگرچہ یہ بات مشکل معلوم ہو تو یہ بات ضرور چاہئے کہ نسبت سے پہلے لائق مرد اور عورتون کے ذریعہ سے جانبین کی بابت اچھی طرح تحقیق کرین تا کہ کسی مین خطرناک مزمن مرض نہ پائی جاوے اگر ممکن ہو تو مخصوص اعضا کی کیفیت بھی دریافت کرین - **قسم سویم خاندان طرفین کی حالت** - اہل ہنود مین قدیم زمانہ سے یہی رواج ہے کہ ہر قوم اور پیشہ کا آدمی اپنی قوم پیشہ مین ہی شادی اور رشتہ ناطہ کو پسند کرتا ہے اور جو لوگ ہنود سے مشرف باسلام ہوتے ہین وہ بھی اس رسم کے زیادہ پابند ہین مسلمانون مین سے شیخ سید مغل پٹھان رجپوت خصوصًا دیہات کے باشندے بھی اسی رسم کے پابند ہین خواہ لڑکا نیک یا بد امیر گھرانے کا ہو یا غریب گھرانے کا - تندرست ہو یا بیمار - علی ہذا القیاس لڑکی ہوشیار ہو یا بیوقوف خوبصورت ہو یا بدصورت بہرحال اپنی ہی قوم مین رشتہ کرلیتے ہین - مگر شہر کے تمام باشندے بعض خاندان کے سوا قومیت کی زیادہ چھان بین نہین کرتے صرف لڑکی والے کماؤ پوت دیکھ لیتے ہین اور علم یا ہنر کے ہونے سے ناطہ داری فورًا ہوجاتی ہے لڑکے والے معلوم کرلیتے ہین کہ لڑکی صاحب سلیقہ گوٹہ بننا اور کشیدہ وغیرہ نکالنا جانتی ہو اگر غور سے دیکھا جاوے تو دیہات اور شہر دونون کے اصول بہت ہی عمدہ قابل تحسین معلوم ہوتی ہین مگر ذات کی چھان بین مین ہی منہمک ہو کر لڑکے اور لڑکی کی حالت کا خیال نکرنا یا دولہا اور دلہن کے ظاہری ہنر کو دیکھ کر خاندان کی

ہو جاتے ہیں البتہ ذریعہ ترقی کے قائم رہنے سے رفتہ رفتہ تمام کنبہ کی عادت
شرافت میں تبدیل ہو جاتی ہے کیونکہ عادت طبیعت ثانی ہے جب یہ شرافت خاندان
کی سرشت میں مل جاتا ہے تو حکومت۔ دولت اور علمیت وغیرہ ترقی شرافت کے
وسائل کے قائم نہ رہنے سے عرصہ تک شرافت خاندانی خاندان میں چلی جاتی ہے اور کئی پشت تک
شرافت کا جوہر زایل نہیں ہوتا لیس رشتہ ناطہ کے وقت خاندانی شرافت کو ملحوظ
رکھنا نہایت ضروری ہے مگر بعض خاندان میں صرف شرافت کا زبانی دعوی
ہے لیکن وہ بھی زمانہ کی تبدیلی کے سبب کایا کے پلٹ جانے سے رذالت کی باتین
موجود ہو گئی ہیں پس ایسے [illegible] نو قوم کا خاندان بہتر ہے جو وسایل ترقی کے سبب
[illegible] پشت سے شریف بنتا جاتا ہے اگرچہ ظاہر میں شرافت خاندانی کا مضمون
[illegible] بحث معلوم ہوتا ہے لیکن غور سے دیکھا جاوے تو دولہا اور دلہن اور انکی
اولاد کی صحت و تندرستی کا تعلق اسکی ساتھ زیادہ تر پایا جاتا ہے مگر اس باریک
اور نازک مسئلہ کے ثبوت میں دلایل کا پیش کرنا گویا مضمون کو طول دینا ہے حالانکہ
ہمارے ملک میں ابھی تک کم و بیش اسکا لحاظ برابر کیا جاتا ہے اسلئے اس بحث
کو ترک کر کے وہ ضروری امر پر بحث کیجاتی ہے جن پر بہت کم خیال یا بالکل نہیں
کیا جاتا۔ **امر اول** شریف ہندوؤن میں قاعدہ ہے کہ کئی پشت کا بچاؤ کر کے شادی
کرتے ہیں لیکن مسلمانون میں قریب کے رشتہ میں بھی شادی ہو جاتی ہے اگرچہ
قریب رشتہ کی شادی سے موروثی جائداد غیر خاندان میں منتقل نہیں ہوتی
مگر قریبی رشتہ کے سبب خاندانی امراض کا ظہور اولاد میں ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر
خاندان میں کوئی مرض نہ بھی ہو تو کم از کم چار پشت کے بعد اولاد نہایت کمزور
دایم المریض اور کوتاہ قد ہو جاتی ہے اس لحاظ سے اگر باہم قریب رشتہ داری کی جاوے
تو چار پشت تک کرین اس سے زیادہ سلسلہ کو بڑھانا موجب خرابی کا ہے چنانچہ
ڈاکٹر ہنسن صاحب کا قول ہے کہ ۵۸۰ خاندانون میں سے جہان قریب رشتہ داری
کا دستور تھا ۸۰۷۴ بچے پیدا ہوئے جنمیں سے ۲۱۴ ساقط ہوئے ۱۵۷ قبل از

وقت کی نقص سے زیادہ ۱۰ ایام مریض رہی ۱۱۷ لونگی اور بہری ۵۲ نابینے -
۲ بے وقوف - ۳۲ پاگل ۵۳ بدصورت ہوئے اور ۲۹۸ خنازیری بیماریوں میں
مبتلا پائے گئے - امر دوئم اگرچہ خاص وقت کے خیالات سے بچہ کی صورت
و سیرت میں بہت اختلاف ہو جاتا ہے لیکن عموماً بچہ کی ظاہری صورت ماں
باپ یا ننھیال و ددھیال پر ضرور ہوتی ہے اثر صحت اور ظاہری صورت کے علاوہ غصہ
تلون مزاجی دلیری خوش اخلاقی وغیرہ باطنی سیرت کے خواص بھی ماں باپ
یا خاندان کے سے بچہ میں کم و بیش ضرور پائے جاتے ہیں جب صورت اور سیرت
کا یہ حال ہے تو موروثی امراض کا اثر بھی بچہ کے خون میں بخوبی سرایت کر جاتا ہے
مرض کی موجودگی مرد یا عورت کو نطفہ قرار پانے کے وقت ہو یا کسی خاندان میں
ہونے کے سبب اصل سرشت میں ملی ہو بچہ ہوا ہو موروثی مرض کا مادہ بچہ میں
بیشک ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام موروثی امراض پیدا ہوتے ہی
بچہ میں ظاہر ہو جاویں بلکہ نقرس وغیرہ بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جس
عمر میں والد یا والدہ کو وہ مرض ہوا تھا اوسی عمر میں بچہ بھی مبتلائے مرض ہو جائیگا -
جذام اور آتشک وغیرہ اس قسم کے امراض ہی ہیں کہ برابر تین چار پشت تک
حملہ کرتی ہیں - مثلاً ماں باپ کے مبتلا ہونے سے بیٹا پر کچھ اثر مرض کا نہیں ہوتا
لیکن پوتا مبتلا ہو جاتا ہے کبھی ماں باپ کا خاص مرض بچہ میں نہیں ہوتا مگر
اسی قبیل کا دوسرا مرض ہو جاتا ہے مثلاً مرگی میں ماں باپ کے مبتلا ہونے
سے بچہ دیوانگی میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ مرگی اور دیوانگی دونوں کا تعلق دماغ
سے ہے نیز امراض کی کیفیت ذرہ سی جلد طلب ہوتی ہے چنانچہ عارضہ سل میں
ماں باپ کے مبتلا ہونے سے بچہ خنازیری مزاج ہوتا ہے اور یہ ضرور نہیں ہے
کہ پیدائش کے وقت یا بچپن میں ہی بچہ کو سل ہو جاوے بلکہ پانی میں بھیگنے
یا مجامعت کی کثرت وغیرہ اسی قسم کی بے اعتدالی سے سل کے عارضہ میں مبتلا
ہو جاتا ہے اکثر موروثی امراض یہہ ہیں جذام - برص دیوانگی مرگی گنج ضعف بصارت

ضعف بصارت احول - گزاین آتشک کسیعضو کا ناقابل ہونا عظیم الراس ماینخولیا نقرس و تشنج مفاصل سل خصیہ مجذوب دق جرب رمد قروح عفنہ - بواسیر ریگ گردہ ریگ مثانہ ذیابیطس سرطان سکتہ فالج عصبی درد رعشہ نابینا بہرا ہین کم عمری مین بالون کی سفیدی خارش وغیرہ غرض اس موقع پر موروثی امراض کے بیان کرنیکا اصل مطلب یہہ ہے کہ رشتہ کرنے وقت جانبین سکے خاندان نیز دولہا اور دولہن کا امتحان بخوبی کیا جاوے تاکہ امراض مذکورہ مین سے کوئی مرض تو لاحق حال نہین ہے خصوصًا دیوانگی - مرگی اتشک سل ذیابیطس سرطان فالج سکتہ نابینائی جذام اور رعشہ کا خیال کرنا اشد ضروری ہے قسم چہارم - **فواید شادی** - ہمارے ملک مین شادی کا رواج چھوٹی عمر مین ہی ہوتا ہے مگر اسکی نتیجہ کا ظہور سن شباب مین پایا جاتا ہے کیونکہ شادی کرنے مین دو امر مدنظر ہوتے ہین ایک بقائے نسل دویم اسایش زندگی مگر ہمارے ملک مین فیصدی دس آدمی بھی ایسے نہین ہین جو دونون غرض مذکورہ حسب دلخواہ مستفید ہون بیسیون آدمی عین عالم شباب مین قبل از وقت رہگرائے عالم جاودانی ہوتے ہین سیکڑون آدمی ضعف دماغ کمزوری اور درد کمر وغیرہ شکایات مین مبتلا پائے جاتے ہین اور پردہ کے لحاظ سے بعض مستورات مرض کے علاج سے بھی محروم رہتے ہین خصوصًا اعضائے مخصوصہ کی امراض مین مرنا منظور ہے مگر علاج کرانا پسند نہین ہوتا ......

. . . .

بیسیون عورتین اعضائے تناسل کی امراض مین مبتلا ہوتے جاتے معلوم ہوتے ہین جسکی وجہ سے سیکڑون بچے کمزور دایم المریض اور لایعقل پائے جاتے ہین اگر اسمین غور و تحقیق کیا جاوے تو چوتھائی سے زیادہ جوانی کے وقت مرد و عورت کی بے اعتدالی کا سبب قرار دیا جا سکتا ہے متقدمین حکما مین سے ایک حکیم نے عمر مین ایکبار - بقراط نے سال بھر مین ایکبار - اندروماخس نے فصل خریف کے سوا ہر فصل مین ایکبار قربت کی اجازت دی اس قسم کے اقوال حکما تو شاید

[illegible]

مبالغہ میں داخل سمجھے جاتے ہیں لیکن ڈاکٹروں کا قول بھی تمام میں تسلیم
نہیں کیا جا سکتا چنانچہ ڈاکٹر کلارک صاحب کا قول ہے کہ قوی مضبوط جوان مرد کو
مہینہ میں ایک دفعہ سے زیادہ قربت کرنا مناسب نہیں ہے اگر ہفتہ میں یہ فعل
ایک دفعہ کیا جاوے تو صحت میں ضرور خلل پیدا ہو جاتا ہے ڈاکٹر ایکٹن صاحب
کی تحریر ہے کہ فعل مذکور کے لئے ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکتا اگرچہ [illegible]
آدمی ہفتہ عشرہ میں ایک بار قربت کریں تو ان کو نقصان نہیں ہے مگر
کوئی اندازہ بھی ضرر رساں [illegible] تقریرات سے [illegible] جس شخص [illegible] کی
میں فی ہفتہ دو تین بار تک [illegible] ہفتہ میں دو بار سے زیادہ
قربت کرنا سراسر مضر صحت ہے اور [illegible]
الغرض اگر غور سے دیکھا جاوے تو [illegible]
عمل کرنے والے بہت ہی کم نظر آتے ہیں [illegible] مشکل معلوم
ہوتا ہے تو شادی کو حظ نفس تصور کرنا چاہیے [illegible] صاف معلوم
ہوتا ہے کہ فعل مذکور کی کثرت سے امراض اور [illegible] بڑھ جاتی ہے
بقائے نسل کے ذریعہ کو حظ نفس نے انقطاع نسل کر دیا ہے **قسم پنجم بقائے
نسل** - اگر منشائے قدرت کے مطابق شادی کو قیام نسل سمجھا جاوے اور حظ نفس
جو سراسر مضر صحت ہے حاصل کرنا مقصود نہ ہو تو طریق ذیل پر عمل کیا جاوے
اور وہ یہ ہے کہ جب عورت ماہواری ایام سے فارغ ہو تو ایک دو ہفتہ بعد
یا معمولی ایام سے ایک دن پہلے یا ایک دو روز بعد صرف ایک دفعہ قربت کریں
جس سے حمل قرار پا سکتا ہے ورنہ اوقات مذکورہ کے بعد حمل کا قرار پانا غیر
ممکن ہے - جب دوسرے مہینے کا وہی وقت آوے تو دیکھیں کہ عورت کو ماہواری
ایام ہوتے ہیں یا نہیں اور ایام کے ہونے سے قاعدہ مذکور کی پابندی کریں
ورنہ رفتہ رفتہ حمل کی علامات کے ظاہر ہونے پر حمل اور رضاعت کے ایام
میں جانبین سے قطعی پرہیز کریں کیونکہ ایام میں قربت کے کرنے سے اسقاط

کے علاوہ مرد و زن کو بہت سی امراض لاحق ہو جاتے ہیں اور رضاعت میں
فعل مذکور سے بچہ کو سبز رنگ کے دست آنے سے بیمار ہو جاتا ہے بعض
اوقات تلف بھی ہو جاتا ہے اگر اس موقع پر یہہ کہا جائے کہ حمل کا عرصہ ۹ ماہ
ہوتا ہے اور بقول متقدمین حکما کے موجب ایام رضاعت پورے دو یا سوا دو برس
ہوتے ہیں اور ڈاکٹری قاعدہ کے مطابق دودھ پلانے کا زمانہ کم از کم ایک برس ہوتا ہے
پس اس عرصہ تک قربت سے پرہیز کرنا غیر ممکن ہے اگرچہ اولاد کی محبت دل میں
کیسی ہی ہو مگر منکوحہ کی موجودگی میں قاعدہ مذکور پر عمل کرنا بصد مشکل ہے اسلئے
چند تدابیر ذیل میں درج کیجاتی ہیں تاکہ عمل کی صورت میں نہایت آسانی ہو جاوے
اول اکثر روزہ یا برت رکھنے کی عادت اختیار کریں تاکہ رطوبات فاضلہ کے تحلیل
ہو جانے سے خواہش نفسانی اور طاقت حیوانی غالب ہو۔ مگر یہہ طریق اختیار کریں
کہ دوپہر کی بجا بوقت سحر عمدہ مقوی غذا کھاویں یا پھل پیڑے برفیاں نوش جان
کریں علاوہ ازیں گوشت شراب انڈا دودھ گھی اور دیگر مخمر اشیا اور مقوی غذا
کی استعمال سے پرہیز کریں زیادہ تر ہلکی اور نباتی غذا کھایا کریں دویم سادہ
معمولی اور ڈھیلا لباس پہنیں نرم بستر پر سویں اور تکلف کی تنگ پوشاک پہننے
سے پرہیز کریں سویم فحش کتابیں۔ ناولوں کا مطالعہ ہرگز نہ کریں نہ لغو قصے
کہانیاں سنیں نہ فحش تصاویر کا دیکھنا۔ خراب آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنا بالکل ترک
کریں دنیوی کاروبار سے فارغ البال ہو کر فرصت کے وقت تنہائی اور بیشغلی کو اختیار
نکریں اس سے اکثر فاسد خیالات اور توہمات پیدا ہو جاتے ہیں تنہائی میں نیک
خیالات کا پیدا کرنا خاص مقبول خدا لوگوں کا کام ہے۔ نیز فرصت کے وقت نیک
آدمیوں کی صحبت مذہبی اخلاقی کتابوں کی تلاوت مفید مضامین کی تحریر اختیار کریں
چہارم اگرچہ قیام صحت کے لیئے ورزش کا کرنا نہایت ضروری ہے مگر اس قسم کی
ریاضت نکریں کہ جس سے جسم کے زیرین حصتین خون کا رجوع زیادہ ہو کیونکہ اس سے
خواہش نفسانی زیادہ ہوتی ہے اگر ممکن ہو تو بگدر اور لیزم ہلانا اختیار کریں تاکہ بالائے

بالائی جسم کی طرف خون کے زیادہ میلان ہونے سے شہوت انگیز خیالات رفع ہو جاویں
تدبیر پنجم ارادہ کو مضبوط اور خودی رکھیں آلات تناسل کے ذکی الحس ہونے میں روز مرہ سرد پانی سے
استنجا کریں عرق کافور یا کافور اعشاریہ بقدر ۲۰ بوند صبح و شام پیا کریں

قسم ششم

مناکحت کی صورت میں سامان آسایش

اہل ہنود کے مذہب میں عورت کو مرد کا نصف جسم کہتے ہیں - انجیل مقدس میں مذکور ہے کہ جب آدمی اپنے والدین کو چھوڑ کر عورت کے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دونوں ایک تن یک گوشت ہو جاتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دین کے بعد نیک خو خوش سیرت عورت کا دستیاب ہونا نعمت غیر مترقبہ میں سے ہے جناب رسالت مآب کی حدیث ہے کہ نیک عورت دین کا قائمہ ہے اہل یورپ کا قول ہے کہ عورت جیسی کوئی غمگسار رفیق نہیں ہے تمام عمر رنج و راحت میں شریک رہتی ہے دیانت دار امین کفایت شعار گھر کے کام کو انجام دیتی ہے اولاد کی خدمت میں نمک حلال وفادار نوکروں کی طرح ہمیشہ حاضر رہتی ہے ڈاکٹر برٹن صاحب کا قول ہے کہ بیوی میاں متاہل کی نسبت مجرد آدمی زیادہ تر خودکشی اور جرم میں گرفتار ہوتا ہے مجرد آدمی کی عمر بھی متاہل کی نسبت بہت کم ہوتی ہے کیونکہ متاہل آدمی کی زندگی باقاعدہ اور باترتیب گذرتی ہے علاوہ ازیں زن و مرد کے ہم خیال اور ہم لیاقت کے ہونے سے اور بھی آسایش کے کئی فوائد ظہور میں آتے ہیں کیونکہ وزیر اور بادشاہ کی یک رائے اور اعلی لیاقت ہونے سے سلطنت کا انتظام عمدہ طور پہ ہوتا ہے - اگر شادی کے معاملہ میں ایک دوسرے کی پسند اور رضامندی کو مقدم رکھکر طرفین کے تجربہ کار بزرگ قابل قدر مدد دیں تو زن و مرد کا ہم خیال ہونا قرین قیاس ہو سکتا ہے اگرچہ بعض اوقات پسند خاطر شادی پر بھی میاں بیوی میں رنجش کی صورت نمایاں ہو جاتی ہے مگر یہ صورت اکثر اوس موقع پر پائی جاتی ہے کہ جب جذبہ نفسانیہ غالب ہوتا ہے یا صرف حسن و صورت یا مال و دولت پر فریفتہ ہو کر عقد نکاح کیا جاتا ہے ورنہ تمام عمر نہایت عمدہ آرام اور آسایش سے کٹتی ہے ہمارے ملک میں سیکڑوں اور ہزاروں گھر اس قسم کے ہیں

[illegible] صورت سیرت اور چال چلن مین شاید ہی ایک جان ہون ورنہ میان بیوی کی بنا اکثر [illegible] ہوتی ہے چنانچہ میان بی۔ اے کی سند کے باعث جلسون مین لکچر دیتے ہین اور بیوی کو [illegible] کی وجہ سے بات کرنیکا سلیقہ نہین آتا میان [illegible] وقعت کے باعث یا عالم [illegible] بیوی [illegible] بالکل منکر ہے بلکہ اوسکی پرستش [illegible] ایسی توہمات [illegible] مبتلا ہو کر بیلا کی پوجا شیخ سدو کی نذر [illegible] کرنا [illegible] نہین کرسکتی میان خوبصورت ہین تو بیوی بدصورت کبھی بیوی کے مقابلہ مین میان [illegible] شکل [illegible] ہوتا ہے میان لاغر کمزور کم عمر ہین تو بیوی فربہ قوی ہیکل اور جوان ہے میان بوڑھے ہین تو بیوی بالکل بچہ نادان ہے غرض صورت سیرت لیاقت خیالات [illegible] رواج وغیرہ باتون کے اختلاف سے تمام زندگانی کا مزہ کافور ہو جاتا ہے جسکی اصلیت یہ ہے کہ چھوٹی عمر مین شادی کے ہو جانے سے ایک دوسری کی صورت و سیرت اور عیب و صواب سے مطلقاً خبر نہین ہوتی علاوہ ازین رسم و رواج کی پابندی اور اقرار انکار کا اختیار نہین ہوتا دنیاوی خیال کے مطابق خواہش اور تمنا کو پورا کر دیتے ہین جس سے ہزارہا خرابیان ظہور مین آتی ہین اگر مصلحان قوم آیندہ نسل کی بہتری چاہین تو اس معاملہ مین ضرور توجہ بلیغ فرماوین قسم [illegible] اکثر خود اختیاری شادی کے نتائج خوفناک ہوتے ہین جب شریف خاندان اہل کنبہ کا آدمی دور دراز فاصلہ پر چلا جاوے تو حتی المقدور اپنی پسند خاطر شادی کرنے سے پرہیز کرنی زیادہ تر بہتر ہے اگرچہ آجکل قومی شرافت کا ذرہ بھر بھی خیال نہین کیا جاتا لیکن اگر غور سے خیال کیا جاوے تو شریف خاندان مین شرافت کا اثر نسلاً بعد نسل کچھ نہ کچھ ضرور چلا آتا ہے کیونکہ عادت طبیعت ثانی ہو جاتی ہے جسکی تاثیر خون مین سرایت کر جاتی ہے اور عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے اگر کچھ تغیر ہوتا ہے تو صرف ناواجب رواج اور نالایق صحبت سے پایا جاتا ہے پس جو شخص پردیس مین قومی شرافت کی تحقیق کے بغیر صرف شان و شوکت یا مال و دولت یا علم و فضیلت کو دیکھ کر شادی کر لیتا ہے پس اوسمین کوئی نہ کوئی ضرور نقص پایا جاتا ہے جسکا نتیجہ آخرکار خراب ہی ہوتا ہے علاوہ بچپن کی [illegible] طرز معاشرت کے باعث غیر کفو کی عورت کے مغایرت سے خود بخود وقت پیدا ہو جاتی ہے اگر جذبہ نفسانیہ کے باعث [illegible]

کے افعال اور آثار بتدریج ظاہر ہوتے ہین چنانچہ بچپن مین رطوبت اور حرارت کی زیادتی سے
نمو کا بالیدگی ہوتی ہے بعد ان حرارت کی کمی خشکی کی زیادتی سے ہر بات مین نقصان
ظاہر ہونے لگتا ہے اس کو بڑی شیوہ ہے سو سبب نہین عمر کو تسہیل فہم کے لئے چار زمانہ پر تقسیم
کیا جاتا ہے **اول زمانہ نشو** اسکا فاصلہ ایام ولادت سے برابر اٹھائیس تیس سال تک
ہے اسمین حرارت اور رطوبت کے غالب ہونے سے بدن کو نشو و نما اعضا میں طاقت جسم
مین قوت اور حرکت ارادی کی حرارت بتدریج سن وقوف تک بڑہتی جاتی ہے اور زمانہ نمو
کے پانچ حصے ہین پہلا حصہ سن طفولیت اور یہ یوم ولادت سے سات برس تک شمار
کیا جاتا ہی اس عرصہ مین بتدریج اعضا کو قدرے طاقت و سختی حاصل ہوتی جاتی ہے ارواح اور قوی مین
صدور افعال کے قدرے قلیل حرکت پیدا ہوتی ہی دودہ کے تمام دانت نکل آتے ہین دوسرا سن صبی
جسکی مدت دس سال تک ہوتی ہی اس اثنا مین اعضا اور استخوان مین قدرے سختی آتی جاتی ہی تیسرا سن
ترعرع اسکی مدت لڑکون مین برابر ۱۳ برس تک اور لڑکیون مین دس برس تک ہوتی ہے اسمین ہاتھ پاؤن
اور اعضا سخت ہو جاتے ہین دائمی دانت نکل آتے ہین چوتھا سن راہق (یا و شم) اسکی مدت
۱۴ سے اکیس برس تک ہوتی ہے اسمین گلے کی ہڈی کے بڑہنے سے آواز بدل جاتی ہے مونچھ زہار
پیدا ہو جاتی ہین احتلام ہونے لگتا ہی داڑہی و پنجہ بھی نکل آتا ہے پانچوان سن فتی اسکی مدت
بائیس سے ۲۸ برس تک ہوتی ہے **دویم سن وقوف** اس زمانہ کو سن شباب بھی کہتے
ہین اسکی مدت ۲۸ برس سے ۳۵ یا نہایت ۴۰ سال تک یا دو تین سال کم و بیش پائی جاتی ہی
جسمین حرارت و رطوبت کے معتدل ہونے سے طبیعت کی بالیدگی رک جاتی ہے اور بتدریج
حرارت کی غلبہ سے رطوبت تحلیل ہوتی جاتی ہے اور حرارت کی زیادتی کے آثار نمایان ہوتے
جاتے ہین **سویم زمانہ کہولت** اسکی مدت چالیس پالیس سال سے شروع ہو کر ساٹھ
برس تک ہوتی ہے اسمین حرارت اور رطوبت اصلیہ کے نقصان ہونے سے بتدریج سستی اور
ضعف ہوا کرتا ہی مگر ظاہر مین چندان معلوم نہین ہوتا ہے اور جسقدر رطوبت غریزیہ کم ہوتی جاتی
ہی اوسکی موافق خشکی کے آثار نمایان ہوا کرتے ہین **چہارم زمانہ شیخوخت** اور انحطاط
کے نام سے بھی مشہور ہی اسکی مدت ساٹھ برس سے آخیر عمر تک ہی اسمین جسم لاغر قوی ضعیف اور

ہوتے جانے میں حرارت و رطوبت کی کمی سے خشکی اور برودت کا غلبہ ہوتا ہے [illegible]
طاقت گھٹی جاتی ہے حرارت اور رطوبت کی فنا ہو [illegible]
کے غالب ہونے سے آدمی چلتا نظر آتا ہے ۔ اور بعد اس کے [illegible]
اول بالا وستھا اسکی مدت ایام ولادت سے [illegible] برس تک ہے اور اسمین [illegible]
زیادہ سرگرم رہتا ہے اور اسکی تین حالتیں [illegible] جب اسکی غذا صرف [illegible]
تک ہوتی ہے دوسرا کیرنا اسکی میعاد دو سال تک ہے [illegible] شیر مادر کے سوا قدرے اناج
بھی کھانے لگتا ہے تیسری حالت بالا اسکی مدت تیسرے برس سے پندرہ برس تک ہے اس
عرصہ میں بچہ صرف اناج پر ہوتا ہے **دویم مدہ یا ترن اوستھا** اسکی
میعاد سولہویں برس سے ستر سال تک ہے [illegible] غالب ہوتا ہے اور اسکی
چار مدارج ہیں درجہ اول بردہ جوگ اسکی مدت پچیس برس تک ہے اسمین جسم کی بالیدگی
پائی جاتی ہے درجہ دویم اچھیا اسکی میعاد پینتیس برس تک ہے یہ زمانہ جوانی کا ہے
درجہ سویم سن پورن اسکی مدت چالیس سال تک ہے اسمین حواس خمسہ اور طاقت جسمانی
کی ترقی ہوتی ہے درجہ چہارم کی میعاد اکتالیس سے ستر برس تک ہے اسمین طاقت جسمانی
اور حواس خمسہ کے افعال بتدریج کم ہوجاتے ہیں **سویم بردہ** اسکی میعاد اکہتر برس سے
اخیر سال تک ہے اسمین بادی کی زیادتی سے حواس خمسہ اور طاقت جسمانی کو نقصان پہنچتا
ہے بدن پر شکن پڑجانے سے [illegible] کسی کام کا نہیں [illegible] زمانہ بقای حیات
کا نام عمر ہے ایام ولادت سے انتہائی زیست طبعی تک [illegible] کے تمام اعضا میں ہر ساعت
ولحظہ تغیرات و تبدیلات ہوتی رہتی ہیں کل اعضا کا بگڑنا اور [illegible] ہوتا زمانہ معینہ تک انہیں
حرکات سے ہوتا ہے اب اعضا کے نشو و نما کے لحاظ سے عمر کے حصہ کو تفصیل سے بیان
کیا جاتا ہے **اول بی بی (معصوم)** اسکی میعاد زمانہ ایام رضاعت کے
دو برس تک ہوتی ہے **دویم الفث (طفل)**
اسکی میعاد بارہ سال تک ہوتی ہے دونوں درجہ عمر میں پہلوں کے فعل نحو یا
نہ سرانجام پانے سے حرارت غریزی کم اور جلد نہایت نازک ہوا کرتی ہے اور [illegible]

اکثر ہندوستان کی عورتون کو ۴۵ برس کی عمر مین حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے اور اولاد
کی امید منقطع ہو جاتی ہے مگر سرد ممالک مین سترہ اٹھارہ برس کی عمر مین عورتون
کو حیض آتا ہے مرد بھی زیادہ عمر مین بالغ ہوتی ہین دوسری عزاج خوش گذران مردونمین
بہت جلد بلوغت کے آثار نمایان ہوتے ہین کمزور طبیعت اور مفلس آدمی بڑی
دیر تک بھی بالغ نہین ہوتے نیز سرد ملک کے باشندے امیر تندرست بے فکر قواعد
حفظ صحت کے پابند زیادہ عمر تک چالاک قوی اور تنومند رہتے ہین یورپ کی
عورتین ستر برس کی عمر مین بھی شادی کرنے کی خواہش کرتی ہین بہرحال یہ ٹہیک
اندازہ نہین ہو سکتا کہ اتنے برس کی عمر مین آدمی بالغ یا جوان یا بوڑہا ہو جاتا ہے
جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف تخمیناً ہے لیکن اسمین ذرہ بھی شک نہین ہے کہ اول زمانہ
ایام پیدایش سے بالغ ہونے تک ہے دوسرا زمانہ شباب یا جوانی تیسرا زمانہ
کہن سالی اور بڑہاپا ہے استقرار نطفہ سے ایام بلوغت تک حفظ صحت کی مخصوص
قواعد کو مختصراً اسمین تحریر کیا گیا ہے اگر عام قواعد حفظ صحت کو مفصل طور پر دیکھنا منظور
خاطر ہو تو میری کتاب محمد حیات کو زیر مطالعہ رکہین -

بس

فہرست کتاب مشیر الاطفال

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

اشتہار کتب

مندرجہ ذیل کتابین خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خان کی تصنیف سی چھپی ہوئی فروخت کیلیئے موجود ہین۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ یہہ اپنی ہر دلعزیزی اور عام پسندی کی وجہ سے بہت جلد اور ہاتہون ہاتہہ فروخت ہو رہی ہین انکی عام شہرت یقین دلا رہی ہے کہ بہت ہی تہوڑے عرصہ مین کل جلدین فروخت ہو جاوینگی اور علم دوست قدرشناس ناظرین کو جو ہر ایک نئی تحقیقات کی اشاعت کی ہر وقت مشتاق اور چشم براہ ہین طبع ثانی کا منتظر رہنا پڑیگا اور یہہ انتظار مشتاق دلون کو بیقرار کردیگا جو صحاب انتظار کی تکالیف برداشت نہین کرنا چاہتے اُنکو لازم ہے کہ جلد جلد درخواستین بہیجکر اُنکے مطالعہ سی اپنی آنکہونکو نور اور دل کو سرور پہنچائیں

کتاب معمول احمدیہ ایہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین قسمون مین منقسم ہے **پہلے حصہ** میں اُن عام امراض کا بیان ہے جو بدن کے کسی حصہ کے ساتھہ مخصوص نہین ہین بلکہ عام ہین **دوسرے حصہ** مین وہ امراض ہین جو سر سے سینہ تک پائے جاتے ہین **تیسرے حصہ** میں سینے سی لیکر ہاتہہ پاؤنتک کی بیماریان ہین۔ علم جراحی سے یونانیون اور ویدون نے یہان تک نفرت اور دستکشی اختیار کی کہ آج اُنکو حقارت کی نظر سے دیکہکر یہہ طعن کیا جاتا ہے کہ انہیں یہہ علم کبھی تہا ہی نہین حالانکہ انگریز جو آج فن جراحی مین مسیحائی کر رہے ہین انصاف کیساتہہ علم طب و جراحی میں اپنی شاگردی کو حکمائے عرب کی طرف منسوب کرتے ہین۔ اصل بات یہہ ہے کہ حکمائے عرب کی نفاست طبع نے انکو اس طعن کا مورد بنا دیا اس فن کو جاہل حجامون کی سپرد کرکے اس سی دستبردار ہوگئے مینے نہایت کوشش و تلاش سے تینون قسم کے اعمال جراحی یکجا جمع کئے اور جراحی کے متعلق علاج و نسخجات بہم پہونچائے اور ایک کو دوسرے کے ساتھہ تطبیق دی جہان تک ممکن ہوا تینونکے مصطلحات بالمقابل ایک دوسرے کے درج کردئے اور کوئی متعلق اور غیر مانوس لفظ نہیں لکھا اگر ضرورتہً کوئی لفظ ایسا واقع ہوا تو اُسکی تشریح ساتہہ ہی کر دی اب یہہ اس پایہ کی کتاب ہوگئی ہے کہ اُس نے یہہ بہی دہو دیا کہ یونانیون میں فن جراحی نہین اور یہہ بہی کہ یونانی بہی اس سے ویسے ہی مستفید ہو سکتے ہین جیسے کہ یونانی اور ویدی **معمول احمدیہ** سے صرف فن جراحی کی تکمیل نہین ہوتی بلکہ اس سے علاج الامراض و علم الادویات و تشریح و افعال الاعضا و خواص الادویہ میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ اگرچہ یہہ تشریح کی کتاب نہین ہے۔ لیکن اس سے ہر ایک عضو کی جو کسی بیماری کے متعلق ہے ایسی کامل و مکمل تشریح ملتی ہے کہ کسی دوسری تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہہ محنت اسلئے گوارا کی گئی ہے کہ کوئی انجان جراح معالجہ کے وقت کسی ایسے عضو کو نہ کاٹ ڈالے جس سے مریض کی جان معرض ہلاکت میں نہ پڑجائے۔ کان۔ آنکہہ صدر و درشانہ اور امراض مخصوص زنان و مردان کا ایسا مفصل بیان لکھا گیا ہے کہ بجائے خود ہر ایک ایک مجلد ضخیم بن گئی ہے۔ ہر ایک مرض کی ایسی آسان اور فارق علامتین بیان کی گئی ہین کہ ایک کم علم

آدمی بھی مرض کو تشخیص کر سکتا ہے۔ اچھے بُرے نتائج بھی ہر ایک مرض کے بیان کر دیئے ہیں۔ طریق عمل اور اوزاروں کی بھی بجا بجا تصویرین دیدی ہین تاکہ عام فہم ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہجائے ہر ایک مرض کے متعدد سہل الوصول نسخے دئے ہین پھر اس کے مقابل نعم البدل یونانی و ویدک کے بیشمار نسخے دیے ہین جو کئی برسون سے تجربہ میں آرہے ہین بیان مذکورہ بالا کو لیحاظ سے یہہ کہنا مبالغہ میں داخل نہین کہ **معمول احمدیہ** تحقیق مسایل طبیہ و فن جراحی میں نہایت شرح و مکمل کتاب ہے اور مبتدیون کے لئے مستقل درسی کتاب اور منتہیون کیلئے عمدہ دستور العمل ہے اسکے کارآمد و مفید ہونیکی کئی سرکاری ڈاکٹرون اور مستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اخیر میں ملحق کی گئی ہے **قیمت** حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سوم عہ کل سات روپیہ ہے محصول ذمہ خریدار۔

المشتہر زبدۃ الحکماء حکیم احمد خانخان مصنف۔ اکبرآباد محلہ کوتوالی شہر

کتاب محمد حیات یہہ علم حفظان صحت کی کتاب ۲۲۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے اسمیں دیباچہ کے بعد ایک تمہید اور دس مقالے ہین۔ ہر ایک میں جو مضامین درج ہوئے ہین اُن کی مختصر فہرست یہ ہے ﴿

دیباچہ۔ آبادی کی کثرت وبائی امراض کا سبب ہے کثرت انہار کثرت پیداوار اور ریل بھی کثرت امراض وبائیہ کا موجب ہے۔ کتاب محمد حیات دیگر رسالجات حفظان صحت پر کیون فوقیت رکھتی ہے اور اس سے امور حفظان صحت کو کس قدر مدد مل سکتی ہے ❊

تمہید۔ تعریف علم حفظ صحت۔ علم حفظ صحت کی ضرورت۔ بیماری میں اولاد کی کمی۔ تاریخی واقعات حفظ صحت زمانہ سابق وحال کی حفظ صحت کا مقابلہ۔ انگریزون اور ہندوستانیونکی حفظ صحت کا مقابلہ انگلستان اور ہندوستان کی صحت کا مقابلہ صحت کا علم کیونکر حاصل ہوسکتا ہے آزادی صحت کی موید ہے صاف پانی پر صحت کا مدار ہے۔ انسان دوسرے حیوانات کی نسبت کیون زیادہ بیمار رہتا ہے بیماری کی نسبت عام لوگون کے خیالات حفظ صحت کے ضروری لوازم میونسپل کمیٹیون اور طبیبون کے فرائض۔ دوران خون **مقالہ اول** ہوا کے بیان مین۔ صاف ہوا مین دم لینے کے فوائد۔ زکام کی وجہ بچون پر ہوا کی تاثیر۔ ہوا کی نسبت عام رائے۔ ماہیت ہوا۔ باد نسیم۔ باد سموم معدنی نباتی وحیوانی کثافت قصبجات و دیہات کی ہوا۔ ہوا کی خراب تاثیر جانورون پر۔ ہوا کا تصفیہ مقدار ہوا و مکان۔ قدرتی طور پر ہوا کا تصفیہ۔ ہوائی اجسام کا لطیف ہو کر پھیلنا حرارت کی تاثیر سے ہوا کی تحریک ہوا کی رفتار سے تصفیہ ہوا مصنوعی طور پر یعنے خشک و سیال ادویات سے تصفیہ ہوا قصبجات کی صفائی۔ خاص حفظ صحت عام حفظ صحت موریون کا بنانا۔ صفائی۔ فرش بندی

کمرون کی حفاظت جگہ ... کا عین عمدہ ہوا حاصل کرنے کی تدبیر میلے مشاہدے کمیٹیون کو ہدایتین۔
دیہات کی صفائی۔ دیہات کی آبادی **مقالہ دوم** جائے سکونت اور اوس کے متعلق تمام
مفید اور ضروری ہدایتین **مقالہ سوم** پانی کے بیان مین پانی کی ضرورت پانیون کی بابت اوصاف
پانی کیونکر پہنچتا ... پانی صاف کرنے کے طریقے۔ واٹرورکس کے فواید وغیرہ **مقالہ چہارم**
غذا کے بیان مین غذا اونکی اہمیت اور اونکی ضرورت۔ غذا کے اجزا ہر ایک غذا کی مرتبہ اجزا بیان
ہاضمہ لعاب ... سفر امدت انتظام غذا مقدار غذا کہانے کا کمرہ برتن وغیرہ ستہری
ہیون یعنی چیزین ملاکر کہانا مضر صحت ہے کہانا کہانے کے بعد تہوڑی دیر آرام کرنا چاہیئے گوشت انڈے وغیرہ
کے فواید سبزیون کا بیان خام میوے مٹھائیان۔ انگریزی اور دیسی کہانے۔ شراب و دیگر منشی اشیا مریض کی غذا
مقالہ ۵ پوشش جسم بچون کی پوشاک عام لباس **مقالہ ششم** ریاضت کے بیان مین فواید ریاضت
ریاضت مین اعتدال۔ ترک ریاضت کے نقصان۔ جوانی بچپن اور بڑہاپے کی ریاضت۔ ریاضت مشقونا
ریاضت کے اوقات اور اوسکی مقدار ریاضت بلحاظ موسم و ملک **مقالہ ہفتم** غسل مین **مقالہ ہشتم**
نیند مین **مقالہ نہم** فصول اربعہ مین۔ ہر ایک موسم کا حفظ ما تقدم **مقالہ دہم** ہیضہ۔ اسباب ہیضہ ہیضہ
کیلئے تدابیر حفظ ما تقدم ہیضہ کی ہر ایک درجہ کا علاج **وبائی بخار** اور اوسکے روکنے کی تدابیر **غرض**
ان سب امور کا مفصل و مشرح بیان کیا گیا ہے۔ انگریزی علم حفظ صحت مین جو مسایل ہمارے ملک کے حالات کے موافق
مفید تھے اونکا اقتباس کر لیا گیا ہے اور بہت سے مسایل اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ سے جو بحیثیت ایک طبیب کے اپنی عمر کے
ایک بڑے حصہ مین حاصل ہوئے ہین لکہے گئے ہین اور یہہ تجربے نہ صرف کسی خاص شہر مین حاصل ہوئے ہین بلکہ مختلف
شہرون کے سفر سے جو ہر ایک طبیب کو بقدر اپنی شہرت و لیاقت کے پیش آیا کرتا ہے حاصل ہوئے ہین۔ جو شخص اس
کتاب کو مطالعہ مین رکہے گا اور اوس پر عمل کریگا بالضرور عمر طبعی کو پہونچے گا اور اوس کو کوئی درد اور کسی
عضو کا ضعف لاحق نہوگا ہمیشہ تندرست اور توانا رہیگا اور بڑہاپے مین جوانی کا دم بہریگا۔ تم جانتے ہو کہ سفید
پوش نورانی چہرہ انگریز جو تمہاری آنکہون کے سامنے چلتے پہرتے ہین ساٹہہ ستر برس کی عمر مین کیون شادی
کر لیتے ہین اور سو برس کی عمر تک اونکے تمام قوی کیون قوی و قایم رہتے ہین۔ اس کا سبب صرف یہی ہے
کہ وہ حفظان صحت کی پوری پوری پابند ہین۔ اگر تم بہی اس کی پابندی لازمی سمجہو تو تمہین بہی وہی
سب قوتین حاصل ہوسکتی ہین جو انگریزون کو حاصل ہین **محمد حیات** تمہین کوئی ایسی بات نہین بتلائیگی
جسمین تمہارا زاید روپیہ یا وقت صرف ہو بلکہ وہ باتین بتلائیگی جن سے تم دکہہ درد اور بیماری کے اخراجات
سے محفوظ رہو اور عیش و آرام سے زندگی بسر کرو۔ پس ایسے مونس غمگسار و رفیق جان نثار کا دو قدم آگے
بڑہکے استقبال کرو اور اس سے بغل گیر ہو۔ یہہ تمہارا سچا وفادار دوست ہے اس کو حرز جان بناؤ۔
اس کی **قیمت** عـہ ہے محصول ڈاک آپکے ذمہ ہے گویا ڈیڑہ روپیہ مین آپکے ہاتہ ایسا طبی شرط نامہ

تکمیل البحرین! یہہ کتاب بہی خاکسار کی تصانیف جدیدہ مین ہے جسمین سر سے پاؤن تک کی تمام بیماریان اور اونکی معالجات درج ہین اُسکا نام خود شہادت دیتا ہے کہ اسمین بہی بیان کا وہی سلسلہ ہے جو مقبول احمدیہ مین ہے یعنی بالمقابل انگریزی کی عربی زبان مین بہی ہر ایک مرض کے نام دئیے گئے ہین اور طریق علاج بہی اُسی طرح بتایا ہے یعنے انگریزی و یونانی و ہندی نسخے لکہے گئے ہین جو تینون قسم کے طبابت پیشہ اصحاب کیلئے مفید ہین کئی ایسی بیماریان ہین جنکا یونانیون نے کہین ذکر ہی نہین کیا یا کیا ہے تو بہت ہی مختصر گویا اونکی نزدیک یہہ بہت ہی ضعیف و حقیر بیماری تہی جو توجہ کے لایق نہ تہی۔ ان بیماریون کا بیان معہ علاج بالتفصیل لکہا ہے کئی بیماریان ہین جنکو یونانیون نے ایک عضو سے منسوب کیا ہے اور ڈاکٹرون نے کسی دوسرے عضو سے۔ اسی طرح کئی امراض ہین جنکو یونانیون نے مستقل مرض تصور کیا ہے اور ڈاکٹر اسکو کسی دوسرے مرض کے عوارض علامات مین سے تصور کرتے ہین تشریح کے متعلق بہت سے مسایل ہین جو یونانیون کے نزدیک مسلم ہین مگر ڈاکٹر انکو تجربہ و مشاہدہ کرکے رد و باطل قرار دیتے ہین۔ علی ہذا القیاس کئی بیماریون کے اسباب و محل کی تعیین و تشخیص مین جانبین کے بیان مین اختلاف ہے ان سب پر مدلل محاکمہ کیا گیا ہے اور یہہ محاکمہ کثرت کے ساتہہ واقع ہوا ہے یقین ہے فریقین کے منصف مزاج اطبا اس محاکمہ کو بنظر استحسان ملاحظہ فرما کر خاکسار کی تحقیق و تدقیق کی داد دینگے اس کتاب کا پہلا حصہ چہپ گیا ہے چونکہ حجم مین بہت بڑی ہے اسلئے یقین ہے کہ یہہ بہی کئی حصو مین تمام ہوگی ؎ العبد زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی:-

اشتہار ادویات نادرہ

موجودہ کارخانہ تکمیل الحکمت لاہور متصل کوتوالی

ان کے علاوہ ہر ایک بیماری کی دوا مجرب و فرمایش سے تیار کرکے بہیجی جاسکتی ہے جو اصحاب بیرونجات سے مشورہ یا علاج کے خواستگار ہون مفصل حالات معلوم ہونے پر اُنکی ارشاد کے تعمیل بہی بدون اجرت کے ہوسکتی ہے

روغن عنبر یہہ عجیب و غریب روغن خوشبو کے استعمال کرنے والون اور بالونکے واسطے تیار کیا گیا ہے جو اپنی ہردلعزیزی اور عام پسندی کے سبب ہزارہا مرتبہ نکل چکا ہے چونکہ قلیل القیمت اور کثیر النفعہ ہے ہاتہون ہاتہہ بک جاتا ہے رہنے نہین پاتا جس نے ایک دفعہ اسکو استعمال کیا ممکن نہین کہ پہر اسکا شایق نہو جاوے اسکے فواید عظیم ہین ہر ایک شخص کو ہر ایک موسم و مزاج کے موافق آتا ہے آجتک کوئی روغن اس تاثیر کا ایجاد نہین ہوا یہ خوشبو مین عطریات پر سبقت رکہتا ہوا ایک دفعہ کے استعمال سے ہفتہ بہر تک خوشبو قایم رہتی ہے اور

لطف یہ ہے کہ بال چکٹتے نہین ایسکے استعمال سے رنگت جسا
سرخ ہوتا ہے قوت دماغ و تقویت بصر و سمع کیلئے اکسیر کا حکم
رکھتا ہے کثرت مطالعہ کتب یا باریک کام کرنے سے جو دماغ
و بصارت مین ضعف آجاتا ہے یہہ اُسکی تلافی کرتا ہے
نزلہ زکام و دیگر امراض دماغیہ و صرع کے اندیشہ سے اُسکا
استعمال کرنے والا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ طاقت اعصابی
کے قایم رکھنے کے لیئے بڑا مفید ہے ناتوان و ضعیف
آدمیون کے بال جو دماغی امراض کے باعث جھڑنے
اکھڑنے لگتے ہین یہہ اُنکی جڑونکو مضبوط کرتا ہے بال
جلد پیدا کرتا ہے۔ سیاہ بالونکو تاتقاضائے عمر سفید نہین
ہونے دیتا **قیمت** فی سیر للعہ لاگت ٹکس ۴ر
محصولڈاک ذمہ خریدار آدہ سیر سے کم کی درخواست کی پرتکمیل
مین تعمیل نہیں ہوگی۔

ماءالحیات یہہ عرق رنگ اور بو مین خوشگوار ہے
اور اپنی بیشمار خوبیون کے سبب ہزارون دفعہ تجربہ ہو چکا
ہے جتنے ایک دفعہ ایسکا استعمال کیا ممکن نہیں کہ دوسری
دفعہ خواہش نکرے اکثر اصحاب نے زرکثیر صرف کرکے
حفظ ماتقدم کیلئے ایسکا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے یا دہ اوصاف
لکھنے کی کچھ ضرورت نہین جو اصحاب ایسکا استعمال
کرینگے خود ہمارے دعوے کی تصدیق کرینگے امراض
ذیل کو حکما فایدہ دیتا ہے۔ دفع سرعت انزال۔
رقت و جریان منی رنا مردی۔ رگون اور پٹہون کی سستی
دور کرتا ہے قوت باہ کو بڑہانے مین مفید اسکی تعریف
کیجائے کم ہے۔ کمی اشتہا۔ قراقر نفخ شکم درد معدہ نا
گولہ اور امراض آتشک کے لیے بمنزلہ اکسیر اعظم ہے مرض
طحال تپ بلغمی یرقان بواسیر ضعف جگر مالیخولیا فالج
لقوہ تشنج۔ درد کمر اختناق الرحم سلس البول زردی
چہرہ کے دور کرنے مین انجام ہے ضعف معدہ درد سر نزلہ
زکام کو عجیب اعجاز سے خون کی صفائی اور اسکے بڑہانے
مین عدیم المثال ہے۔ انکی بقا کیلئے ہر ایک فرد
کو اسکا استعمال ضروری ہے نظام عصبی اعضائے اندرونی
کو عوارض خارجیہ و داخلیہ سے محفوظ رکھتا ہے مقوی اجزا
کے باعث کمزور و ضعیف الطبایع و دایم المریض بوڑہون
کو کم سے کم ایک ہفتہ کے استعمال مین توانا کرتا ہے
اور ازالہ عوارضات مذکورہ میں سریع التاثیر ہے۔
مفرح دل کشا و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ چانڈو و افیون
شراب کی عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے
قیمت فی سیر للعہ لاگت ٹکس ۴ر محصول ذمہ خریدار

اکسیر احمدی

یہہ دوا ہزارون دفعہ تجربہ میں آچکی ہے امراض
مندرجہ ذیل کے دور کرنے مین حکماً مفید ہے
اگر ڈاکٹر اور حکما اسکو استعمال میں لاینگے تو ضرور
ہی بندہ کے دعوے کی تصدیق فرماینگے کوئی
مطب شفاخانہ اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے
آتشک نہ ہو یا مادہ سمات خوراک سے بالکل دور
ہو جاتی ہے ناسور بھگندر تا لول بواسیر

مغلی پھوڑا ودیگر قروح وجروح خبیثہ مزمنہ یوسہ عیہ الاندمال کے واسطے عجیب الخواص ہے زخم خنازیر غدہ ہائے آتشک سرطان کے قلع مواد میں منجملہ اسرار غیبیہ ہے امراض انفلامیشن مثلاً ذات الجنب وداقسام وجع مفاصل مزمنہ نقرس دیرینہ جو خاصکر آتشک سے ہون عظیم النفع ہے سوراخ تالو قروح خبیثہ تناسلیہ یوسہ جذومہ تصفیہ خون وغیرہ امراض جلدیہ کے لئے اور ضعف باہ کو جو آتشک کی وجہ سے ہو ازبس مفید ہے۔ فالج لقوہ رعشہ تشنج اور خدر کیلئے مجربات سے ہے **قیمت** فی تولہ عہ خوراک نصف گرین سے ایک گرین تک۔ ۳ سال سے ۸ سال کے بچہ کو ¼ سے ½ گرین تک محصول وغیرہ ذمہ خریدار ۸/

ڈاریا پوڈر

پیچش زحیر سنگرہنی خواہ کتنی ہی دیرینہ ہون انواع اسہال خصوصاً اسہال ہیضہ مین ایک ہی خوراک سے نصف آرام ہو جاتا ہے چوتھی خوراک تک بیماری کا نام ونشان بھی نہیں رہتا **قیمت** فی تولہ عہ/ محصول وغیرہ ذمہ خریدار

بلیک پوڈر

جرب حکہ بثورات جدیدہ مزمنہ خواہ آتشک سے ہون یعفہ رطبہ یعنی گنج قروح ساعیہ بوت بلنہ آتشک کے واسطے بمنزلہ اکسیر اعظم ہے۔ بثورات کو

جو گرمی اور برسات مین نکلتے ہیں وہ دو روز میں اسکا استعمال دور کر دیتا ہے **قیمت** فی تولہ عہ

شربت پیٹی مالش کا تیل

یہ تینون دافع نامردی ہین جو کثرت جماع اغلام جلق وغیرہ سے مگر مادرزاد نہو اسکے استعمال سے بیشمار ہیبنون نے فایدہ اوٹھایا ہی۔ اگر قلیل سستی کی شکایت ہو جس سے مرد صبا شربت پر قادر نہو تو صرف مالش کے تیل سے فائدہ ہو سکتا ہی اور اس سے آبلہ بالکل نہیں پڑتا اور نہ کوئی تکلیف عاید ہوتی ہے اگر قوی شکایت ہو تو تینونکو استعمال کرنا چاہیئے **قیمت** ہر سہ شئے ۸/ خرچ ڈاک ذمہ خریدار

فیور پلز

یہہ حبوب اس قسم کے ایجاد کیئے گئے ہین کہ بخار خواہ کسی قسم کا اور کیسا ہی دیرینہ ہو چار خوراک میں دور ہو جاتا ہے خصوصاً نوبتی بخار درد شقیقہ کے لئے اکسیر ہے **قیمت** فی درجن ۱۲/ خرچ ڈاک ذمہ خریدار

سرمہ سفید مامیران چینی

رمد مزمن انفتاح ملتحمہ ناخنہ قرحہ قرنیہ دمعہ جالا غبار ضعف بصر دمعہ موتیابند کے دور کرنے میں ازبس بے نظیر ہے **قیمت** فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم **احمد علیخان** مالک رسالہ تکمیل الحکمت

سفوف احمدی ایدت وراز کے تجربہ کے بعد
مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ یہہ سفوف جریان منی
اور سستی و پژمردگی آلہ تناسل کو حکما فایدہ دیتا ہے
بواسیر خونی اور نفث الدم کے لئے خواہ کسی قسم کا ہو اور
سوزاک کے لئے نیا ہو یا پرانا سیلان رطوبت رحم کو خواہ
دُھاؤ اور حیض کی صورت مین ہو یا سفید یا زرد کی صورت
مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور سیلان رطوبت رحم ایسی بلا ہے
کہ اس سے عورت نہایت کمزور و لاغر اور اولاد سے بالکل
مایوس ہو جاتی ہے یہہ سفوف سینکڑون مریضون پر
آزمایا گیا ہر مرتبہ نافع ثابت ہوا **قیمت** ۱۲ خوراک ۱؎

ٹانک مکسچر یہہ عرق تقویت دماغ بصارت چشم اور
حرارت غریزی کے بڑھانے مین اکسیر اعظم ہے قوت حافظہ
و ہضم غذا اور تقویت معدہ کیلئے عمدہ چیز ہے کمزور و
ضعیف الطبایع لوگون کو از سر نو زندگی دیتا ہے
نظام عصبی کو تقویت دینے کے سبب قوت رجولیت
کو اعلےٰ درجہ کی طاقت دیتا ہے جس عورت کو حمل
ساقط ہو جانے کی عادت ہو اسکے استعمال سے چند
روز مین دور ہو جاتی ہے. قوت باہ کو بالخصوص مفید ہے
اگر کمزوری باہ کے ساتھ رگون اور پٹھون کی سستی کی بھی
شکایت ہو تو ٹانک مکسچر کے ساتھ طلا کا تیل و ٹانک پلز
کا استعمال بھی ضروری ہے تاکہ پورے طور پر ازالہ
مرض ہو اور بار دیگر مرض عود نہ کرے **قیمت**
مہینا بھر کے لئے ۶ روپئے ؍

ٹانک پلز یہہ گولیان انجماد منی (امساک) مین
معجزہ مسیحائی دکھاتی ہین چونکہ جریان منی (رو ہات) اور
سرعت انزال کے سبب قوت باہ مین فرق آجاتا ہے
لہذا اس قوت باہ کے قایم رکھنے کے لئے ٹانک پلز کیساتھ
ٹانک مکسچر یا ارسیات کا استعمال ضروری ہے قیمت ۲۰ گولیان ۱؎

روح گلاب حکیم جالینوس نے اپنے حفظ صحت کے
لئے نسخہ روح گلاب ایجاد کیا تھا اور وہ ہمیشہ اسکا استعمال کیا
کرتا تھا جس سے اس نے اپنی ۱۴۰ برس کی زندگی نہایت آسایش
سے پوری کی اسی نسخہ کے تجربات سے یہہ روح گلاب تیار کیا گیا
ہے. علاوہ مہانی و نیز خوشبو کے اسکے دافع بدبو ورد کی
اثر سے بچانے اور تفریح دل و دماغ کے فوایدہی حاصل ہوتے
ہین ایام وبا مین اسکا استعمال خدا کے فضل سے محفوظ رکھتا ہے

قیمت فی تولہ ۸؎

حبوب ملین نزلہ زکام مالیخولیا خفقان رعشہ
الغوہ کمی اشتہا نفخ شکم درد و سوزش معدہ بادگولہ آتشک
بواسیر مرض طحال دردسر اختناق الرحم اسہال پیچش کو
حکما فایدہ دیتا ہے **قیمت** ۱۴ حبوب ۱؎

کالرہ مکسچر
اسکے استعمال سے ۹۰ فی صدی نوٹے نجات پاتے ہین ایک شیشی
کئی مریضون کو کفایت کرسکتی ہے اس سے دل و دماغ
و معدہ کو اعلےٰ درجہ کی طاقت حاصل ہوتی ہے نیز
خوش ذایقہ بھی ہے **قیمت فی شیشی** ۱۱؎
روغن بواسیر جسکی ایک قطرہ لگانیسے درد اور مسے کو فایدہ ہوتا